مفصّل تاریخ جنگ رُوم و یونان

سنہ ۱۸۹۷ع

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سنہ ۱۸۹۷ع اسلامی تاریخ مین وہ مبارک سال ہی جسکے بابرکت دور مین سلطنت عثمانیہ کی لاجینت بنیاد پتے اندرک نے ایسے سنگلاخ چٹان پر رکھی ہی جسکو نہ اندرونی سازشون کے خطرناک طوفانی جھونکے کوئی صدمہ پہونچا سکے نہ متعصب عیسایہ سلطنتون کے بیرونی حملون کی خوفناک اور انقلاب انگیز لہرین اوسکے حق مین مضر ہوسکین جب شیر دل عثمان ذیشان نے سنہ ۱۲۹۹ع مین اول مرتبہ اپنا ظفر نصیب پھریرا سرزمین اناطولیا پر اوڑایا اوسی فتحمند غازی کی اولاد آج سنہ ۱۸۹۷ع تک جسکو پورے چھ سو برس کا عرصہ گزرتا ہے اپنے موروثی سریر خلافت اسلامی اور اورنگ سلطنت عثمانی پر جلوہ گر ہی - تاریخ عالم دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ ایسی کے سلطنتین قایم ہوئین جنپر ایکہی نسل اور ایک ہی خاندان کے بادشاہون نے چھ سو برس ایک ہی تخت پر جلوس کیا اور ایسا کون دار السلطنت ہے بروسا اور قسطنطنیہ کی طرح آفات ارضی سے ایک عرصہ بعید اور مدت مدید تک محفوظ اور مامون رہا ہو - اور ایسی کونسی نسل ہے جس مین چھ سو برس کے زمانہ مین باوجود عیش و کامرانی کوئی انقلاب عظیم واقع ہوا ہو - خلافت عباسی نے اگرچہ کئی صدیان نبھادین لیکن خلیفہ مامون رشید کے بعد جو ل سلطنت عظمیٰ کا حال ہوا وہ پوشیدہ نہین - ملک ہندوستان مین

سن ۱۰۰۱ء سے لیکر سن ۱۸۵۷ء تک جو آٹھ سو برس کا زمانہ ہے اور جس عرصہ مین تخت ہندوستان
مسلمانون کے قبضہ اقتدار مین رہا کتنے شاہی خاندان جہانگیری اور جہانداری مین ناکام رہے
اور کس کس نسل کے ہاتھ مین یکے بعد دیگرے عنان حکومت آتی جاتی رہی آج اگر غلامون
کا خاندان برسر حکومت ہے تو کل خلجیون کے نام کا سکہ و خطبہ جاری ہے صرف تیس برس
اس خاندان کو سلطنت کرنا نصیب ہوئی تھی کہ تغلق خاندان دعویدار تخت ہوا اور اوس کے
آٹھ بادشاہ سو برس تک تخت دہلی پر متمکن رہے علی ہذا سید اور لودی خاندان سے گزر کر
سلسلہ حکمرانی مغلون کے ورثہ مین پہونچا اور یون کہنے کو تین سو برس تک سارا ہندوستان
زیر نگین رہا لیکن سچ پوچھئے تو لایق اور جلیل القدر بادشاہ چھ سے زیادہ نہ پیدا ہوسکے اور
سلطنت جس شے کا نام ہے وہ عالمگیر کے دم کے ساتھ ختم ہوگئی اور پھر جو بادشاہ ہوئے وہ عیش و
عشرت مین پڑکر ننگ خاندان ہی نہ ہوئے بلکہ اپنی نالایقی سے سو برس کی قلیل مدت مین اوس
تناور اور عظیم الشان درخت کو جڑ سے اوکھاڑ پھینکا جس کا تخم سلطان محمود غزنوی نے ۱۷ کامیاب
حملون کی لاثانی کوشش کے بعد خاک ہند مین لگایا تھا۔ پس ان عبرتناک مثالون کے غور کرنے اور نیز
دیگر ممالک ایشیا اور یورپ کے تاریخی حالات پر نظر تعمق ڈالنے [illegible]
پر مخالفین جسقدر بھی رشک و حسد کرین بجا ہے اور اہل اسلام خداوند رحیم کی شکر گزاری
جس وجہ تک اظہار مسرت کرین زیبا ہے۔ خدا کی قدرت ہے کہ سلطان عثمان کی اولاد مین
وہ ایک سے ایک بڑھ چڑھ کر سپوت رہا ہے۔ باپ سے جو کام رہگیا وہ لایق اولو العزم بیٹے نے
تمام کرلیا۔ دو سلطانون نے اپنی تمام زندگی قسطنطنیہ کے مسخر کردینے مین صرف کردی لیکن
ناکامیون سے ہمت نہ ہارے۔ یہانتک کہ تیسرے سلطان یعنی سلطان محمد الغازی نے اپنی
شجاعت اور جوانمردی سے قسطنطنیہ سا محفوظ اور محصور شہر جو ایک مدت سے مشرقی سلطنت
رومۃ الکبری کا دار السلطنت اور دین مسیحی کا بڑا بھاری مذہبی مرکز چلا آتا تھا لے کر

اور اونکے بعد ہر سلطان نے سلطنت کے وسیع کرنے مین حتی المقدور کوشش کی۔ حالانکہ اس عرصہ مین سلطنت نے طرح طرح کے انقلاب دیکھے بارہا اسکی مخالفت پر یورپ کے سلاطین نے اتحاد قایم کیا اور جرمنیون کو سو سو طرح ورغلایا پھسلایا۔ اوسکے خراجگذار باشندونکو فساد پر آمادہ کیا۔ وفادار فوجونکو بغاوت کے لئے بھڑکایا۔ عیسائی رعایا کے دلمین تعصب مذہبی کا زہر بلا اثر سو سو طرح کی حکمت عملی سے پہونچایا۔ اسکی مالی حالت کو خراب اور تباہی کو برباد کرنے کی کوشش مین کوئی دقیقہ اوٹھا نہ رکھا لیکن فضل الٰہی سے ہمیشہ اُس سلطنت عظمٰی کی دہل شاہانِ یورپ کے دلمین ایسی بیٹھی ہی کہ کبھی اونمین سے ایک نے دو نے محض انہی بوتے پر تاب مقاومت نپائی بلکہ جب انتظام کیا ہی کیا کہ سب کے سب متفق ہو کر اس سلطنت کی طرف نظر بد سے دیکھین لیکن چونکہ مختلف یورپین طاقتون کے باہمی تعلقات ایک دوسرے کے نقیض رہتی ہین۔ اس لیئے کسی سلطنت کو محض حکمت عملی کے زور سے اس سلطنت کو نقصان پہونچانے مین کامیابی نہوسکی۔ اور نہ جب تک کہ روس برطانیہ اعظم کی روزانہ ترقیات اور افزونی جاہ و جلال کو دیکھ دیکھ کر اوسکی طرف حاسدانہ نگاہ رکھنا موقوف کرے۔ جب تک کہ جرمنی اور فرانس مین سلسلہ عداوت جاری ہی۔ جب تک کہ بیلنس آف پاور کے مسئلہ سے سلطنت ٹرکی کی خیالی تقسیم قابل اطمینان نہ ہوسکے اور جب تک کہ ملک شام اور قسطنطنیہ کا قبضہ ہر سلطنت اپنے لئے تجویز کرتی رہے اوسوقت تک ممکن نہین کہ سلطنت عثمانیہ کا بال بھی بیکا ہو اور چونکہ برابر اسی طرح چھ سو برس گذر چکے ہین اسلیئے آیندہ بھی مشکل ہی کہ سچا اتفاق اور سچا اتحاد سلاطین یورپ مین قایم ہو سکے۔ خصوصًا اسوقت مین اس سلطنت کو نقصان پہونچانا اور بھی زیادہ مشکل کام ہی جبکہ زمانہ کا رنگ دیکھ کر اوسنے بھی رنگ بدلنا شروع کردیا ہے وہ سائنس جدیدہ سے فائدہ اوٹھانے لگا ہی وہ فوجی عزت و قابلیت مین یورپ کی افواج سے کم نہین بلکہ برابر ہی۔ اسکی مالی حالت پہلے سے بدرجہا بہتر ہی اوسکے ہر صیغہ بحری و بری مین برابر نمایان ترقی کا سلسلہ جاری ہے اسکو امید ہی کہ رومانیہ سرویہ بلغیریا بوسنیا ہرزگوینا مانٹی نگرو یونان آسٹریا اور ٹیونس کے نقصانات کا معاوضہ اوسکو ملیگا اور جلد ملیگا +

Balance of Power

جنگ سے پیشتر سلطنت عثمانیہ کی نسبت اہل یورپ کا خیال

۱۱- اپریل ۱۸۹۷ء سے پیشتر یہ ایک معمولی بات تھی کہ ترکون کے شاہنشاہ اور ترکون کی فوج اور ترکی انتظام مالی و ملکی پر ہزار ہزار طرح کی تہمتین رکھی جاتی تھین سک آف یورپ یعنی "مرد علیل" تو اونکا عام خطاب تھا جو سر گروگی زاد روس تمام یورپ سالہا سال سے اونکو عطا کر چکا تھا- بغاوت آرمینیا کے نتایج اور عیسائی باغیون کی سزا یافتگی کی وجہ سے بعض عیسائیون نے محض مذہبی دیوانگی سے جو جو گستاخیان حضرت سلطان المعظم کی شان مین دور بیٹھے بیٹھے کین اور جو کچھ ناگفتہ بہ خیالات اور جو جو ناشایستہ کلمات ہز امپیریل مجسٹی کی جناب مین بعض متعصب لوگون نے اپنی زبان سے نکالے وہ ضرور یورپی شایستگی اور مغربی تہذیب کے لحاظ سے ایک شرمناک اور نازیبا الفاظ ہین جنکی یاد باغیرت اور خود دار جنٹلمینون اور معزز شریفون کے لئے ایک مدت دراز تک سوہان روح بنی رہے گی- قاتل ظالم- سفاک- خونخوار عظیم- قصاب سیرت- سنگدل- "عبدل" کوئی ایسا لفظ نہین جو ایک عادل باخدا سلطان کے حق مین استعمال نہ کیا گیا ہو-

کون سلطان ؟ امیر المومنین خلیفۃ المسلمین ! جسکی ذات سے ۲۴ کرور مسلمانون کا روحانی تعلق قایم ہے- کون بادشاہ ؟ حامی دین مصطفےٰ جو بمقابلہ اپنے ہم مذہبون کے عدل پسند- اور فرمانبردار غیر مذہب رعایا کے حق مین کہین زیادہ ملایم ہے جو اسلام کا حامی اور اہل اسلام کا پشت و پناہ ہے- حرمین شریفین کا خادم- بیت المقدس کا وارث- اور ممالک عرب و عجم- غربی ایشیا- شمالی افریقیہ- اور یورپی روم کا شاہنشاہ ہے جسکی خلافت صحیحہ کی نسبت اکثر مورخین

متفق و یک زبان ہین کہ خلافت عباسیہ کے دور آخر مین سب سے پچھلے بادشاہ محمد المتوکل علی اللہ نے ۹۲۳ھ مطابق ۱۵۱۷ء مین خلافت محمدی اور خدمت حرمین شریفین بخوشی تمام خاندان عثمانیہ مین منتقل کردی - جس خاندان مین عثمان حکومت بجائے موجودہ سلطان کے بیٹے کے اُس شخص کے ہاتھ مین پہونچتی ہے جو سب سے بزرگ اور عمر مین بڑا ہو اور یقیناً یہ عہدہ خلافت ہی کا اثر ہی کہ تمام دنیا کے مسلمان اسقدر گہری محبت ٹرکی سلطان کی ذات والاصفات سے رکھتے ہین اور اونکو مذہبی پیشوا اور دینی سردار مانتے ہین ورنہ کوئی اور وجہ نہین کہ عموماً سب سے زیادہ اپنی تمام دینی اور قومی مسرتین اسی خاندان کے ساتھ وابستہ نہین حالانکہ اسمین شک نہین کہ مسلمانون مین ایک قوم ہونے اور کہلانے کے لئے صرف تہذیب ہونا کافی ہے - اور خواہ کوئی سلطنت پٹھانون کی ہو یا مغلون کی عربون کی ہو یا ترکمانون کی ہر مسلمان اوسکے ساتھ فطرتی ہمدردی کم و بیش ضرور رکھتا ہے - لیکن عین خصوصیت سے مسلمانون کا روحانی تعلق بے انتہا شدت اور غیر محدود دانش و محبت کے ساتھ ترکون اور ترکون کے سلطان سے رہتا آیا ہے صرف وہی اس بات کا شاہد اس امر کا مسلم ثبوت ہے کہ خدا نے اپنے برگزیدہ نبی کی خلافت پر آل عثمان کو قبول فرمالیا ہے - ورنہ غور فرماتے تو کوئی دنیاوی مفاد ترکون سے ہمین کبھی حاصل نہین ہوتا - جسکے عوض ہم اخلاقی طور پر اونکے مشکور ہون -

اس ولی شکریہ کی مستحق تو علیا حضرت حضور ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند کی وسیع عادل اور عظیم الشان گورنمنٹ ہی جسکے زیر حکومت ہندوستان کی ہر قوم و ملت اپنے اپنے دین و مذہب کے لحاظ سے ایسی آزادی اور امن و امان سے زندگی گذار رہی ہے جسکی نظیر چار دانگ عالم مین ملنا محال ہے کیونکہ ٹالریشن کی صفت جو حکمران قوم کے لیے ایک نہایت ہی بے بہا اور قابل تعریف جوہر ہے تاج برطانیہ مین کوہ نور سے زیادہ تابان اور درخشان ہے -

ٹرکی فوج کی نسبت جنگ سے قبل عام رائے یہ تھی کہ مثل سوشل انتظامات کے وہ بھی

ہیچکارہ اور ناقص ہی۔ اوسکے سپاہی غیر قواعد دان اوسکے جنرل فنونِ جنگ سے بے خبر انتظام پوچ اور ناکارہ۔ رسد ناپید۔ سامان باربرداری غیر مکتفی۔ جہاز بھدّے اور ناکمل۔ خزانہ خالی۔ غرض عام حالت ملک و مال نہایت نازک ہی اوسکی پلٹنین اور رسالے نہایت بوسیدہ حال۔ فاقہ کش۔ غیر تنخواہ یاب۔ اور محض ناتربیت یافتہ عوام کا ایک غول ہے جسکے بدن پر نہ وردی ہے اور نہ پاؤن مین جوتی۔ ترکی توپخانہ کا حال یون بیان ہوتا تھا کہ اوسمین دقیانوسی زنگ آلودہ توپین بھری ہوئی ہین جن مین سے شاید اکثر وہ توپین ہین جنسے حضرت داؤدؑ نے جالوت کو شکست دی تھی۔ گھوڑ چڑھے توپخانہ مین کوئی گھوڑا نہین بلکہ مزدور اور شہر و دیہات کے لونڈے ضرورت کے وقت اونکو کھینچ کر ایک دوسرے مقام کو منتقل کردیتے ہین۔ ہتھیار وغیرہ بالکل پرانے زمانے کے محض خرافات ہین اور غالبًا یہانتک خیال گذرتا ہوگا کہ جو کچھ سنگینین اور تلوارین سپاہیونکے پاس ہین یا وہ بڑی یا چقماق کی ہونگی۔ جو اُس* زمانے مین بنا کرتی تھین۔ سپاہیونکا دو دو وقت تک روٹی نہ ملنا اور چھ چھ ماہ کی تنخواہ گورنمنٹ کے ذمے چڑھ جانا علی العموم قیاس کیا جاتا تھا جبکہ فوج کی یہ زبون حالت سمجھی جاتی تھی تو یونان بیچارے کا کیا قصور ہے۔ جس نے بذات خود یا دول اجنبیہ کے بھروسے پر سلطنت کو صدمہ پہونچانے اور اوسپر حملہ کرکے کامیاب ہوجانیکا ارادہ مصمم کرلیا۔ ایسے ایسے پوچ حالات سنکر اوسنے اور اوسکے صلاح کارون نے یقینی سمجھ کے ساتھ مان لیا کہ ساٹھ ہزار فوج اس مہم عظیم کے سر کرنے کے لیے کافی و وافی ہے۔ ترکی کو اول تو اپنی بکھری اور گروہونکا جمع کرنا ہی مشکل ہے اور اگر اسکی مین ناکامی بھی نہ ہوئی تو اونکی رسد رسانی کا انتظام اور سامانِ جنگ کے بہم پہونچانے کا اہتمام کون کریگا۔ فوجونکی آمد و رفت کیونکر جاری رہ سکے گی جبکہ یونان کا خوفناک بیڑہ جہازات سمندر مین پہرہ دے رہا ہوگا بلکہ جنکے ساحلون پر کے تمام شہر اُجاڑ کر اپنے دارالدنیا پر قبضہ کیا ہوگا اور جبکہ یونانی مجاہدین کے گروہ در گروہ قسطنطنیہ اور سا

* وہ زمانہ جبکہ انسان چقماق کو ہتھیار جنگ کے کام مین لانا سیکھ گیا تھا ۱۲

نے ریل کی پٹریان اُکھاڑ پھینکدین گے تو ترکون کی رہی سہی ہمتون کو بھی پست کر دینا ایک بائین ہاتھ کا
کرتب ہوگا چنانچہ ترکی جنگی قوت کا صحیح اندازہ نکر سکے۔ اُسکو قریب المرگ بیمار سمجھ لینے اور مختلف
اخبارونکی غلط بیانی اور یورپ کی غلط فہمی پر جب یونان کی شامت آہی گئی اور ایک دو تین گھنٹیان
بجکر جنگی تھیٹر کا پردہ اوٹھا دینے کی نوبت آہی پہونچی تو دنیا نے معلوم کرلیا کہ او ہو۔ "کوئی معشوق ہے
اس پردۂ زنگاری مین۔" یہ تو کچھ تماشا ہی نیا نکلا ترکی مرد "مرد علیل" نہ تھا بلکہ جس عینک سے
یورپ کے پولٹیکل اشخاص کو اوسکے چہرہ پر آثار علالت نظر آتے تھے درحقیقت وہ عینک ہی دہوکے
کی ٹٹی تھی۔ اسمین اونکا قصور نہین اس آلہ کا قصور سمجھنا چاہئے جسپر بھروسہ کرنیوالون بیچارے
پولٹیکل ڈاکٹرون کو جوان ترکی کے مرد علیل ہونے پر یقین ہوجاتا تھا لیکن معرکہ جنگ شروع بھی ہونے نہ
پایا تھا اور صبا رفتار۔ سبک خرام عربی۔ اور برق وش ترکی گھوڑے اپنے سوارون کو لئے
ہوئے ابھی رن سے کوسون دور تھے کہ پانچ بڑے سے بڑے اخبارون کے نامہ نگارون نے
جو صحیح اور معتبر خبرین تار پر دوڑانا شروع کین اونسے یورپ کی آنکھین پٹ سے کھل گئین۔
معلوم ہوا کہ بہادران ترک اب بھی ایسے دلیر۔ جنگ جو۔ ذی ہمت۔ اولوالعزم۔ چست چالاک
اور شجاع ہین کہ جیسے دلاور۔ جوانمرد۔ صاحب استقلال۔ اور پر زور اونکے برگزیدہ
بزرگ اور نامور اسلاف تھے دو ہفتہ کے امتحان مین ثابت ہوگیا کہ اسوقت تک جو جو غلط
بیانیان بعض یورپین نامہ نگارون اور یورپین اخبارون کی ترکون کی بینظیر شجاعت اور اونکی
فوجی عظمت کے برخلاف چھپا کرتی تھین وہ محض ایک کذب و افترا کا شرمناک دفتر تھا جسکی قلعی
اُسوقت کھل گئی جبکہ ترکون کو کمالات جنگ دکھلانے کا موقع ملا۔ اول ہی حملہ مین ظاہر ہوگیا
کہ ترکون کا کچھ رنگ ہی اور ہے۔ اور معاملہ خلاف قیاس طور سے طے ہو رہا ہے۔ وہ نامہ نگار
ترکی کیمپون مین داخل ہوئے اونکے سپاہیونکے ساتھ کھانا کھایا۔ اونکے ہمرکاب رزمگاہ
دیکھا ہے اونہون نے غافلون کو متنبہ کیا کہ ترکی فوج کی نسبت جو کچھ کہ ابتک سنا یا دیکھا

تھا وہ فقط افسانہ تھا۔ ترکی فوج یکسر زمانہ حال کی کوہستانی باٹریون۔
فیلڈ باٹریون اور گھوڑچڑھی توپون سے بالکل آراستہ ہی۔ گھوڑون اور توپچیون کی
حالت نہایت ہی احسن اور اعلی پائی جاتی ہے۔ جو نو ایجاد اعلی سے اعلی اور بہتر سے
بہتر توپون کو اس خوبی اور ایسے ٹھیک قاعدہ سے کام مین لاتے ہین اور
ایسے صحیح نشانے لگاتے ہین جس سے صاف ثابت ہی کہ وہ بہت ہی ہوشیاری سے
سکھلائے گئے اور بہت ہی محنت اور صرف کثیر سے تیار کئے گئے ہین وہ ایسے
کامل رتبے کے قواعد کے ساتھ کام کرتے ہین کہ جس سے بڑھکر کسی قوم سے امید نہین ہو سکتی
وہ عجیب غریب نو ایجاد ہتھیار اور طرح طرح کے آلات حرب جنپر تمام سلاطین یورپ کو ناز تھا
ترکون کے مقابلے مین محض بچون کے کھلونے نکلے وہ جنگجو مجاہد اور جوانمرد
یونانی جنکو سب نے مرد میدان تسلیم کر کے سلطنت عثمانی قوم کے مقابلہ مین کھڑا کر دیا۔
عساکر ثابتہ کے مقابل ہوتے ہی بھگوڑے۔ بودے۔ اور بزدل ثابت ہوئے۔
پیدل فوج کا [illegible] جس [illegible] بہادرانہ روش [illegible] خیال سے انھون نے
جنگ کے پہلے ہی دن یکے بعد دیگرے یونانی مورچون پر بزور نوک سنگین قبضہ کیا اس سے
صاف ظاہر ہی کہ عثمان پاشا کی نمود اگر غیر مشہور فتحمندیون مین ترکون کی جو بیباکی اور ثابت قدمی
ثابت ہوئی تھی اونمین سے کسی بات مین اب تک کمی نہین آئی۔ درہ ملونا کی لڑائی مین ترکون
کی فتحمندی کا نہایت شاندار صورت سے آغاز ہوا اور اوسکے بعد کی معرکہ آرائیان دنیا بھر
کو عموما اور یونانیون کو خصوصا بیسوین صدی عیسوی تک یاد رہینگی۔ ترک لوگ بوجہ ناہموار ملک
کے صرف پیدل سپاہ اور کوہستانی توپخانہ کو کام مین لا سکے لیکن اتنا عذر یونانیون کے پاس چونکہ کافی توپخانہ تھا
اور خود بھی دھوکہ مارنے آئے تھے اسلئے وہ سخت ہزیمت اٹھا کر بری طرح سے پامال ہوا اور اونکے ہشیار آدمی کام آگئے
حالانکہ یونانیون کی تعداد ترکون سے کہین زیادہ تھی۔ اور اس لئے شکست کے ہوتے ہی درہ ملونا پر

قبضہ ہو جانے سے یونانی صدر مقام آلریا اور وہان سے ودنو اور شہر ایسدخاص ایتھنز جانے کے لئے بھی ظفریاب فتحمند ترکون کے لئے سیدھا راستہ کھلگیا اور اسی وقت سے انگلستان کے فوجی مبصرون کا یہ خیال ہو گیا کہ جنگ کا خاتمہ صرف چند روز کی بات ہے۔

یونان کی حماقت اور اوسکی دلخراش کن شکستین

(مشتے بعد از جنگ)

برخلاف ترکون کے (لڑائی کے بعد معلوم ہوا کہ) یونان کے پاس کوئی فوجی سامان نہ تھا فوج کا میمنہ اور میسرہ جو زیادہ تر طلبیدہ مجمع سے پر تھا اور جنکو ذرا بھی لڑنے بھڑنے کا سلیقہ نہ تھا بالکل قابو سے باہر اور نہ سرداران فوج قواعد جنگ سے ماہر تھے بلکہ کہا گیا کہ جنگجو اور جنگ آور اشخاص مین جو جو قابلیتین اور صفات ہونی چاہئین اونسے قطعی بے بہرہ تھے ضروری سامان جنگ اور رسد مین بالکل کمی تھی اور جو کچھ رسد جلدی مین بہم پہونچی وہ بالکل ناکارہ تھی اونکا بھروسہ تو بلگیریا کی رعایا اور مقدونیہ کے عیسائی باشندون پر تھا جنھون نے کان تک نہ ہلائے اور وفادار رعایای سلطانی بنے رہے۔ انھون نے تیغ چلیون کی طرح ہوا مین قلعے بنائے تھے۔ اونکی امید یہ تھی کہ ادہر ہم مقدونیا اور ایپائرس کو اپنی ساٹھ ہزار جرار فوج سے فتح کرتے ہونگے اودھر بلگیریا۔ سرویا اور مانٹی نگرو ترکون پر عقب سے حملہ آور ہونگے اور پھر جو کچھ گذریگا دیکھا جاویگا۔ پھر اسطرف سے انگلینڈ۔ فرانس۔ اٹلی۔ بلجیم۔ امریکہ وغیرہ اگر کھلم کھلا فوجین نہ دینگی تو اونکی وردیان یعنی یونی فارم اتروا اترواکر اور والنٹیر بنا کر تو ضرور کمک کرین گے لیکن معاملات نے اور احکم الحاکمین کے بہترین حکم نے جو چاہا وہ کیا اور جو چاہے وہ کریگا اگر اسکو منظور ہے کہ دنیا مین اوس کے مقبول مذہب اسلام کے خدائی اور اوسکو بلاشرکت غیرے ماننے اور پرستش کرنیوالے زندہ رہین تو اسی طرح اوس کے دشمنون کے

حوصلے پست ہوتے رہین گے - اور اسی طرح سے ہمیشہ جو طاقت کو تمام رشتہ دار حکمرانون کی
طرف سے بلحاظ قانون مابین الاقوام بےبسی اور مجبوری کے عالم مین عین وقت پر مایوس
ہونا پڑیگا - لیکن خرچ جنگ کے طلب کرنے سے معلوم ہوا کہ گورنمنٹ قریب قریب دیوالیہ
تھی - بس ایسی سلطنت نے جو ترکون کے مقابلہ مین جنگ شروع کی (تو بعد کو معلوم ہوا) کہ یہ
اوسکی مجنونانہ حماقت تھی - اور اس سے زیادہ اٹلی کے مجاہدین اور پوپ صاحب روم اور پارلیمنٹ
کے اُن چند ممبرون کی کوتہ اندیشی تھی جنھون نے پرائیوٹ طور پر شاہ یونان کو ابھارنے اور
جنگ کے لیے ورغلانے مین اپنے اپنے بوتہ کے موافق کوشش مین کمی نہ کی اور جنگلی گردانا -
لارڈ سالسبری صاحب وزیر اعظم انگلستان منصفانہ طور سے اُن نقصانون کا بوجہ رکھتے ہین
جو کہ معرکہ جات جنگ مین اوٹھانے پڑے اور اب ولایت کے لوگ کہتے ہین کہ ایسی حماقت کسی سے
نہ ہوئی ہوگی - حالانکہ فرانس نے ۱۸۷۰ء مین یونان کی طرح اندرونی ملک کے جوش اور
خواہش جنگ سے تنگ آکر جرمنی سے لڑائی مول لی تھی اور اسکی پاداش مین وہ مونہ کی کھائی
کہ اب تک فراموش نہین - تاہم اس حماقت اور اس بیوقوفی مین یہ فرق ضرور تھا کہ یہ دونون
سلطنتین مقابل کی تھین اور ایک دوسرے کی ٹکر سنبھال سکتی تھین - یونان جو سلطنت
عظمیٰ ترکی کے مونہ لگا اور اس سے جنگ چھیڑ دی یہ صرف حماقت ہی نہ تھی بلکہ بہت سنگین
قصور اور سخت گستاخی تھی - البتہ اگر یونان خاموشی سے صورت معاملات کو بھانپتے جاتا اور
اس عرصہ مین فوجی ضروریات کو مہیا کرتا اور اپنی طرف سے فوجی پیشقدمی نکرتا تو اوسکی فوجی
اولوالعزمیون مین رتی بھر فرق نہ آتا لیکن اوسنے پہلا اعلان جنگ قبول کرکے دوسرا اعلان
بھی شائع کر دیا جس سے صاف ظاہر ہوا کہ اوسکی تباہی کا دن قریب ہے اور وہ خود اپنے
ہاتھون اپنے پانون مین کلھاڑی مارتا ہے اور اس دوسری کارروائی سے یورپ نے مان لیا
کہ گورنمنٹ یونان ہی اس غلطی کی ذمہ دار ہے - ترکی تو پہلے ہی سے قصوروار نہ تھے اور اب تو

جنگ کرنا اونکی فطرتی ضرورت تھی - یونان کی اس جنگ کا پہلے ہی سے نتیجہ قرار پا چکا تھا اور یہ سمجھ کر کہ ترک بآسانی اتھنز مین داخل ہو جاینگے یہ امید تھی کہ کوئی نہ کوئی صورت جنگجوئی [illegible] کو خاموش کر دینے کی نکالی جائے گی لیکن یہ کارروائی اسوقت تک نہ ہوئی جب تک ترکون نے دوموکو فتح کرکے یونانیون کو آتھرس پہاڑون مین شکار نہ کرلیا۔

١٨٧٠ء کی جنگ فرانس و جرمنی اور جنگ روم و یونان سے بہت مشابہت

١٨٧٠ء مین فرانس اور پرشیا کی لڑائی سے جو حال ہوا تھا وہی کیفیت اس لڑائی نے بھی ظاہر کی - دونون مین اگر کچھ فرق تھا تو یہی کہ اس معرکہ مین طرفین کے بہت سے لوگ شریک تھے اور اس مین کم - لڑائی شروع ہونے سے پہلے پیرس مین عوام الناس کے جوش کا یہ حال تھا کہ وہ برلن دارالسلطنت جرمن کا نام لے کر چلاتے اور شور مچاتے ہوئے گلیون اور شہر کی سڑکون پر گذرتے تھے اور طرح طرح سے جنگی جوش کا اظہار کرتے تھے اسی طرح اتھنز اور اسکی عام سڑکون اور بازارون مین تمام یونانی اپنے شور اور نعرہ ہائے جنگ سے ترک ترک پکار کر زمین و آسمان ایک کئے دیتے تھے اور پیہم یہی شور تھا کہ تھسلی مین جا کر جمع ہون اور یکبارگی حملہ کرکے سلطنت ترکی کا تیا پانچا کر دین - یہانتک کہ اونکے نعرون سے ترکون کی ہلاکت اور اونکی موت کی صدائین بلند تھین - لیکن ترکی سپاہیون نے ایک ہی وار مین ثابت کر دیا کہ حرب و ضرب کے کامون مین وہ بہتر سے بہتر درجہ کی قابلیت رکھتے ہین اور نہایت ہی گرانقدر اور بیش بہا سپاہی ہین اور اگرچہ پچھلی ریورٹ اونکو مہینون سے تنخواہ نہ ملی ہوگی اور اونکی کمسریٹ کا انتظام نہایت بدتر ہوگا اور فوج مین بھی [illegible] ہونگے لیکن انکی حب الوطنی - قومی سرگرمی - اور مذہبی جوش ان سب باتون نے شریک ہوکے بڑی کامیابی سے اپنے موروثی دشمنون پر غلبہ حاصل کرلیا اور جہان جہان وہ دشمن کے مقابل

؎ صحیح لفظ "ریکروٹ" ہے۔

ترک ہی غالب آئے۔

یونان کی فوجی بزدلی

سلطنت ترکی کی نسبت جو عام رائے تھی وہ تمہیدی باب مین ذکر کی گئی اب سنئے کہ یونان
اور یونانیون کی نسبت یورپ مین عام خیال کیا تھا وہ یہ تھا کہ یونانی حب الوطنی اور جوش ملکی
مین حد سے زیادہ قابل تعریف ہین۔ فن جنگ سے ایسے ماہر کہ بادشاہ یورپ سے بہادر
اور یورپ کے قواعددان مین بلکہ فصحائے یورپ یونان کی فوجی قوت کو جاپان سے تشبیہ دیتے تھے
اور اوسکے مقابلہ مین ترکی کو چین کی سلطنت بتلاتے تھے جسکے صاف یہ معنی تھے کہ جاپان جیسے
بڈّی سے چین جیسے پہاڑ کو پیس ڈالا ایسے ہی یونان چاہے اپنی عنایت و کرم سے تو بولے
لیکن اگر چاہے تو سلطنت ترکی کے حصے بخرے کرا سکتا ہے۔ ماشاءاللہ۔ دل مین کیا ارمان
بھرے تھے کیسے کیسے حوصلے بحر مواج کی طرح سینہ مین جوش زن تھے اسکی بابت مین پہلے
سال کے اخبارات کا لوٹنا اور سفید مطلب شہادت بہم پہونچانا تو ذرا دقت کا کام ہے اور گو تاریخ
نویس کے لیے یہ دقت کوئی چیز نہین کہ اوسکی تلاش کرنے مین دریغ کرے لیکن جو بات
بالآخر غلط ثابت ہوئی ہو اوسکی نسبت دیوانون کی بڑ اور وقت کُش لوگون کی تخمینی جھگڑونکا
تلاش کرنا فی الحقیقت بیکار ہے اس لیے لندن کے اخبار مارننگ پوسٹ کے چند فقرے
جو اوسنے ۲۸ - اپریل ۱۸۹۷ء یعنی دو ہفتہ قبل از جنگ لکھے تھے یورپ کے خیالات خام کا
اندازہ لگانے کے لیے کافی ہین آپ رقمطراز ہین کہ :-

"یونانی گروہونکا سرحد مین فساد کرنا اور شاہ یونان کا یہ کہنا کہ ہم سے ایسی باتون کا
انسداد ہو نہین سکتا کوئی تعجب انگیز امر نہین ہے یونانی ہمیشہ سے اپنے ملک کے جان نثار
رہے ہین۔ انھین جوش آگیا ہے جو مشکل ہے کہ کسی کی دلداری سے ٹھنڈا ہو سکے شاہ یونان
چاہے نہ لڑے مگر ملک ضرور لڑیگا اور قوم ضرور جنگ کرے گی اور ترکی کو کریٹ کے مظالم شدید کا

مزہ چکھا کر رہیگی - اور کوئی دن گذرتا ہی کہ ہم اونکے آپیرس سیلونیکا اور تمام بحرالجزایر پر قابض
و متصرف ہو جانے کی خبر سنیں گے" اب وہی اخبار ہی کہ ۳۰ - اپریل کے پرچہ مین بیچارہ
اپنا سا منہ لیکر یون لکھنے پر مجبور ہوا کہ "یونان کو شکست تو خواہ مخواہ ہونی ہی تھی یہ یونانیون
کی فطرتی بات ہی کہ وہ بہادر ہین لیکن عاقبت اندیش ضرور نہین اور قواعد جنگ سے اونہین پورا
بہرہ نہین - نہ تو اونمین اپنے مخالفین کی سی شجاعت ہی نہ استقلال - اور اونکے افسر سرداران
ترک کے سامنے بلحاظ تجربہ فنون جنگ ہنوز طفل مکتب ہین وہ آخر کس برتے پر ترکون کے منہ
آئے جنگی نبرد آزمائی کا تمام یورپ چھ سو برس سے قایل رہتا آیا ہی -"

یعنی لڑائی کا بازار گرم ہونا تھا کہ یونانی اس سرے سے اس سرے تک بھاگ نکلے اونکے
فوجی افسرون نے اپنے آپ کو محض نالایق ثابت کیا اور گو اونمین فوجی جوش بے انتہا پائے
جانے کی خبرین موصول ہوئین لیکن کسی موقع پر وہ سیدھے اپنے غنیم پر حملہ نہ کر سکے اور
اونکی فوج پر ترکون کا اسقدر خوف و ہراس طاری ہو گیا کہ اونکے قواعد دان اور غیر قواعد دان
اور مجاہدین اور قومی المنٹیر ہر قسم کی فوج کی نسبت ثابت ہو گیا کہ وہ کوئی فوج نہین بلکہ محض
عوام کا ایک ہجوم اور بازاری لوگون کا ایک غول تھا - افسران فوج سپہ سالاری نہ کر سکے
اور اکثر موقعونپر نہایت باقاعدہ طور سے سب سے پہلے بھاگ کھڑے ہوئے -

ترکون کی دہلی اونکے سینون مین اسطرح بیٹھی کہ ایک لڑائی مین منجملہ گیارہ ہزار سپاہیون
کے صرف ایک ہزار پر ترکی باڑ پڑتی تھی اور باقی دس ہزار سپاہی ازراہ دور اندیشی نہایت
خوبصورتی سے خطرہ کے مقام سے دور ہٹ گئے تھے -

فوج کی حالت مختصراً ابھی بیان کیجاوے تو دلچسپی سے خالی نہوگی یعنی یہ کہ بندوقین جو گورنمنٹ
فرانس نے مدت ہوئی خارج کر دی تھین اونسے اکثر حصہ فوج کا مسلح تھا اور افسرون کی حرکات
سے ثابت ہوتا تھا کہ اونکو فوجی کتابون کی شاید الف بے بھی پوری نہین آتی اور آتی تو

کیون نہ تھی لیکن مدبر اور قاعدہ دان ترکی عساکر کے سامنے فی الحقیقت وہ طفل مکتب بنے بیٹھے تھے
ہوئے مورچہ بندی اور چھاونون کا سلسلہ ایسے قایم نہو سکا تاکہ اگر ایک مورچہ مصیبت مین پھنس رہا
ہو تو دوسرا اوسکی دستگیری کر سکے۔ یورپ کی وہ رائے کہ ایک ایک یونانی گویا ترکون کی برابر
ہے ایک قابل تمسخر اور لایق تضحیک بات نکلی۔ اطاعت شعاری جو فوج کے لئے بالکل ہی جزو لاینفک
کے لازمی امر ہے یہ جوہر فوجی اُن یونانیون مین بالکل کم پایا گیا۔ غیر قواعد دان فوج جو پرائیویٹ
اشخاص سے نئی بھرتی کی گئی تھی اُس نے اکثر موقع پر احکام افسران مین دلیلین اور حجتین کین اور
فوجی کمپون کو گانون کی چوپال بنا دیا۔ اور افسر بجائے اسکے کہ تحکمانہ اور خودسرانہ لہجہ مین اونکی
دلائل کو قطع کردین منطقی بحث مین پڑکر از روے علم و عقل اپنے احکام کے کارآمد ہونیکا ثبوت
پیش کرتے تھے کہ اتنے مین کوئی شخص بول اوٹھتا "ترک آے" اور وہ بہادر فوج نو کدم بھاگ کر جب
اپنے اطمینان کی جگہ دم لینے کو ٹھیرتے تو بقیہ بحث کو ختم کرنے کی جرأت کرتے جس سے ثابت
ہوگیا کہ کوئی ملک بجز اپنے قواعد دان فوج کے ہرگز نئے رنگروٹون یا قومی پرجوش نالایق
والنٹیرون پر بھروسہ نکرے بلکہ ایسے وقت مین دشمن سے زیادہ اونکے جوش فرو کرنے مین
مستعدی دکھلاوے کیونکہ دانا دشمن وہ نہین کرسکتا جو یہ نادان دوست کر بیٹھتے ہین۔
سلطان اس اندیشے سے واقف تھے اونھون نے اپنی قومی جانبازونکو جو لاتعداد بلٹنین بنا کر
جنگ مین جانے کے لئے مستعد ہوے بجز ایک خاص صورت کے نہایت متانت اور دلداری سے
شکریہ کے ساتھ یہ کہکر خاموش کردیا کہ فضل الٰہی سے سرکاری فوج کی تعداد لڑائی کے لئے کافی
سے زیادہ ہے وہ لوگ امن سے جیسا رہتے آے ہین ویسے ہی رہین۔ لیکن یونان نے اسکے
خلاف نہایت درجہ کی بداندیشی سے محض اس قسم کی بیرونی اور پرائیوٹ امداد پر بھروسہ کرکے
اپنے آپ کو ایکدم بھڑکتی ہوئی آگ مین ڈالدیا جس سے نہ صرف آگ مین گرنے والے ہلاک ہوئے
بلکہ اونکا نام ونشان اونکی فوجی عزت اور قومی حمیت بھی سب خاک مین ملگئی جو صدہا برس مین بھی حاصل ہوسکیگی۔

بے قاعدہ فوج

باقاعدہ فوج مین کچھ انتظام ضرور رہا لیکن بے قاعدہ کی ہر ٹولی نے جو ہر وقت خوف کی وجہ سے اونٹ کے گلے مین بلی بنی رہی اپنے ساتھ اونکو بھی لے ڈبویا لوگون نے دیکھا کہ میدان کارزار مین جب وہ دشمن کی زد سے دور چٹانونکی آڑ مین ہوتے تھے تو بڑے اطمینان کے ساتھ سگریٹ پیتے اور پتا کھڑکتے ہی جو چیز اونکی نظر کا نشانہ بنجاتی اوسپر فیر کرنے مین ذرا بھی دریغ نکرتے اور خدا جانے اس بے سر و پا نشانہ اندازی نے کتنے ایک اپنے ہی آدمی ہلاک کر ڈالے۔

یونانی اس جنگ کے محرک و ذمہ دار ہین

(کریٹ)

ترک ایک مدت سے آرمینیا کی بغاوتون کے فرو کرنے اور یورپ کے اعتراضات اور دہمکیون کا چنوان شایستہ جواب دینے مین مصروف رہے اور شروع سال ۹۷ء سے نہایت ہی اہم اور عمیق معاملات متعلق بغاوت کریٹ مین الجھے ہوئے تھے اور حتی المقدور اس کوشش مین مصروف تھے کہ بطرز مناسب و پسندیدہ باتفاق جملہ سلاطین یورپ کوئی ایسا امن سمجھوتہ ہو جائے جس سے آئے دن کی بغاوتین بھی فرو ہو جاوین اور سلطان کی شہنشاہی اور اونکا اعزاز بھی اس جزیرہ قرطش یعنی کریٹ پر قایم رہے۔ اونھون نے یہانتک گوارا کیا کہ سلاطین عارضی طور پر اپنی جمعیت سے جیسا کہ وہ چاہتے ہین بغاوت کا انسداد کرکے کشت و خون بند کرائین۔ چنانچہ روس۔ فرانس۔ اٹلی آسٹریا۔ اور برطانیہ کے چند جہازات معہ بحری سپاہیون کے آپہنچے اور جزیرہ کا محاصرہ کرلیا۔ مسلمانون سے یہ کہکر ہتھیار لے لئے گئے کہ اگر ایسا ہو گیا تو عیسائی کشت و خون سے باز رہین گے اور اونکا اشتعال طبع جاتا رہیگا۔ چنانچہ مسلمانون نے اسکی تعمیل کی اور نہتے بن بیٹھے۔ چونکہ کریٹ مین آبادی کا ایک چہارم مسلمان ہین اور باقی یونانی عیسائی اسلئے یہ موقع پاکر اونھون نے وہ کشت و خون کا بازار گرم کیا کہ الامان۔ انکی زیادتیان مسلمان

مرد عورت بچون اور ضعیف العمر اشخاص پر اس شرمناک طریقے سے ہوئین کہ اونکا ذکر ناگفتہ
بہ ہے۔ ان مظالم کا تصور جو مسلمانون پر عیسائیون نے کئے ایسا ہولناک ہے جسکے سننے
سے بدن پر رونگٹا کھڑا ہوجاتا ہے۔ دل کانپنے اور آنکھین آنسو بہانے لگتی ہین۔ افسوس!
رمضان شریف کے ایام جسمین ہر روزہ دار مسلمان بخیال حصول برکات وحصول
حسنات عبادت خداوندی مین مشغول تھا کہ ستم کیش اور سفاک باغیون نے اپنے تعصب
اور جوش مذہبی سے نہایت بے دردی اور بے رحمی کے ساتھ اونکو ذبح کیا۔ اونکی پردہ نشین عورات
کی بے حرمتی اور پردہ دری کی۔ پیارے پیارے بچون کو گاجر مولی کی طرح ہوا مین اوچھالا
اور چمکتی ہوئی سنگینون پر لے لیا۔ رحمدل اور انصاف پسند یورپین سلاطین کو کانفیڈنشیل
یعنی خفیہ طور پر ادنی ادنی حرکات کی پوری پوری خبرین پہونچتی رہین اور وہی دریاے ہمدردی
جو آرمینیا کے معاملہ مین جوش زن ہوا تھا یہان اسوقت تک ساکت رہا جب تک کہ ایک پورے
بیڑہ جنگی جہازات نے سلاطین یورپ کی طرف سے سواحل کریٹ کو بند کر کے ٹرکی کی رہی سہی
امداد کو بھی بند کر دیا اور اس کی امید سے مسلمانان کریٹ کو غیر مسلح کر دیا جس سے باغیون
کو کشت وخون کا خوب موقع ہاتھ آگیا۔

دنیا بھر کے مسلمان یہ جانگداز صدمات اور دلگداز حالات سن سن کر بار بار آسمان کو تکتے
اور منتقم حقیقی کے انصاف پر چشم براہ تھے اونکو یقین کامل تھا کہ بیکس عورتون اور معصوم
بچون کا خون ضرور جلد رنگ لائیگا اپنے بیگناہ بندونکی واویلا اور فریاد سے دریاے
غیرت الہی ضرور جوش مین آئیگا چنانچہ رعایا اور شاہ یونان کے دل مین سلطان سے ہمسری
اور برابری کا خیال سمایا جو ایک زمانہ تک حلقہ بگوش اور مطیع فرمان بارگاہ سلطانی رہے ہین
والی یورپ نے کسی مصلحت سے اچھی طرح سمجھایا اور ایک الٹی میٹم بھی یونان کی گورنمنٹ کو دیا
لیکن جو بات خدا نے دلمین ڈالدی ہو وہ بندونکے ٹالے کب ٹل سکتی ہے۔ یونانی گورنمنٹ نے

نہ عثمانیہ قوت کا لحاظ کیا نہ الٹی میٹم یورپ کی کچھ پرواہ کی جس میں سنجیدگی اور صفائی کے ساتھ اونکو
آخری مرتبہ سمجھایا گیا تھا کہ کریٹ سے اپنی فوج واپس بلا لے اور سرحد ترکی پر کوئی فساد
نہ کرے بلکہ برخلاف اسکے ناجائز قومی جوش سے مشتعل ہو کر اور دیگر خفیہ امداد کے وعدون
پر بھروسہ کر کے یہ کیا کہ تسلی کی سرحد ترکی پر فوج جمع کرنی شروع کر دی اور خود شاہزادہ ولیعہد
یعنی ڈیوک آف اسپارٹا اور شاہزادہ ثانی پرنس نکولس فوج کی کمان اپنے ہاتھوں مین لیکر
سرحد کی طرف بڑھے اور تلوار اور صلیب دونون کو شامل کر کے جوش کو اس لئے اور بڑھایا
کہ وہ مذہبی لڑائی سمجھی جائے۔

پیشقدمی کس نے کی ؟

تاریخی حیثیت سے اس بات کا طے کرنا مشکل ہے کہ بعد علانیہ مخالفت کے پیدا ہو جانے کے
حملہ کرنے مین پیشقدمی کس نے کی اور باقاعدہ فوجون مین کسکی گولی اول فیر ہوئی لیکن اسمین
کچھ کلام نہین رہا ہے کہ یونان کی بے قاعدہ فوجون نے اول پیشدستی اور سرحد روم پر حملہ
کر کے ترکون مین وہ اشتعال پیدا کیا جسکا نتیجہ اوس کے حق مین تباہی اور بربادی اور سبب
دائمی بدنامی کا ہوا۔ یہ سچ ہے کہ باضابطہ اعلان جنگ ترکی نے اول دیا لیکن جب
یونانیون کی شرارتین حد سے متجاوز ہو گئین اور اونکی شورہ پشتی سے افواج عثمانیہ کے
برہم ہو جانے اور بگڑ بیٹھنے کا پورا اندیشہ ہو گیا تو سلطان روم کو بمجبوری اسکے اور چارہ
ہی کیا تھا کہ وہ اپنے صاف صاف اعلان جنگ سے یونانیون کو اپنے دلکے حوصلے پورے کرنے کا موقع دین

یونانیون کا جوش اور اونکے خیالات قبل از جنگ

جنگ سے پیشتر یونانیون مین عام خیال نہایت جوش و خروش کے ساتھ یہی پھیل رہا تھا کہ
جس طرح بن پڑے ترکی سے جنگ کیجائے سر کرده کی زبان پر لڑائی کے تذکرے ہوا

اور کوئی ذکر ہی نہ تھا وہ یورپین طاقتون سے چاہتے تھے کہ اس موقع پر ترکی کی حمایت سے قطع نظر کر کے علیحدہ رہین ۔ دعوی کیا جاتا تھا کہ یونانی بیڑہ جہازات متعینہ بحر ایجین تمام ترکی جزائر کو فتح کرلیگا اور اوسکی فوج باغیان مقدونیہ کی مدد سے بہر حال مقدونیہ کو بھی مسخر کر لے گی بلکہ یہ اور سرویہ دونون ملکر سلطانی فوجون کو ادھر متوجہ رکھینگے ترکی جہازات ناقابل ہونے کی وجہ سے دلی امنگ کے ساتھ یہ ولولہ پیدا ہوتا تھا کہ جزائر بحر الجزائر کے تسخیر کے بعد سارا بیڑہ آبنائے ڈارڈینلز مین اتر پڑیگا اور سواحل کے قلعہ جات کو خاموش کرتا ہوا بحر مارمورا سے گذر کر شاخ زرین کے مقابل لنگر انداز ہوگا اور پھر تو سین اسٹیفنو کی طرح جسطرح یونان چاہیگا من مانی شرائط صلح پر التوائے جنگ کریگا ۔

بعض یونانیون کو جنگ کے باقاعدہ چھیڑنے کی غرض سے حیلہ وبہانہ کی تلاش تھی سو خردمندان یونان اونکو صلاح دیتے کہ یہ کتنی بڑی بات ہے ۔ ترکی نے جو بموجب عہدنامہ برلن سنہ ۱۸۷۸ء حصہ ملک سکے دینے سے انکار کر دیا جو دفعہ ۱۳ عہدنامہ مذکور کے ذریعہ سے یونان کو تفویض کرنا لازم تھا ۔ یہ کافی وجہ اعلان جنگ کی ہو سکتی ہے بلکہ اوسکی شکایت کل سلاطین یورپ سے ہونا ممکن ہے کہ عہدنامہ مین جزیرہ کارفو کے مقابل کا کل علاقہ دہانہ دریائے کلدمس سے لیکر جھیل جانینا اور شہر متزووا سے گزرتا ہوا کوہ اولمپس تک پہونچ کر خلیج سلونیکا تک جاملتا ہے اور جسمین الاسونا جانینا پریویزا زیتو وغیرہ کل شہر شامل تھے یونان کو دیا گیا تھا لیکن دول یورپ بھی اس اپنے فیصلہ پر ترکی کو مجبور نکر سکین اور سنہ ۱۸۸۱ء کی کانفرنس قسطنطنیہ کے بموجب یونان کو صرف اسقدر حصہ تھسلی پر قانع ہونا پڑا جسپر وہ ۱۷ اپریل سنہ ۱۸۹۷ء تک قابض تھا ۔

ترکون کا جوش

یونان کی بیجا اور گستاخانہ حالات اور پردرد مظالم کریٹ سنکر ترکون مین بھی جو وہی جوش

پیدا ہوا وہ بھی تہذیب کی جھلک سے خالی نہ تھا گو اُسکا اندازہ کرنا مشکل ہے ایک ترکی افسرِ اعلیٰ توپخانہ نے ایک قرابت دار کو جو مصر مین سکونت پذیر تھا ذیل کے طور پر ایک خط مین یون لکھا کہ:-

"خردمندانِ یورپ حیران ہین کہ سلطنت علیہ نے ایک عرصہ قلیل مین کیونکر اسقدر سامانِ حرب اور ذخائر بہم پہونچاے اور کیونکر ایک کثیر التعداد فوج کی فراہمی مین اسقدر چالاکی عمل مین لائی گئی کہ سرحد پر پانچ دن مین تمام چھاؤنیان عساکر عثمانیہ سے پُر ہو گئین - لوگون کے فوجی جوش کی کوئی انتہا نہین رہی صرف اسقدر لکھنا کافی ہے کہ ہر ایک شخص جس کو ہتھیار اوٹھانے کی طاقت ہے ہر وقت موقع کے انتظار مین مستعد اور تیار بیٹھا ہے کہ اُدھر حکم سلطانی پہونچے اور ادھر میدانِ رزم مین جا موجود ہو - اور اپنے ان بھائیونکا انتقام لے جو بدمعاش اور شورہ پشت یونانیون اور اونکے طرفدارون کے پنجہ ظلم مین گرفتار ہو کر اور سو سو طرح کی عقوبت مین مبتلا کر ذبح کیے گئے ہین یہان کے بوڑھے - جوان - بچے حتی کہ عورتین تک یک زبان ہو کر جنگ کی خواہان ہین"

"بعض اعلیٰ خاندانون نے تو یہانتک کیا کہ اپنی طرف سے کئی کئی والنٹیر تیار کیے ہین وہ فوج جو الاسونا مین داخل ہوئی ہے اوسکے چہرون سے بشاشت اور مسرت کے آثار نمایان ہین اور وہ اس خیال سے بے حد مسرور ہین کہ خلیفہ وقت یعنے اپنے سلطان کی خدمت گزاری کے فرض کو فخر کے ساتھ ادا کرنا چاہتے ہین - مین بحیثیت جنگی شخص کے اپنی راے ظاہر کیے بغیر نہین رہ سکتا کہ بحالت چھڑ جانے جنگ کے فتح یونان مین صرف اسقدر دیر ہوگی جسقدر کہ شاہی افواج کو اپنے حریف کے مقابل کی جگہ پہونچ جانے مین عرصہ لگے گا"

لڑائی چھڑ جانے کی وجہ اور اعلان جنگ

مارشل ادہم پاشا جو ترکی سرحدی فوج کے اعلیٰ سپہ سالار ہین نہایت صبر و تحمل کے ساتھ یونانیون کی تمام کارروائیون کو دیکھتے رہے - یہانتک کہ یونانیون کے مسلح گروہ درگروہ ۶ اپریل ۱۸۹۷ء

کے دوسرے ہفتہ مین سرحد کی طرف بڑھنا شروع ہوئے - یہانتک کہ تھسلی اور مقدونیا کی ترکی سرحد کو عبور کیا اور وہ ایک جنگل مین گھیر لئے گئے چونکہ ان لوگون کے پاس فوجی یونی فارم اور سرکاری نشان ایسا نہ تھا جس سے وہ گروہ یونان کی رگلر فوج کا دستہ شمار کیا جا سکتا - اس لئے ترکون نے نہایت تحمل کے ساتھ یہ بات کہکر ٹالدیا کہ جب تک کوئی سپاہی یونانی پلٹن کا کسی گروہ مین شامل نہ دیکھا جاویگا تب تک ہرگز وہ جنگ کا خیال نکرینگے یہ دن جمعہ کا اور تاریخ ۱۶- اپریل ۱۸۹۷ء تھی جبکہ یونانی گروہ جو قواعد دان سپاہیون سے مرتب تھے سرحد پار اوترے - نامہ نگار لندن جو موقع پر موجود تھا لکھتا ہے کہ یونانی غیر قواعد دان سپاہیون کے جو ریلے کے ریلے چلے آتے تھے اونکے مقابلہ مین اپنی حفاظت کے متعلق ترکون نے بے انتہا تحمل اور بُردباری ظاہر کی اور بڑی مستقل مزاجی سے صرف اتنی شرط پر جنگ نہ چھیڑ جانے کا اقرار اور وعدہ کیا کہ یونان کے قواعد دان سپاہی اومین نہ شامل ہون اگر ایسا ہوا تو جنگ قرار دیجاویگی لیکن یونانی مذہبی دیوانگی کے باعث آپے سے باہر اور ہوش سے بیہوش ہو رہے تھے انھین نصیحت کی کب پرواہ ہوسکتی تھی انکی ساٹھ ہزار فوج صوبہ تھسلی مین سرحد کی برابر- مغرب مین آرٹا سے لیکر مشرق مین ساحل سمندر تک پھیلی ہوئی تھی اونھون نے ایک نہ مانی - پہلے حملہ آور گروہ مین سے جو لوگ گرفتار کرکے فوجی صدر مقام الاسونا مین لائے گئے تھے اُنھون نے اقرار کیا کہ ہم لوگ بسرکردگی یونانی قواعد دان فوج کے حملہ آور ہوتے تھے گویا یہ علم اعلان جنگ کرنے کا فی وجہ تھی لیکن بہادر ترکون نے اسکو وجہ مخاصمت نہ ٹھیرایا اور آئندہ واقعات کے منتظر رہے اور بالآخر یونانیون کی پے درپے پیشقدمی سے مارشل ادہم پاشا کمانڈنٹ افواج ترکی نے ۱۶ اپریل کو تار روانہ کیا کہ اب سرحد پر محض دفع نفس یعنی محافظت کا سلسلہ قایم نہین رہ سکتا اور نہایت زور دیکر التجا کی کہ سرحد یونان پر پیشقدمی اور حملہ کی اجازت دیجاوے تاکہ وہ آگے بڑھکر ٹرنیا مین

مورچہ قایم کرین۔ اس درخواست کو کونسل وزرانے فوراً منظور کرلیا لیکن سلطان المعظم نے اپنی
معمولی رحمدلی سے منظوری جنگ مین کچھ دیر کی اور آخرکار ۱۷۔اپریل ۱۸۹۷ع کو وہ فرمان جسکا بعید
انتظار تھا جنگاہ حضرت ظل الٰہی سے جاری ہوا جسکی رو سے سلطنت یونان مین باقاعدہ جنگ کا اعلان ہوگیا اور
اسکے اعلان کے لئے مقدونیا اور کریٹ مین یونانیون کی پیشقدمی کی کافی وجہ قرار دیگئی۔

سفیر روم و یونان کا اپنی اپنی سفارتون سے واپس آنا اور اعلان جنگ کی کیفیت

عاصم بے ترکی سفیر متعینہ ایتھنز واپس طلب کئے گئے اور پرنس میبر وگوردٹو کے نام حکم جو
کردہ پروانہ راہداری لیکر قسطنطنیہ چھوڑ دے۔ تار پہونچتے ہی عاصم بے نے وزارت دول خارجہ پہنچکر
ایم اسکوزیز وزیر کو رخصتی سلام کے ساتھ فرانسیسی زبان مین مندرجہ ذیل نوٹ پیش کیا۔
"یونانیون نے جو پیشقدمی کا برتاؤ کیا ہے اوسکی وجہ سے سلطنت مذکور اور سلطنت عثمانیہ کے
باہمی سفارتی تعلقات منقطع ہوگئے۔ یونانی سفیر متعینہ قسطنطنیہ اور یونانی کونسلون کو حکم دیا
گیا ہے کہ وہ سلطنت عثمانیہ سے روانہ ہوجاوین اور اسیطرح ترکی سفیران یونان متعینہ
ایتھنز کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ قسطنطنیہ کو چلے آوین۔ اس اعلان کے بعد یونانی رعایا کو دو ہفتہ کے
اندر سلطنت عثمانیہ کو چھوڑ دینا چاہئے اور اسیطرح سلطنت عثمانیہ کی رعایا جو عملداری یونان
مین رہتی ہے اونکو حکم دیا گیا ہے کہ وہ بھی اسی عرصہ مین عملداری یونان سے واپس چلی آئے"
۱۷۔اپریل ۱۸۹۷ع کو ٹرکی سلطنت کے قایم مقامان بیرونجات کے نام مفصل حالات کا
ایک سرکلر جاری کیا گیا اور اوسمین بیان کیا گیا کہ ایک ہفتہ پیشتر یونانیون نے گرینا کے
قریب ترکی عملداری پر حملہ کیا اور مزید برآن یونانی فوج نے تازہ حملے کرنا شروع کئے ہین۔
سرکلر مین یہ امید بھی ظاہر کی گئی ہے کہ دول یورپ بنظر انصاف بالاتفاق اس جنگ کی ذمہ دار

یونانیون کو قرار دینگے اور یہ کہ بلا خیال افتتاح ملک صرف صلح پسندی کا کافی ثبوت بہم پہونچانیکی غرض سے سلطنت ٹرکی یہانتک تیار ہے کہ اگر یونان اپنی فوج کو سرحد تھسلی اور جزیرہ کریٹ سے ہٹالے تو وہ بھی اپنی فوج کو واپس بلالے۔

ترکی سفیر کے نام اعلان جنگ پر یونانیونکا جواب

برخلاف ترکی جنگی قرارداد کے یونانی وزیرون نے حسب ذیل یادداشت تیار کی کہ "شاہ یونان کے وزیر خارجیہ نے ترکی سفیر متعینہ ایتھنز سے آجکی تاریخ مین ایک یادداشت ملنے کی عزت حاصل کی جسمین یہ اطلاع دیگئی کہ بوجہ یونان کے کھلم کھلا ٹرکی سے مخالفت ظاہر کردینے پر دونون ملکون کے ڈپلومیٹک (سفارتی) تعلقات منقطع کردے گئے ہین"

اور بجائے کے خیال ہی اسکے ساتھ اسقدر اور اضافہ کیا گیا کہ شاہنشاہی گورنمنٹ نے اس خیال سے کہ باہمی سفارتی تعلقات کی شکست کا ذمہ دار یونان رہے اس امر کو نظر انداز کردیا کہ یونان بجائے اسکے کہ ٹرکی سے مخالفت پیدا کرے چند روز سے وہ متواتر نقصان اوٹھا رہا ہے جو ترکی فوج سرحدی لاین پر اپنی پیشقدمی سے کرتی رہی - ۲۸ مارچ ۹۷ء کی اُس جنگی کارروائی پر جو الیاس اہی کے تھانہ پر واقع ہوئی - شاہی گورمنٹ نے ۳۰ مارچ کو مناسب سمجھا کہ زبانی یادداشت کے ذریعہ سے شاہنشاہی گورمنٹ کو اس زیادتی کی طرف متوجہ کرے جو اوسکی فوج کی طرف سے ہوئی اور ساتھ ہی یہ امید ظاہر کی کہ عثمانیہ گورمنٹ جلد اسطرف توجہ مبذول فرما کر ایسی کارروائیون کا تواتر موقوف کردیگی - لیکن بجائے اسکے کہ شہنشاہی گورمنٹ اعتدال کو کام مین لائے اُس نے فوری کارروائیونکا اظہار کیا" (اس عرصہ کی اپنی زیادتیان صاف اُڑا دین) یہانتک کہ صرف پرسونکا ہی یہ واقعہ ہے کہ عثمانیہ فوج بغیر اسکے کہ شاہی فوجون نے (یونان) بھڑکانے کا کوئی کام کیا ہو آگے بڑھی اور اناالیس کے سرحدی تھانہ پر قبضہ کرنا چاہا لیکن بوجہ مزاحمت یونانیون کے

وہ اس مقصد مین ناکام رہی - نیز شاہی گورنمنٹ اس واقعہ کو بھی خاموشی سے قلم انداز نہین کر سکتی
کہ بیشتر اسکے کہ شاہی گورنمنٹ کی سفارت نے باہمی دوستانہ سفارتی تعلقات کے منقطع ہوجانیکا
باضابطہ اعلان کیا اور جبکہ رات گذرنے پر شاہ یونان کے سفیر متعینہ قسطنطنیہ کو اسکی اطلاع ملی قلعجات
پریولسا (اپیرس) نے اسی صبح کو یونانی مورچہ مقام اینٹی ام سے پانچ بجے کے وقت گولہ باری کرنا شروع
کردی اور جہاز مقدونیہ کو جو خلیج اسمرنیا سے روانہ ہورہا تھا گولی مار کر غرق کردیا - ان واقعات پر
غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ باب عالی نے جو ذمہ داری یونانیون پر رکھی ہے اوسکے وجوہ کیسے محکم و مدلل
ہین اور اس لئے جو عظیم نتائج موجودہ کارروائیون سے ہونیوالے ہون اونکی ذمہ داری شاہ یونان
کی گورنمنٹ پر نہین آسکتی - اور ایم اسکوپریز عالم سے کی عزت کے اعتراف کرنیکا از سر نو موقع پاتے ہین"

گورنمنٹ یونان کی یادداشت بیرونی سفارتونکے نام

گورنمنٹ یونان نے غیر ملکی سفارتی قایم مقامون اور کانسلون کے نام جو یونان مین متعین ہین
بدین مضمون ایک یادداشت جاری کی کہ چونکہ یونان نے ۲۰ جون ۱۹۰۸ء کو تجاویز برلن کانگریس
مصدرہ ۱۶ - اپریل ۱۸۵۶ء سے اتفاق کیا تھا لہذا یونانی فوجی افسران بحری و بری کو حکم دیا جاتا ہے
کہ مختلف سلطنتون کے قانون مین جو دساتیر قرار دئے گئے ہین اونکے اور بالخصوص ان اصولونکے جو
تجاویز مذکورۃ الصدر مین مندرج ہین پابندی مدنظر رکھین -

یعنی (۱) بذریعہ جہازات گردآوری کی ممانعت رہے گی -

(۲) بے تعلقی کا نشان غنیم کی تجارت کا محافظ رہیگا الا اس صورت مین کہ جنگ سے کچھ تعلق ہو

(۳) وہ مال تجارت جسکو جنگ سے تعلق نہو گرفتار نکیا جائیگا گو غنیم ہی کے جھنڈے
کے زیر حفاظت کیون نہ ہو -

(۴) راستہ روک دینے کی کارروائی اس صورت مین جائز ہوگی جب وہ کارگر اور موثر
طریقے کی ہوگی -

ساتھہی یونان نے یہ بھی ظاہر کی کہ سلطنت کی کوشش سے اونکی رعایا بے تعلقی ظاہر کرے گی - روس نے سلاطین کے نام جو نوٹ بھیجا اوسمین زور دیا گیا کہ کریٹ کے معاملات کی وہی حالت قایم رہنے کی جو طے ہو چکی ہے اور یہ کہ اول پیشقدمی کرنیوالی سلطنت کو فایدہ حاصل نہ کرنے دیا جائیگا - نیز اس سرکلر مین یہ بحث بھی تھی کہ بشرط ضرورت سلاطین دست اندازی بھی کر سکتے ہین اور یہ بھی مسلمہ عالی ہی کہ تاوقتیکہ دونون جنگ آورون سے کوئی ایک فریق درخواست نکرے اسوقت تک کوئی مزاحمت ہنوگی اور جو کچھ کارروائی مداخلت کی ہوگی وہ بالاتفاق اور بحیثیت مجموعی ہوگی نہ کہ جداگانہ اور فرداً فرداً -

ترکی اعلان بحق یونانی رعایای سلطان

ترکی اخبارات مین یہ اعلان سرکاری شایع کیا گیا کہ یونانیون کے مقدمات دایرہ اسوقت تک ملتوی رہین جب تک کہ ڈپلومیٹک تعلقات دوبارہ قایم ہون - جو یونانی مقروض ہین انکو ملک چھوڑنے سے پیشتر اپنے قرضون کی معقول ضمانت داخل کرنی چاہیے - جو یونانی ملک مین رہنا چاہین وہ صرف قانون ملک کی پابندی اور بعض شرایط کے ساتھ رعایاے عثمانیہ بنکر رہ سکتے ہین اور انکی فہرست علیحدہ مرتب ہوگی - جو یونانی دفاتر کاونسل - بنک - حفظان صحت اور ریلوے وغیرہ مین ملازم ہین وہ بھی ترکی رعایا بنکر رہین یا ملک چھوڑ دین - جو یونانی اپنے وطن کو واپس جانا چاہین وہ اپنے عیال اطفال کو بھی ساتھ لین - جن جہازون پر یونانی جھنڈا ہوگا وہ ڈارڈنیلز اور آبناے باسفورس مین ہرگز داخل نہوسکین گے اور جن یونانی جہازون نے اس اعلان سے پہلے یورپی بندرگاہ اس آبناے کے ارادے سے چھوڑے ہین اونکو میعاد ختم ہونے پر بعد معاینہ ترکی حکام کے بشرطیکہ کوئی شی ممنوعہ اونمین ہنوگی سفر کی اجازت دیجاے گی - یا ترکی جہازون کو بھی یونانی سمندر چھوڑکر اپنے بندرگاہون مین آجانا چاہیے اس لحاظ سے کہ قسطنطنیہ مین یونانی باشندے کثرت سے رہتے ہین اور دو ہفتہ کی میعاد گذر چکی ہی اونکو ایک ہفتہ کی مہلت اور دیجاتی ہی - یونانی

اور اونکے تجارتی جہاز وغیرہ اگر اس عرصہ مین خود نہ نکلے تو پھر وہ اس ملک سے خارج کر دیے
جاینگے وزراء عدالت بحریہ ممالک غیر داخلہ پولیس اور توپخانہ کو اس حکم سے مطلع کیا گیا
باب عالی نے بلگیریا و مصر کو بحیثیت باجگذار صوبون کے فرمان صادر کیا کہ وہ اپنی اپنی ریاست
مین متعین یونانی سفیرون اور قونصلون کو پروانجات راہداری دیدین - گورنمنٹ مصر نے
یونانی سفیر متعینہ قاہرہ کو پروانہ راہداری دیدیا مگر چونکہ ایک لاکھ کے قریب یونانی مصر مین رہتے
ہین اس لیے لارڈ کرامر وغیرہ کے زور لگانے سے اونکے نکالدیے جانیکا انتظام ملتوی کیا گیا
اسمعیل بے گورنر کریٹ نے دستخطی احکام کریٹ مین مشتہر کیے اونکا مضمون یہ تھا کہ روم و یونان
کے سفارتی تعلقات منقطع ہونے کے باعث تمام یونانیون کو لازم ہے کہ پندرہ دن کے اندر
جزیرہ سے چلے جائین - یونانی سفارتخانہ پر سے نشان سلطنت اتار دیا گیا -

اسکے بعد سفیران سلطنت نے جمع ہوکر باب عالی سے سفارش کی کہ یونانی رعایا جو صیغہ خارجہ
اور محکمہ حفظان صحت اور کونسلون اور کلیساؤن مین ملازم ہین اونکو سلطنت عثمانیہ مین رہنے
کی اجازت ملے اور اگر اونکا خارج کرنا ہی مقصود ہے تو نرمی اور رحم کو کام فرمایا جاوے اس لیے
کہ صرف قسطنطنیہ مین چالیس ہزار اور سلطنت مین دو لاکھ یونانی آباد ہین - اسپر حضرت سلطان کو
رحم آگیا اور اپنے مقولہ والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس کے مصداق کو تازہ کرنیکے لیے
قسطنطنیہ مین اعلان کردیا گیا کہ جو یونانی امن پسندی کے ساتھ رہنا چاہے اوس سے مزاحمت
نہین کیونکہ جنگ دو فوجون مین محدود ہے جو سرحد پر کام مین مشغول ہین -

آغاز جنگ

ادھر یونانی فوج اور عوام الناس کی خواہش جنگ کی کچھ حد و غایت نہ رہی ادھر ترکون کی
رگ حمیت دشمن مقابل کا حال [illegible] کر جوش مین آگئی - ۱۸ اپریل کو عساکر سلطانی تمام سرحد

اسلحہ کمربستہ اور آمادہ جنگ تھے کہ چشم زدن مین وار ہو سکے یونانیون کا ارادہ کہ وہان دہاوا کرین تاآنکہ ۹ - اپریل کو یونانی نیشن سوسائٹی کے سپاہی سرحد عبور کرکے مقدونیہ پر حملہ آور ہوے اور ترکی مورچون لیا اس پر انٹ پر تلوار بھی چل چکی تب اوسکے دوسرے روز یعنی ۱۰ - اپریل کو مارشل ادہم پاشا کو یونانیا پر بڑھنے کے احکام ملے لیکن کسی وجہ سے تین گھنٹہ کے بعد یہ انتظام منسوخ ہوگیا اس کے پانچ روز بعد مجلس وزرائے ترکی نے قسطنطنیہ مین بہت دیر تک مشورہ کیا اور طریقہ جنگ کی بابت تجاویز

نوٹ اس موقع پر جبکہ آتش جنگ مشتعل ہوے کو تھی سلطنت عثمانیہ ترکی اور یونان کی بحری اور بری فوجون کا مقابلہ نہایت ضروری ہے جسکے بغیر اس زمانہ کی بحث کے لحاظ سے تاریخین نامکمل سمجھی جاتی ہین۔

عساکر عثمانیہ - بموجب قوانین سلطنت قلمرو ترکی مین تمام مسلمان مرد جنکی عمر بیس سال سے متجاوز ہو فوجی خدمات کے پابند ہین اور جنکی مدت بیس سال تک رہتی ہے دیگر اقوام ملک جو مسلمان نہین فوجی خدمات سے بری ہونے کے لیے ہر شخص سالانہ فی کس ٹیکس ادا کرتے ہین - کل فوج کے دو حصہ ہین بحری اور بری - بری فوج بھی تین حصون پر منقسم ہے - اول نظام یعنی باضابطہ ڈکالی فوج وغیرہ دوسرے ردیف تیسرے مستحفظ تینون قسم کی افواج مین پیادہ پلٹنون کی تعداد ۷۴۰ ہے جسمین ۵ لاکھ ۳۰ ہزار سپاہی ہین - سوار دستے ۲۰۲ - اسکواڈرن جن مین ۵۵ ہزار تین سو سوار ہین - توپخانہ مین ۱۳۵۶ توپین ۴۵ ہزار ۲۰ سپاہی - انجینئرز کی ۹۳ کمپنیان جن مین سات ہزار ۴ سو آدمی ہین - جملہ تعداد مقررہ فوج کی ۷ لاکھ ہوتی ہے - اس مین عساکر حجاز ویمن اور دالشیر افواج کردستان شامل نہین - علاوہ سامان حرب وضرب جو سائنس جدیدہ نے بہم پہونچایا ہے مین ۵ لاکھ ماسر ہنری سرداری میگزین بندوقین مہیا کیے گئے ہین یہ وہ بندوقین ہین جن مین کارتوسون کا ذخیرہ رہتا ہے اور بے دھوئین کی باروت سے چلائی جاتی ہے۔

بحری طاقت - بحری قوت جسکی اطلاع براہ راست ترکی ذریعہ سے نہین ملی ہی حسب ذیل ہے - جنگی جہاز درجہ اول ایک - درجہ دوم وسوم ۸ - جنگی جہازات محافظ بنادر ۹ - درجہ اول کے کروزر جہاز ۹ درجہ دوم کے کروزر ۱۲ - درجہ سوم ۲۹ - درجہ اول تارپیڈو کشتیان ۱۹ - اور درجہ دوم کی ۷ - یعنی میزان تمام جنگی جہازون اور جنگی کشتیون کی ۹۵ اور بحری سپاہی زائد از بارہ ہزار ہین -

دیر جو تعداد فوج کی لکھی گئی ہے وہ مستقل اور دائمی ہی - جنگ کے وقت اگر ضرورت پڑے تو ۱۲ لاکھ فوج سلطان کے ایک اشارہ پر میدان جنگ مین کھڑی ہو سکتی ہے۔

یونان کی بری طاقت - یونان مین تمام تندرست مرد جنکی عمر ۲۱ برس سے زائد ہو فوجی خدمات کے پابند رہتے ہین یہ پابندی ۱۹ برس تک ہر ایک شخص کے ذمہ ہے جسمین دو برس جنگی کے مجلد ہین امن کے وقت یونان کی فوجی قوت حسب ذیل ہے -

محکمہ جنگ	۲۴۰	پیادہ فوج	۱۶۰۳۹

قوار دین اور پرنس میبرڈ کورڈیو سفیر یونان نے قسطنطنیہ سے اپنے حکام بالادست کو متنبہ کیا کہ بالفعل یونان پر حملہ آوری کے احکام صادر کرنے کے لئے تیار ہو اور درخواست کی کہ تھسلی کے یونانی کمانڈر کو اس خطرہ سے فوراً مطلع کردینا چاہئے اسکے بعد ارادشاہنشاہی متضمن آغاز جنگ صادر ہوا اور یونان نے اسکو قبول کرلیا اور ساتھ ہی یونانی گورنمنٹ نے

سوار	۱۱۴۶	توپخانہ	۳۲۸۷
انجنیر	۱۲۲۳	عام خدمات	۵۰۱
جنگی اسکول	۲۲۲	جنگی پولیس	۳۴۲۹

میزان کل ۲۴۸۷۷ ہوتی ہے جسمین ۱۹۰۰ افسر شامل ہین - بوقت جنگ یہ تعداد ایک لاکھ تک بڑھ سکتی ہے کیونکہ صرف ریزرو فوج کی شمار ۱۰۴۵۰ رکھی گئی ہے اس کے علاوہ ملکی فوج جدا ہے جسمین ۱۴۶۰۰۰ - آدمی شامل ہین -

جیسے کاغذ پر یہ تعداد نہایت مبالغہ آمیز معلوم ہوتی تھی ایسے ہی جنگ کے وقت ثابت ہوگیا کہ تمام فوجی اور ملکی پولیس تک ملاکر ۶۰ ہزار فوج سے زیادہ میدان تھسلی مین لشکر یونان جمع ہوسکا - حالانکہ چشم زدن مین ایک لاکھ ۸۰ ہزار گول چہرے - سیاہ چشم - بھاری گردن والے ترک سرحد تھسلی پر اسطرح صف بستہ ہوکر پہنچ گئے گویا کہ وہ ایک ٹڈی دل تھا کہ المپس پہاڑ کے درہ ن مین سے امنڈ آیا -

یونان کی بحری طاقت - جہازی قوت یونان کی گو روم سے کم ہے لیکن بوجہ خیالی حسن انتظام کے اس سے کہین بہتر سمجھی جاتی تھی اس مین حسب ذیل جہاز شامل ہین -

محافظ جہاز آہن پوش	۳ -	درجہ اول کے کروزر	۳ -
درجہ سوم کے چوبی کروزر	۱۷ -	درجہ اول کی تارپیڈو کشتیاں	۹ -
درجہ سوم کی تارپیڈو کشتیاں	۱۱ -	میزان کل	[illegible]

بحری فوج مین ۵۸۱ - افسر ۲۴۷ ملازم ۵۸۷ ماتحت افسر ۱۴۲۳ ملاح اور ۳۰۵ فراہمی اسباب کے سپاہی وغیرہ مین جو سب ملکر ۳۱۶۵ کی میزان بنتی ہے

بقیہ وہ رنگروٹ جو فوجین یعنی ۱۸۹۵ء اور ۱۸۹۶ء کی طلب کین – یہ لوگ بباعث کسرسنی فوجی خدمات سے بری کئے ہوئے تھے جنکی تعداد ۱۹ ہزار بیان کی جاتی ہے – ان سب لوگون کے پاس نہ وردی تھی اور نہ بندوقین – حکام نے پرائیوٹ کارخانون سے درخواست کی کہ وہ پرانی رائفلین جو فرانسیسی فوج نے ناکارہ سمجھ کر پھینک دی تھین اور ۲ لاکھ کے قریب نشنل سوسائیٹیون

(نوٹ)

سلطان اعظم کا خطرہ جنگ کو محسوس فرما کر تیاری مین مشغول ہونا

حضرت سلطان کے وزیر حربیہ کی تقریر

اعیان کریٹ کی ہیجان شورش اور متواتر خونریزی – سلاطین یورپ کا محاصرہ کریٹ اور اسکے آزاد کرنے پر زور دینا – چند قومی سلطنتون مین سلطان سے اختلاف – بعض کی کھلم کھلا عداوت اور بعض بادشاہون کے بظاہر اتحاد و اتفاق نے حضرت خلافت پناہی کو مجبور کیا کہ وہ آنے والے خطرہ کا مقابلہ کرنے کو پہلے سے کماحقہ تیار ہو جاوین جسکے واقع ہونے کی صورت نہ کوئی پولیٹشن بتا سکتا تھا اور نہ جسکا وقت کوئی منجم مقرر کر سکتا تھا –

آنجناب تقدس مآب نے قصر یلدیز مین تمام اعیان دولت و ارکین سلطنت کو جنمین بحری اور بری افواج کے افسر بھی شامل تھے جمع کرکے دعوت دی اور بعد الفراغ وزیر حربیہ نے سب سے مخاطب ہوکر ایک پُراثر تقریر کی جسکا خلاصہ یہ تھا کہ " اے اعیان دولت اسلامیہ اے ارکان سلطنت عثمانیہ آپکو معلوم ہے کہ لوگون نے اندنون کیا کچھ فتنہ و فساد برپا کر رکھا ہے اور علم بغاوت ہمارے مقدس ملک مین بلند کیا ہے اس لئے حضرت مولانا السلطان المعظم نے اونکے ذلیل و خوار کرنے کی غرض سے وہ وہ وسائل بہم پہونچائے ہین جس سے معلوم ہو جاوے کہ سلطنت عثمانیہ ہمیشہ ابدالاباد تک زندہ رہے گی اور بندگان حضور اقدس کو امید ہی نہین بلکہ یقین ہے کہ تم اپنے پاک حقوق کی تائید کے لئے اونکے احکام کو قبول کروگے اور اپنے دین و ملت اور بادشاہ اور وطن اور سلطنت کے لئے بہادرون کی طرح لڑوگے اور جان و مال کے قربان کرنے مین ہرگز دریغ نہ کروگے"

یہ سنکر تمام افسر فرط حمیت سے کانپنے لگے اور حضور اقدس کے جاہ و جلال اور ازدیاد اقبال کی دعا مانگی اور بے حد جوش و خروش کے ساتھ نہایت ادب سے قوت اسلام اور بقائے حشمت و شوکت سلطنت کے لئے ہاتھ اوٹھائے +

صدور احکام – وزارت عساکر – آخر ہفتہ ماہ فروری ۱۸۹۷ء مین باب عالی کی جانب

نے بحساب ۷ ¼ شلنگ فی عدد کے خرید کی تھیں اور نگے ہاتھ بیچ ڈالیں - وردی کے لئے برادران
سے قرض کپڑا طلب کیا لیکن ایتھنز میں کپڑا موجود نہ تھا -

ایتھنز میں غدر - اس خبر سے گورنمنٹ یونان رنگروٹوں کو اسلحہ بھی بہم نہیں پہنچا سکتی
ایک شورش برپا ہوئی - رنگروٹ کارخانہ ہائے اسلحہ اور دوکانات اسلحہ میں جا گھسے اور جو ہتھیار

احکام صادر ہوتے کہ فوج ردیف کی ۱۰ پلٹنیں سرحد یونان پر جانے کے لئے تیار ہوں اور اشیاء کو حاجت سے
براہ روڈوسٹو اور شارکو سلونیکا (سالانیاک) کی طرف روانہ ہوں - انتظام کیا گیا کہ شارکو سے ایک سو ٹرینیں
ان افواج کو سلانیاک پہنچا دیں - ۲۵ - فروری کی شب کو دو پلٹنیں سرحد بلگیریا سے چلکر براہ سالانیک
کیٹرینا کو روانہ ہوئیں کریپیشتر کی ۱۸ توپیں بذریعہ اسپیشل ٹرین بھیجی گئیں - اناطولیا سے فوج ردیف کو پہونچانے
میں ۱۸ ٹرینیں مامور کی گئیں جن میں سے ہر ایک میں ۲۹ گاڑیاں تھیں - بھاری توپخانہ مع فوج اور سامان
میگزین براہ روڈوسٹو اور سلانیاک سرحد کی طرف بڑھا - مارچ کے مہینے میں قسطنطنیہ اور دیگر ایشیائی افواج
کی نقل و حرکت نہایت زور شور سے ہوتی ہی کوئی ریل ایسی تھی جو فوج سے خالی ہو نہ صرف ریل بلکہ بنادر مختلف
سے جہاز پر جہاز افواج قاہرہ لے لے کر سلونیکا میں اتارتا رہا - اُدھر سرحد یونان پر بلحاظ وہ انتظامی یہ
کارروائی کی گئی - ادہر سرحد بلگیریا اور سرویا سے بھی بے پروائی نہیں کی گئی بلکہ اس سرے سے اُس سرے
تک لشکر بھیجکر اطمینان کر لیا گیا کہ اگر کبھی سر اوٹھانے کا ان میں سے کوئی - پاس خیال کرے تو وہیں کچل
دی جائے -

اس سریع الانتظامی سے سلطان نے ثابت کر دیا کہ اگر وہ چاہیں تو اپنے ممالک یورپ ایشیا اور افریقہ سے
تمام فوجیں ایک ہفتہ میں جنگ پر لا سکتے ہیں - رسد رسانی کا انتظام اس سے بھی عجیب تر تھا یعنی
ٹرینیں کی ٹرینیں اور جہاز کے جہاز لسے ہوئے سرحد کی طرف چلے جاتے تھے - بحری فوج میں بری سے
زیادہ تیاری کی دھوم تھی تمام جنگی جہازوں کی آزمائش اونکی پرٹہ اور بعض کی مرمت ہونے لگی -

یکم اپریل ۹۷ء تک ۱۹ پلٹنیں اسپیشل ٹرینوں کے ذریعہ سے سلونیکا پہنچ گئیں - بلز گد اور گیپولی
(ساحل جنوبی بحر مارمورا) کی پلٹنیں بھی سلونیکا کی طرف روانہ ہوئیں اور بذریعہ چار اسٹیمروں کے فوج کا اعلیٰ
حصہ معہ سامان جنگ اسمہ (ساحل جنوبی بحر مارمورا) روڈوسٹو (ساحل شمالی مارمورا) کو گیا -
کسمیشلین پلٹن کو بھی جو اسمہ میں فراہم ہوئی روڈوسٹو کی راہ سے سلونیکا جانیکا حکم ملا - تین جہاز دخانی
موسومہ بہ مدینہ - طائف اور سعادت مخصوص فوج کے پلٹن لیکر روڈوسٹو پہونچے جہاں سے بندرگر سیاہ

جنکے ہاتھ لگا لوٹ لیا۔ یہانتک کہ بیراس کے مقام پر فرانسیسی کشتی کو جسمین ہتھیار لدے ہوئے تھے پاکڑ کر اوسکے ہتھیار تقسیم کر لئے گئے اس روز بغاوت کا پورا سامان تھا شہر کے تمام کاروباری حصہ بند ہو گئے اور جابجا لوٹ مار مچی ہوئی تھی۔ مبہوت لوگون کا بڑا مجمع شاہی ایوان کے سامنے جمع ہو کر دیوانہ وار چلانے اور شور مچانے لگا۔ شاہی خاندان اور خاص بادشاہ کی تصاویر جہان جسے ملین اونکی بے حرمتی کی اور علی رؤس الاشہاد اونکو چیر پھاڑ کر پاؤن مین مسلا گیا۔ اور دوکانات کے سامنے جو جو شاہی نشانات آویزان تھے اون کو اتار کر پھاڑ ڈالا اور خالی بندوقین سر کرنا شروع کین اور عام بغاوت قریب تھی کہ پھوٹ پڑے

براہ عراولی سلونیکا روانہ ہوئے۔ شاہی باربرداری کے جہازات۔ کیلان اور بانیا استولی سے خصوصاً فوج لیکر سلونیکا مین لنگر انداز ہوئے۔ سٹیمر شرکت عثمانیہ کو سلونیکا سے کترنیا مین فوج اتارنے مین مصروف ہوا۔ بریگیڈیر جنرل سلیمان شکری پاشا سپاہ کو سرحد بھیجنے کے انتظام کے لئے ہرلیپ (سلونیکا سے شمال مین براہ ریل) سے سلونیکا پہونچے یہان سے ۲ توپخانہ الاسونا بھیجے گئے جو سرحد پر مقام جنگی کارروائیون کا مقرر ہوا۔ سلونیکا کے اطراف بحری کی حفاظت کا بندوبست کیا گیا۔ چار رجمنٹ سوار فوج کی مناستر (سلونیکا کے شمال مغرب براہ ریل) الاسونا کو روانہ ہوئے۔ مخصوص کمپنی کا اسٹیمر موسوم یہ علی صاحب پاشا ہر تکلید ساحل بحر اسود سے ۱۰۵۲ سپاہی سامان گولہ بارود کے دو صندوق اور ۲۶۳ گھوڑے لیکر روڈوسٹو کی جانب روانہ ہوا اور سفینہ جنگ نے دس ہزار آٹھ سو سامان رسائل روانہ کئے۔ جنگی کارخانہ مین نہایت سرگرمی سے کام شروع ہوا خصوصاً آہن پوش جہاز اثر توفیق اور آہن پوش جہاز ہائے باربرداری موسوم یہ مقام خیر جلالی اور تارپیڈو جہاز شاہین دریا کے واسطے نئے بائلر (انجن کا وہ حصہ جسمین پانی کا ذخیرہ رہتا ہے) تیار ہوئے۔ حمیدیہ زرہ پوش جو درجہ اول کا جہاز ہے بحری کامون کے لئے تیار ہو کر بیٹ کو جانیوالا بحری ڈویژن جسمین آہن پوش جہاز مسعودیہ بھی شامل تہا سامان جنگ سے بالکل مکمل ہو گیا۔ شروع ہفتہ اپریل مین مارشل ادہم پاشا کمانڈر انچیف افواج متعینہ سرحد یونان مقرر ہو کر سلونیکا کی طرف روانہ ہوئے۔

اونکے بھائی ایجوٹنٹ میجر ڈاکٹر احمد بے اور بریگیڈیر جنرل طلعت پاشا ایڈیکانگ امپیریل حضرت سلطان اور لفٹننٹ کرنل لقمان بے۔ کرنل نوری بے۔ اور احمد بے اونکے ہمراہ کئے گئے۔

۵ اپریل کو اسٹیمر طائف سرکیشین پلٹن کے علاوہ گیلونیسہ۔ اسمد کی فوج ردیف لیکر روڈوسٹو پہونچا

کہ ایم رالی سرغنہ فریق مخالف کے سمجھانے پر خاموشی پیدا ہوئی جسنے وعدہ کیا کہ میں شیخ
باوشاہ سے کہکر اسکا انتظام کراتا ہوں اور اسی کے کہنے پر مجلس وزرا دوسرے روز
صبح کو جمع ہوئی۔ غرض ایک ہربونگ کے عالم میں اوریتام والنٹیر ملکی اور غیر ملکی امدادی فوج
اور ایک حصہ ایتھنز کے مقامی سپاہ کا جنکی تعداد تین ہزار سے زیادہ تھی فوراً بندرگاہ وولو
کو روانہ ہوگیا تاکہ وقت پر سرحد پر پہونچے۔ انکی روانگی کے وقت ایک پرجوش جماعت جمع
ہوگئی۔ نعرہ ہائے تحسین بلند کئے گئے۔ تالیاں بجائی گئیں۔ اور پٹاخے اور بندوقیں
سر ہوئیں +

اور دوسرے تین شیپر میگزین کے ۳۰۰ بندوق ۹۰ لنگوٹیے اسی مقام کو لائے۔ دوسرے دستہ فوج
کے واسطے ۲ ہزار ماسر رائفل (ذخیرہ دار بندوق) پانچ توپخانہ کے افسروں کے ساتھ بھیجی گئی تاکہ افواج
یاننہ - ڈیمیٹیکا - قرجالک۔ (یہ سب مقام رومیلیا میں دیکھو) میں تقسیم کیجاویں۔
محفوظ کمپنی کا اسٹیمر نجیبہ سامان خوراک لیکر روڈوسٹو کی جانب روانہ ہوا۔ بحر مارمورا کے ساحل شمالی پر
روڈوسٹو اور بضرورت آئیل فوجی بندرگاہ مقرر ہوئے۔
قرادلی اور سالونیکا کے درمیان روزانہ پانچ ٹرینوں کے بھیجنے کا انتظام کیا گیا۔ جہاز جدیدہ ازمیر کی فوج
لیکر روڈوسٹو کو روانہ ہوا۔ حکم ہوا کہ چونکہ دوسرا ڈویژن فوج کا ماسر بندوقوں سے مسلح کیا گیا اس
انکی بہتری ماتینی بندوقیں فوج ردیف کے لئے سلونیکا بھیجی جائیں۔ مارشل ادہم پاشا ۵ اپریل کو
پہونچے سلامی کا بینڈ بجا اور ایک پلٹن نے فوجی اعزاز کے ساتھ انکو اسٹیشن پر اتارا۔ بعد چندے قیام
در سلونیکا موناستر ریل کے ذریعہ سے قریب ترین اسٹیشن پر اتر کر الاسونا کو روانہ ہوئے اور ۱۸ اپریل
کو اپنے ہیڈکوارٹر میں پہونچ کر تمام سپاہ کا معاینہ کیا۔ سمت یونان کی تمام سڑکوں کی مرمت ہونیکا فوراً
سلطانیہ کو حکم ہوا۔ بحر روم جانے والی پہلی ڈویژن کی تارپیڈو کی کشتیوں کی آزمائش کامیابی کے
ساتھ شاخ زرین میں کی گئی۔ اسٹیمر بابل بحر اسود سے سات سو فوج ردیف لیکر مارمورا کی طرف روانہ ہوا
زرہ پوش جنگی جہاز مسعودیہ مرمت کے لئے کارخانہ میں داخل ہوا اور آثر جدید جہاز نے روڈوسٹو تک
ایک پلٹن ۹۰ لنگوٹیے اور بہت سا جنگی سامان اتارا۔ ماسر رائفل کے کارتوسوں کی دو گاڑیاں ایڈریانوپل
بھیجی گئیں۔ کرنل حیال بے ایک رجمنٹ کا اور جنرل عمر رشدی پاشا چوتھی ڈویژن سرحد یونان کے کمانڈر
مقرر ہوئے۔ لفٹننٹ محمد آفندی والیس ایڈمرل حسن رمی پاشا امیر البحر اول بیڑہ جہازات کے

بندرگاہ وولو اور پریوزا

نقشہ پر نظر کرنے سے آپ کو معلوم ہوگا کہ ملک یونان میں خلیج وولو ایک نہایت ہی عظیم الشان فوجی بندرگاہ اور بیڑہ جہازات کا نہایت زبردست بحری لنگرگاہ ہے اسکے جواب میں عثمانی جہازات کیلئے پریوزا اور اوسکے قلعہ جات سلطانی عملداری میں ہیں لیکن بباعث موجودگی جہازات یونان سمندر پر اسکی کچھ قبض و دخل حاصل ہے۔

بندرگاہ وولو یہانتک کارآمد ہے کہ متوسط درجہ کے جہازات خلیج کے اندر بآسانی آجا سکتے ہیں۔ یہ خلیج ایک چھوٹی سی کھاڑی ہے جو خشکی میں دور تک چلی گئی ہے اور بجز ایک سمت کے جسطرف وہ سمندر سے ملحق ہے باقی ہر سہ اطراف قدرتی چٹانوں سے محصور ہیں اسی کے کنارے پر شہر وولو آباد ہے جسکے ہر سمت سایہ دار سرسبز گنجان درخت اور دھنی جانب

ایڈیکانگ مقرر ہوتے۔ کپتان انور بے بحری فوج کے افسر اور کپتان حقی بے بھی بحری فوج کے افسر اور بریگیڈیر جنرل حقی پاشا سرحدی فوج کے ایک ڈویژن کے کمانڈر مقرر ہوئے۔

اثر جدید۔ سعادت۔ طائف۔ اور اوانا جہاز صوری حصار۔ اور بحر اسود وغیرہ کی سپاہ کو رڈوسٹو لیجانے میں مصروف ہیں۔ مارٹینی رائفل کے کارتوس کے چار ہزار تین سو صندوق دوسری ڈویژن فوج کے واسطے براہ بنی علی برگس اور ڈیموٹیکا روانہ کئے گئے۔ اسٹیمر حسن پاشا مع دو تارپیڈو کشتیوں کے بغرض مرمت کارخانہ میں داخل ہوا۔ سفر بنیا کی ۷ کمپنیاں سلونیکا سے الاسونا کو روانہ ہوئیں۔ ۹۔ اپریل تک دوسرے دستہ فوج کے پاس ۲۳ ہزار اسی ہزار سپاہ پہونچ گئیں۔ اور سرحد یونان پر ہر ذریعہ سے اسقدر فوج روانہ کر دی گئی کہ جسکا کئی روز تک قسطنطنیہ سے لیکر الاسونا تک تانتا لگا رہا اور خوبی یہ کہ جن ضلعوں میں یہ لشکر ہوکر گذرے اونکو خبر تک نہ ہوئی۔

جنرل احمد حلمی پاشا فوجی محکمہ حفظان صحت کے انسپکٹر جنرل بہت سے ڈاکٹروں اور دواسازوں کے ساتھ الاسونا کو روانہ ہوئے۔ کپتان بے۔ بیدتی بے۔ اور امین بے پلوں اور سڑکوں کی تعمیرات کے انتظام کو مونا ستر۔ سلونیکا اور جانینا جانے کا حکم ملا تاکہ بھاری جنگی سامان بھیجنے کا انتظام کریں۔ فقط

شبیہ مبارک غازی عثمان پاشا شیر پلونا

(از ترکی اخبار ثروت فنون) بذریعہ پیسہ اخبار لاہور
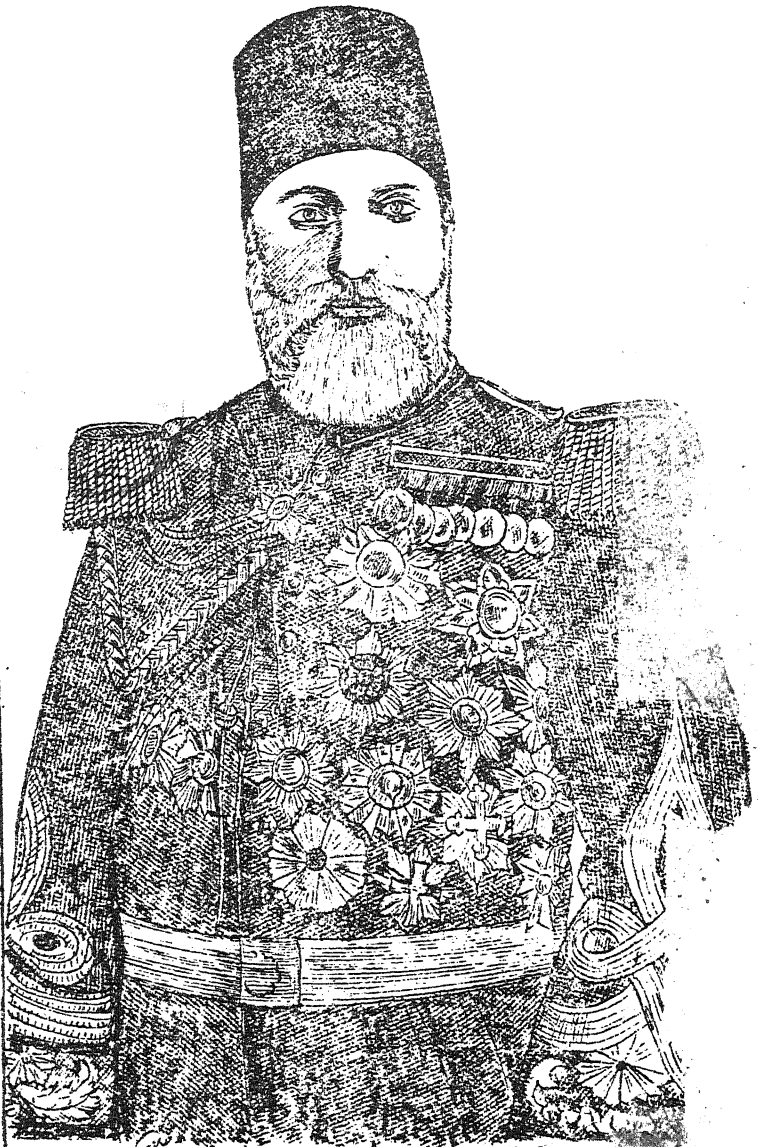
کوہ المپس کی بیخ بستہ چوٹیاں وہ بہار دیتی ہیں جس سے اس شہر کے منظر کو خوش سواد اور پرکیفیت کہنا واجب ہوتا ہے۔ یہاں سے کوہ پنڈوس جو گھنشہ گر کی طرح ۹ ہزار فیٹ بلند چلا گیا ہے اور جس پر شہر ٹرناؤ واقع ہے نظر آتا ہے۔

قریہ اور اتالیپس کے گرد لڑائی کی شروعات

۱۶۔ اپریل کی شام کو ترکوں نے اتالیپس کو قبضہ کر مورچہ کرنے کی غرض سے حملہ کی ابتدا کی لیکن یونان کے اس دستۂ فوج نے جو نیز یروس سے پہونچی اس ارادہ کو روکا اور دونوں میں نہایت سخت معرکہ برپا ہوا۔ ترکوں نے پہاڑی پر سے دشمن کے حملوں کو بخوبی روکا۔ لیکن یونانیوں کے زبردست دھاوے کو علی التواتر نہ روک سکے اور تھوڑی دیر کے لئے شاہ

جارج کے سپاہی۔ کانسٹرنی۔ قرادیدہ ہجیاس۔ ایتھنے سیاس اور الیاس پر متصرف ہو گئے۔ یہ تمام مقامات نیز یروس کے گرد واقع ہیں۔ تھوڑی دیر لڑائی بند رہکر صبح کو پھر شروع ہو گئی۔

۱۷۔ اپریل ۱۸۹۷ء روز شنبہ کو صبح ہوتے ہی مارشل ادھم پاشا نے سلطان کو بذریعہ تار اطلاع دی کہ کوہ اتالیپس جو نیز یروس کے مغرب میں واقع ہے افواج مقابل میں سخت لڑائی ہوئی اسکے بعد ہی پرنار اور دلیٹیکو کی بلندیاں ترکی فوجوں نے سرکیں اور الاسوناکے گرد اگرد دور تک مخالف سپاہ میں معرکہ آرائیاں رہیں گویہ ہنگامے دس میل سرحد پر برابر پھیلے ہوئے تھے اور بن کی آگ کی طرح برابر پھیلتے جاتے تھے لیکن زیادہ زور اس لڑائی کا قریہ پر تھا حمدی پاشا کمانیر چھٹی ڈویزن اپنے اسٹاف کے ساتھ موقع مناسب سے فوجوں کی نقل و حرکت کا انتظام کرتے تھے اور نہایت خوش اسلوبی سے دشمن کی چالوں کا جواب دیتے تھے۔ دونوں حریف مقابل دو پہاڑیوں کی ڈھال پر آمنے سامنے ایک میل کے فاصلہ پر بہمہ

بیکار تھے - منجھے صبح کے یونانی رگلر فوج نے سرحد سے گذر کر گھاٹی میں بڑھنا شروع کیا
کہ ترکوں کی صرف چار پلٹنوں نے چشم زدن میں انکو اسطرح لیا کہ جیسے شیر بکریوں پر گرتا ہے
حمدی پاشا کا توپخانہ ایک چھوٹی سی پہاڑی سے یونانی توپوں پر دو ہزار گز کے فاصلے سے
غضبناک گولہ باری کر رہا تھی کہ یونانی تاب مقاومت نہ لاسکے اور کافی سے بھٹک کر جسطرح
بن پڑا سرحد پار بھاگ کر جان بچاتی اور اسطرح اس معرکہ عظیم میں یونانی فوج کے حق میں
پہلی بسم اللہ تھی جو سراسر غلط ہوئی - بھگوڑوں نے پہاڑ یونہی کی پشت پر پناہ لی اور دو گھنٹہ
دم لے کر پھر از سرِنو ترکی مورچہ پر حملہ کیا - ترکوں نے باوجودیکہ اس محاربہ میں نقصان اٹھایا
لیکن انکی بہادر دلاوروں نے اس موقع پر جو استقلال ظاہر کیا وہ مستحق داد اور قابل یاد ہے -
گولہ باری اس شدت کے ساتھ کچھ عرصہ تک قایم رہی اور یونانیوں نے اپنا مورچہ ایسے بردست
موقع پر قایم کیا کہ ترک اسوقت آگے بڑھنا خلاف مصلحت سمجھے - لڑائی بڑھتے بڑھتے
نیز یروس کے مغرب میں دور تک پھیلگئی یہانتک کہ مورچہ جات رنفلوری ریچوسی -
ایھی نیسیاس اس - حسن سلونہ - گرنیزودیلی اور بوغازی نے ایک دوسری فوج مقابل کو ہتھیاری
سے جواب دینا شروع کر دیا لیکن دو ہی دور سے یہ تمام کارروائی جاری رہی تا آنکہ درہ بوغاز کی
کے دہانہ سے داہنی جانب کے ایک بلند چٹان کے دستہ کو یونانی گولہ باری نے صدمہ
پہونچایا - اسی طرح ہنگامہ کارزار زد و شور سے گرم تھا اور صداے توپ و تفنگ سے
زمین زلزلہ کی صورت کانپ رہی تھی کہ ادہم پاشا نے عام اعلان کر کے اپنی فوجوں کو
مطلع کیا کہ کل صبح یونانیوں پر عام طور سے حملہ کیا جاویگا - اس حکم کا اس جوش و خروش
کے ساتھ سپاہیوں نے خیر مقدم کیا اور یکدم نعرہ ہاے جنگ اس شدت سے لگائے
کہ قریب تھا آسمان ٹوٹ پڑے - ہر سپاہی دوسرے سپاہی سے دوڑ دوڑ کر یہ خوشخبری پہنچا
رہا تھا کہ اب آگے بڑھنے کا حکم ہو گیا ہے - گو موسم صاف اور گرد و غبار سے پاک تھا

لیکن جاڑے کی بے انتہا شدت تھی۔ رات چونکہ شب ماہ تھی اسکی صاف روشنی مین جہانتک ہوسکا خوب آگ برسائی گئی جسکا پورا زور آدہی رات کے وقت کمال پر تھا۔ دونون فوجون کے درمیان ایک دریا حائل تھا اور تمام رات میدان کارزار معمول سے زیادہ گرم تھا رات ہی رات مین انشاءاللہ پاشا کمانیر ڈویژن دوم نے کوہ پارنا پر قبضہ کرلیا اور منیر پاشا کمانیر ڈویژن دیگر نے درہ حصار مین داخلہ کی تیاریان کین۔ حیدر پاشا کمانیر ڈویژن چہارم نے ملونا کو قریب قریب مسخر کرلیا اور ایلاسونا الیس کے گرد ترک اور یونانیون کے متواتر حملے نہایت ہی تیزی اور چابکدستی سے ہوئے لیکن صورت حال سے کسی قدر یہ مترشح ہوتا تھا کہ یونانی ترکون سے اچھے رہین گے۔

قریہ کے عارضی ہسپتال

عارضی ترکی ہسپتال اس موقع پر ایسا عمدہ کام کررہے تھے اور انکا ایسا احسن انتظام تھا کہ بیان نہین ہوسکتا الغرض تمام کام نہایت ہی مستحسن طریقے سے انجام پذیر ہوتے تھے ڈاکٹر لوگ ہمہ تن مصروف۔ پلنگ موجود۔ بستر صاف اور بکثرت تھے+

معرکہ درّہ ملونا

سنیچر کی چاندنی رات قیامت خیز گولہ باری مین بسر ہوکر ۱۸ اپریل یعنی اتوار کی صبح نمودار ہوئی اور آفتاب عالمتاب نے خون شفق سے ابھی آسمان نہ رنگا تھا کہ مارشل ادہم پاشا گھوڑے پر سوار ہوکر لڑائی کا حکم عام دینے کے لئے اپنی فوجون سے گذرے اور دن کے دس نہ بجنے پائے تھے کہ حیرتناک تیزی سے پاشائے موصوف نے اپنی محفوظ فوج کا ایک دستہ درہ ملونا کے دامن مین جا جمایا جسکے کمانیر حفیظ پاشا بریگیڈیر تھے جنکو جنگ کریمیا اور جنگ روم و روس ۱۸۷۷ء کا تجربہ تھا۔ مقام اسکمیا مین جو مغرب کی طرف واقع ہے بڑی سخت معرکہ آرائی رہی۔ توپخانے اس موقع پر ایک منٹ مین چھ فیر کرتے تھے لیکن سپاہی لوگ گولے بارود نہایت افراط سے

اڑاتے رہے جسکا گمان بھی نہتھا تاہم مقتولین کی تعداد نہایت کم ہی یعنی جانبین کے صرف ڈیڑہ سو آدمی کام آئے۔

یونانی فوج کی بہادری کے صلہ مین شراب کے پیپے لنڈھائے جاتے تھے اور فوج مین گلاس پر گلاس چل رہا تھا بڑے بڑے افسر ہُرّا وسے کے نعرے لگا کر سپاہیونکا دل بڑہارہے تھے کہ اسی جوش وخروش مین شیرون کا شیر مارشل ادہم پاشا پانچ رجمنٹون کو آگے رکھکر اور اپنے دونون طرف سوارونکا رسالہ لئے ہوئے زور زور سے اللہ اکبر کا نعرہ لگاتے ہوئے دامن کوہ مین جا پہونچا جسکے مقابل یونانیونکی تخمیناً پندرہ ہزار دلیر فوج اپنے سردار کی ماتحتی مین صف بستہ ڈٹی ہوئی کھڑی تھی۔ ادہم پاشا اس جگہ اپنے گھوڑے سے اترکر مثل معمولی سپاہی کے زمین پر بیٹھ گئے اور اونکا اسٹاف اپنی اپنی جگہ چارطرف استادہ رہا۔ سپہ سالار موصوف کے بشرہ سے آثار استقلال و اولوالعزمی صاف نمایان تھی اونکے چہرے سے بشاشت اور فتحمندی کی امید ٹپکی پڑتی تھی۔

ہلالی نشان فتح ونصرت کی خبر دے رہا تھا۔ یونانیون کے لئے یہ موقع جان لڑادینے کا تھا کیونکہ اس درہ سے گذر کر پھر ترکون کی روک تھام کرنا ناممکن بات تھی اور یونانیون نے کیا بھی ایسا ہی اونھون نے موت کی مطلق پرواہ نکی اپنے ساتھیون کے گرنے پر ذرا دھیان نہ دیا اور اس گھمسان لڑائی مین وہ دل کھول کر مقابلہ کیا کہ اس سے زیادہ امید نہین ہوسکتی۔ توپونکے فیر اور بندوقونکی باڑھ پر باڑھ دغنے سے تمام جنگل مین ایک شور قیامت برپا تھا جو پہاڑیون سے ٹکرا ٹکرا کر اور بھی ہولناک ہوگیا تھا آواز بازگشت کے باعث ایک فیر کے چار فیر اور ایک نعرہ کے چار نعرے سنائی دیتے تھے۔ سارا میدان کارزار دھوان دھار ہورہا تھا۔ اسی اثنا مین یکایک رضا پاشا سپہ سالار توپخانہ جنگی جو نہایت شکیل اور قوی الجثہ ہین کچھ توپین لیکر عین وقت پر آپہونچے۔ رضا پاشا نے اول سے

آخر تک توپخانہ کے سر انجام میں وہ کمال دکھایا جس سے زیادہ کسی یورپین جنگی توپخانے سے
امید نہیں ہو سکتی۔ انھوں نے موقع پر ثابت کر دیا کہ توپخانہ کے کام میں اہالیان ترک یورپ پر
فائق ہیں۔ اگرچہ میدان جنگ بسبب پہاڑیوں کی وجہ سے نہایت ہی ناہموار اور ناقابل گذر تھا
تاہم جسطرح ممکن ہوا توپوں کو کھینچ تان کر موقع مناسب پر چڑھا دیا اور یونانی میس کے فاصلے سے
وہ وہ نشانے لگانے شروع کئے کہ ایک گولہ بھی بیکار نہ جاتا تھا اور ٹھیک صفوں میں جا کر
گرتا تھا حتی کہ یونانی توپخانے سرد پڑ گئے اور تمام فوج منتشر اور پریشان ہو گئی۔ چار تپین
ترکوں کی جو اُس ڈویژن سے متعلق تھیں جنکی کمانیر ممدوح پاشا تھے سرحدی تھانوں پر
پڑی تھیں جو اسی وقت چھین لیے گئے۔ گولہ باری نے وہ زور دکھایا کہ یونانی فوج کو ایک
لمحہ کے لیے ٹھہرنا مشکل ہو گیا اور چند منٹ نہ گذرنے پائے تھے کہ تمام میدان سپاہیوں
سے خالی نظر آنے لگا جو بھاگ گئے وہ بچ گئے جو ٹھیرے وہ کٹ گئے۔
ادہم پاشا نے فوراً درہ پر قبضہ کر کے اُن مفرورین کا تعاقب کیا جو درہ کے اسطرف ایک
چھوٹی سی پہاڑی کی آڑ میں پناہ گزین ہوئے اور پورے درہ پر تسلط کر کے ۵ بجے شام
کو فتح و نصرت کا پر رعب ہلالی پرچم پہاڑی کے سب سے اونچی چوٹی پر اوڑا دیا جسکے
پر عظمت سایہ میں تمام لشکر کو دیکھ کر دشمنان ترک ایک دوسرے کا مونہ یاس و ہراس سے
تکنے لگے اور باوجود اس شرمناک ہزیمت کے حرمان نصیب یونانی پھر چند ترکی مورچوں پر
حملہ آور ہوئے لیکن ترکوں کے بینظیر نشان اندازوں نے پھر اونکو پسپا کیا اور بحال خراب
افتان و خیزان جہاں جسکا سینگ سمایا جان بچانے کی خاطر جا گھسا۔
ترک باوجود اسکے کہ کامل ۳۶ گھنٹے سے بھوکے تھے اور مارتے مارتے اونکے ہاتھ اور
چلتے چلتے اونکے پاؤں شل ہو گئے تھے مگر ممکن نہ تھا کہ حزن و ملال کے آثار اونکے دلیر
چہروں سے ذرا بھی ظاہر ہو سکیں۔ یہ معلوم ہوتا تھا کہ کسی کی برات ہے اور خوشی خوشی سب

برائی دولھن کے بیاہنے کو جا رہے ہین مگر اس دوبارہ چھیڑ خانی نے اونکو اور بھی از سر نو تازہ کر دیا اور مثل شیر غران نشۂ جنگ مین مست اور جوش مذہب اور شوق جہاد مین محو ہو کر وجد اور جذبہ کی حالت مین بیساختہ اللہ اکبر کے نعرے مار کر دشمنون پر حملہ پر حملہ کرتے اور اونکے حملونکا جواب دیتے رہے جب تک کہ یونانیون کو قطعی ہزیمت نہ ہو چکی نقصان جانبین کا زیادہ ہوا - غیر سرکاری رپورٹ سے صرف اسقدر ظاہر ہوا کہ ترک تین سو شہید ہوئے اور پچاس زخمی - لیکن یونانیون مین ایک سو لاشین صرف ایک پہاڑی پر پڑی ہوئی تھین - ترکی رپورٹ کے بموجب یونانی ایک ہزار اور ترک دو سو کام آئے - زخمیون کی تعداد ٹھیک نہین معلوم ہوئی - شام کے وقت الاسونا سے تازہ جمعیت سوار اور پیدل اور توپخانہ کی کمک کے لئے آ پہنچی اور آخری مرتبہ پھر یونانی ترکون سے اسقدر قریب آ کر مقابل ہوئے کہ دونون فوجین دست و گریبان ہو گئین - یونانیون کے سرون پر قضا کھیلنے لگی اور بہادر ترکون نے اونکو سنگینون پر رکھکر اس سرے سے اُس سرے تک درہ خالی کرا لیا - درہ کے علاوہ چند چھوٹی چھوٹی گھاٹیان جنمین دشمن پناہ گیر ہوئے ابھی فتح کرنا باقی تھین - اور ۲۴ گھنٹہ کی پیہم لڑائی سے فوج بے انتہا تھک گئی تھی لیکن دھاوا کرتے وقت دیکھنے والون کو کسی قسم کا اضمحلال مطلقاً محسوس نہ ہوتا تھا وہ علی التواتر اپنے کمانڈرون کے احکام کی نہایت خوشی اور جوش کے ساتھ تعمیل کرتے تھے ان گھاٹیون کو بھی لگے ہاتھ لیلینے کی غرض سے تین ترکی توپخانے میدان مین لائے گئے چونکہ پہاڑیون اور نشیب و فراز کی وجہ سے زمین نہایت ہی ناہموار اور پتھریلی تھی توپین سپاہیون نے اپنے ہاتھون سے کھینچین اور بلند سے بلند مقامات پر چڑھا کر فوراً گولہ باری شروع کر دیگئی بم کے گولون نے جو یونانی فوج پر پھٹ پھٹ کر قیامت ڈہا رہے تھے باوجود اونکے صبر و استقلال کے اپنی جگہ چھوڑنے پر مجبور کر دیا اور لاتعداد نقصان کے ساتھ اونکو ہزیمت ہوئی - اسوقت ایک عجیب و غریب واقعہ ہوا جس سے ترکون کی لاثانی بہادری اور

جنگ آوری اور اونکی متانت اور قواعد دانی کا عین گرمی ہنگامہ کارزار کے وقت قابل یاد ثبوت ملتا ہی یعنی یہ کہ اسی معرکہ مین کسیطرح چار ترک پیدل پلٹن کے دباؤ کے وقت اپنے فائل سے جدا ہو گئے اور اُنھون نے اپنی تنہائی اور علیحدگی کا مطلق ہراس نہ کیا اور برابر اپنی معمولی حیرتناک مستقل مزاجی اور دلیری سے ہولناک گولیونکی بوچھار مین بقاعدہ بسکر دشمن گھستے چلے گئے یہانتک کہ ایک سپاہی گولی کھاکر گرا تینون کی پیشقدمی مین فرق نہ آیا۔ پھر ایک اور موت کا نشانہ بنا دونون اُسی طرح دشمن کی طرف بڑھتے رہے یہانتک کہ تیسرا بہادر بھی اونکے سامنے ڈھیر ہو گیا۔ چوتھے باقیماندہ نے جسپر متواتر تین ہولناک صدمے گذر چکے تھے ان واقعات کی مطلق پرواہ نہ کی اور برابر اپنے جنگی جوش مین بڑے استقلال اور تحمل کے ساتھ دشمن پر زور سے فیر کرتا ہوا بڑھتا رہا گویا وہ خود سب کو ہلاک کر دیگا۔ حتی کہ ترکی فوج نے دشمن کو زیر کیا اور فاتحون مین یہ جنگجو بہادر بھی جا شریک ہوا۔ اس لڑائی مین ترکی بہادرون نے بے انتہا گولہ بارود صرف کیا جسکی امید نہ تھی۔

یونس آفندی کا حملہ

مغرب کے وقت یونس آفندی کی دو پلٹنون کو حکم ہوا کہ یونانیون سے دست و گریبان ہو جائین اور کلہ بکلہ لڑکر اونکو مقابل سے ہٹا دین اور حال یہ تھا کہ پلٹنین بہیم بے خورونوش لڑنے اور گھنٹون نہ سونے سے مضمحل زخمون سے چور اور گرد و غبار سے خستہ ہو رہی تھین۔ یونس آفندی جو ترکون مین نہایت ہی ہردلعزیز افسر ہین اس خستگی سے ناواقف نہ تھے کیونکہ وہ خود اُسی حال مین مبتلا تھے مقتضائے وقت سمجھ کر آپنے خود پیشقدمی کی اور بآواز بلند نعرہ مارکر فوج سے مخاطب ہوئے کہ " اے اولوالعزم بہادران ترکی مین تم کو حکم نہین دیتا کہ دشمن پر حملہ کرو مگر ہان جسکے دل مین خدا کی محبت ہو وہ خود اِن کفار کے مقابلہ مین آگے بڑھے

یہ آواز بھی یا بجلی کا کڑکا تھا سنتے ہی ایک عظیم حرکت دلون مین پیدا ہوئی اور اس زور شور اور نشہ شجاعت سے چور ہو کر جھومتے اور حمد الٰہی کے گیت گاتے ہوئے آگے بڑھے کہ کوئی اس دھاوے کو نہ روک سکتا تھا۔ حملہ نہ تھا بلکہ برق بلا تھی جو یونانیون پر گری۔ دھاوا نہ تھا بلکہ ایک طوفان خیز سمندر تھا جو زور شور کے ساتھ دشمن پر پڑا۔ نہ صرف سپاہی یکایک جوش مین آگئے بلکہ حمیت و غیرت اسلام اور اس سچی محبت نے جو ان نیک بندون کو اپنے مالک برحق کے ساتھ ہے مسلمان ساربان گاڑیبان اور مزدورونکو جوش مردانگی سے سرمست کردیا اور سب اس زور مین بڑھے کہ اگر پہاڑ بھی ہوتا تو ٹکر نہ سنبھال سکتا۔ یونانیون نے مٹی اور پتھر کے ڈیفنس بنائے تھے جسکا فتح کرنا نہایت ہی دشوار امر تھا۔ لیکن ترک بقاعدہ اسکرمش آگے بڑھے اور اونکے پیچھے توپخانہ نے رستہ نکالا۔ بہادر حملہ آور گرد کے تیرہ و تار بادل اور تیز دھوپ مین برابر بڑھتے چلے گئے یہانتک کہ مورچون کے قریب پہونچ کر دست بدست لڑائی شروع کردی اور یونانی فوج ہرگز بھی نہ ہٹنے پائی تھی کہ ترکی تلوارین اونکے سروسینہ پر شررفشانی کرنے لگین۔ ایک ایک وار مین پیدل دو اور سوار چار ٹکڑے ہو ہو کر گرنے لگا۔ ترک نہایت عمدہ ہتھیارون سے مسلح تھے اور دمدمونپر نعرۂ فتح مارکر گاتے ہوئے اور جھومتے ہوئے چڑھتے تھے۔ اب ترکی توپخانے بند ہوگئے لیکن سنگین نے اپنا خطرناک کام انجام دیکر یونانیونکو تباہ کر ڈالا۔ اس اونکی فوج کے پیر اکھڑ گئے یونانی الامان و الحفیظ پکار کر چین بول گئے گو اونھون نے چندے اس حملہ کے روکنے مین بہت کچھ استقلال اور ثابت قدمی دکھائی اور تمام دن اوسکے آس پاس برابر لڑتے رہے مگر یہ اونکے اور اونکے مددگارونکے بس کا روگ نہ تھا جو دفع ہوسکتا۔ آناً فاناً سارا میدان اونکی منتشر فوج سے بھر گیا اور جہان تہان ہر یونانی سپاہی اپنی جان بچانیکی فکر مین بھاگتا نظر آیا۔ رہی سہی گھاٹیان قبضہ مین آگئین اور تمام مورچون پر ترکی پرچم لہرانے لگا۔ ترکی توپخانہ نے اس موقع پر نمایان کام کیا۔ دشمن کی توپین سرد کردی گئین

یہان یہ اختیار حاصل تھا کہ شل کا گولہ جہان چاہتے آتارتے اور دشمنون کے پرخچے اڑاتے تھے تمین مورچے بڑے گولہ باری لے لئے گئے اور دو خاک سیاہ کر دئے گئے۔ اس محاربہ عظیم مین ۱۷ سولہ ترک شہید اور ۷۰ زخمی ہوئے۔ دشمنون کے مُردون اور زخمیونکی شمار نہ تھی تمام پہاڑیان اور گھاٹیان خون سے لبریز تھین جا بجا لاشون کا بچھونا تھا۔ یونانی اس گھبراہٹ سے بھاگے کہ اپنے بہت سے مُردے بھی یہین چھوڑ گئے جنکے ساتھ ترکون نے اپنی دریادلی سے قابلِ تحسین برتاؤ کیا۔

دشمن کے مقتولین کے ساتھ رحمدل ترکون کا سلوک

سامنے یونانی لوگ شہدائے ترک کے ساتھ بدسلوکی کرتے تھے اونکے کپڑے اور وردی اُتار کر برہنہ چھوڑ جاتے تھے لیکن ترکون نے عیسائیون کو دکھا دیا کہ اسلام مین باوجود مخاصمت عظیم کے انسانی ہمدردی قایم رہتی ہی وہ کبھی ایسی کارروائی جو فطرت انسانی کے خلاف ہو کر نہین سکتے اُنہون نے ان دشمنون کی لاشون کو جنکو خود اونکے ہمذہب حرص و طمع کی وجہ سے برہنہ کر چکے تھے اور سوائے ایک پتلون اور کرتہ کے سب وردی اُتار لی گئی تھی فوراً سایہ مین جمع کیا اور چادرون سے ڈھک کر بے حرمت ہونے دیا اور جیسا سلوک اپنے شہیدونکی لاشون سے کرتے تھے وہی برتاؤ ان مقتولونکے ساتھ برتتے تھے۔

بریگیڈیر حفیظ پاشا کی شہادت

اس لڑائی مین ترکونکا عظیم نقصان یہ ہوا کہ اونکے پرانے تجربہ کار افسر نے جسنے ہزارہا معرکونکا سر کر لیا۔ اور روم و روس کی لڑائیون مین بڑی ناموری حاصل کی تھی شربت شہادت نوش فرمایا۔ یہ اپنے جوش مین ننگے سرسپاہیونکے آگے جارہے تھے اور باوجودیکہ اونکا سن و سال اسی برس کا تھا مگر اونکی گرمجوشی اور مستعدی مین ذرہ بھر بھی فرق نہ آیا تھا۔ اونکے اردلی نے آگے بڑھکر عرض کیا کہ گولیان برس رہی ہین اور دشمن اپنی بندوقون کو اونکی طرف چھپائے

ہوتے ہی حضور گھوڑے سے اتریں پاشا ممدوح نے جواب دیا کہ نہین ! جب مین روس جیسی
لڑائی مین گھوڑے سے نہین اترا تو اب بھلا کیونکر اتر سکتا ہون۔ بڑہو میرے بچو آگے
بڑہو اور یہ کہکر وہ آگے بڑھے یہانتک کہ اونکے بائین بازو پر گولی لگی۔ پھر اسٹاف نے عرض کیا
کہ آپ گھوڑے سے اتر لین اور فوج کے عقب مین چلے جائین اتنے مین ایک دوسری گولی نے
شانہ کو توڑا۔ بزرگ بہادر اب بھی نڈر کا اور اپنے آدمیون کو جوش دلاتا اور بڑہتا ہوا چلا گیا
یہانتک کہ تیسری گولی جو پیام اجل تھی آپکا حلقوم توڑ کر نرخرہ کے پار ہوگئی اور اس دلیری
سے گھوڑے سے گرکر یہ کہ اوتر کر وہ مستحق ہوئے کہ ساری قوم بلکہ تمام مسلمانان دنیا کے ترکو کی
درجہ بڑھا دیا۔

معرکہ کارزار مین ادھم پاشا اور اونکے اسٹاف کا چشمدید حال

ایک نامہ نگار جو ترکی فوج کی ساتھ تھا ادھم پاشا کا لڑائی کے وقت یون حال بیان کرتا ہے کہ
جس جگہ مع اپنے اسٹاف کے پاشائے موصوف کھڑے تھے وہ جگہ تھیٹر کا سا منظر دے رہی
تھی مختصر یہ کہ پاشائے موصوف مع اپنے اسٹاف کے ایک حیرت انگیز اور لطف خیز مرقع بنے ہوئے
تھے۔ اسٹاف افسرون کی زرق برق وردیان اسلحہ مختلفہ سے آراستہ پیراستہ وہ لطف دکھا
رہی تھین کہ دیکھنے سے متعلق تھا۔ بہادر ترکی سپاہ ننگی تلوارون کا حلقہ باندھے ہوئے
اسٹاف کے اردگرد جان نثاری کے لئے مؤدب ایستادہ تھے۔ ڈولی بردار آدمی کام مین مشغول
اور اردلی کے سپاہی برابر میدان جنگ سے خبرین لا لا کر دے رہے تھے اور اپنے سپہ سالار کے
احکام لڑائی مین افسرون تک پہونچاتے تھے۔ اس متواتر آمد و رفت نے اس سین کو اور بھی
دلکش بنا دیا تھا ادھر رحیمون کی مددگار فوج اور رسال نہایت انتظام اور خاموشی کے ساتھ

زخمیون کے لانے مین مصروف تھے جنکے چہرے گرد و غبار اور بارود کے دھوئین سے یا تو بالکل سیاہ ہوگئے تھے یا خون آلودہ تھے - ادہم پاشا نہایت صبر و استقلال مگر بے انتہا خبرداری کے ساتھ دوربین سے میدان جنگ کی کیفیت ملاحظہ کرتے اور باقاعدہ احکام صادر فرماتے جاتے تھے جنمین آخر تک ایک بھی عیب و سقم ثابت نہوا اور جنکے بہادرانہ دون اور باقاعدہ انتظام نے یورپ کے جنگی حلقون مین ایک دفعہ سے عثمان کی موجودگی کی دہاک بٹھادی -

حکم جاری کرنے مین جو تیزی اور ذہانت اور جنگی قابلیت کا اظہار کرتے تھے حالانکہ ہر ایک نقشۂ جنگ اور ہر مجوزہ نقل و حرکت کی منظوری قسطنطنیہ سے منگانی پڑتی تھی وہ غیر ملکی نامہ نگاران کو جنھون نے صدہا لڑائیان دیکھی ہین حیرت مین ڈالتا تھا - نامہ نگار لکھتا ہے کہ مین نے بہت سے کاغذون کی ایسی چٹھیان دیکھین جنکو اردلی کارزار کے افسرونکے پاس سے لاتے تھے کہ جنپر خون کے دھبے پڑے ہوتے تھے نہ صرف سپاہی بلکہ تمام افسر بھی دو دن سے برابر جاگ رہے تھے انکو کپڑا بدلنا اور منہ تک دہونا نصیب نہوا تھا اسلئے اونکے گورے چہرے سیاہ پڑ گئے تھے -

درّہ ملونا کے معرکہ کا اختتام

غرض شام کا حملہ یونس آفندی کا کامیابی کے ساتھ ختم ہوکر سپاہیون کو آرام کے لئے حکم دیا گیا جو دو روز سے برابر میدان مین کام دے رہے تھے - تھکے ماندون نے نشۂ فتوحات سے مست ہوکر رات بھر بڑے سرور کے ساتھ آرام کیا - باقی لشکر نے خوشی مین رات بھر حمد الٰہی کے پر جوش ترانے اڑائے اور اس انتظار مین کہ کس وقت حکم آگے بڑھنے کا ملتا ہے گاتے بجاتے رہے - ۲۰ تاریخ کے ترک درہ کے علاوہ ان تمام راستون پر قابض تھے جو لاریسہ اور ترناوو کو جاتے ہین تمام سپاہ اور خصوصاً توپخانہ تمام سامان سے اسقدر لیس تھا کہ جس وقت حکم ملے فوراً گولہ باری شروع ہوجائے - یونانیون نے اپنے دیہات چھوڑ دئے اور ترک اونکے ڈیرون مین مقیم ہوئے صبح کو

زرکوس پر حملہ کرنیکا ارادہ کیا گیا۔ معرورین یونانیوں میں سے گیارہ گرفتار ہوئے جن میں ایک
اٹلی کا باشندہ تھا جو یونانی زبان تک نہ جانتا تھا۔ بعد کو معلوم ہوا کہ اس معرکہ میں ایک ہزار
یونانی قتل ہوئے۔ زخمیوں کی تعداد معلوم نہ ہوسکی ترکوں کا بھی کسیقدر نقصان ہوا لیکن دشمن
کے مقابل وہ ہیچ تھا۔ یونانی لریسا کی جانب پسپا ہوئے۔ میدان جنگ اس خونریز لڑائی کے
بعد نہایت کریہ منظر ہوگیا تھا۔ جہانتک نظر جاتی تھی جدال و قتال کے ملبہ سے زمین بھری ہوئی تھی
خالی اور بھرے ہوئے کارتوس۔ وردیوں کی دھجیاں اور بم کے گولوں کے ٹکڑے جابجا پڑے ہوئے تھے
زمین گولوں کے پھٹنے سے خراب ہوگئی تھی ترکی توپخانہ نے جسقدر نقصان پہونچایا وہ اندازہ میں
نہیں آسکتا۔ معلوم ہوتا تھا کہ ایک خارا شگاف طوفان تھا یا کوئی موج بلا تھی جو ٹولیوں پر سے
گذری اور سب کو ان کی آن میں زیر و زبر کردیا۔ میدان جنگ میں جہانتک نگاہ کام کرتی تھی
یونانی پلٹنیں (خوشنما طریقہ سے) لریسا کی طرف بدحواس بھاگتی ہوئی نظر آتی تھیں۔ بم کے گولے
یونانی سپاہیوں کے اندر گرتے تھے اور گرتے ہی دھوئیں کا ایک خفیف بادل اوٹھ پڑتا تھا اور
معرورین میں سے افسر اور سپاہیوں کے اعضا کٹ کٹ کر اسطرح گر رہے تھے جیسے مینہ کی
جھڑی لگتی ہے۔ اس معرکہ میں ۴۲ ہزار ترکی اور ۳۵ ہزار یونانی فوج شریک تھی۔

دولتلو غازی عثمان پاشا کا میدان حرب کو جانا

سرحدی فوج کی روانگی اور دو ایک لڑائیاں سر ہونے کے بعد باحکم ہمایون شاہانہ کے مشیر دولتلو
غازی عثمان پاشا حضرت ظل الٰہی اور جناب خلافت پناہی کی طرف سے مقرر و متعین ہوکر اور
۱۳- اپریل کی شام کو سرکیجی اسٹیشن سے سوار ہوکر سلونیکا روانہ ہوئے۔ آپکی روانگی کے متعلق
طرح طرح کی افواہیں مشہور ہیں اور عموماً یورپی اخبارون کے نامہ نگاروں نے بالقصد مشتہر کیں
جنمیں سب سے زیادہ مسخر آمیز خبر جو غیر ترکی ذرائع سے ملک بملک پھیلائی گئی یہ تھی کہ چونکہ

دو روز متواتر بعد افتتاح جنگ ترکون کا قصہ ایسا ہوتا۔ اور یونانیون کو دو پھاڑی مورچون اور دو ایک فوجی تھانون پر قابض ہوجانے دینا مارشل ادہم پاشا کی نسبت شک ڈالنے والا تھا اس لئے غازی عثمان پاشا کو بذات خود کمان لینے کا حکم ہوا۔ کسی نے لکھا کہ وہ اس شبہ کو رفع کرنے گئے تھے کہ آیا ادہم پاشا ایمانداری سے کام کرتے ہین یا نہین۔ حالانکہ اس قسم کی جملہ افواہین محض خیالی ڈھکوسلے نکلے بلکہ اصل بات یہ تھی کہ اونکا تشریف لیجانا فوج متعینہ سرحد یونان کی عام حالت سے اطمینان حاصل کرنے اور ذخیرہ رسد کی کافی مقدار کو جانچنے اور کمانڈر انچیف مارشل ادہم پاشا اور اونکی فوج اور اونکے تمام جان نثار ماتحت کمان افسرون کو اونکے شہنشاہ کا سلام پہونچانے کی غرض سے تھا ان افواہون سے بھی عجیب تر واپسی انکے متعلق مجنونانہ تخیلات تھے جو رویٹر ایجنسی کے ذریعہ سے شہر بشہر شایع کئے اور آپکے محقق اور راستباز نامہ نگار صاحب نہایت وثوق کے ساتھ خبر دے بیٹھے کہ "عثمان پاشا کی فوری واپسی اور سپہ سالار مقرر کئے جانے کی حکم کی تنسیخ اسوجہ سے عمل مین لائی گئی کہ سلونیکا مین غازی موصوف کا نہایت تپاک اور جوش و خروش سے استقبال ہوا اور اونکی آؤبھگت مین اسقدر گرمجوشی کا اظہار سلطان المعظم کو دل سے ناگوار گذرا اور فوراً بذریعہ فرمان تار برقی واپس بلالے گئے۔ اسکے یہ معنی کہ اگر غازی عثمان پاشا پر وقت پہونچنے سلونیکا کے نعرہ ہائے تحقیر مارے جاتے یا اہل سلونیکا سرد مہری سے اونکے ساتھ برتاؤ کرتے تو یہ امور باعث تفریح و مسرت حضرت سلطان کے ہوتے۔ کیا اس سے بھی زیادہ نامعقول اور قابل تضحیک دلیل کبھی تراشی گئی ہوگی۔ گو غازی ممدوح راستہ مین سے لوٹ آئے تاہم اونکے فوجی اقبال نے اپنا اثر کی ایک لڑائی صرف اس خوف سے سر کرادی کہ یونانیون کو اونکے سپہ سالار ہونے کی خبر پہونچی تو بہادر فوج اونکا نام سنتے ہی نظرون سے ایسی غائب ہوئی جیسے کسی تعیشر کا طلسمی پردہ۔

مارشل ادھم پاشا کی طرف سے ابتدائی فتح کی رپورٹ بجناب حضرت سلطان المعظم

۱۹ اپریل کو سپاٹ کو اربرالا سونا سے مارشل غازی ادھم پاشا سپہ سالار افواج عثمانیہ متعینہ سرحد یونان نے اپنے آقائے نامدار کی خدمت میں حسب ذیل تار روانہ کیا۔ خدا کے فضل و کرم اور خلیفۃ المسلمین کے اقبال سے افواج قاہرہ نے یونانیوں پر نمایاں فتح حاصل کی ہے اور ٹرناؤ کے مقابل جن جن پہاڑیوں پر یونانیوں نے مورچہ بندی کی تھی وہ سب تسخیر کر لیے گئے ہیں اور فوج عثمانیہ بے دھڑک آگے بڑھ رہی ہے۔ میں عنقریب فتح مزید کی خبر ارسال خدمت کرونگا۔ افواج قاہرہ کی شجاعت اور اونکی بے بدل نبرد آزمائی سے دشمن کے چھکے چھوٹ گئے اور اونھوں نے اپنے ناکوں کو خالی چھوڑ کر پسپا ہونا شروع کر دیا ہے۔ بمقام پاچو ایک یونانی سپاہی گرفتار کیا گیا اور دو بندوقیں معہ سنگین اور تیس صندوق سامان حرب ہمارے ہاتھ آئے۔ کوہ ارشکولی چوٹی جسپر دشمن قابض ہو گیا تھا دوبارہ فتح کی گئی اور مجھے کامل یقین ہے کہ کل کے روز اور بھی نمایاں فتوحات حاصل ہونگی۔ درہ ملونا اور گریزیوولی کی لڑائی میں ۴۲ ہزار ترک اور ۵۳ ہزار یونانی شریک تھے۔

شکست گریزیوولی کیوں ہوئی؟ یونانیوں کی سرکاری طرح پر معذرت

(عذر گناہ بدتر از گناہ)

اس غیر متوقع شکست حاصل ہونے پر شاہزادہ ولیعہد ڈیوک آف اسپارٹا نے سرکاری طور پر حسب ذیل معذرت کی ڈکر میں مسٹر اپا) جو گریزیوالی کے مورچہ یونانی پر توپخانہ کی کمک کرتا تھا ولیعہد بہادر کے ایک حکم کا حال الٹا سمجھا اور اس نے بڑی غلط فہمی سے پسپا ہو جانیکا آرڈر دیا

* نوٹ۔ گریزووالی درہ ملونا کے دوسری جانب مقام کا نام ہے جسپر یونانی مورچہ بندی نہایت مستحکم تھی اسکی فتح ہو جانے سے گویا ترکوں کے لئے تھسلی کی تمام سڑکوں پر قابو حاصل ہو گیا ۱۲

اور ایسا کرنے کے بعد یونانی (بانشنافی) پیچھے ہٹ گئے اور ترکون نے اُس جگہ کو (خالی کیم)
قبضہ کرلیا اور مثالیونا ئیونکا تعاقب بھی کیا۔ جسمین حسن داؤ ملین کے مارے گئے اور دو سو زخمی
ہوئے کرنل مسٹر پاپنے پھر ایک مرتبہ جوانمردی دکھائی اور دشمن کا سامنا کیا۔ ساتھ ہی شہزادہ
امدادی فوج روانہ کی اور کرنل اسمولنسکی غنیم کو پسپا کرنے مین کامیاب ہوا۔ جنرل ہیس
شہزادہ ولیعہد نے کرنل مسٹر پاکو چشم نمائی کردی ہے۔

فتوحات درہ ملونا سے ترکون کو کیا فائدہ پہونچا؟

علاوہ اس غیر معمولی پرجوش اور فاخرانہ خیالات کے جو ایک فتحمند فوج کے دلمین اُمنڈ کرتے ہین
اس ابتدائی فتوحات سے ترکون کو بیشمار اخلاقی اور تمدنی اور جنگی فوائد حاصل ہوئے۔ اول عام طور
پر فوج کا اعتبار اور اونکا اعزاز سلطنت بھر مین تازہ ہوگیا۔ دوسرے ہر سپاہی کے دل مین خواہ وہ
میدان جنگ مین ہو یا اُس سے دور ایک ایسا ولولہ اور جوش جنگ پیدا ہوگیا جو کسی دوسرے ذریعہ
سے ممکن نہین۔ تیسرے اندرونی فسادنکے باغیانہ خیالات اور شیطانی حرکات جو وہ دوسری
صورت مین کرنے کو تیار تھے یکسر دب گئے اور اونکو ذرا بھی سر اٹھانے کا موقع نہ ملا۔ چوتھے
سرحدی ریاستین (سرویہ بلگیریا وغیرہ) گو وہ بظاہر روس کے اشارہ سے غیر طرفدار ہین لیکن
اونکی خاموشی کی دراصل وجہ ترکون کی یہی غیر معمولی قوت اور جنگی لیاقت ثابت ہوئی۔
ممکن نتھا کہ بحالت شکست وہ یون خاموش بیٹھے رہتے۔ پانچوین غیر ملکی والنٹیرون کے ارادون
مین لغزش آگئی جنھون نے صلیبی جہاد کے لیے اپنی پیاری بیبیون اور (شاید) ماں باپون
سے اجازت روانگی حاصل کرلی تھی لیکن ابھی گھر سے روانہ نہوئے تھے اور دشمن دین خدا
یعنی پوپ روم نے جو ایک لاکھ جوانونکی امداد کا وعدہ شاہ یونان سے کیا تھا اس مین بھی کچھ کچھ تخفیف واقع
ہوگئی اور وہ غالباً ہزار سے زیادہ نہ بھیج سکا۔ چھٹے ترکون کے نئے تمام تھسلی کی شاہراہون اور

ترکون کا راستہ کھلگیا ساتوین تمام کوہستانی مورچون پر قابو حاصل ہوگیا اور بائین دستہ
تمام گرد و نواح کے میدان یونانیون کو خود بخود خالی کردینا پڑے۔ جہانتک ترکی توپون کی زد
پہنچ سکتی تہی۔ آٹھوین۔ افسران فوج کو بلا خوف و خطر کافی موقع ملا کہ وہ دن بھر یورپی پوری
اور ٹھیک ٹھیک انتظام ٹرناو کے حملے کا کرلین اور ایسی فرصت ہمیشہ فاتح کو ازحد مفید پڑا کرتی ہے
نوین دریہ کی شکست سے یونانیون کو اب کوئی موقع نہ رہا کہ وہ دیو یا گھاٹی کے ذریعہ سے الاسونا
پر کسیوقت مین چڑہائی کرسکین۔ دسوین۔ افسران ترکی کو یونانی سرداروں کی قابلیتون کا پورا
اندازہ ہوگیا اور یونانی فوج کے دل مین ترکون کی شجاعت اور دلیری کی ایسی دہل بیٹھی کہ وہ دادو
تقرنا پولی تک ضرورت سے زیادہ کام آئی ہے اور یونان کے صدر مقام ایتھنز مین عام رعایا کے
خیالات برہم ہونا شروع ہوگئے۔

محاربہ ٹرناو

درہ ملونا اور اوس کے اندرونی جانب کے تمام مورچہ بند چوٹیون پر قابض ہوجانے کے بعد
ترکونکا ایسا خوبصورت نقشہ جما ہوا تھا جیسے بعینہ اُس شطرنج کا ہوتا ہے جسکی ایک فریق شاطر
مات کی۔ صرف تین چار عاقلانہ چالین جلکر شہ بولدی ہو اور بادشاہ سلامت کو بجز ایک گھر
پیچھے ہٹ کر نکلجانے کے اور کوئی صورت بچنے کی نہو حالانکہ اُس کے پیادون۔ فیل۔ اسپ۔ رخ
اور وزیر نے بساط کے تمام خانون کو گھیر رکھا ہو۔ اسیطرح ایک ایسا تصویر نما لطف اور عجب دار
مگر پر کیفیت سمان میدان جنگ اور اوسکے اطراف و جوانب مین بندہا ہوا تھا جسکی نظیر صرف
اُسی حالت مین ملنا ممکن ہے جب ترک پھر ایسے ہی کوہستانی دشوار گذار درون کو فتح کرین اور
دشمن کی فوج پھر اسی طرح سنگینون کے زور سے نوکدم بھگائی جاوے اور رعایا مورو ملخ کیطرح
فاتح کے خوف سے گھر چھوڑ چھوڑ کر تمام جنگل مین منتشر ہو اور ترکی ہلال بلندی ہوا مین
ہر چوٹی پر اُڑ رہا ہو اور ترکی طویل القامت اور قوی الجثہ افسر زرق برق فوجی لباس مین

اپنے اپنے مورچوں پر دوربینیں ہاتھ میں لئے ہوئے صدور احکام اور عام انتظام انصرام میں مصروف ہوں اور اونکی دلیر فوج اپنے اپنے نشان کے گرد جان نثاری کے لئے صف بستہ تیار ہو اور توپوں کے مونہ دشمن کے ملک کی طرف پھیرے ہوئے ہوں اور اونکے خوف سے اسکی فوج اور عام باشندے بدحواسی کے عالم میں بال بچوں کو کشاں کشاں لئے ہوئے جدا جدا طرف بھاگتے ہوئے نظر آتے ہوں۔ یہ ایک معمولی سین نہیں ہے جو ہر فتحمند کو ہر لڑائی جیت لینے کے بعد میسر ہوسکے اگر مقابل کی ایک پہاڑی پر بھی دشمن کا قوی مورچہ باقی ہوتا تو اس منظر کا نقشہ بالکل ہی مختلف نظر آتا۔

خاصکر ٹرناوٗ پر حملہ کرنا دو وجہ سے زیادہ ضروری سمجھا گیا۔ اول یہ کہ اوس کے فتح ہوجانے سے یونانی سپاہ کو خواہ مخواہ ڈماسی اور نیز وروس کا چھوڑنا ایک امر لازمی ہوجاوے گا اور دوسرے یہ کہ ٹرناوٗ خود ایک ایسا ضروری اور سرسبز چھ ہزار مختلف الاقوام باشندوں کا قصبہ ہے جسمیں باغات انگور بکثرت اور اشجار میوہ دار بافراط موجود تھے۔ دریائے یوریٹس اسکی سرسبزی کا باعث ہے اور طرح طرح کے تجارتی کارخانجات اوس میں چل رہے تھے۔ یکایک ترکی حکام نے سرکاری چٹھی شائع کی کہ ٹرناوٗ لے لیا گیا۔ لیکن یونانی ہیڈ کوارٹر نے اسکی تردید کی کہ ابھی وہ مقام یونانیوں کے قبضہ میں ہے اور ان متضاد خبروں سے یورپ بھر میں نہایت اضطراب کے ساتھ تشویش پھیل گئی۔ لیکن جلد اس امر کی تصدیق ہو گئی کہ یونانی جھوٹے اور فریبی ہیں اور ترکوں کی رپورٹ فتح حرفاً حرفاً صحیح ہے۔ ٹرناوٗ حقیقتاً فتح کر لیا گیا۔ مارشل ادھم پاشا نے حسب ذیل ایک تار حضرت سلطان کی خدمت میں بھیجا جسکی خبر انگلستان میں ۲۳۔ اپریل کو جمعہ کے روز صبح کے وقت پہونچی اور وہاں اس خیال سے کہ ترک لریسا کو لینے والے ہیں سخت تشویش اور بے چینی پھیل گئی۔ تار کا مضمون یہ تھا۔

"اب ہم لریسا سے صرف ایک گھنٹہ کی راہ پر ہیں۔ ہمنے ایک نہایت خونخوار جنگ"

کی ہے۔ ۳۵ ہزار جرار ترک چالیس ہزار یونانیون کے مقابل صف بستہ ہین۔ ہمارے سپاہی نہایت تعجب خیز بہادری کے ساتھ لڑائی لڑتے ہین۔ اور ہماری تمام موقعے ہمارے حق مین نہایت سودمند اور کارآمد ہین۔ مجھے خدا کے فضل و کرم سے امید ہے کہ بہت جلد کسی واقعہ عظیم کی اطلاع خدمت عالی مین بھیجنے کی عزت حاصل کرونگا۔"

افواج قاہرہ کا میدان تھسلی مین بڑھنا

۲۰ - اپریل ۱۸۹۷ء کو درہ ملونا کے کامل تسخیر نے ادھم پاشا کو بہت جلد موقع اسبات کا دیا کہ وہ اپنی فتحمند فوجون کو ٹرناوَ کی طرف بڑھنے اور اس میدان تھسلی کے فتح کرنے کا حکم دین جو ملونا اور ٹرناوَ کی سڑک سے مشرق کی طرف واقع ہے۔ چنانچہ فوج کے چند دستون نے مقام لگیریا اور کاراسولی پر جو سڑک سے دور مشرق کی طرف واقع ہین قبضہ کرلیا اور افواج عثمانیہ بحر مواج کی طرح اطراف الاسونا سے درہ ملونا مین گذر کر تھسلی مین بلامزاحمت داخل ہونا شروع ہوگئین۔ درّہ سے گزر کر ایک ٹیلہ پر صرف ایک ترکی توپخانہ نصب تھا اور اسکے مقابل یونانیونکے چار توپخانے دو میل اور ۵ سو گز کے فاصلہ پر قایم تھے جنمین برابر دنادن ہوتی رہی۔ ترکی توپخانہ کا چار توپخانون سے مقابلہ کرنا اس مصلحت سے تھا کہ یونانی مجبور ہوکر اپنی پوری قوت کو کام مین لاوین اور ترک اس قوت کا اندازہ کرلین۔ گو ٹرناوَ ابھی دور تھا لیکن البانیا کی رجمنٹون نے یونان کے اُن زبردست مورچون کو جو ٹرناوَ کے سامنے بلند محفوظ پہاڑیون پر قایم تھے گولہ باری کرکے اوکھاڑ دیا۔ مارشل ادھم پاشا ہر موقع پر تجربہ اور عجیب و غریب جنگی احتیاط اور قابلیت کا اظہار کرتے تھے۔ اونکی کوئی کارگذاری قابل اعتراض نہ تھی۔ اُنھون نے ایک بھی ایسا موقع نہ دیا جسپر حفظ ماتقدم کا پورا پورا بندوبست اور خیال نہ کرلیا گیا ہو۔ غرضکہ اونکی کارروائیان قطعاً سہو اور سقم سے مبرا

تھین - وہ ہرگز حملہ کا حکم اُسوقت تک نہ دیتے تھے جب تک یہ نہ سمجھ لیتے تھے کہ فوج کا ہر ایک اور ہر مرکب سامانِ حرب سے بخوبی لیس ہوگیا ہے+

۲۱- اپریل ۹۷ء جنگ کرٹیری اور میجر جنرل جلال پاشا کی شہادت

۲۰- تاریخ کو یونانیوں نے کوئی سخت مقابلہ نہیں کیا وہ برابر صبح سے شام اور شام سے صبح تک قلعہ کرٹیری کی قلعبندی میں مصروف رہی - لیکن دن نکلتے ہی میدان جدال و قتال گرم ہونا شروع ہوا - ہر دو مقابل افواج میں حملہ کے بگل بجنے لگے اور آمنے سامنے پہاڑیوں پر سے گولہ باری ہونے لگی -

ان پہاڑیوں کے درمیان ایک فراخ درّہ واقع تھا اور اس لئے پیادہ افواج کا ایک دم مقابل ہونا ذرا مشکل بات تھی - تاہم توپوں کی وہ سخت اور غضبناک لڑائی رہی کہ العظمۃ للہ - رنجک پر رنجک اڑنے اور کئی توپوں کی آوازیں ایک ساتھ ہونے سے پورے طوفان رعد و برق کا خوفناک سماں بندھا ہوا تھا - آخرکار یونانیوں نے محل محل کر توپخانہ کی پوری قوت صرف کرنا شروع کر دی اور ترکی مورچہ بندیوں کے اوڑا دینے کا قصد کر لیا لیکن وہ ترکی گولوں کی تاب نہ لا سکے اور نقصان کثیر کے ساتھ جسکی ٹھیک تعداد و شمار نہ ہو سکی انکو پسپا ہونا پڑا - ترکی ریزرو فوج کی امداد کی اس روز کوئی ضرورت نہ پڑی - بلکہ موجودہ متعینہ سپاہ نے مردی اور مردانگی کے دل کھولکر جوہر دکھلائے جو کچھ روز تک زبان زد خلایق رہیں گے تاہم بنظر احتیاط چند دستے فوج کے ہر وقت کمک پہونچانے کے منتظر رہے - یہ ڈویژن نشاط پاشا کی کمان میں تھا اسوقت تک اس حصہ فوج نے بماتحتی کمانڈر نشاط پاشا سب سے زیادہ کام دیا -

Brigadier General Hafiz
Pasha the martyr.

برگیڈیر حفیظ پاشا شہید اس ڈویژن کے ایک دستے کے کمانڈر تھے جو بڑی بہادری کے
ساتھ دُرّہ ملونا کی جنگ میں شہید ہوئے اور اسی جنگ میں جو گہیری کے نام سے مشہور
رہے گی میجر جنرل جلال پاشا جو دوسرے دستے کے برگیڈیر تھے شہید ہوئے اور اس لئے
ان دو زبردست حادثوں سے ثابت ہو گیا کہ جنرل نشاط پاشا کی فوج نے کس اولو العزمی اور
سخت ترین ثابت قدمی کے ساتھ اول سے آخر تک جنگ روم و یونان میں کام دیا۔

لریسا میں غیر ملکی امدادی جتھون کا داخلہ

۲۰- اپریل ۱۸۹۷ء کو لریسا میں ایک خاص قسم کا جوش و خروش پھیلا ہوا تھا وہ اس لئے کہ چار سو
غیر ملکی والنٹیر مجاہد جن میں یورپ کی اور قوموں کے علاوہ ۲۶- انگریز بھی شامل تھے باداہ

استعانت وامداد افواج یونانی لریسا مین آپہونچی۔ انکا استقبال نہایت دہوم دہام سے ہوا اور اس سے بڑہکر پُر جوش سین وہ تھا جب وہ مجاہدین ہیڈکوارٹر سے اجازت پاکر سرحد کی طرف روانہ ہوئے۔ انگریز والنٹیر اپنے جنگی گیت گاتے ہوئے چلے جاتے تھے اور ایسے ہی دوسری قومین بھی اظہار جوش کرتی تھین۔

گرنیروولی کا ترکون کے ہاتھ سے نکلجانا ۲۰ اپریل

جبکہ ترک اسطرف مشغول تھے یونانیون نے کوی موقع پاکر ان پہاڑیون پر جو سینٹ جارج خانقاہ کی شرق سے جانب شرق واقع ہین چڑھکر ترکون کے میمنہ پر حملہ کر دیا۔ ترکون نے بعد کئی گھنٹے کے سخت مقابلہ و مقاتلہ کے ہیڈکوارٹر الاسونا سے ۳۰۰ سو کیشین سوار اپنی کمک کے لئے طلب کیے۔ یہ بہادر سوار میدان جنگ کی طرف کو اوترکر بڑھنا چاہتے تھے کہ یونانی کرنیل مسٹر اپا کے خونخوار توپخانہ نے اونکو آگے قدم بڑہانے سے روکدیا اور بسبب کشتہ سوار نقصان عظیم اوٹھاکر لگیریا کی طرف پسپا ہوئے اور وہان سے الاسونا واپس گئے۔ اسطرح سے مقبوضہ مقام گرنیروولی عارضی طور سے ترکون کے قبضہ سے نکلگیا۔ یہ معرکہ تمام دن جاری رہا اور یونانی فوج پیدل نے جو ٹرناوو سے براولی تک برابر نیم دائرہ کی شکل مین پھیلی ہوی تھی اپنی توپخانہ کے سہارے سے ترکون کے پسپا کرنے مین بہت بڑا کام دیا۔

(ایک ہولناک سین)

ترکونکی دہل اور یونانی رعایا مین بھاگڑ

درہ ملونا اور اس کے گرد و نواح کے معرکہ جات مین ترکون کے خلاف توقع جنگی قابلیت کی وہ دہوم مچی کہ تمام سرحدی رعایا مین باوجود اونکی فوج کے بالاستقلال موجود ہونے کے ایک عام ہلچل پڑگئی اور ہر سرحدی باشندہ نے جسقدر جلد ممکن ہوا لریسا کی طرف بھاگ

جانیکا بندوبست کرلیا۔ بھگوڑون اور اونکے عیال و اطفال اور اونکے اسباب خانہ داری اور مویشیون کی کثرت سے تمام سڑکین کھچا کھچ بھری چلی جاتی تھین نہایت ترسناک منظر تھا بھیڑونکے گلے بکریونکے ریوڑ جلد جلد چلنے کے لیے کھدیڑے جاتے تھے۔ بکریان گدہون مین اور گدھے گھوڑون مین پھنسے جاتے تھے اور ہر ایک اپنے مرکب کو یہی چاہتا تھا کہ آن کی آن مین لڑسا مین جاکر ڈالدے اور ہر مالک اپنے مملو کہ اسباب اور بکریون کے ریوڑ کو یہی چاہتا تھا کہ کسی نہ کسی طرح غول بیابانی بنکر چشم زدن مین دشمن کی نظرون سے غائب ہو جائے۔ اس کشمکش مین عام گذرگاہین ایسی بھرپور چلی جاتی تھین کہ تل رکھنے کو جگہ نہ تھی اسسے زیادہ قابل رحم اُن عفیفہ و ضعیفہ عورات او رکمسن بچون اور بیمار مرد و عورتونکا حال تھا جنکو سواری نہ ملنے کی وجہ سے پاپیادہ بھاگنا پڑا تھا۔ کسی کی پشت پر پلنگ کے پٹی پائے کسی پر گٹھری بقچے۔ کسی کے کندھو نپر دو بچے اور گلے مین اسباب منقولہ کا بوجھ۔ بیمارون کا اوٹھتے بیٹھتے گھسٹنا۔ حب الوطنی کے فطری ولولہ مین بار بار گردن پھیر کر اپنے مکانون سرسبز باغون اور لہلہاتے تیار کھیتون کیطرف مایوسانہ نظر ڈالتے جانا اور بہت سے دنیا دارونکا تمام اسباب خانگی باہر لاکر رکھنا اور بے قابو پاکر آنسو بھر لانا۔ بلکہ ضعیف القلب عورات کے صدمۂ مفارقت نہ اوٹھا سکنے پر بے اختیار چیخ کا نکلجانا اور سب چیز کو چھوڑکر بقدر امکان اضطراب و پریشانی مین تھوڑے تھوڑے اسباب کا سر اور کمر پر لاد کرلے چلنا بکریونکا ممیانا۔ کتونکا بھونکنا۔ گدہونکا رینکنا۔ مردون کا اُچک اُچک کر پہاڑیونکی طرف دشمن کے خوف سے نظر ڈالنا۔ عورتونکا رونا۔ بیمارونکا کراہنا۔ بچونکا چیخنا۔ پناہ بخدا۔ وہ پُر دہشت اور سخت ہولناک اضطراب اور پریشانی کا سمان تھا کہ خدا کسی ملک کو نصیب نکرے۔ پُرامن مُلک کے نوجوان لوگ جنھون نے آغوش مادری مین چپ چاپ راحت و آرام سے زندگی بسر کی ہی اور جو جنگ سے صرف اسی قدر واقف ہین کہ وہ صرف تین حرفون۔ ج۔

ن - اور گ سے مرکب ایک لفظ ہی جو گاہے گاہے میدان قرطاس پر نظر آجاتا ہی وہ بیشک لڑائی کی تمنا کیا کرتے ہین لیکن اگر وہ کسی ملک کے انقلاب حکومت یا زمانہ جنگ مین مفتوحہ صوبجات کی تباہی اور بربادی کے دلخراش اسباب خطرناک حالات کو بچشم خود دیکھنے کا ایکمرتبہ بھی موقع پاوین تو ضرور ہی کہ قیام امن کو خدا کی سب سے بڑی دی ہوی نعمت اور بڑی برکت سمجھکر حاکم حقیقی کا لاکھ لاکھ شکر بجالاوین - غرضنکہ تمام سرحدی دیہات اور قصبات کے تمام وخاص باشندے گاڑیون اور گھوڑون پر اندیدیل جبطور سے بن پڑا لریسا کی طرف چلے جاتے تھے - اسوقت کا سین بالکل اس نمونہ کے موافق تھا جو بلینی نے پامپیائی کے شہر کے کوہ وسو ویس کی بربادی بخش آتش فشانی سے برباد ہونیکا دکھلایا ہی لریسا گو شہر ہی لیکن وہ بھی آدمیون اور جانورونکی کثرت سے ابل پڑا - چارہ نا پید اور خوراک نہایت کمیاب ہوگئی - شفاخانے زخمیونکی تعداد سے بھر گئے اور زخمیونکا ہر ہر گھنٹہ مین تانتا بندھ گیا - حکام نے دارالسلطنت ایتھنز کو سخت تاکیدی عرضداشت روانہ کی کہ فوراً قابلہ عورات اور جراحی کے سامان اور ڈاکٹر روانہ کئے جاوین آلات اور ادویات کی کوتاہی کا اس سے زیادہ کیا ثبوت ملسکتا ہی کہ غریب زخمی سپاہیون کے خستہ جسم مین بلا کلوروفارم سنگھائے نشتر بھونک کر ادہ تازہ زخمون مین انگلیان اور چمٹیان ڈالڈالکر گولیون اور گولون کے ٹکڑے نکالے جاتے تھے اور اونکی فریادوزاری کے کم کرنیکا کوی ذریعہ نہ تھا -

ترکی فوجونکی پیشقدمی کا منظر اور انکا چال چلن

یون تو ایک ہی رنگ کے یو نی فادم یعنی وردی اور ایک ہی شکل کی بندوق تلوار

اور بھریرہ دار نیزون سے مسلح فوج جہان بھی صف بستہ ہو نہایت پر رونق اور خوشنما معلوم ہوا کرتی ہے۔ لیکن ترکی فوج کا بالکل نئی وردی پہنے اور نئے نئے چمکدار نیزون اور تلوارون اور ماسر رائفل سے مسلح ہو کر نہایت ضابطہ استقلال اور پوری فرمانبرداری کے ساتھ سُرخ ٹوپیان اوڑھے ہوئے کوہستانی درّون سے گذرنا اور میدان مین منتشر ہو کر پھر ریگستانی سڑکون پر ایڈوانس مارچ کرنا دور سے ایک بڑے بھاری لہرتے ہوئے سانپ کی صورت پیدا کرتا تھا۔

Advance march.

سپاہی قومی اور وطنی جوش مین بھر کر اشعار رزمیہ پڑھتے ہوئے پہاڑون سے اُترتے تھے اور وقتاً فوقتاً فتحمندی کے گیت گاتے ہوئے آگے بڑھتے چلے جاتے تھے اونکی صورت اور وضع سے دلیری اور جنگجوئی کے آثار ٹپکتے تھے اور وہ اپنے سردارون کے احکام بجالانے مین ایسی چستی اور تیزی دکھلاتے تھے جنسے یورپ کے تمام شایستہ فوجون کو حیران کر دیا۔ کچھ یہی نہین کہ صرف حملہ آور فوج کے دستے مین جوشِ جنگ پیدا ہو جاتا تھا۔ بلکہ ہر درجے اور ہر طبقے کے افسرون۔ سپاہیون۔ اردلیون اور قلیون تک مین ایک طرح کا ولولہ اور زندہ دلی صاف صاف محسوس ہوتی تھی۔ کیا معنی کہ اردلی کے سوار جنکا کام صرف یہ ہوتا ہے کہ وہ ہیڈ کوارٹر سے کمانڈر انچیف کے احکام فوج کے بریگیڈیرون اور کمانڈرون تک پہونچاوین۔ اور اونکے جواب یا استفساری چٹھیان ہیڈ کوارٹر لیجاوین۔ جب اپنا لفافہ افسرون کو دیکر اونکے جواب کے انتظار مین کھڑے ہوتے تھے تو بجائے اس کے کہ وہ گولون اور بندوقون کی زد سے بچکر کھڑے ہون فوراً اپنے اپنے رایفل سیدھے کرکے دشمن پر فیر کرتے اور جب جواب ملجاتا تھا تب ہیڈ کوارٹر کو واپس جاتے تھے +

ایک عجیب واقعہ

۲۰ - تاریخ کی جنگ جدل مین یونانی توپخانہ نے بہت اچھی مشق دکھائی جسکی شانہ باری مین ایک عجیب اتفاق یہ ہوا کہ جسوقت البانیا رجمنٹ کا کمان افسر اپنے سپاہیون کو ایک یونانی مورچہ پر حملہ کرنے کو لئے جاتا تھا تو ایک گولہ جو یونانی توپخانہ سے اوس پر چلایا گیا تھا ٹھیک گھوڑے کے سر پر پڑا - گھوڑا فوراً ہلاک ہوا - اور افسر بلا کسی ضرر کے بچگیا ایسا اتفاق کم ہوتا ہے۔

جنگ ماٹی اور کرہیری کے تفصیلی حالات

ماٹی - یونانی حدود مین اُس رستہ پر جو درۂ ملونا سے ترناؤ کو جاتا ہی ایک جگہ کا نام ہے اور کرہیری ایک چھوٹی پہاڑی ہی جو قریب ۵۰ فیٹ کے بلند اور سو فیٹ کے طویل ہے اس پہاڑی کے پس پشت یونانی پیدل فوج علی الصباح آکر چھپ رہی جو حملہ آور ونکو نظر آتی تھی - یہ جمعرات کا روز اور تاریخ ۲۲ - اپریل تھی - سورج نکلتے ہی ایک عظیم الشان لڑائی شروع ہوگئی - صبح کے وقت ترک ۱۲ ہزار اور یونانی ۷ ہزار تھے - شام کے وقت مزید کمکی فوج بقدر پانچہزار یونانیون کی امداد کو پہونچ گئی لیکن وقت ضرورت پر نہ پہونچنے سے اُسکا آنا اس تاریخ بیکار رہا - پہاڑی کے مقابل یونانی پیادہ سپاہ نے قریب پاؤ میل کے فاصلہ پر خندقین کھودلی تھین - اور اونکے توپخانے پہاڑی کے دونون بازو اطراف پر قایم تھے - ترکون نے اول سوارون اور پیدلون نے جمعیت سے یکبارگی حملہ کیا لیکن باسانی پسپا کردیے گئے - اسکے بعد توپخانون نے آگ برسانی شروع کردی جو بجز تھوڑے تھوڑے وقفون کے برابر ۸ بجے صبح سے لے کر پانچ بجے شام تک جاری رہی ترکی توپخانون نے

اسقدر بم کے گولون کا مینہ برسایا کہ جس سے تمام کھیت اسطرح کھد گئے کہ شاید اس سال ہل چلانے کی ضرورت نہ رہی -

یونانی توپخانون مین تین سیدانی اور ایک پہاڑ کوہی توپخانہ تھا اونکی خوش قسمتی سے بلندی تو سفالی سے یونانی کملی فوجے جس مین ڈہائی ہزار آدمی اور دو کوہی توپین تھیں اترکر ترکون کے میمنہ پر گولہ باری مین شرکت کی گھنٹون تک ہوا مین شارپنیل گولون کے پھٹنے کی مہیب آواز گونجتی رہین - اور حسن اتفاق سے ترکی گولہ اندازون کے نشانون نے ایسی بیہم خطا کی کہ ایک ہزار گولون نے صرف بیس پچیس آدمیون سے زیادہ نہ ہلاک کیے - جنمین ایک افسر ہلاک اور تین زخمی ہوتے -

تین جو ترکی توپخانہ درہ لیگریہ مین لسپا ہوتا ہوا معلوم ہوا لیکن یونانی پہاڑ کوہی توپخانہ نے جو کہ میرو والی کی طرف آگ برسا رہا تھا ترکی توپچیون کو اپنی طرف متوجہ کرلیا اور باوجودیکہ ترکون نے اس جماعت پر گولون کا مینہ برسا دالا لیکن یونانیون نے حیرتناک استقلال اور ثابت قدمی سے اپنا کام جاری رکھا اورحالانکہ گولے اونکے گرد اور اونکے بیچ مین گرکر پھٹتے تھے لیکن نہ کوئی سپاہی چونکتا نظر آتا تھا اور نہ کوئی گھوڑا اچھلتا کودتا دکھلائی دیتا تھا -

مین بجے سپہر کے وقت چونکہ ترکی توپونکی آواز سواے لیگریہ کے اور کسی طرف سے نہ آتی تھی - اس لیے تمام یونانی توپخانون کے منہ بھی اسی سمت کو پھیر دیے گئے اور اس خیال سے کہ دشمن بہئیت مجموعی ملونا پہاڑ کے اس ڈھلاو پر مجتمع ہوگا توپون کی باڑھین مارنا شروع کرین - لیکن دشمن کوئی نادان دشمن نہ تھا اوسکی چالونکا اثر اوسکی جاے قیام سے ظفر مند بادشاہ کے اقبال کیطرح سو سو کوس آگے بڑھتا تھا - گو بظاہر یونان کے اس دشمن جان نے اپنے توپخانہ کو محفوظ مقام مین لسپا کردیا لیکن صرف اسی چال نے ترناو اور لریسا کی فتح کی بنیاد ڈالدی - یعنی کہ جب یونانی توپخانون نے پہاڑ کے ڈہلاو پر فوج کی موجودگی سمجھ کر اونکی

بارھین مارنا شروع کین تو فوراً پیادہ پلٹن جھپٹ کر پہاڑ سے نیچے اُتر پڑی اور درہ میں سے گذر کر ڈیلیریا گاؤن پر ٹھیک اسوقت قبضہ کرلیا جبکہ ایک یونانی کرنل دو کالم پیادون اور ۱۳ سکواڈرن رسالون کے ساتھ اس جگہ داخل ہونا چاہتا تھا۔ کرنل موصوف ترکون کی صورت دیکھتے ہی یہ جا وہ جا! اور بغیر ایک گولی چلائے کرشیری پہاڑی کی طرف ہٹ گیا۔ اتفاق سے اسی وقت کمانیر لوسفاکی نے بذریعہ ہیلوگراف لریسا کو تار بھیجا کہ ترک حالت بازدہ کر آگے بڑھنے کا بندوبست کر رہے ہین اور اس لئے فوراً عقب سے امداد بفوج نہ آئی تو راہ فرار مسدود ہوکر کل فوج یونانی محصور ہو جائے گی۔ بس ترکون کی اس ادنے حرکت نے مالٹی کے ہر دو میمنہ اور میسرہ افواج کو دھکا ڈالا۔ اور ہیڈ کوارٹر کے افسران نے عام طور پر یقین کرلیا کہ ترک دونون جانب سے گھوم کر مالٹی کی کل سپاہ کو ضرور محاصرہ مین کرلین گے۔ اس لئے صدر مقام لریسا سے جہان شہزادہ ولیعہد بہادر یعنی ڈیوک آف اسپارٹا مقیم تھے حکم نازل ہوا کہ تمام لشکر یونان مالٹی کو چھوڑ کر واپس آ جانے اور باوجودیکہ نپخلکی پلٹنین اور تین میدانی توپخانے معہ اس توپخانہ کے جسکی کمان براہ راست پرنس نکولس کے ہاتھ مین تھی مغرب سے پیشتر ٹرناؤ کی طرف مالٹی کی جانب آتے نظر پڑتے تھے۔ لیکن حکم فرار کے آنے کے بعد کون کسی کی سنتا ہے۔ کیونکہ جب سپاہ کو فتحمندی کا یقین نہین بلکہ اگر ظن غالب ہی ہوگیا ہو اور وہ صدر مقام سے کسی نامعلوم وجہ کے ساتھ فوری واپسی کا حکم پا وے تو خیال مین نہین آسکتا کہ اُسپر دشمن کا کسقدر خوف اور ہراس طاری ہو سکتا ہے اوسپر طرہ یہ کہ شام کا جھٹپٹا وقت۔ تاریکی بڑھی ہوئی اور کسیکا یہ مشہور کر دینا کہ ترک درہ بوغاز سے داخل ہوکر عقب سے راہ فرار مسدود کرنے والے ہین نہ اسقدر خوف اور دہشت کا باعث ہوگیا کہ بیان سے باہر ہے۔ یونانیونکی صفین ٹوٹ گئین کالم پھٹ گئے تمام میدان مین فوج تتر بتر ہوکر لریسا کی طرف نوکدم بھاگنا شروع ہوگئی نفسی نفسی کا

عالم تھا۔ کسی کو کسی کی خبر نہ تھی معلوم ہوتا تھا کہ کوئی خوش پوشاک یا کلغا نہ ٹوٹ گیا ہے
حکم ہونے کے وقت مختلف نمبر کی رجمنٹین کمپنیون مین منقسم ہو کر تمام میدان
جنگ مین پھیلی ہوئی تھین اور چونکہ حکم نہایت سخت اور بہ عجلت واجب التعمیل تھا اس
گھبراہٹ مین بجائے اسکے کہ ہر نمبر کی کمپنیان اپنی اپنی رجمنٹون مین شامل ہو کر راہ گریز
اختیار کرین۔ ایک عام انتشار کی حالت مین جہان جسکا سینگ سمایا اوسی طرف کو ہولیا
اور سب سے طرہ یہ ہوا کہ جب تمام پیادہ فوج اور سوار اور باربرداری کی گاڑیان اور خچر اور رسد کے
چھکڑے ٹرناؤ سے لریسا کو چلے جارہے تھے کہ یکایک شور برپا ہوا کہ ترکی سوار قریب
آپہونچے!! اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اندھیرے مین ایک کمپنی خوف مین دوسرے کی طرف
پھر پڑی اور پیشتر اس سے کہ افسر لوگ اونکو اس حرکت سے باز رکھین اونھون نے بیساختہ
اپنے عقب کی جانب بندوقون کے فیر کرنا شروع کردئے جسکا یہ نتیجہ ہوا کہ ۲ سپاہی قتل
اور ۱۲ زخمی ہوئے اور اس شرمناک طریقے سے تمام یونانی فوج مقامات مانی۔ لوسفاکی
اور کوہ الیاس سے اپنا اپنا مورچہ اور میدان چھوڑ چھوڑ کر ٹرناؤ کی طرف پسپا ہوگئے
اور ایک کثیر تعداد دشمن کی ٹرناؤ سے بھی گذر کر براہ راست لریسا کی جانب پیچھے ہٹتی
چلی گئی۔ لہذا بوجہ اس خوف کے کہ ٹرناؤ بہت جلد ترکون کے پنجہ آہنی مین آنیوالا ہے
جمعہ (۲۳۔ اپریل) کی رات کو تمام سپاہ اور باشندے اس جگہ کو چھوڑ کر لریسا کی طرف چلتے
ہوئے اور یہ کارروائی اس تیزی کے ساتھ عمل مین لائی گئی کہ سنیچر (۲۴۔ اپریل) کے روز
تمام سڑکین گرد و نواح کی بالکل سنسان پڑی تھین اور ایک متنفس بھی ادھر چلتا ہوا نظر
نہ آتا تھا۔

بہت سے باشندے جن کو ترکون کی قوت کا صحیح اندازہ تھا ہفتون پہلے سے
ٹرناؤ چھوڑ کر مع اپنے اسباب منقولہ کے لریسا چلے گئے تھے اور بقیہ اس فوجی بھاگڑ کے

ساتھ ایک رات میں ناکارہ ہو گئے۔ اور اس دہشت اور خوف کی وجہ یہ تھی کہ عام یونانیوں اور نیز غیر ملکی باشندوں کا پختہ خیال اسطرف تھا کہ ترک جن جن شہروں اور دیہات کو فتح کرلینگے انکو بغیر جلائے اور تباہ کئے نہ چھوڑینگے۔ حالانکہ یہ سب کمبختوں کا خیال اور وہم ہی وہم تھا۔ ترکوں نے جو کچھ انسے برتاؤ کیا انکی نظیر تاریخ عالم میں کم ملے گی۔

لریسا میں قتل از مرگ واویلا

حالانکہ لریسا ترناؤ سے دور ایسا محفوظ مقام تھا کہ وہاں یونانی فوج مستعدی کے ساتھ اپنے دشمن سے مقابلہ کے لئے تیاریاں کر سکتی تھی لیکن کمانڈر انچیف کی بے موقع دور اندیشی نے لریسا کے جنوب میں ایک دوسرا زبردست مقام فارسالہ ترکوں کا حملہ روکنے کے لئے تجویز کیا اور اس لئے لریسا کے باشندوں اور فوج مقیمین میں وہ اضطراب اور پریشانی اور مایوسی پھیلی جو ایک بادشاہت کے لئے نہایت ہی شرمناک اور قابل غیرت ہے۔

فوجیں سرحدی مورچوں سے پے درپے چلی آتی تھیں۔ سامان باربرداری اور سامان حرب یعنی میگزین کی گاڑیوں سے تمام سڑکیں اونکی کوچے پٹے ہوئے تھے تاکہ فارسالہ کی طرف روانہ ہوں۔

باشندے بڑے بڑے گروہوں کے ساتھ یکجا ہو کر شہر سے بھاگتے تھے اور اونکے ساتھ گاڑیوں اور ٹٹوؤں پر اسباب خانہ داری لدا ہوا چلا جاتا تھا۔ تندرست اور جوان لوگ اور نیز مسن مرد اور بیچاری عورتیں نہایت غمگین اور افسردگی کی حالت میں پا بہ پیادہ فارسالہ کی طرف اوٹھتے بیٹھتے اور گھسٹتے ہوئے چلے جاتے تھے

یہ منظر ایسا خوفناک تھا کہ سخت سے سخت تماشائی کا دل بھی اُن غریب الوطن حرماں نصیب یونانیوں کو اس خستگی بیچارگی اور سراسیمگی کے عالم مین اپنے وطن مالوف سے جدا ہوتے ہوئے دیکھکر بھر آتا تھا۔ خصوصًا انگلستان کے اُن اخبارونکے نامہ نگار جنکی ہمدردی کا کچھ ٹھکانا ہی نہ تھا جو واقعات قلمبند کرنے کی غرض سے ترکون کو چھوڑکر یونانی فوج کے ساتھ عرگ ابوہ مین جاکر شامل ہوئے تھے اونکا انصاف پسند دل اس خیال سے اور بھی بیٹھا جاتا تھا کہ افسوس یہ بیچارے یونانی ترکی جابرانہ حکومت سے خلاص ہوکر آج پھر سترہ برس کے بعد اونکے شکنجے مین دبنے والے ہین۔ دراصل یہ سارا قصور افسران فوج کا تھا جنکی ناعاقبت اندیشی۔ ناتجربہ کاری اور بزدلی نے فوج اور رعایا مین اسقدر بدامنی اور تشویش پھیلادی۔

بھاگڑ کے متعلق ایک انگریز والنٹیر کی نہایت دلچسپ داستان اور ۲۳ و ۲۴ کے معرکونکی تفصیل

ایک مضروب انگریز والنٹیر نے اخبار ٹائمز کے نامہ نگار کو شفاخانہ ایتھنز سے ۲۳ اپریل کی جمعہ والی بھاگڑ کی نسبت نہایت دلچسپ طریقے سے جو تفصیل بھیجی تھی اوسکا اس تاریخ مین نقل کردینا خالی از لطف نہوگا۔ اس والنٹیر نے اسی کشمکش اور دوڑ بھاگ مین ایک بھاگتے ہوئے کوتل گھوڑے کی لات کھائی تھی۔ جس سے اوسکی ایک ٹانگ سخت ماؤف ہوگئی اور وہ بیچارہ بمشکل تمام لاریسا پہونچا اور وہان سے بدقت تمام براہ وولو پہونچکر وہان سے براہ کشتی ایتھنز مین داخل ہوکر شفاخانہ مین جا پڑا۔ اُس نے لکھا کہ :-

"غیر ملکی امدادی جماعت (جسمین انگریز والنٹیر بھی شامل تھے) بمقام لُرِسا ۲۱- اپریل کی رات تک بارکون مین تقیم ہے۔ اور چونکہ انکو لُرِسیا مین خالی پڑے پڑے ایک ہفتہ ہو چکا تھا اس لئے طبیعت مین بے صبری اور اضطراب پیدا ہو گیا تھا کہ کب حکم ہو اور کب سرحد کی طرف بڑھین۔ چنانچہ خدا خدا کر کے ۱۱- اپریل کی رات کو نصف شب گذرنے وقت انکو کوچ کرنے کا حکم ملا اور وہ نہایت شادان اور فرحان بلا کسی خیال کے کہ کہان جا رہے ہین برابر بڑھتے چلے گئے یہانتک کہ یونانی سرحد پر میلسونہ پر بانی کے قریب صبح ہوتے ہی جا پہونچے۔ سڑک لُرِسیا سے سرحد تک برابر اسقدر ناکارہ اور ناہموار تھی کہ چھوٹے چھوٹے پتھرون اور سنگریزون پر چلتے چلتے ایک بھی ایسا نہ تھا جسکے پاؤن چھالون سے بھر نہ گئے ہون بلکہ بہت سے لوگ تو ایسے پست ہو گئے تھے کہ دوسرا قدم بھی نہین اوٹھا سکتے تھے اور اس لئے راستہ مین کچھ یہان اور کچھ وہان سڑک کے اِدھر اُدھر پڑ رہے۔

۲۲- اپریل روز پنجشنبہ کو دن نکلتے وقت وہ لوگ ایک مقام پر پہونچے جو یونانی مورچہ ھالٹ کے بائین طرف واقع تھا اونکے پہونچنے کے تھوڑی ہی دیر کے بعد ترکی توپخانون سے آگ برسنا شروع ہو گئی۔ غیر ملکی امدادی جماعت خوش نصیبی سے چند پہاڑیون کے پس پشت نہایت محفوظ مقام مین متعین کی گئی تھی۔ ترکی بم کے گولے اوپر سے برابر گذر رہے تھے اور عقب مین گر گر پھٹتے تھے۔ ۲۲- اپریل کو تمام دن برابر گولون کی لڑائی مین گذرا۔ ایک بھی فیر بندوق کا نہوا۔ ہم کو تعجب ہوتا

تھا کہ افسر اسقدر کیون مارے جاتے ہین یعنی یہ امر لازمی طور پر واقع ہوتا تھا کہ ہر چھ یا سات مقتولین مین ایک یا دو افسر ضرور شامل ہوتے تھے شام کے وقت پیادہ پلٹنون کی رجمنٹ نہایت مضبوط اور محفوظ مقامات مین متعین کی گئی اس لئے کہ رات کے وقت ترکون کی جانب حملہ کا گمان تھا۔ اندھیرا پڑتے ہی گولہ باری بند ہوگئی۔ اور ہم کیمپ مین واپس آئے۔ کیمپ مین سنگریزونکا قدرتی فرش اور نیلے مرصع آسمان کا بہت بڑا خیمہ نصب تھا۔ سب اُسی ایک فرش پر کمبل بچھا اور اُسی ایک نیچرل خیمہ اطلسی کے سایہ مین ایسے آرام سے آکر لیٹے کہ صبح کے وقت سردی اور اینٹھن کے مارے اٹھنا چاہا تو بیٹھنا تک محال ہوگیا۔ بدن بجلی زمین پر اکڑ گیا اور سارا جسم سردی کے اثر سے کانپنے اور تھرانے لگا۔

رات مین دو دفعہ الارم دیا گیا کہ ترک پیادہ فوج پر حملہ آور ہوئے۔ پہلے حملہ کے جواب مین بڑی تیزی سے کام لیا گیا یعنی ذرا دیر مین بیس ہزار کارتوس خالی کردئے گئے اور دوسری مرتبہ بھی ترکون کو پسپا ہونا پڑا۔

جمعہ کی صبح تک ہماری مورچہ بندیون اور عام حالت مین مطلق فرق یا تبدیلی کسی طرح کی واقع نہوئی تھی لیکن بقول پرانونکے "جسوقت شاہ خاور شعاعونکا تاج سر انور پر رکھکر تخت مشرق پر بصد آب و تاب جلوہ گر ہوا" وہی کل والی توپونکی لڑائی شروع ہوگئی لیکن اس مرتبہ کی گولہ باری یونانیون کا زیادہ نقصان نہ کرسکی اور سہپر تک ہمنے برابر اپنی اپنی جگہون کو بدستور قایم رکھا۔ البتہ سہ پہر کے بعد ترکون نے

اسقدر کامیابی حاصل کرلی کہ ہمارے مقابل جو پہاڑیاں واقع تھیں اونپر کسی
نہ کسی طرح قابض ہوگئے۔ ہم دیکھتے تھے کہ سواروں کے رسالے برابر حملہ کرتے
ہیں اور پیچھے ہٹ جاتے ہیں لیکن بوجہ فاصلہ بعید کے صاف معلوم ہوتا تھا
کہ اونکے بڑھنے اور ہٹنے سے کیا نتیجہ پیش آتا ہے۔ اسمیں شک نہیں کہ ترکوں
کو مقابل کی پہاڑیاں ملجانا ہمارے حق میں بہت بڑا اثر رکھتا تھا اور اس لئے
ہمنے اپنے دلمیں طے کرلیا کہ آج رات کو یا تو میدان دینگے یا لینگے۔

چنانچہ شام کے قریب ترکوں نے ہماری پیدل سپاہ پر بم پھینکنا شروع کئے
اور اس سے مجبوراً اُسکو اپنی جگہ چھوڑنا پڑی۔ میں یقین کرتا ہوں کہ ہمارے
جرار سپاہیونکی تعداد دس ہزار تھی لیکن ترک مقابل میں ۲۵ ہزار سے کم نہ تھے
رات ہونے سے پہلے ہم لوگ تو یہ جانتے تھے کہ بغیر سخت ترین نقصان
جان و مال اوٹھائے اپنے مورچے قائم نہیں رکھ سکتے لیکن تب بھی نہایت
اطمینان سے فتح کی امیدوں پر بیٹھے ہوئے تھے کہ ایکا ایک یہ
سبھوں کو ذرا اندھیرے پیچھے ہٹنے کا حکم ملا۔

ہم سمجھے کہ ترکی مورچوں پر !! کیسی غلطی تھی ! وہ حکم آگے کی طرف
مارچ کرنے کا نہ تھا بلکہ پیچھے ہٹنے یا ایک طرف کو یکدم بھاگ جانے کا تھا
اسکے معنی یہ ہوئے کہ بلا ایک گولی چلائے نہایت بزدلی کے ساتھ دشمن کے
سامنے سے بھاگ جانے کی ہدایت تھی۔ تاریکی ہونے پر پسپا ہونا شروع کیا
گیا اور کل فوج دشمن کیطرف پشت کرکے ترسیا کی جانب چل پڑی۔ دس
بارہ میل تک یہ بازگشت نہایت باقاعدہ اور امن و امان سے ہی لیکن
بہت سے لوگ دن رات کام کرتے کرتے آرام کے وقت بھاگنے سے نہایت

خستہ اور کمزور ہو گئے تھے۔ اہل برطانیہ کے دل اس واقعہ سے قریب قریب
ٹوٹ گئے وہ رات کے وقت بھاگنے سے لڑنا بہتر سمجھتے تھے۔ لڑسیا صرف
چند میل باقی تھا کہ کسی نے یہ شور مچایا کہ "ترک آپہونچے" یہ سننا تھا کہ
سپاہیوں نے ٹوٹ ٹوٹ کر بلا خیال اس امر کے کہ اونکے پیچھے اونھیں کے
ہموطن سپاہی ہیں فیر کرنا شروع کردئے۔"

فیر ہوتے ہی ہر شخص نے اپنے آپ کو وحشتناک ترک کے پنجوں میں گرفتار سمجھا اور اس خیالی
خوف سے کانپ کر تمام دنیا میں اپنی اور اپنی قوم کی فضیحت کی کہ توبہ ہی توبہ۔ مارے
ڈر کے سوار اور توپخانہ والے پیدل سپاہی۔ گھوڑے۔ گاڑیاں خچر اور ٹٹو۔ ایک پر ایک
ٹوٹ پڑے اور وہ گھسڑ پسڑ مچی کہ توبہ ہی بھلی۔ سوار پیدل پر اور پیدل پہیوں میں
اور پہیے گڈھوں میں۔ ادھر سے گھوڑا بھاگا ادھر سے ٹٹو بھڑکے۔ پیچھے سے دن
فیر ہوا۔ اور سواروں کے گھوڑے بگڑ کر اوچھلتے کودتے لاتیں پھینکتے کچھ پیادوں کو کچلتے
ہوئے گاڑیوں میں جا اٹکے۔ کچھ کھیتوں کی طرف دوڑتے پھرے۔ اندھیری رات۔
نہ دوست کی شناخت نہ دشمن کی پہچان۔ ادھر سے ترک آگئے آگئے کا شور ادھر سے
جانوروں کے بیساختہ دوڑنے کی پکار وہ قیامت خیز نمونہ تھا جسکا پورا خاکہ لفظوں میں کھنچ
نہیں سکتا۔

کپتان برج نے (جو انگریزی دلیروں پر سردار تھے) انگریزوں کو حکم دیا کہ وہ ایک لائن
باندھ کر چلیں اور انمیں سے ایک درجن شخصوں نے یہ حکم سنا فوراً تعمیل حکم کی
لیکن مجبور!

"جب ہی کہ ہمنے ایک صف بنا کر آگے بڑھنا چاہا کہ فراریوں کے ایک وحشتناک
مجمع نے دھکیل کر فوراً پھر ہم سب کو تتر بتر کردیا۔ میں نے دیکھا کہ شخص

نفسی نفسی کے حال مین مبتلا تھا ہر متنفس اپنے بچاؤ کی تدبیر مین کسی کوشش کی
کمی نہ کرتا تھا (خوف اسقدر غالب تھا گویا موت کا پنجہ ہر ذیحیات کو مجسم تصور
مین سامنے نظر آتا تھا) یہ پرآشوب حالت دیکھکر مین نے بھی دوراندیشی سے
کام لینا شروع کردیا اور ہلکا ہونے کی غرض سے اپنے کمل۔ واٹر پروف
تلوار اور کارتوس ان سب کو پھینکدیا اور صرف ایک رفل اور کارتوس کی پیٹی
جسمین ساٹھ عدد کارتوس بھرے ہوئے تھے اپنے قبضہ مین رکھے مفرورین کی
دھکا پیل سے ہم سڑک سے اسقدر دور جا پڑے کہ + + + + + +
پھر کسی طرح سڑک کا ملنا ممکن ہوا اور برابر کوہستانی قطعات + + +
اور بھری ناہموار زمین پر پانی سے بھرے ہوئے کھیتون سے گذرنا پڑا۔
اس کشمکش مین مین بھی بہزار خرابی چند جگہ گرتا پڑتا بڑھتا ہوا چلا گیا یہانتک کہ
ٹریسا صرف ایک میل رہگیا۔ اسمقام پر ایک آفت ناگہانی نازل ہوئی یعنی
ایک بھڑکے ہوئے گھوڑے نے جو بے سر و پا عام شورش سے بھاگتا پھرتا تھا
مجھے اس زور سے لات ماری کہ مین ایک خشک نالے مین جاگرا مجھکو سخت
اور چوٹ محسوس ہوئی لیکن وہان پڑے رہنے کے یہ معنی تھے کہ یا تو توپ کے
گولہ کا مزہ چکھا جاوے یا سوارون اور کوتل گھوڑون کی ٹاپون مین اپنے آپ کو
روندھا جائے۔ اس لیے مین ہمت باندھکر اٹھا اور چونکہ چوٹ ابھی گرم تھی
گھسٹتا ہوا ٹریسا جا پہونچا۔ وہان دیکھا تو وہ عالم شہر آشوب تھا کہ دیکھا نہ جا
آدمیون اور سپاہیونکی کثرت نے مجھے بے قابو کردیا اور بالآخر بہت سے
فوجی آدمیون کی رَو مین محض بے اختیارانہ طور پر ایک شراب فروش کی دوکان
پر جا پڑا۔ موقع اچھا تھا کہ تھوڑی سی بیئر یا شراب خرید سکا۔ بعدہ اوس

اس دوکان کو چھوڑ کر پھر سڑک پر ہولیا اور ایک دروازہ کھلا دیکھ کر اندر داخل
ہوا۔ وہ ایک گلی سی تھی چونکہ چوٹ اور دوڑ دھوپ کی وجہ سے بالکل ہی بیجان
ہوگیا تھا اس لیے وہین گر کر سو گیا۔ بعد چند سے آنکھ کھلگئی تو دیکھا کہ اب
پیر کا ہلانا ناممکن ہے۔ حسن اتفاق سے مین نے دیکھا کہ ایک انگریز نامہ نگار دروازہ
مین کھڑا ہے وہ میرے حال سے واقف ہوکر فوراً ایک سرجن کو بلانے گیا لیکن
ذرا ہی دیر مین وہ گھوڑا بھگاتے آپہونچا اور کہا کہ ترک قریب آپہونچے۔ اب زیادہ
یہان قیام کرنا محال ہے مین اوسکو گھوڑے کی گردن سے لٹک کر روانہ ہوا ورستہ
مین ایک اور انگریز نامہ نگار بائیسکل پر سوار ملا اوس نے فوراً اپنی مشین پر مجھے
سوار کردیا اور اسطرح صرف ایک پاؤن سے بائیسکل چلا کر ریلوے اسٹیشن تک
جانا ممکن ہوا۔ اسٹیشن سے میرے ہمراہی انگریزون نے مجکو چھوڑ کر خیرباد کہی اور
واقعی اونکی دعا میرے حق مین مفید پڑی اس لیے کہ یہ بڑی بھاری خوش نصیبی
تھی کہ مجھ سا لاچار اور بیبس شخص ریل گاڑی مین بیٹھ سکے اس لیے کہ اسٹیشن جیسا اس
وقت وحشت اور پریشانی کا منظر بنا ہوا تھا اوسکی نظیر ملنی مشکل ہے۔ سپاہی اور
عہدہ داران فوجی اور ملکی عورتین اور بچے از حد شور مچا رہے تھے اور ٹرین مین
بیٹھ جانے کی غرض سے اپنا سر دے دیتے تھے۔ مرد نہایت بزدلانہ طریق سے
برتاؤ کر رہے تھے۔ مین نے بچشم خود دیکھا کہ افسرون کے لیے جگہ کرنے کی غرض سے
عورتون اور بچون کو کھینچ کھینچ کر گاڑیون سے باہر پھینک دیا گیا۔ بہت سے فوجی
عہدہ دار جنکو اسٹیشن کی حفاظت کے لیے مامور کیا گیا تھا بجائے اسکے کہ پلیٹ فارم
پر رہین اور اس عالم شور و شغب کے فرو کرنے مین کچھ مدد کرین گاڑیونکی چھتون پر
کود کود کر جا بیٹھے اور غضب یہ ہوا کہ اونکے ہمراہیون نے جو گاڑی پر نہ چڑھ سکے

اپنے دوستون اور ہم پیشہ سپاہیون کو جو اوپر چڑھ گئے تھے گولیون سے ہلاک یا
زخمی کیا۔ اسکے جواب مین اوپر والون نے نیچے والون کے گولیان مارین اور اسکی
کشت وخون کی گرم بازاری مین ٹرین وولو کی جانب روانہ ہوگئی۔ اسوقت
اُن لوگونکی آہ وزاری اور مایوسانہ اضطراب جو اسٹیشن پر رہ گئے تھے دکھلائی
دیتا تھا۔ اور خصوصاً اونکے اضطراب کا وہ وقت جبکہ شہر کے ایک سمت گولیون
کے چلنے کی آوازین سنائی دین جس سے ثابت ہوا کہ ترک شہر میں آپہونچے۔ یہ کچھ
معرض بیان مین نہین آسکتا۔ بہت سے افسر اور سپاہی فارسالا جانے
کی غرض سے ویلسٹنو مین اوتر پڑے۔ جب ہم وولو پہونچے تو دیکھا کہ ایک ہزار
آدمی جمع ہین کہ اپنے دوستون اور عزیزون کے مرنے یا زخمی ہونے کے
حالات دریافت کرسکین۔ مین فوراً اس اسٹیشن کو روانہ کیا گیا اور فقط مجکو وہین
ملتے جنکے ذریعے سے مین اُس مہربانی اور آرام کا شکریہ ادا کرون جو مجکو وہان میسر ہوا

یونان اور اپنے ہاتھون اپنا نقصان

بموجب حالات مذکورہ بالا اُس نقصان کا صحیح اندازہ کرنا جو اس تاریک رات کے خوفناک
گھڑیون مین واقع ہوا نہایت مشکل ہوتا ہے۔ ایک دوسرے پر آپس مین فیر کرنے اور گاڑیون
اور آدمیون کے بوجھ سے کچلے جانے سے جسقدر لاشین دستیاب ہوسکین اونکی تعداد
پانچسو اور چھ سو کے درمیان تھی۔ بہت چونکہ گاڑیون کے گرنے اور ایک دوسرے مین
پھنس جانے اور اُس مین سے اسباب خانہ داری سامان خوراک اور ذخیرہ جات کے برباد
کے نکل پڑنے سے رک گیا تھا اس لئے انکی بابت کچھ نہ سمجھتا تھا اور جانوران باربرداری
اونکے ساتھ پہونچ کر آ بچھتے تھے اور گھبرا کے ہوئے گھوڑے چارون طرف بھاگ گئے تھے۔ اور دقت

فیرونکی آواز سنکر اور فیر کرنے والون کو ترک سمجھ کر سپاہی اپنے ہی آدمیون کو گولیان مارتے تھے اس لئے اس عام ہلچل اور آشوب کا کوئی اندازہ نہین ہو سکتا۔ اور چونکہ نامہ نگار خود اس بلا مین مبتلا تھے اس لئے وہ سب حال نہ لکھ سکے اور جو کچھ اونھون نے لکھا وہ قابل تحسین اور انگریزی قوم کی ہمت و جرات کا اچھا ثبوت ہے۔

اس عام گڑبڑ مین افسرونکا برتاؤ بالکل بزدلانہ اور سپاہیونکی مانند رہا وہ انتظام کرنا بھول گئے اونکے جسمون پر رعشہ پڑ گیا۔ اونکے دماغ ترکونکی آمد کی پکار سنکر بالکل اپنی جگہ سے ہل گئے۔ انکو سوائے اپنی جان بچانے کے اور کوئی چارہ نظر نہ پڑا۔ اور غالباً باضابطہ بھاگ کر سب سے پہلے لریسا مین وہی داخل ہوئے۔ ہان ان سب مین ایک کرنیل جسکا نام میرومی کیلس Marommichalis تھا اس نے ضرور کچھ ہمت کی یعنی وہ تھوڑی دور تک لوٹ کر آیا اور امن قایم کرنے کی غرض سے بہت کچھ چیخا چلایا۔ لیکن نقارخانہ مین طوطی کی آواز کون سنتا تھا اوسکی ایک نہ چلی اور مجبور ہوکر لریسا کی طرف آخر کار وہ بیچارہ بھی بھاگتا نظر آیا۔ اس معرکہ مین یہ بات قابل نوٹ کرنے کے ہے کہ غیر ملکون سے والنٹیرون نے غالباً کوئی فیر نہین کیا اور نہ وہ اسقدر مضطرب یا مخبوط الحواس ہوئے جسقدر کہ یونانی

خاتمہ محاربہ ٹرناؤ اور ادہم پاشا کا

ٹرناؤ

تفصیلاً ذکر ہو چکا کہ یونانی فوج اور رعایا ترکون کے خوف سے ٹرناؤ چھوڑ کر بحید پریشانی اور گھبراہٹ کے عالم مین لریسا کو بھاگی۔ وہ ۲۳۔ اپریل ۱۸۹۷ء روز جمعہ وقت شب کا واقعہ ہے اور اس سے ۲۴۔ اپریل کی صبح کو سنیچر کے روز عساکر عثمانیہ بلا کسی مزاحمت اور روک ٹوک کے ٹرناؤ مین داخل ہو گئی۔ مارشل ادہم پاشا نے قصبہ مین داخل ہوتے ہی

اول جو کام کیا وہ ایک اجراء حکم تھا جسکی رو سے ممانعت کی گئی کہ کوئی شخص ہرگز نہ جلائی جاوے اور نہ مشعل لیجائے - اونھون نے ایک گورنر مقرر کیا اور تمام گرجا گھرون - کھلی ہوئی دوکانون کشادہ دروازے کے ہو رو جنکو باشندے ویسے ہی چھوڑ کر بھاگ گئے تھے سنتری مقرر کئے تاکہ ایک حبہ کسی کا نقصان نہونے پاوے - اسی روز ادہم پاشا کو خبر ملی کہ یونانی جنگی جہازون سے جنھون نے کٹرینا پر گولہ باری کی تھی - یونانی سپاہی اترنا چاہتے تھے لیکن وہ ایسا کرنے سے باز رکھے گئے اور چند چھوٹی کشتیان انکی غرق کردی گئین - ۲۴ - اپریل کو ایک یونانی بھی ترکی سرحد پر باقی نہین رہا اور مطلع بالکل صاف ہوگیا -

سو قیدیونکی گرفتاری اور انکے ساتھ ترکی افسر کا سلوک

صبح کے وقت سو قیدی گرفتار ہوکر آئے انمین سے ایک شخص ترکی افسر کے حضور مین لایا گیا وہ اسقدر خوف زدہ تھا کہ برابر تھرتھر کانپ رہا تھا اور دہشت سے ایک بات بھی اوسکی زبان سے نہ نکل سکتی تھی پہلی بات جو وہ گڑگڑا کر کرسکا یہ تھی کہ :-

"اوسکی جان امان مین رہے" اور اسکو قتل سے محفوظ رکھا جاوے - ترکی افسر نے جواب دیا کہ "اے شخص تو کیون اسطرح ایسی منت والتجا کرتا ہے تو تو جنگی قیدی ہے - ہم لوگ جنگی قیدیون کو جان سے نہین مارتے ہین -"

اسپر قیدی ذرا ہوش مین آیا اور اس نے عرض کیا کہ یونانی فوج مین تو یہ بات زبان عام ہے کہ ترک قیدی کو فوراً ٹکڑے ٹکڑے کرڈالتے ہین - یہ سنکر افسر موصوف نے دوبارہ اسکی تسکین کی اور اس بیچارہ نے نہایت ممنونی اور قابل رحم شکرگذاری کے ساتھ انکی عنایت وکرم کا شکریہ ادا کیا - سردار ممدوح نے اسکو سگریٹ دئے اور قہوہ پلایا اور حکم دیا کہ فوراً اسکو لیجاکر کھانا کھلایا جاوے -

کوچ کرتے وقت گاتے ہوئے چلتے ہین اور اسی لئے ناممکن تھا کہ اونکو خاموش کیا جائے
یونانی اس عادت سے ناواقف تھے ایک گھنٹہ کے اندر یونانی صفین اولٹ
دیجاتین لیکن اونھون نے اونکے گیتون کی آواز سن لی اور اس لئے یونانی سب
کے سب کرتاسین ہل چل پڑ گئی اور عام طور پر کل فوج کو واپسی کا حکم دیا گیا اور یہ
کارروائی اس سرعت سے عمل مین لائی گئی کہ صبح کے وقت جب ہم کیمپ مین داخل ہوئے
تو ایک یونانی بھی ہمکو وہان نظر نہ آیا البتہ کوہ شیپانہ کے سنگین مورچہ کو یونانی
دستہ فوج نے ابھی تک قبضہ مین کر رکھا تھا جسکا اثر درہ ملونا پر پڑسکے۔
اس مورچہ پر صبح ہوتے وقت حملہ کیا گیا اور چونکہ ان سپاہیون کو یونانی فوج کی فراری
کی خبر ابھی ملی اس لئے اونھون نے بہت کم مقابلہ کیا اور نہایت تعجیل کے ساتھ
اس جگہ کو چھوڑ کر اپنے ہمراہیون سے ملاقی ہونے کی غرض سے لریسا کی طرف
بھاگ گئے اور اسطرح ٹرناؤ کے لینے مین بھی اب کوئی روک نہین رہی اور ہم
بلا مزاحمت فوراً قصبہ مین داخل ہوگئے۔ لاریسہ ترناؤ سے دو گھنٹہ کی مسافت پر واقع ہے

یونانی ہزیمت کی دلچسپ کیفیت زبانی دوسرے کاسپانڈنٹ کے

(لندن ٹائمز اور ریوٹر کے نامہ نگارونکا بیان پھیلانا)

ٹرناؤ اور کسک لار کی سڑکون کے اتصال پر فراری فوج کے دونون ڈویژن بیشمار صفون مین
منتشر ہوکر کھیتون اور راستون پر ہر دو جانب جمع ہوگئے شور و غل مچنے لگا۔ مایوس اور
ہمت باختہ سپاہی اپنے افسرون کے لعن طعن اور سب و شتم مین اپنا اپنا کسل راہ بھول گئے اور
ہزیمت گویا ایک طرح کی شکست ہوگئی۔
" نامہ نگار لکھتا ہے کہ ہماری گاڑی ان مایوس مردون اور چیخنے والی عورتون اور

روتے ہوئے بچوں اور گھوڑوں اور خچروں میں جو بھاری بھاری بوجھ سے لدے ہوئے آہستہ آہستہ چل رہے تھے یا کسی اچانک شور وغل سے کود کود پڑتے تھے راستہ نکال رہی تھی کہ یکایک اس بدحواس ہجوم لشکر میں عقب سے ایک بڑا شور مچا کہ "ترک ہم پر آ پہونچے۔" "ترک ہم پر آ پہونچے" اور کسی شخص کو اتنا موقع نہ ملا کہ حقیقت حال دریافت کرنے کی کوشش کرتا۔ اتنے میں خندق سوار بائیں طرف نظر آئے جو سرپٹ گھوڑے دوڑاتے ہوئے "بھاگو بھاگو" اور "ترک آئے" کا جھوٹا نعرہ مارتے ہوئے بڑی تیزی سے گزر گئے۔

رات کی تاریک اور خاموش فضا میں خوف زدہ لوگوں پر یہ نعرے ایسے محسوس ہوئے جو ہمیشہ قوت حافظہ میں برقرار رہیں گے۔ اس آواز کے ساتھ ہی بڑی ہل چل مچ گئی۔ جانور و نیز گھوڑے پڑنے لگے۔ سپاہی عورتیں اور بچے ہر طرف کو بھاگنے لگے۔ یہاں تک کہ بیشمار آدمی اس بھاگڑ میں کچلکر مر گئے۔ تمام گاڑیاں اولٹ گئیں۔ بعض کا ٹوٹ کر چورا ہو گیا۔ اور اس عالم انتشار میں خچر بیل پھنسے۔ اور توپ بارود کی گاڑیاں اور ہر قسم کا سامان اس اندھیری رات میں گڈمڈ ہو گیا۔

وہ لکھتا ہے کہ ہماری گاڑی کے قریب دو پیدل سپاہی نمودار ہوئے جنکے چہرہ پر خوف کے آثار نمایاں تھے وہ بیساختہ گاڑی کے پائیدان پر کود پڑے ہمنے انکو روکنے کی کوشش کی جس پر ایک شخص نے اپنی بندوق چھتیائی۔ لیکن ایک طرف بوجھ زیادہ ہو جانے سے گاڑی ٹوٹ گئی اور اوسکے پرزے پرزے ہو گئے ہم سب نیچے آ رہے اور میری ٹانگ ٹوٹی ہوئی کمر میں الجھ گئی جس سے بمشکل تمام میں نے خلاصی پائی۔ اتفاقاً ناظر کا نامہ نگار ملگیا اور ہم سب تاریکی

کے سمندر مین غرق ہوکر ایک دوسرے سے جدا ہوگئے اور اسوقت ایک عام
کھلبلی پڑگئی۔ خوف زدہ سپاہیون اور مسلح کسانون نے فیر کرنا شروع کر دیا۔
آگے پیچھے دا ہنے بائین گولیان چلنے لگین اور اسقدر شور و شغب اور غل غپاڑہ
ہوا کہ کان پڑی آواز نہ آتی تھی۔ وڑہ شبکا کی لڑائی مین اور عین معرکہ پلونا کی
گرماگرمی مین مین موجود تھا لیکن مین نے کبھی ایسی وحشیانہ تفنگ اندازی نہین
دیکھی کہ تمام میدان شعلون سے بھر گیا۔ بیسیون آدمی ہم کو روندتے ہوئے
گذر گئے اور جب مین اوٹھا تو دفعتہً ایک اڑیل تگول سپاہی نے دوڑکر مجکو اپنی بندوق
کا نشانہ بنایا اور تین انچ کے فاصلہ سے میرے سر مین گولی ماری مگر مین معاً
زمین پر لیٹ گیا اور اسطرح اپنی جان بچائی۔ وہان سے مردون - قریب المرگ
جانورون اور عورتونکی لاشون کو ڈھونڈتا ہوا سڑک پر واپس آیا۔ منظر نہایت
ہولناک تھا۔ راستہ مین گولی بارود کے صندوق منتشر پڑے ہوئے تھے۔
جابجا ٹوٹی ہوئی گاڑیان۔ اسباب فرنیچر۔ بچھونے اور کمبلون کا ڈھیر لگا ہوا تھا
اور گھوڑونکی ٹاپون سے اونکی دھجیان اوڑ گئی تھین۔ خالی گھوڑے اِس بھاگتی
ہوئی جماعت مین بے تحاشہ دوڑتے تھے اور توپون اور اونکی میگزین اور گاڑیون
اور چھکڑون سے رستہ بند ہو جانے کی وجہ سے جگہ جگہ اٹک کر اور بھڑکتے تھے۔
سوار اور پیادے تیز چلنا چاہتے تھے لیکن وہی رکاوٹین اونکے سد راہ ہوتی
تھین۔ جن لوگون کے گھوڑے گم ہوگئے تھے وہ اونکے گھوڑون کی فکر مین تھے
جنپر دوسرے لوگ سوار تھے اور بعض وقت زبردستی چھین کر غائب ہو جاتے تھے
بعض یونانی افسر بڑی مستعدی سے اِس ہنگامہ کے فرو کرنے کی کوشش کرتے
تھے۔ اور اکثر خوف زدہ سپاہیونکی طرح بھاگتے پھرتے تھے۔ افسرونکی تھیرو

ٹھیرو کا کوئی اثر مرتب نہیں ہوتا تھا۔
جاین جو اس حواس باختگی کے باعث ناحق ضایع ہوئین اونکا تخمینہ پانچ اور چھ سو
کے درمیان ہے۔ ایسی ہی بھاگڑ اسوقت واقع ہوئی جبکہ آریسا کو خالی کر دینیکا
حکم دیاگیا۔ (اسکا مفصل ذکر اوراق سابق مین لکھا گیا۔ مولف)
بھگوڑون نے فرسالا اور ڈومولو جاکر پناہ لی۔ ترکون کو خود حیرت ہوئی کہ دشمن
بغیر مقابلہ کے کیون فرار ہوگیا۔"

یونانی کرنل اسمولنسکی

اگر یونانی ان معرکون مین گھبرا نجاتے تو نتیجہ جنگ کیا ہوتا؟

اسکا جواب گو سہل نہین ہی تاہم صورت معاملات پر اور نقشہ مقامات جنگ اور حسبِ حالات
سے جو لڑنے والے ماہران فن جنگ نے قایم کی ہی وہ یہ ہی کہ اگرچہ ادھم پاشا نے اعلیٰ ترین مسائل
اصولون پر نقشۂ جنگ جمایا تھا اور وہ بے انتہا خبرداری اور خبرگیری کے ساتھ اپنا ایک
کام انجام دیتے تھے۔ مگر یونانیونکے پاس بھی لشکر اور افسرون کی نہ تھی اگر تھی تو دلیری
اور ہمت مردانہ کی کوتاہی تھی بلکہ وہ نہایت محفوظ کوہستانی مورچون اور ناقابلِ گذار
درّون مین سنگی اور آہنی اڑگڑون اور پشتون کے پیچھے پناہ گزین تھے اونکا ایک
گولا ترکون کے پچاس گولون کا جواب رکھتا تھا۔ مگر محض قدرتی پشتے اور مصنوعی اڑگڑے
غنیم حملہ آور کی پیشقدمی کو نہین روک سکتے تھے۔
مالی سے ڈبلیلر تک ترکون کی بائیس توپین دو ہزار پیادے اور تین ہزار سوار تھے اور
اوس کے مقابل مین یونانیونکی ۳۶ توپین ۸ ہزار پیادے اور پانچ ہزار سوار موجود تھے
اگر اونپر ترکونکا اسقدر رعب نہ چھاگیا ہوتا تو شکست کھاتے لیکن نہ اسقدر جلد کہ چار دن

مین درہ ملونا سے نکال باہر کردئے گئے۔ ترناؤ مین آکر دم نہ لینے پائے تھے کہ مایوسی نے وہان بھی نہ ٹھہرنے دیا اور لوکدم لریسا کی طرف بھاگنے پر مجبور کردیا۔ پھر لریسا ایک ایسا زبردست اور مضبوط قلعہ بند مقام تھا کہ ایک مدت کے سخت محاصرہ کے بعد ادہم پاشا کے قابو مین آسکتا لیکن بغیر اس کے کہ مدافعت اور مقاومت کی غرض سے ایک گولی بھی چلائی جاتی کل یونانی فوج منتشر او پریشان ہوکر عالم دیوانگی مین لریسا ایسے محفوظ مقام کو بھی چھوڑ کر بھاگ کھڑی ہوئی اور ترک بآسانی آدھی تھسلی کے مالک ہوگئے۔ یہ بھاگڑ کل فوج کے حق مین مہلک ثابت ہوئی اس لئے کہ اوسکا ڈویژن کرنیل اسمولینسکی کے ماتحت جو جانب جنوب معین تھا ابتک درہ ریوینسی مین نمایان کارروائیان کررہا تھا اگر قلب لشکر جو لریسا کو بھاگ گیا ذرا بھی ترکون کے مقابل مین استقامت کرتا تو وہ ڈویژن درہ ملونا کی طرف بڑھتا ہوا جا پہونچتا۔ اور ترکون کی پیشقدمی کو نہ صرف عارضی طور پر روک ہی دیتا بلکہ انکو خطرہ مین ڈال سکتا۔ اور کم سے کم اگر اس ڈویژن کو اپنی جگہ ٹھہرنے کی مہلت ملتی تو بھی ترکی فوج کے لئے کچھ کم دقت نہ تھی لیکن جب ہی کہ گولون اور گولیون کی باڑھ سے یونانی قلب لشکر پیچھے ہٹنے لگا تو اونکے نقشہ جنگ کی صورت ہی بدل گئی اور اس اسمولینسکی والے ڈویژن کو لامحالہ ان بھگوڑون سے بچکر اپنے بچاؤ کی فکر پڑ گئی۔

کرنیل اسمولینسکی بظاہر ایک بہادر اور لائق جنرل معلوم ہوتا تھا۔ اول مرتبہ جب اونکو حکم بازگشت دیا گیا اونھون نے اوسکی کچھ پروا نہ کی لیکن دوسری مرتبہ کے تاکیدی حکم سے روگردانی نہ کرسکے اور بڑی خوبصورتی کے ساتھ ایک عمدہ موقع تک اپنا لشکر ہٹالائے چونکہ بھاگنے والا قلب لشکر خود شاہزادہ ولیعہد کے زیر کمان تھا اس لئے ظاہر ہے کہ اونکی دیکھا دیکھی اونکے ڈویژن کے بھی پاؤن اوکھڑنا کوئی تعجب نہ تھا لیکن کرنیل مذکور نے بڑی دانائی سے اسکو بھاگنے سے روک لیا۔

فتح ٹرناو۔ کپتان عثمان بے کا تار۔ اور مال غنیمت

۲۴۔ اپریل ۱۹۱۲ء کو سرکاری طور پر کپتان عثمان بے ایڈیکانگ مارشل ادہم پاشا نے اس مضمون کا تار دیا۔

"دشمن کو نشاط پاشا کے ڈویژن نے سخت تہلکہ مین ڈالدیا ہی جو سوا پہاڑی سے تھوڑا مقابلہ کر کے بھاگے۔ اور جسوقت پہاڑی مذکور پر ترکی جھنڈا لہرانے لگا تو اونکے پاؤن ٹرناؤ سے بھی اوکھڑ گئے۔ کچھ نے جھی صار اور کچھ نے لاریسہ جاکر دم لیا۔

پانچ بجے نشاط پاشا نے ایڈوانس مارچ (آگے کی طرف کوچ) شروع کیا اور حمدی پاشا کا ڈویژن اور فوج کا میمنہ بلاکسی مزاحمت کے شہر مین داخل ہوا۔ قصبہ کو بالکل ویران پایا۔ بجز چند بوڑھے اشخاص کے اور کوئی باقی نہ تھا۔ اشیائے تجارتی۔ سامان فرنیچر (پلنگ۔ میز۔ کرسی۔ وغیرہ) کے علاوہ کچھ توپین۔ رائفل۔ بندوقین اور بہت سا سامان جنگ خوراکی اشیا۔ اور کپڑے لشکر سلطانی کے ہاتھ آئے بعض یونانی بھی گرفتار ہوئے جنکو الاسونا بھیجدیا گیا۔ ایک ایک سپاہی مین کچھ ایسا غیر معمولی جوش پیدا ہو گیا ہے کہ وہ اپنی جان کو فرق سلطان پر سے تصدق کرنے کو تلا ہوا ہے۔

سوارونکا دستہ لاریسہ کے گردو نواح مین پہنچ گیا ہے۔ ممالک اجنبیہ کے لوگ (نامہ نگار) جو ترکی عساکر کے ہمراہ ہین وہ ترکون کی فوجی قابلیت اور تعلیم و تربیت کے بدل مداح ہین بغرض حفظ امن ٹرناؤ کے اطراف مین

کچھ فوج پھیلادی گئی ہے۔ اور بازارون مین فوجی سوارون کی گشت ہتی ہے تائیدالہی سے کامل امید ہے کہ کل صبح ہم کو اس سے بھی زیادہ کامیابی نصیب ہو گی۔"

فتح ٹرناؤ۔ جنرل احمد حفظی پاشا کا تار

۲۵۔ اپریل کو جنرل موصوف نے اسطرح تار دیا کہ :-

" جنگ دیروزہ (۲۴۔ اپریل) کا نتیجہ یہ ہوا کہ دوبارہ قلعہ لشپو نر قبضہ ہو گیا۔ یونانی فوج نے راہ گریز اختیار کی اور اونکے تین سو مقتول اور ۲۱۹ مجروح ہوئے ۱۲۔ یونانی گرفتار کیے گئے۔ ہمارے لشکر کے ۱۵ سپاہی مارے گئے اور ۳۷ زخمی ہوئے۔ دو گھوڑے مجروح اور دو کام آئے یونانی سپہ سالار کا گھوڑا۔ کثیر التعداد گراس رائفل۔ بہت کچھ سامان جنگ اور دیگر اشیا ہمارے ہاتھ آئین۔

ذمہ دار افسران یونانی متعینہ سرحد

کمانڈر اعلیٰ ڈیوک آف اسپارٹا ولیعہد تخت یونان و کمانڈر خاص قلب لشکر متعینہ درّہ ملونا۔ کرنیل اسمولنسکی کمانڈر ڈویزن متعینہ ڈاسی۔
کرنیل ڈمو پولو متعینہ بوغازی اور ٹرناؤ۔ کرنیل ماسٹراف متعینہ انی۔
کرنیل مینا س کمانڈر افواج یونان متعینہ آرٹا و سرحد اپائرس۔
کرنیل وساس کمانڈر افواج متعینہ کریٹ۔

ذمہ دار افسران ترکی متعینہ سرحد
جنگ یونان کے لیے ترکی فوج کی تقسیم

عساکر عثمانیہ کی تقسیم قبل از جنگ نہایت دور اندیشی سے اس طرح کی گئی تھی۔

(۱) افواج متعینہ صوبہ ایپائرس کی قوت چالیس رجمنٹ۔ پیادہ و سوار و توپخانہ۔ فرض منصبی صرف مدافعت دشمن رکھا گیا۔ اور یونان میں مداخلت کا اختیار نہین دیا گیا تھا۔

(۲) دوسرا حصہ صوبہ تھسلی میں سرگرم پیکار رہنے کے لئے متعین ہوا۔ زیر کمان سپہ سالار مارشل ادھم پاشا میر عسکر۔ اس حصہ کی تقسیم چھ ڈویزنوں میں کی گئی۔

(۱) اول ڈویزن۔ ہیڈکوارٹر دومسک جو الاسونہ سے ۱۷ میل کے فاصلہ پر بجانب جنوب مغرب واقع ہی۔ کمانڈر جنرل حاجی خیری پاشا۔ اس ڈویزن کے دو بریگیڈ کئے گئے۔ یمین بماتحتی طاہر پاشا۔ اور یسار زیر کمان جلالی پاشا تعداد لشکر یان پیادہ ۱۲ ہزار۔ سوار سولہ سو۔ توپ میدانی ۱۶ ضرب۔ توپ کوہی ۶ ضرب۔ جانوران باربرداری ۔ ۲۶۲۸ ۔

(۲) دوسرا ڈویزن ہیڈکوارٹر الکمبا۔ کمانڈر جنرل نشاط پاشا ماتحت کمانڈر ۱۔ محمد پاشا ۲۔ عبد العزیز پاشا۔ میجر جنرل جلال پاشا۔ لیفٹننٹ جنرل علی فوزی پاشا۔ ایک دستہ فوج کے کمانیر بریگیڈیر حفیظ پاشا (جو جنگ کریڈی مین شہید ہوگئے) شمار لشکر مشن بریگیڈیر نمبر ۱۔

(۳) تیسرا ڈویزن ہیڈکوارٹر الاسونا۔ کمانڈر جنرل ممدوح پاشا ماتحت کمانڈر

(منقول از ترکی اخبار)

برگیڈ نمبر۱ - طاہر پاشا نمبر۲ - میر علائی اسحاق بے قوت برابر برگیڈ نمبر۲

(۴) چوتھا ڈویژن - ہیڈ کوارٹر الاسونا - کمانڈر - جنرل حیدر پاشا ماتحت کمانیر برگیڈ مین - نعیم پاشا - یسار - میر علائی رستم بیگ - شمار لشکر مثل برگیڈ نمبر۱

(۵) پانچواں ڈویژن - ہیڈ کوارٹر - وش خاطہ کمانڈر جنرل حقی پاشا - ماتحت کمانیر کمانیر حصہ یمین - جنرل شکری پاشا حصہ یسار - اسلام بیگ - طاقت - پیدل بارہ ہزار نو سو - سوار ۱۶۱۰ سو - میدانی توپ ۴۲ ضرب - کوہی توپ ۴ ضرب - اس برگیڈ میں پوری تعداد نقشہ نویسوں اور انجنیروں کی شامل ہے -

(۶) چھٹا برگیڈ - ہیڈ کوارٹر لاقیقاریہ - کمانڈر جنرل حمدی پاشا ماتحت کمانیران برگیڈ اول - حسن تحسین پاشا برگیڈ دوم - حسنی پاشا - شمار عسکر برابر برگیڈ نمبر۱

علاوہ بریں چار رسالے سوار فی رسالہ ۱۲سو سوار - آٹھ بیٹری توپخانہ - فی بیٹری ۴ توپیں امداد کے لئے ہمراہ تھیں - اسکے کمانڈر میر علائی شوکت بے مقرر کئے گئے -

توپخانہ جنگی کے سپہ سالار ایک مرد تکمیل و قوی ہیکل رضا پاشا ہے جو نہایت پختہ کار شخص مشہور ہیں - امیر البحر حسن پاشا وزیر حربیہ -

اسٹاف مارشل جنرل ادھم پاشا

مارشل ممدوح کے اسٹاف میں عمر رشیدی پاشا - میر علائی سیف اللہ بے - نادر بے - ثابت بے - انور بے - کاظم بے - حسن حمیدی بے - شوکت بے تھے اور علاوہ انکے چند نامہ نگاران اخبار افسران تار برقی و کمسریٹ و ناظمان ڈاکخانہ وغیرہ شامل تھے -

افسران افواج

جملہ افسر یا تو قسطنطنیہ کے کالج حربیہ کی تعلیم پائے ہوئے ہیں یا برلن کے کالجوں میں امتحانات

امتحانات جنگی پاس کیا ہے - انمین سے اکثر وہ ہین جنہون نے جرمنی فوج پر افسری کی ہے اور ہر ایک کم از کم پانچ زبانین جانتا ہے - یا تو عربی - فارسی - ترکی - جرمنی اور فرانسیسی - یا عربی - فارسی - ترکی - جرمنی اور روسی - یا عربی - ترکی - فرانسیسی - اور روسی اور فارسی -

فتح لریسا اور ولیعہد بہادر کی فراری

۲۵ - اپریل ۱۸۹۷ء روز یکشنبہ

پہلی جنگ کے بعد یونانیون نے ترکون کے اقبال سے لریسا شہر کو بھی جو نہایت محفوظ اور قلعہ بند مورچہ تھا چھوڑ دیا - میدان مین برابر اونکی سنگین اور آہنی پناہین اور اڑ گرے بنے تھے اونکو بھی چھوڑ گئے - در حقیقت ترکون کے بڑھتے ہی اونکی تمام لائنین داہین بائین پسپا ہو کر بھاگ کھڑی ہوئین اونمین تاب مقاومت بالکل نہ رہی - ترک بلا مزاحمت بڑھتے چلے گئے - بندوقین - تلوارین - سنگین - سیٹیان - گولے - کارتوس اور ہر قسم کا سامان جنگ لریسا کی سڑک پر جابجا پھیلا ہوا تھا - یہانتک کہ بعض سپاہیون نے اپنے بوٹ تک پھینکدیے تھے اس لئے کہ اونکی وجہ سے بھاگنے مین دقت ہوتی تھی - علاوہ برین بعض بعض لاشین نہایت ذلیل اور زبون حالت مین پڑی تھین جنکے دیکھنے سے عبرت ہوتی تھی -

غرض تین روز نقصان لڑائی کے بعد ترکی فوج لریسا کی طرف بڑھی اور داخلہ سے پیشتر شہر کے قلعون پر گولہ باری کی گئی تاکہ دشمن کی موجودگی اور غیر موجودگی کا علم ہو سکے - لیکن اوسکا کچھ جواب نہ ملا - تو مظفر اور منصور شہر مین داخل ہوے - دو اسکواڈرن آگے بڑھے اور ایک برابر گولے چلاتا رہا تا آنکہ داخلہ کلیس کو پہونچگیا اور ادھر پاشانے اپنی اوردی اور اولو العزم فوج کی قابلیت اور ثابت قدمی کی دہاک یورپ بھر مین بٹھادی - شہر لریسا پر بغیر کسی مزاحمت کے قبضہ ہونا ترکی جنرل کے حزم اور احتیاط اور تعجب انگیز خاموش انتظام کا ثمرہ ہے -

دلالت کرتا ہے - کل کارروائی من اوّلہ تا آخرہ اسقدر عجلت - صفائی - اور خوبصورتی سے کی گئی کہ یونان کو سخت ہزیمت ہوئی اور بمقابلہ فائدہ کے اپنا نہایت خفیف نقصان ہوا اور جو نقشے مقامات جنگ کے تیار کئے گئے اور جن اصولون اور جنگی قاعدون اور ملٹری ضابطونکا برتاؤ کیا گیا وہ تمام یورپی ماہران فن جنگ کے پسند آیا اور ایک بھی اومنین کا ادنی سے ادنی نقص ادہم پاشا کی عاقلانہ تدابیر مین نہ نکال سکا -

جب ایک ساتھ یہ خیال کیا جاوے کہ حملہ آور فوج کے ۶ بڑے ڈویزنون کے حملون اور رسد کا انتظام - سامانِ جنگ کی فراہمی کا انصرام - مدافعت اور مزاحمت کا بندوبست - سب کچھ ایک ہی شخص کے ہاتھ مین تھا اور وہ کیسی دوراندیشی اور خوش لیاقتی سے ایسی بڑی ذمہ داری کے بارگران کو کامیابی سے عمل مین لایا تو معلوم ہوتا ہے کہ مشاہیر عہد مین ادہم پاشا کس بڑے عروج کا آدمی ہے اور اونکے ہمعصر کمانڈران افواج یورپ کس عزت کی نگاہ سے اونکو دیکھتے ہونگے -

بھاگڑ کے ذکر مین بیان ہو چکا ہی کہ یونانیون نے فوج کے داخلہ سے پیشتر ہی شہر کو چھوڑ دیا اور وحشت زدہ ہو کر نہایت ابتری اور بے ترتیبی کے ساتھ پہلے ہی بھاگ چکے تھے اور اب اونکا گھیر لینا اور یا تعاقب کرنا ترکی اولوالعزمی سے بالکل بعید تھا اس لئے کہ اونکی حد درجہ کی بزدلی نے ترکون کو اوپر رحم کرنے پر مجبور کیا - توپین - بندوقین گولہ بارود چھکڑے - میگزین - اسکٹ - بسکٹ - سارڈین - اور برانڈی کے بڑے بڑے ذخائر ہاتھ آئے - اور برانڈی تو اس کثرت سے پائی گئی کہ ایک ترکی افسر نے ازراہ تمسخر لکھا کہ معلوم ہوتا ہے کہ یونانیون کی زندگی کے لئے برانڈی کا استعمال پانی سے بھی زیادہ لابدی ہے"

ہزرائل ہائینس ولیعہد بہادر ڈیوک آف اسپارٹا ۲۴ کی دوپہر کو (دو بجے دن کے) فوج کے داخلہ سے ایک روز پہلے ہی سخت خوف زدہ ہو کر ایسے بھاگے کہ خیمہ وخرگاہ حتی کہ

پارچہاے پوشیدنی اور شاید بوٹ کے جوڑے بھی چھوڑ گئے لیکن سامان عشرت سب ہمراہ لیا۔ ریل گاڑیون مین سے عورتین اور بچے نکالے گئے اور زندہ بط اور مرغابیان کباب بنانے کے لئے بھری گئین (جنکے بغیر شراب کا کچھ لطف نہین) خوف یہ تھا کہ ترکی رسالہ انکو نہ گرفتار کرلے اور واقعی اگر وہ آدھ گھنٹہ کی بھی دیر کرتے تو رسالہ اون کے سر پہ پہونچ ہی چکا تھا۔ اور یہی بڑا مدعا تھا جسکے نہ حاصل ہونیکا ادھم پاشا کو افسوس رہا۔

ریل کا تمام متحرک سامان یعنی انجن اور گاڑیان اور ٹھیلے سب وولو کو صحیح سلامت روانہ کردے گئے اور ترکی رسالہ اونکو نہ روک سکا۔

یونانیون نے لریسا کے مسلمان یعنی ترک باشندون سے ایسا سخت برتاو کرنا شروع کیا کہ وہ بیچارے ہفتون پہلے سے گھر سے باہر نہ نکلتے تھے اور اکثرون کو جان تک کا خطرہ ہوگیا تھا۔ افسوس ہے کہ ترکون کا اپنے مغلوب دشمن سے یہ سلوک اور یونانیون کا اپنی مسلمان رعایا سے یہ برتاؤ ہو۔ بھاگ نکلنے سے پہلے اونھون نے دو کارتون کو لوٹ لیا اور دو سو مجرم جو قیدخانہ مین مقید تھے آزاد کردئے گئے اور دو ہزار بدمعاشون کو ہتھیار دیکر بھیجا کہ شہر کو آگ لگا دینا چاہا اور بے ترتیبی سے گولیان چلائین اور طرح طرح کے فتنہ و فساد برپا کرنے کی دھمکی دی۔

یونانی سپاہیون نے شہر کی مسلمان رعایا پر گولی چلائی جو اونکو بھاگتا ہوا دیکھنے کی غرض سے ایک جگہ جمع ہوگئی تھی لیکن ترکون کے پہونچتے ہی یہ تمام بدنظمی کافور ہوگئی اور ان بہادر سپاہیون نے شہر کے بقیہ باشندون سے وہ انسانیت کا برتاؤ کیا جس نے ثابت کردیا کہ ترکی فوج لریسا مین دوستون کے لباس مین داخل ہوئی نہ کہ فتحمندی کے نشہ مین جیسا کہ عام قاعدے کے لحاظ سے ہونا چاہئے تھا۔

ترکی سپاہی ہر ایک بازار کی موڑ پہ ہر بڑی دوکان اور مکان کے سامنے ہر جگہ

اور دیگر معابد کے روبرو متعین کردئے گئے تاکہ بھاگنے والے جیسے اپنی چیزین جہان چھوڑ گئے ہیں اوسی طرح محفوظ رہین۔ عام یونانیون سے جو جنگ مین شریک نہ تھے کسی قسم کا تعرض نہین کیا گیا اور جب شہر بھر مین یہ خبر پھیل گئی تو تمہی بونہ بازارون مین چلت پھرت شروع ہو گئی۔

ترکی فوج کا داخلہ شہر مین اور انکا خیر مقدم

دوپہر تک صرف ترکی ہراول۔ رسالہ شہر مین داخل ہوا تھا لیکن اسی کی ۵ ہر کی شام کو پیدل فوج بھی شہر کے دروازون پر آ پہونچی اُسوقت کا نظارہ قابل دید تہا۔

مسلمان باشندے سلطانی فوج اور سلطان کو دعائین دیتے ہوئے سپاہ سے ملنے کو باہر نکل آئے اور اسقدر اظہار مسرت کیا کہ اس جوش کی نظیر شاذ و نادر ہی مل سکیگی۔ ایک دوسرے کا بڑھ بڑھ کر سلام کرنا اور بہت سے تپاک سے ہاتھ ملانا۔ محبت سے گلے لگانا۔ گریہ شادی برپا ہونا۔ ایک دوسرے کے چہرہ پر بوسہ دینا اس شد و مد سے جاری تھا کہ دیکھنے والونکے دلو نپر اسکا گہرا اثر بیٹھتا تہا۔ باشندون نے کسی ترکی ٹوپی والے کو بلا پیار کئے نہین چھوڑا۔ یہانتک کہ ایک لائق نامہ نگار انگریزی کے بھی دونون رخسار چوم لئے گئے کیونکہ اوسکے سر پر ترکی ٹوپی تھی اور ابتداسے حالات جنگ قلمبند کرسکنے کے لئے اوس نے ترکی ہی فوج مین رہنا پسند کیا تھا۔ اسکے بعد قہوہ خانون مین بلا قیمت کافی پلائی گئی۔

اس خوشی کے ساتھ ہی ان جنگجو بہادرون مین حیرت آمیز غصہ اور کسی قدر مایوسی بھی نظر آتی تھی اس لئے کہ یونانیون کے بھاگ جانے سے اونکو ایک بڑی لڑائی کا موقع نہ ملا جسکے لئے وہ مستعد اور طیار ہو کر آئے تھے پس لڑائی نہونے پر مایوسی چھا جانے سے فوجمین اعلی درجہ کا حوصلہ اور ہمت موجود ہونے کا ثبوت ملتا تھا۔ ادھر بادشاہ

لے کر ایک ادنیٰ سپاہی تک یہی کہتا تھا کہ یونانیون نے لڑائی کچھ بھاگ جانے ہی کے واسطے چھیڑی تھی۔

شہر مین داخل ہونیکے بعد ترکون کا حُسن انتظام

کوئی امر اس سے زیادہ حیرت انگیز نہین ہو سکتا کہ ایک فتحمند فوج کے درمیان باوجود مال غنیمت کے جابجا نظر آسنے کے تمام دوران جنگ مین کیونکر کامل طور پر انتظام رہا اور کیونکر مفتوحہ ملک اور مغلوب دشمن کے ساتھ اسقدر ضبط اور تحمل کا برتاؤ ہو سکا اور کیسے بڑے دل ان لوگون کے ہین جنمین فتح وظفر کا کوئی نشہ نہ پیدا ہو سکا۔ مخالف اور موافق ہر طرح سے یہ امر مسلم الثبوت ہوچکا ہے کہ ترکون کی طرف اول سے آخر تک کسی متنفس پر ہرگز ہرگز کسی قسم کی زیادتی نہین ہوئی۔ ولایت کے نامہ نگار جابجا شہر مین گشت لگاتے پھرے اونکو ایک نظیر بھی جبر و تعدی کی نہ ملی۔

معترز نامہ نگار **ڈیلی میل** مقر ہے کہ دنیا کی کوئی فوج انتظام واعتدال مین ترکون پر برتری نہین حاصل کر سکتی حتی کہ ڈربی مین ایک انگریزی مجمع کہین زیادہ تیز اور ناقابل انتظام ہوتا ہے۔

اگر کہین کسی ترکی سپاہی سے کوئی نامناسب حرکت ظہور مین آتی تھی تو افسر نہایت سختی سے اوسکو روکتے۔ چنانچہ دو سپاہی جو ایک مکان مین آگ لگاتے ہوے پکڑے گئے تھے کورٹ مارشل نے اونکو گولی سے اڑا دینے کا حکم دیا۔ مگر بعد کو فوجی موت دوسری سزا سے تبدیل ہوا۔ بیس سپاہی چھوٹے چھوٹے جرمون کی وجہ سے کوڑون سے پٹوائے گئے۔ شہر بھر مین ہر طرح سے امن رہی۔ ذخائر رسد بھرپور تھے اور کوئی کمی واقع نہوئی۔ لوگ جلد اپنی دکانین کھولنے لگے۔ یونانیون مین ترکی ٹوپی

کی بڑھی مانگ ہوگئی اور کسی سپاہی کی طرف سے کسی قسم کی چھیڑ چھاڑ کہین نہ سنی گئی۔ جسقدر روپیہ سرکاری بنک وغیرہ کا ترکون کے ہاتھ لگا وہ مقفل صندوقون مین سربمہر کرکے پہرہ مین دیدیا گیا۔

ترکون کے داخلہ طرابلس سے پہلے یونانیونکی نالایق حرکات اپنی رعایا سے

خدا نے اپنی مخلوق کو کسقدر جداجدا طبائع عطا فرمائی ہین کسی کو وہ حوصلہ دیا ہے کہ وہ بدی کے عوض نیکی اور ظلم کے بدلے رحم کرتا ہے اور کسی مین کمینہ پن موجود ہے۔ کہ وہ نیکی کا عوض بدی کرکے نکالتا ہے اور خود اپنے ہی دوستون پر ظلم و زیادتی کرکے جی ٹھنڈا کرتا ہے۔ جو کام کہ ترک (اگر وہ استنے عالی ظرف اور حوصلہ ور نہوتے) کرتے وہ خود یونانیون نے اپنی رعایا اپنی خیرخواہ قوم کے ساتھ کر دکھایا۔ فتح طرابلس سے تین روز پہلے سے بازارون اور مکانات کی لوٹ مار شروع کردی۔ اور بعض نے یہانتک پاجی پن کیا کہ عورات کی عفت و عصمت تک خطرہ مین پڑگئی۔ بلاخیال ہم مذہبی و ہم مشربی وہ آپس مین کٹے مرتے تھے جب اپنے عیسائی بھائیون سے یہ برتاؤ تھا تو ہر شخص تصور کرسکتا ہے کہ مسلمان رعایا سے جو اکثر ترک تھے کیا سلوک کرتے ہونگے جنہون نے سلطان کے قبضہ سے ضلع نکل جانے کے بعد وہین سکونت اختیار کرلی تھی اسکی کیفیت خود عیسائی اخبارونکے بعض متعصب نامہ نگارون نے لکھی کہ ان بیچارون کا بازارون اور شہر کے راستون پر چلنا پھرنا بند کردیا گیا جسکے سر پر ترکی ٹوپی دیکھتے فوراً اتار لیتے اور تشدد کرنا شروع کردیتے اور جو یونانیون کو خود آپس مین ملتے اور ان کا اپنا باہمی برتاؤ مشرح طور پر حالات ماسبق مین اس جگہ لکھا جاچکا ہے جہان یونانی طرابلس کے اسٹیشن سے دوڑ کر بھاگے ہین اور اپنی اپنی خاطر مردون سے

چیختی ہوئی عورتون اور بچون کو ٹانگین کھینچ کھینچ کر گاڑیون مین سے نکال پھینکا ہے۔ سنتریون نے سنتریونپر گولی چلائی ہے۔ اور اس جگہ اوسکے اعادہ کی ضرورت نہین۔

ترک سپاہی

ولایت کے مارننگ پوسٹ کے نامہ نگار نے خاص ایک تار ترک سپاہی کی صفت و ستایش مین روانہ کیا اس نے لکھا کہ :-

"وہ ایک شخص عالی ظرف اور عالیشان ہے۔ حکم ملجانے پر بغیر چون و چرا کئے اور بغیر ایک ذرہ بھر خوف و ہراس کے وہ آگے بڑھتا ہے۔ رفتار مین تیزی نہین ہوتی لیکن عزم بالجزم ہر ہر قدم سے ٹپکتا ہے وہ لکھتا ہے کہ مین نے میدان مین زخمی اور قریب المرگ سپاہی دیکھے مگر کسی کے منہ سے اف تک کی آواز نہ سنی۔ تربیت کا سوال کرنا حماقت ہے۔ کوئی قوم بے تربیتی کے ساتھ فتحمند نہین ہوسکتی انہون نے اپنے قیدیون کو (جو پانچ سو سے زائد تھے) چھوا تک نہین۔ بلکہ نہایت حفاظت سے ہیڈ کوارٹر کو بھیجدیے گئے اور یقین ہے کہ یہ بمصالحت صحیح و سلامت چھوڑ دیے جائینگے۔

ڈیلی میل کے لائق نامہ نگار مسٹر جی۔ ڈبلیو سٹیونس کا ادھم پاشا کو مبارکباد دینا

۲۵ ۔اپریل روز پنجشنبہ کی صبح کو مسٹر موصوف ادھم پاشا سے ملاقات کرنے گئے اونھون نے پاشا کو ایک یونانی خیمہ مین مقیم پایا۔ قریب پہونچکر اونھون نے مخاطب ہوکر کہا کہ :- "کارروائی تمام شد" اور کسی طرح سے اس لاثانی کامیابی پر اونھون نے فخر و مباہات کے

الفاظ استعمال نہین کیے۔ اور فرانسیسی زبان مین کہا کہ میری سمجھ مین یونانیونکا اسطرح بھاگنا کسی طرح آتا نہین۔ خصوصا اس رہبے کو جو قدرتی طور پر محفوظ اور مامون تھا اور جس کے مضبوط کرنے مین اونھون نے بہت سا وقت اور لاتعداد روپیہ صرف کیا تھا۔

ادھم پاشا نے کہا کہ ہم لڑنا چاہتے ہین اور اسکے لیے تیار ہوئے تھے سمجھ مین نہین آتا کہ اونھون نے راہ گریز کیون اختیار کی۔ مجھے اس بات سے رنج ہوتا ہے کاش وہ جمے رہتے اور رکتے تاکہ مین اونکو کامل طور پر تباہ اور برباد کر دیتا۔

"نامہ نگار موصوف لکھتے ہین کہ ادھم پاشا کے لحاظ سے یہ ایک بڑی لمبی چوڑی تقریر تھی کیونکہ وہ کام کرنیوالا شخص ہے نہ کہ باتین بنانے والا۔ آپ نے یونانیون کے چھلانے کے لیے جو جال بچھایا تھا اوس سے اونکا بچ نکلنا اونکے دل پر شاق گذرا اور اونھون نے نہایت متانت اور سہولت سے اپنی اردلیا والونکی رجمنٹون کی شکایت کی کہ وہ کوچ کرتے وقت گانے کی بدعادت کے مشتاق ہوتے ہین۔ پس جب حسب الحکم اونکے چھ پلٹنون نے ایک گانونکی طرف کوچ کیا جس سے یہ منظور تھا کہ وہ یونانی فوج کے عقب مین پہونچکر اور پیچھے سے اونکو گھیر کر راہ فرار مسدود کر دین تو وہ حسب العادت زور سے گاتے ہوئے گذرے۔ اور ایک یونانی پادری نے اونکی آواز سن لی اور افسرون کو عین وقت پر خبر دیدی۔ ورنہ ولیعہد صاحب (ڈیوک آف اسپارٹا) اسوقت ہمارے ساتھ کھانا تناول فرماتے ہوتے (یعنی ہمارے قیدی ہوتے) یہ کہکر پاشا نے ممدوح نے تاسف سے سر ہلایا اور ہم چلے آئے۔"

۲۶ اپریل کی کاروائی اور مزید سلطانی فوج اور توپخانہ کا داخلہ لریسا مین

کرنیل سیف اللہ بے کے تار سے معلوم ہوا کہ پیر کے روز صبح کو دو بارہی توپخانہ کی ٹرناوسے لرسیا کو روانہ ہوئیں۔ جسوقت یہ فوج لارسیہ پہونچی اور برابر ۵ ہ منٹ تک کچھ فاصلہ سے اُن قیدیوں نے جنکو یونانی فرار ہونے سے پہلے رہا کر گئے تھے فیرکئے۔ باوجود اسکے سپاہ شہر میں داخل ہوگئی۔ قصبہ کے مسلمان اور تھوڑے باشندون نے خیر مقدم کیا اور مبارکباد دیتے ہوئے مارے خوشی کے اونکی آنکھون مین سے آنسو جاری ہوگئے۔ اسکے بعد مسلمان۔ نصاریٰ۔ اور یہودیون نے ملکر محل کناک کے چوک مین سلطان کی درازی عمر و اقبال کی دعا مانگی اور مجمع نے تین مرتبہ زور سے نعرہ لگا کر کہا کہ

"خدا ہمارے شہنشاہ سلطان کو دیر تک زندہ و سلامت رکھے"

حقی پاشا کا ڈویژن فوج ہراول مین شامل ہوگیا اور نشاط پاشا کا ڈویژن گرد و نواح لرسا پر قبضہ کرنے مین مصروف ہے۔

مارشل ادھم پاشا کا تار

روز یکشنبہ ۲۵۔ اپریل کو مارشل موصوف نے آباب عالی کو تار دیا کہ فوج ہراول نے باقبال الٰہی باقبال سلطانی لرسا مین قبضہ کرلیا ہے۔

مارشل ادھم پاشا اور اونکے مصاحبین پر عطا سلطانی

۲۵۔ اپریل کو نشانات ذیل سپہ سالار اور اونکے اسٹاف کو اونکی سرکار عالی تبار سے بایں الفاظ عطا فرمائے گئے۔ آلاسونیہ لشکر ہمایون کے کمانڈر انچیف۔ مارشل ادھم پاشا کو بوجہ اونکی بہادری۔ غیرت مندی۔ عاقلانہ خدمات اور صداقت شعاری کے نشان امتیاز۔ اور بوجہ غیرت و شجاعت اور عاقلانہ خدمات کے آلاسونیہ لشکر ہمایون کے پہلے ڈویژن کے کمانڈر جنرل خیری پاشا اور دوسرے ڈویژن کے جنرل

نشاط پاشا اور تیسرے ڈویژن کے کمانڈر جنرل ممدوح پاشا اور چوتھے ڈویژن کے کمانڈر جنرل حیدر پاشا اور پانچویں ڈویژن کے کمانڈر جنرل حقی پاشا اور چھٹے ڈویژن کے کمانڈر جنرل حمدی پاشا کو مرصع نشان عثمانی عطا فرمائے گئے۔

سپہ سالار ادھم پاشا کا داخلہ لرسیامین

۲۷۔ اپریل ۱۸۹۷ء روز سہ شنبہ کو عزیز ترکی فوج معہ اپنے ہر دلعزیز سپہ سالار کے باضابطہ لرسیامین داخل ہوئی۔ خاموشی اور غل شور نہ مچانے کی اسقدر تاکید تھی کہ ایسے پرمسرت داخلہ کے وقت بھی کسی قسم کا اظہار جوش و خروش نہیں کیا گیا۔ نہ ہرے کے نعرے بلند ہوئے اور نہ چیئرز دئے گئے۔ سیف اللہ بے اور گرمپ کاف پاشا جو اسکواڈرن (رسالہ) کے آگے آگے تھے۔ جسوقت شہر کے نزدیک پل پر سے گذرنے لگے تو مسلمان باشندوں نے غل مچایا کہ خبردار پل کے نیچے سرنگ ہے۔ لیکن اُن پرجوش بہادروں کی توجہ ایسے کمزور اندیشہ کی طرف کب مبذول ہوسکتی تھی۔ گھوڑے بڑھا کر خطرناک تیزی سے آن کی آن میں شہر میں داخل ہوگئے۔

گرمپ کاف پاشا نے پل پر عثمانی سپہ سالار کو مبارکباد دی۔ مسلمان رعایا نے بڑے تپاک سے شہر کے باہر خیر مقدم کیا اور جسوقت ترکی سپاہ شہر کے بازاروں میں سے گذری تو سب نے نہایت ادب و آداب سے سلام کے لئے ہاتھ اوٹھائے لیکن کسی طرح غل شور نہونے پایا اور ہر ایک طرف پُر رعب خاموشی طاری ہوگئی۔

ادھم پاشا محل کناک کے چوک میں گھوڑے پر سے اوترے اور نرم آواز سے تمام سردارانِ فوج اور سپاہ کو اونکی کامیابی پر مبارکباد دی۔ محل کناک نہ محل تھا جسمیں کراون پرنس یعنی ڈیوک آف اسپارٹا قیام پذیر تھے اور اس لئے محل کے تمام کمرے شاہانہ طریقے سے

آراستہ اور سامان ضروری سے مکمل تھے۔ میزوں اور الماریوں میں عیش و عشرت کے سامان مہیا اور موجود پائے گئے۔ برانڈی اور دیگر اقسام کی شرابیں بکثرت بھری ہوئی تھیں جس سے معلوم ہوا کہ یونانی ادنیٰ سے لیکر اعلیٰ تک بڑے شرابی اور میخوار عیاش منش ہیں۔ میخانوں میں شراب پینا اور شیخی بگھارنا افسروں کا شعار ہے اور اس لئے سپاہی انکے اقوال و افعال پر اعتبار نہیں کرتے۔ بخلاف اسکے ترکی سپاہ اور افسروں میں باپ بیٹے کا سا لحاظ ہے۔

سیف اللہ بے اسی روز پاشا بنائے گئے جس عہدہ کے وہ ہر طرح مستحق تھے اس لیے کہ جن جن معرکہ آرائیوں میں اونھوں نے حصہ لیا اسمیں نہایت جد و جہد اور سرگرمی کے ساتھ شرکت کی اور جانبازی پر ہمیشہ تلے رہے اور اعلیٰ درجہ کے فوجی جوہر دکھاتے رہے۔ ۲۸ اپریل کو وہ لاریسہ کے گورنر مقرر کئے گئے۔

شہنشاہ جرمن نے ادہم پاشا کو مبارکباد کا تار دیا کہ اونھوں نے نہایت تہذیب سے جنگ کی۔ فرار شدہ لوگ واپس آنے شروع ہو گئے اور کاروبار بازاری جو کئی دن سے سرد پڑا تھا گرمی آنی شروع ہو گئی۔

شہر کے خاص ہوٹل لیمپیر نامی پر زبردست پہرہ مقرر تھا چند قہوہ خانے بدستور سابق قایم ہو گئے۔ ترک سپاہیوں نے جو نہایت سادہ فراخ اور خوش خلق ہیں سپاہیانہ زندگی عارضی طور پر چھوڑ کر شہر یونی طرح پھرنے چلنے لگے۔ سرکیشیا کے سوار شبیلی لباس کر کر باشندوں کے نظروں میں ایک تماشہ بن گئے جنگی وردیاں میدان جنگ میں میلی پاشکستہ ہو گئی تھیں اونھوں نے یونانی کارخانہ کی پڑی ہوئی وردیاں پہن لیں لیکن ڈیوٹی پر وہ اپنے ہی آلات حرب سے مسلح ہو جاتے تھے۔

مال غنیمت اور رعایا کے اسباب کا انتظام

قلعہ کے (۱۳ ستمبر) ساڑھے پانچ انچی توپوں کے علاوہ ایک نبجے دوپہر کے گیارہ توپیں سڑک پر ملیں اور ہر قسم کا عظیم المقدار سامان جنگ اونکے ساتھ ہاتھ آیا۔ لاریسہ کے سول گورنر نے انتظام کر دیا کہ عام لوگونکا مال جسکو وہ گھبراہٹ میں چھوڑ گئے تھے بحفاظت تمام یکجا کر کے اونکی واپسی کے وقت لوٹا دیا جائے۔

ریلوے اسٹیشن کے پلیٹ فارم پر صدہا من اسباب ساز و سامان اور دواؤنکے ذخایر پڑے پائے ملیں اسٹیشن کی حفاظت پر متعین کی گئین تار کا سلسلہ دوبارہ قایم ہوا۔ ترکون نے یونانی تار کو نقصان نہیں پہونچایا تھا۔ لوٹ کھسوٹ کی روک کا سخت انتظام تھا۔ یہانتک کہ خوراک اور اسلحہ بھی سپاہی تصرف نہیں کر سکتے تھے جس کو یورپی نامہ نگاروں نے بھی کہا کہ یہ سختی نامناسب تھی لیکن وہ شاید اس سے لاعلم ہیں کہ مشرقی فرمانروا اس شعر پر عمل کرتے ہیں ؎ سر چشمہ شاید گرفتن بمیل * چو پر شد نشاید گرفتن بپیل۔ (سعدی) ادھر پاشا نے منادی کرا دی کہ رعایا بلا تکلف اپنے گھروں کو واپس آوے۔ اونکو فوج یونان سے تعرض ہے۔ رعایا سے کوئی مخالفت نہیں اور اسپر اتنا اعتبار کیا گیا کہ گاڑیوں پر گاڑیاں عورتوں بچوں اور اسباب سے بھری ہوئی آنا شروع ہو گئیں۔ بازار کھل گئے۔ میخانے بند ہو گئے۔ بیشمار رسد کے ذخائر گیہوں۔ گھی۔ سارڈین اور برانڈی کی بوتلیں کی بوتلیں دستیاب ہوئیں۔

یونانیوں کی توپوں کو بیکار کر جانے کی غلط خبر

ولایت کے تاروں نے خبر پھیلا دی کہ یونانی جسوقت لاریسہ سے بھاگے تمام توپوں کو

آہنی میخون سے بند کرکے بیکار کر گئے لیکن یہ محض بناوٹ تھی اونکو اپنی جان بچانے کا تو وقت ہی نہ تھا وہ توپون مین کسوقت بیٹھے میخین جڑا کئے۔ یہ وہ خبرین ہین جو یونانی ذرائع سے یورپ مین پہونچی تھین اور جاولن سے آخر تک سراسر جھوٹی اور کذب و افترا سے پُر نکلین اور جسطرح یونانی بہادری کا خیال یورپ کے دل سے ناپید ہوگیا اسیطرح اونکی راستبازی کا وثوق بھی جاتا رہا۔ ہان چند توپون کو گڈھون مین ضرور آدھا دبا پایا۔ شاید اسی کے معنی توپ بند کردینے کے سمجھے گئے ہونگے۔

شہر لریسیا

شہر لریسیا جیسا کہ نقشہ مقابل صفحہ ۶۰ سے ظاہر ہی صوبہ تھسلی مین سب سے بڑا شہر ہی اور اسکے قریب دریائے پنیس یعنی سلامبریا بہتا ہی جو تھسلی کا سب سے بڑا دریا ہی۔ سرحد ترکی سے اس شہر کا فاصلہ دس میل اور ٹرناوے سے بھی دس میل سے کچھ زیادہ ہی۔ یہ تھسلی کی ریلون کا صدر مقام ہے۔ یہان سے تین طرف کو ریلین جاتی ہین۔ جانب شمال و مشرق دہانہ دریائے پنیس تک جو سمندر سے ملحق ہی۔ دوسری لین جانب جنوب مغرب ولیسٹنو اور وولو تک تیسری جانب جنوب مغرب جاتی ہی جو فارسالہ۔ ترقیالہ ریلوے کو قطع کرتی ہوئی ڈوموکو۔ لامیہ وغیرہ مین گذرتی ہوئی خاص یونان کے شہرون کو چلی جاتی ہی۔ شہر قلعہ بند مقام ہی اور قریب جوار کے میدان سرسبز اور نہایت زرخیز ہین۔ آبادی شہر کی چالیس ہزار کے قریب ہے شاہی محل کا نام کناک ہی جسمین شاہزادہ ولیعہد یونان اکثر مقیم ہوا کرتے تھے۔ شہر مین ۲۲ مسجدین۔ ۳ کلیسا اور ۲ یہودیون کے معبد ہین۔ باشندون مین سے آدھے سے کچھ زیادہ مسلمان اور باقی مین یونانی اور یہودی اور دوسرے کلیسا وںکے پیرو عیسائی ہین۔ روئی وغیرہ کے بیشمار کارخانے شہر مین جاری ہین۔ قسطنطنیہ مین فتح لریسا کی تاریخ

واللہ خیر الناصرین ۱۳۱۵ھ اور امداد پیغمبری ۱۳۱۵ھ یادگار کے لئے نکالی گئی۔

فیلڈ مارشل ادھم پاشا سپہ سالار افواج قاہرہ سلطانیہ متعینہ مہم یونان کی مختصر سوانح عمری

اس موقع پر جبکہ مارشل ادھم پاشا کے کارناموں نے تمام یورپ میں ہل چل مچا دی ہے نامناسب ہے کہ اونکا مختصر حال ناظرین والا تمکین کے گوش زد نکیا جائے۔

افریقہ کی اندرونی وحشی اقوام اور اسٹریلیشیا کے مردم خوار باشندوں کے علاوہ شاید ہی کوئی قوم اور کوئی ملت ایسی ہوگی جسکی زبان پر ادھم پاشا کا نام دن میں دو چار مرتبہ نہ آتا ہو اور خصوصاً اخباری دنیا میں تو ایسی شہرت کسی شخص کو بوجہ حیرت انگیز فوجی خدمات کے اس زمانہ میں نہیں ہوئی۔ ابھی تھوڑا عرصہ گذرا ہے کہ چین و جاپان کی لڑائی بہت بڑے پیمانہ پر ہوئی تھی لیکن کسی ایک جنرل کی بھی اس درجہ تک شہرت نہ پہونچی تھی جسکا نام آج کسی شخص کو بخوبی یاد رہا ہو۔ سچ ہے کہ انسان خواہ کیسا ہی لایق و فایق شخص کیوں نہو جب تک کہ اسکو اظہار لیاقت کا موقع نہ ملے تب تک اوسکی شہرت ہونا ناممکن ہے۔ نمعلوم کتنے ہیرے کوہ نور سے کہیں بڑے بڑے خاک میں دبے پڑے ہونگے۔ لیکن جب تک وہ آغوش مادر سے باہر نہ آوینگے وہ اس کوڑی سے بھی زیادہ بیچارہ ہیں جسکے عوض چار جوار کے دانے خریدے جا سکتے ہیں۔ اسی طرح ادھم پاشا جنہوں نے اپنی عمر کے پورے دم برس محکمہ جنگی میں گذار دئے اور معمولی موقعونپر فوج کی سرگردگی کی لیکن کوئی ایسی شہرت حاصل نہ کر سکے جو اونکو ہمعصر پاشاؤنمیں ممتاز کر دیتی اور حالانکہ تو درکنار خود اونکے ہمقوم ترکون کو علم نہ تھا کہ ادھم سا فرزانہ روزگار جنرل اونمین موجود ہے حالانکہ اونمین قابلیتیں مرحلہ

موجود تھین لیکن پورا موقع نہ ملنے سے وہ سب اونکی ذات ہی مین مخفی رہین تا آنکہ یونان سے لڑائی شروع ہوئی جو اس زمانہ مین جبکہ سلاطین کے ڈپلومیٹک کارروائی اور انٹرنیشنل لا (قانون مابین الاقوام) نہایت خوفناک اور سخت گیر چیزین ہین بہت بڑی لڑائی سمجھی جاسکتی ہے اور اس لئے کم سے کم ترکون کو اس جنگ سے اسقدر فائدہ ضرور حاصل ہوا۔ کہ ایک شیر پلونا (غثمان غازی) کے ہمپلہ دوسرا شیر پلونا اور فاتح یونان اونکی قوم مین پیدا ہوکر ساری قوم اور تمام ہمذہب قوم کے لئے باعث فخر ومباہات کا ہوگیا ادھم پاشا اور اونکے ماتحت ترک افسرون نے وہ مردی اور مردانگی کا کام کیا ہے اور ایسی راستبازی دیانتداری اور وفاشعاری کا برتاؤ برتا ہے کہ جس سے بیس برس گذشتہ کے سخت کریہ منظر دھبون کو جو عبد الکریم سے نکمے افسران نے عام ترک افسرونکی قدیمی ناموری پر لگادے تھے محو ہی نہین کردیا بلکہ اون کو نمکون کی پاجیانہ حرکات محض ذاتی ناقابلیت اور خلقی عیب ثابت ہوئین اور یہ کہ "جیسے دلیر اور ایماندار ترک سپاہی ہین ویسے اونکے افسر ہین" محض خیالی ڈھکوسلا نکلا اور اونکا عیش پسند اور مغرور اور طامع ہونا دشمنون کے من گھڑت الزام تھے جو صرف ادھم پاشا کی عاقلانہ تدبیر سے نقش برآب کی طرح صفحہ تاریخ سے محو ہوگئے۔

ادھم پاشا ۱۸۵۲ء مین پیدا ہوئے اسلئے جنگ یونان کے زمانہ مین اونکی عمر ۴۵ برس کی تھی۔ غازی عثمان پاشا اونسے بیس برس بڑے ہین گویا جس عمر مین غازی ممدوح نے روم و روس کی جنگ مین لازوال شہرت حاصل کی ہے اسی سن وسال مین ادھم پاشا نے جنگ یونان سے ناموری پائی اور یہ ایک عجیب اتفاق ہے کہ ترکی افسرون کی شہرت کے لئے ۴۵ برس کی عمر نہایت ہی موافق اور مبارک وقت ہوتا ہے۔

کے ہاتھ آ گئے تھے۔ چنانچہ جسوقت یہ لڑائی نہایت شدومد سے ہو رہی تھی اور اس ہنگامہ رستخیز مین جبکہ "سر یون برس رہے تھے کہ جیسے جھڑی لگے" اور ادہم پاشا اپنی جان پر کھیلکر بخوبی داد شجاعت دے رہے تھے کہ یکایک رومانیون نے جو ادہم پاشا سے مقابلہ کر رہے تھے اطلاع دی کہ لڑائی موقوف ہو اس لئے کہ عثمان پاشا نے صلح کا سفید پھریرا اوڑا دیا ہے۔

اس بیان پر اونہون نے ہاتھ روک لیا۔ لیکن بعد کو معلوم ہوا کہ یہ انکو ایک بڑا دہوکہ دیا گیا جسمین وہ نادانستہ اگر قابل اعتراض ہوگئے۔ اسوقت عثمان پاشا ایسے ہنگامہ آفتخیز مین ۲۶ گھنٹے کے بھوکے پیاسے مصروف و مشغول تھے کہ اُنہین بجائے علم صلح بلند کرنے کے یہ بھی اطلاع نتھی کہ ماتحت کمانڈر کتنی فوج کے ساتھ کہان کہان مقیم ہین اور کس کس سے لڑ رہے ہین۔ روسیونکی کثرت فوج سے یہ حال تھا کہ ایک ایک ترک کے مقابلہ مین دس دس روسیون کا حساب تھا۔ لیکن غازی عثمان اس قلت کے ساتھ اپنی کثیر التعداد دشمنون سے برابر یکہ و تنہا لڑ رہا تھا۔ اور اس لئے اُنکی طرف سے کسی ماتحت افسر کو احکام پہنچنے کی کوئی سبیل نتھی لہذا ادہم پاشا کو اس آسانی سے دہوکہ مین آجانے اور عثمان پاشا سے پیشتر لڑائی بند کر دینے کا سخت افسوس اور نہایت قلق ہوا۔

معرکہ پلونا کے بعد ادہم پاشا فوجی عہدون مین برابر ترقی کرتے رہے لیکن یہ ترقیان ایسی آہستہ آہستہ اور خاموشی کے ساتھ عمل مین آتی رہین یہانتک کہ فیلڈ مارشل کے معزز عہدہ سے ممتاز ہوئے کہ اسوقت سے لیکر ۲۰ برس تک جبتک کہ یہ جنگ یونان شروع نہوئی۔ کوئی خاص نیک نامی

شہرت انکو حاصل ہو گئی۔ حتی کہ یہ خبر گوش زد عوام ہوئی کہ سلطان المعظم نے انکی معیت میں جماعت ترکی افواج کی سرحد یونان کو روانہ کردی۔ علاوہ اس کے اور کثیر التعداد لشکر برابر روانہ ہو رہا ہے اور یہ کہ اس کل سپاہ کے سپہ سالار فیلڈ مارشل ادہم پاشا مقرر کئے گئے ہیں۔ پس اس تقرر کے بعد جو کچھ انہوں نے صرف ایک ماہ کے قلیل عرصہ میں فتح ورتہ ملونا۔ ماتی۔ ترناو۔ لریسا۔ فارسالا ولیستینو۔ دوموکو۔ شرفیالا۔ اور دوموکو سے دنیا کو تماشہ دکھایا اوسکا مکمل اعادہ کرنا تحصیل حاصل ہے۔ اصل یوں ہے کہ یہ تاریخ تام وکمال نہیں ادہم پاشا کی سوانح عمری ہے۔ اور ابتدائی حالات جو کہ اوپر مذکور ہوئے ان کل صفحات کا پڑھنا جو تاریخ جنگ روم ویونان کے نام سے موسوم ہے اونکی سوانح عمری کی تکمیل کے لئے لازمی ہے۔

دوران فتوحات میں بعض یورپ کے متعصب اخباروں کو برا معلوم ہوا کہ ایک مسلمان جنرل کی کارگزاریاں اصطلاح دنیا میں مشہور ہوں۔ لہذا اونہوں نے مشہور کیا کہ ادہم پاشا یونانی فی النسل ہیں ان کے باپ دادا عیسائی تھے وہ صغیر سنی میں بطور غلام کے ایک ترکی پاشا کے پاس رہے اور رفتہ رفتہ فنون جنگ کی تعلیم حاصل کر کے اس مرتبہ کو پہونچے گویا ان اخباروں نے ثابت کر دیا کہ جو جو فتوحات انہوں نے کیں۔ اور جو جو لیاقتیں انمیں موجود ہیں وہ بوجہ اس عیسوی خون کے ہیں جو عیسائی نسل میں ہونے سے انکی رگوں میں دوڑ رہا ہے۔ لیکن یہ سب فقرہ بندی نکلی۔ اور ایک بہتان عظیم تھا جو ادہم پاشا کی ذات پر لگایا گیا تھا۔

ادہم پاشا نسلا بعد نسل ترکی النسل ہیں۔ انکے مورثان اعلی کو یونانیت اور عیسویت سے کسیطرح کا تعلق نہیں رہا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس نامور نوبی اور بہادر نو مسلم ترکی فوج میں ہوگا۔ اسکی سوانح عمری ہی یوں غالبا۔ [illegible]

پیشتر اس سے کہ دیگر لوگوں کو اس امر کا یقین ہو معاملہ شکست از بام ہو گیا اور اوس کی
تردید میں شایع ہوگئیں - آپ خاص قسطنطنیہ میں پیدا ہوئے اور سنہ ۱۸۴۲ع میں پارس کے
جنگی مدرسے سے تعلیم پاکر فارغ ہوئے جنگ تھسلی میں باغیان ادہم نے جو فتح حاصل کی
ادہم پاشا دراز قامت خوبصورت خوش مزاج اور قوی جوان ہیں ان کے
پیشرے سے دو برس کا سن ظاہر نہیں ہوتا جیسا کہ ایسا پایہ ثبوت ہوا کہ
کبھی ... سے پیشتر کسی موقع پر بھی ادہم پاشا کی اور ترک کے افسر ظاہر
نہیں ہوئے - نہایت پیش دستی سے ادہم پاشا نے کیا اور فوج کا اوپر
اس کے لئے نہایت تامل کا کام ہے تجربہ اور دور اندیشی سے موقع دیکھا گیا ہے
کیفیت یہ ہے کہ ساری لڑائی میں کسی موقع پر کوئی حکم انہوں نے ایسا نہیں
دیا جیسا کہ یورپ کے تجربہ کار جنرل کسی قسم کی نکتہ چینی کرسکتے یا اوس سے
بہتر طریقہ بتلا سکتے جس طریقے سے اونہوں نے جنگی کاروائیوں میں پیشقدمی کی۔"

جمعہ کی لڑائی کی دلچسپ کیفیت بزبانی مسٹر جی ڈبلیو اسٹیونس نامہ نگار اخبار ڈیلی میل

مسٹر جی - ڈبلیو - اسٹیونس ڈیلی میل کے لایق و مشہور نامہ نگار ہیں جو اپنے اخبار کی طرف سے
جنگ کے حالات قلمبند کرنے کی غرض سے موقع پر پہنچے - درحقیقت مصلحت میں ... انہوں
نے ادہم پاشا کے لشکر کے ساتھ رہنا بہ نسبت ڈیوک آف اسپارٹا کے ہمراہی کے بہتر سمجھا
انہوں نے بذات خود اوس لڑائی کی چشم دید کیفیت کو جو فتح لاریسا سے پیشتر ۲۳ - اپریل کو
جمعہ کے دن ہوئی تھی ایسے پر اثر الفاظ میں لکھا تھا کہ بجنسہ اون عبارت کو تاریخ میں جگہ دینا
نہایت لطف خیز معلوم ہوا - یہ کیفیت انہوں نے ایمانداری کے ساتھ اوس وقت شایع کی جبکہ ترکی

ابر کی طرح اوٹھا۔ اور پھر وہی وناون کی مہیب آواز سنی اور دھوئین کا غٹ نمود ہوا اوسمین چھوٹی چھوٹی شکلین توپون کے بڑے بڑے سیاہ نشانون کے گرد گرد متحرک نظر آئین۔ ہر ایک دن کی آواز کے ساتھ شن کی آواز آتی تھی۔ اور ابھی اس گرج کی گونج کی آواز ختم نہو چکی تھی کہ یونانی صفوفین بم کے گولے پھٹنے کا کڑاکا گوش زد ہوتا تھا پھر وہ ہی مسلسل ونادن کی آواز آتی رہتی جسکی مہیب صدا کانونکو گنگ کیے دیتی تھی۔ توپون سے دھوئین کے غٹ کے غٹ نے ابر کی طرح گھیر لیا تھا۔ دوربین کبھی کبھی ایک نقطہ سیاہ کی طرح کوئی شخص آہستہ آہستہ ہماری جانب آتا ہوا دکھلائی دیتا تھا۔ یہ کوئی توپخانہ کا زخمی سپاہی ہوتا تھا۔

یونانی ہماری طرف کی گولہ باری کا جواب دیے رہے تھے۔ اور دونون توپخانون کی آواز کا ملکر ہونا ایک ہولناک برق کے طوفان سے مشابہ تھا۔ یونانی توپچی اچھی طرح گولہ نہین پھینکتے تھے۔ اُن کے بم کے گولے یا تو ہماری توپون کے اوپر سے گذر جاتے تھے یا ایک طرف تھوڑے فاصلہ پر گرکر پھٹ جاتے تھے ایک گولہ نہایت ناپسندیدہ طریق سے ہمارے قریب پھٹا جب وہ گرا تو چند لمحہ تک زمین مین پڑا رہا۔ لیکن ہم پورے طور پہ کہتے ہی نہ پائے تھے کہ اس گولہ کی بارود کسقدر خراب ہے کہ وہ ایسی بڑی مہیب آواز سے پھٹا کہ تھوڑی دیر کے لئے میری جنگ کی دلچسپی کرکری ہوگئی۔ سامنے توپون کو چلتے چلتے بہت عرصہ گذر گیا اور چھوٹی چھوٹی شکلین خاک اور دھوئین مین چھپی رہین۔ گولون کے چلنے اور بم کے گولے پھٹنے کی برابر آواز آتی تھی۔ مگر رفتہ رفتہ یونانی توپخانہ کی آتش فشانی کم ہوتی گئی۔ اور ہماری پیادہ فوج ایک آخری حملہ کرنے کے لیے تیار ہوگئی۔ ہماری توپون کی آتشباری لحظہ بلحظہ ترقی کرتی گئی۔ ترکی گولے یونانی

فوج کی صفوں پر مینھ کی طرح برس رہے تھے اور اون دو گانوں پر جا کر گرتے تھے
جو دور فاصلہ پر واقع تھے چھوٹی چھوٹی شکلیں جو گانوں کے سپاہیوں کی طرح
معلوم ہوتی تھیں دوربین کے ذریعے سے قلابازیاں کھاتے ہوئے نظر پڑتے تھے
استے میں حملہ کرنے کا حکم دیا گیا۔ ترکی توپیں بگل بجنے لگے۔ اور ہم سوار ہو کر ایک
توپخانہ کے نزدیک ایک مقام پر جا کھڑے ہوئے - وہان سے ہم نے پیچھے کی
طرف دیکھا کہ پیادہ فوج کی صفیں اپنی ترکی ٹوپیاں اچھال رہی ہیں۔ بندوقیں
چمک رہی ہیں اور سرگرم سپاہی جوش و خروش کے نعرے بلند کر رہے ہیں
یہ نظارہ نہایت عالیشان معلوم ہوتا تھا۔ ہمارے سامنے پشت کی طرف ایک
جنگل واقع تھا اور اوسکی داہنی طرف دو دیہات بنے ہوئے تھے جن پر حملہ کی
تیاریاں کی گئی تھیں سرسبز جنگل کے تختہ زمرد پر جا بجا نیلے دھوئیں کے ٹکڑے
لٹکے ہوئے ابر کی طرح پھیلے ہوئے تھے۔ یہ دھواں اُن بندوقوں کی باڑھ سے پیدا ہوتا
تھا جو یونانی پیدل فوج مار رہی تھی۔ اسی عرصہ میں ایک گانوں کے کسی مکان میں
شعلے بلند ہوتے نظر آئے۔ یونانی فوج کے عقب میں ایک وسیع مربع مکان تھا جو تیز
دھوپ میں بجلی کی طرح چمک رہا تھا۔ اور سبز گھاس کے مقابلہ میں نہایت خوش منظر بنا ہوا تھا
اس کے متصل ایک سفید مینار صاف نظر آتا تھا۔ اس مکان اور مینار کے گرد
یونانی سپاہی چیونٹیوں کی طرح رینگتے معلوم ہوتے تھے۔ اور ہماری پیشقدمی
کرنے والی سپاہ (ترک) نہایت تیزی سے بندوقیں مار رہے تھے۔ ہمارے قادر
انداز نشانچی کھلے میدان میں پھیل گئے تھے۔ اور اون کے عقب میں باقاعدہ فوجیں صف
بستہ بڑھ رہی تھیں اور ایسی خوبصورتی سے اڈوانس مارچ کر رہی تھیں جس
سے معلوم ہوتا تھا کہ کوئی مشین ہے جو اپنے باقاعدہ قدم بقدم چلا رہی ہے خوشنما

ہیں اور کسی قسم کا اندیشہ ان سپاہیوں کے نزدیک تک پھٹکتا تھا۔ ہم پیچھے پیچھے
اور باروتوں کا دھواں ابر غلیظ کی طرح انکے آگے آگے چلتا جاتا تھا۔ اور گرد اگرد
پاؤں کی روند سے خاک اڑ رہی تھی انکے پیچھے کمزور آدمیوں کا سلسلہ تھا جو کبھی
علیحدہ ہو جاتے تھے اور کبھی دو تین اکٹھے ہو کر چلنے لگتے تھے بعض وقت بم
کا گولہ پھٹ جانے سے بعض شکلیں آگے بڑھنے سے رک جاتی تھیں بلکہ آگے سے
پیچھے آ جاتی تھیں یہ ہولناک معرکہ تھا جسے جنگ کہتے ہیں۔ اور یہ آدمیوں کے قتل و
خونریزی کا کھیل تھا جو میرے پیش نظر تھا۔ ہم آگے بڑھنے سے نہیں رکتے تھے اور ہمیشہ
بڑھتے چلے جاتے تھے وہ چیونٹیاں جو مذکورہ بالا گھر کے گرد چمٹی تھیں آگے پیچھے
کی طرف حرکت کرتی ہوئی نظر آنے لگیں مگر حقیقتاً اون کے پاؤں جمے ہوئے تھے
بندوقوں کی آواز میدان میں ترقی کرتی جاتی تھی۔ اور وہی شعلے وہی دھواں
وہی تاک اور وہی چھوٹی چھوٹی انسانی شکلیں پیچھے کی طرف دکھائی دیتی تھیں
رفتہ رفتہ ہمارے ترکی سپاہی بڑھتے ہوئے اوس سرسبز چھوٹی پہاڑی کے
دامن تک جا پہنچے جس پر یہ مکان واقع تھا۔ اور اب وہ اوس مکان سے بہت
متصل ہو گئے اور ایسی خوبصورتی کے ساتھ جیسے کوئی کوہ پیما پہاڑی پر چڑھ رہا ہے
اور اون چیونٹیوں زاویوں میں اب کھلبلی اور بدحواسی کے آثار پائے جاتے تھے
کبھی ادھر ادھر بھاگتے ہیں اور کبھی پیچھے کو ہٹتے ہوئے نظر آتے اور آخر کار راہ
گریز اختیار کی۔ اب ہمارا قبضہ یونانی مرکز پر ہو چکا تھا۔ اور سنگینوں کی لڑائی شروع
کرنے میں کوئی تامل کرنے کی وجہ تھی بس سرد فولاد کا کام آغاز ہوا۔ ڈولیاں زخمیوں
کو اٹھانے کی غرض سے آگے بڑھیں اور ادھر پاشا اپنی فوج ظفر موج کے پیچھے بڑھ چلا گیا
میں ایک ترک سپاہی کے پاس سے ہو کر گزرا جسکی دونوں ٹانگیں ٹوٹ گئیں تھیں اور وہ

درد سے سسک رہا تھا۔ مجھے اسوقت جنگ سے بالطبع نفرت معلوم ہوئی ہمارا نقصان غیر معمولی طور پر بہت تھوڑا ہوا یعنی صرف ۱۰۔ آدمی ہلاک اور ۳۸ زخمی ہوئے جنمین سے بہت ہی کم ایسے تھے جنکے زخم کچھ زیادہ تھے یونانیون کی صفونمین مقتول اور مجروح سپاہیون کی تعداد زیادہ تھی۔ بعض جگہہ ہمارے توپخانے کے فیرون کے نتایج نہایت ہیبت ناک نظر آتے تھے خیمون کے پرزے پرزے اوڑ گئے تھے۔ ہاتھہ پانون کٹ کٹکر علیحدہ پڑے تھے۔ وردیان جلی ہوئی اور ٹکڑے ٹکڑے ہوگئی تھین۔ بندوق کا کام نہایت صفائی اور تیز دستی کا رہا۔ ہمنے پچاس یونانی قیدی گرفتار کئے جو نہایت ذلیل اور بیدلی کی حالت مین پائے گئے لیکن ہمارے آدمیون نے اون کے ساتھ اچھا برتاو کیا"۔

ایتھنز مین نازک پولیٹیکل حالت

وزیر اعظم ایم۔ ڈیلیانی کی معزولی اور وزارت کی بحرانی

۲۶۔ اپریل کے دوپہر سے ایتھنز دارالخلافہ یونان مین نہایت مضطربانہ کیفیت تھی۔ یہ بوجہ پے درپے اُن شکستون کے ہوئی جو ملونا۔ ٹرناو۔ مائی۔ اور لریسا پر حاصل ہوئین اور اس ذمہ دار اور بخیر ذمہ وار کے خلاف جو شور و غل مچ رہا تھا وہ اس درجہ تک پہونچگیا تھا جسکا نتیجہ قایم کرنیکے لئے کوئی رائے قایم کرنا ناممکن تھی کہ کب کیا حادثہ پیش آجائے۔ چنانچہ ۲۷۔ اپریل کو مخالف لوگون کے تعلقات بہت ہی زیادہ تہدید آمیز ہوگئے تھے۔ عوام الناس کا خیال جم گیا تھا کہ افواج یونان کا شکست پانا محال ہی نہین بلکہ غیر ممکن ہے۔ اور اس لئے شکستون کی خبر دن سے اونکو یقین ہوجاتا تھا

کہ ضرور کچھہ دہوکہ بازی کو کام مین لایا گیا ہے۔ اور اس بیہودہ خیال کو یہانتک ترقی ہوئی کہ ایسا
ہے جو فوجین بہاگین اونکی نسبت یقین کرلیا گیا کہ یہ ناموزون اور تباہ کن کارروائی حکام
کی سازش کا نتیجہ ہے اصلی مقتولین کی فہرست ناکافی اور بہت ہی قلیل تھی۔ اور اونکی سمجھہ مین
نہین آتا تہا کہ ایسی لڑائی مین جسمین اسقدر کم آدمی مارے جاوین بہاگنا کیونکر ممکن ہے۔ ان خیالات
پر موجودہ وزارت اور موجودہ حکام کے خلاف ایک بہت بڑی جماعت پیدا ہوگئی جسمین یونان کے
بڑے بڑے لوگ شریک تھے اونہون نے یہانتک شور وغل کیا کہ شاہ یونان کو فیصلہ کرنا پڑا
کہ موجودہ وزارت جسکے صدر اعظم ایم ڈیلیانی ہین معزول کردیجاوے۔ یہ فیصلہ نامناسب نہین تھا
اسلئے کہ اگر اس وزارت اور اوس کے مخالفونکی موجودگی مین وہ تباہی اور بربادی یونانکو نصیب
ہوتی جو نئی وزارت کے بعد بھی اونکی مقدر مین لکھی تھی تو سخت ترین بدنتایج اندرون ملک مین
پیدا ہوجاتے اور مخالف یہ فرقہ یہ سمجھکر (جیسا کہ اوسکو پہلے سے خیال تہا، کہ ان لوگونکی سازش
نے ملک کا استیصال کردیا ہے، خدا جانے کیا آفتین برپا کرتا۔ اور کس درجہ تک قتل عام اور خونریزی
ایتھنز اور اور شہرونکی گلی کوچون مین ہوتی۔ چنانچہ شاہ نے ۲۶ کی دوپہر کو جو سہ شنبہ کا دن تہا
ایم ڈیلیانی صدر اعظم کو محلسرائے شاہی مین طلب کیا۔ اور اونکو اطلاع دی کہ بصواب دید حالات
موجودہ بمقتضائے مصلحت معقول اونکے جلسۂ وزارت کو مستعفی ہونا لازم ہے۔ ہز مجسٹی شاہ نے
وہ وجوہات بیان کین جنکی بنا پر اونکو جلسہ وزارت کے استعفا لینے کی خواہش ہوئی اور کہا کہ
اس بارہ مین مجھکو زیادہ بحث اور مباحثہ کی ضرورت نہین۔
ایم ڈیلیانی نے استعفا دینے سے انکار کیا اور درخواست کی کہ مجھکو شاہی فرمان کے
ذریعہ سے برخاست کردیا جائے۔ اور اوس فرمان مین کوئی لفظ ایسا ہو جس سے کچھہ شایبہ
اس امر کا مترشح ہو کہ مین عہدہ وزارت سے بخوشی خاطر کنارہ کش ہوتا ہون اور یہ کہ جو کارروائی
شاہ نے کی ہے وہ سوائے طوعاً کرہاً کے مین نے کسی اور طریق سے منظور کی ہے۔ شاہ نے اونکو یقین

دلایا کہ کوئی بات اوسمین ایسی نہوگی جس سے عوام یہ باور کرسکین کہ تاج اور وزارت مین مسائل حکمت عملی پر کوئی نقیض واقع ہے۔

ایم ڈیلیانی نے اپنا خیال عام طور پر ظاہر کیا کہ آیندہ گورنمنٹ یونان کے ساتھ بوجہ معزول کئیے جانے اپنے کے وزارت سے میرا تعلق ہرگز مخالفانہ نہوگا۔ بلکہ مع اپنے ہمسرین اور رفیقون کے جسکی تعداد جلسہ وزرا مین کثیر ہے۔ اپنا اثر واقتدار کام مین لاکر جدید گورنمنٹ اور نئی جلسہ وزرا کی حتی المقدور معاونت کرونگا۔ اور سب کو ترغیب دونگا کہ وہ کسیطرح کی مخالفت نہ کرین۔ اور جدید وزارت کے کامو مین کوئی وقت نہ ڈالین۔ انہون نے کہا کہ موجودہ حالت یونان کی اس قابل ہرگز نہین کہ کسی قسم کا نزاع پیدا کرکے نازک حالت کو اور بھی نازک تر کردیا جاوے۔ بلکہ ایسی خطرناک حالت مین جو یونان کی قومی تاریخ مین پیش آئی ہی ہر متنفس کا فرض ہے کہ اس جلسہ وزارت کے جسکو شاہ اختیار دینا پسند کرین ہر طرح کی استعانت کیجاوے۔ جب ان سے دریافت کیا گیا کہ تمنے شاہ کی خواہش پر استعفا دینے سے کیون انکار کیا۔ تو انہون نے جواب دیا کہ مجھے ایسا کرنیسے یہ خیال ہوا کہ ایسی حرکت گورنمنٹ کی جانب سے بزدلانہ اور نالایق شمار کیجاویگی۔ کیا معنی کہ ایسی نازک حالت مین انتظام امور سلطنت کو چھوڑکر علیحدہ ہوجانا میری دانست مین ایک بڑی بیجا اور ناموزون حرکت معلوم ہوئی۔ گورنمنٹ نے چاہا کہ مین برستور عہدہ وزارت عظمی پر قایم رہون اور اسکے افعال کے نتایج کو برداشت کرون اور اسکی حکمت عملیون کا حتی الوسع تحفظ کرون لیکن یہ نہین کہ سکتا کہ شاہ نے کن وجوہ سے مجبور ہوکر میرے جلسہ وزرا کو برخاست کرنا مناسب سمجھا۔ شاید ہر مجسٹی پر پبلک نے زور ڈالا ہو۔ ایم ڈیلیانی کا خیال آیندہ تعلقات کے لحاظ سے بنظر اُس واقعہ کے جو ۲۶ مارچ ۱۸۹۷ء کو پیش آیا تھا نہایت دلچسپ ہے۔ یہ اوس زمانہ مین وزیر جنگ تھے۔ اُس دن شاہ نے انکے اختیارات چھین لیے تھے لیکن اونکی معزولی اسباب پر منحصر تھی کہ آیا یونانی

فوج شاہ کے احکام کی تعمیل کرتی ہی یا ایم ڈیلیانی کا حکم بجالاتی ہی۔ فوج نے شاہ کا اتباع حکم کیا اور تاج محفوظ کرلیا۔

(ایم ڈیلیانی کی معزولی کی ایک وجہ)

اگرچہ ایم ڈیلیانی نے ایک نامہ نگار سے بیان کیا کہ اُن کے اور شاہ کے مابین مسائل حکمت عملی کے سبب کوئی اختلاف نہین ہی مگر بعض اور لوگون سے اونہون نے ذکر کیا کہ اونہون نے ایک تجویز مصالحت کی ٹرکی کے ساتھہ کی تھی جسکی رو سے یونان دول یورپ کی اُن خواہشات کی تعمیل کرتا جو کرنیل واساس اور یونانی افواج کریٹ کی واپسی پر محمول تھین۔ برخلاف اسکے شاہ کا مصمم قصد یہ تھا کہ کرنیل واساس کو کریٹ سے ہرگز طلب نہ کرے اور اس اختلاف کے باعث شاہ نے وزیراعظم سے فوراً استعفا طلب کرلیا۔

۲۷- اپریل ۱۸۹۷ء کو مخالف جماعت کے سرغنایان ایوان شاہی مین طلب کئے گئے اور شاہ نے اُنکو اپنے ارادہ کی اطلاع دی اور حکم دیا کہ وہ ایک جدید جلسہ وزرا مرتب کرین ایم رالی جو یونانیون مین ایک ہر دلعزیز شخص ہین عہدہ وزیراعظمی کے لئے تجویز کئے گئے۔ شام کے وقت شاہ نے ایم ڈیلیانی کو بلایا۔ اور اُن سے درخواست کی کہ جدید وزارت کے فرمان تقرر پر دستخط کرین

جدید جلسہ وزرا

جدید جلسہ وزرا کے تعین سے پیشتر لوگون مین نہایت بیقراری اور اضطراب پایا جاتا تھا مجمع ہائے کثیر شہر کی گلیون مین پھرتے تھے۔ اور مضطرب الحالی اوکی حرکات سے نمایان تھی مجمع ایوان کے روبرو جمع ہوا۔ اور اوس نے اون لوگون کو جو اسی جماعت مخالف کے سرغنہ تھے بلا کر حالات دریافت کرنا چاہے اور اس غرض کے پورا کرنے کے لئے ایم بلسم خاصۃً طلب کئے گئے لیکن بجائے اُنکی اول جو شخص نمودار ہوا وہ ایم ڈیلیانا ۔ تھے

اُس نے ایک اونچے زینہ پر چڑھکر جو پارلیمنٹ کے مکان کو جاتا تھا یہ بیان کیا کہ گورنمنٹ کی تباہی کے لحاظ سے سابق جلسہ وزرا اور پبلک نے شاہ سے چاہا کہ وہ اپنا فرض ادا کرین اور عام امن و امان کے برقرار رکھنے کی کوشش کرین اور ہدایت کی کہ جماعت مخالف کے ممبرون پر بھروسہ رکھنا لابدی ہی جو اعلی ترین پولٹیکل حقوق کی نگرانی مین مصروف ہین ان الفاظ پر زور سے نعرہ ہای خوشی بلند ہوئے، اور جب تھوڑی دیر بعد ایم رالی نمودار ہوئی تو پھر ان نعرہ ہای خوشی کی زور سے تجدید کی گئی اور اس مجمع نے ان امور سے فرقہ مخالف کی فتحمندی خیال کی چنانچہ پرجوش لوگون مین سے چھ ہزار اشخاص نے ایم دیلیٹا اور ایم رالی کے مکان تک انکی مشایعت کی۔ اور یہان پہونچکر ایم رالی پھر نمودار ہوئے اور مجمع کو مخاطب کرکے کہا کہ گورنمنٹ نے خودکشی کرلی ہی۔ اور ہمارا فرض ہی کہ امن و امان کو قایم کرین اور اپنے وطن کے لیے لڑین۔ مجمع نے اوسپر نہایت پرجوش نعرہ لگائے اور اوس کے بعد منتشر ہوگئی

دوسرے روز شاہ نے سرغنایان فرقہ مخالف کو جدید جلسہ وزرا کے تشکیل کے اختیارات عطا فرمائے۔ چنانچہ یہ لوگ براہ راست پارلیمنٹ ہوس کو گئے۔ اور وہان فوراً ایک جلسہ منعقد کیا جسمین بحث و مباحثہ کے بعد یہ امر قرار پایا کہ ایک وزرا کی فہرست تیار ہو لی اور تین سربرآوردہ ممبر اسکو شاہ کی خدمت مین پیش کرنے کی غرض سے لے گئے۔ شاہ نے انتخاب پسند کیا اور صرف اسقدر ترمیم کی کہ ایم تھیوٹالی جو عنقریب ایتھنز مین آنیوالے تھے جلسہ وزرا مین شامل کئے جائین بعد منظوری شاہ مندرجہ فہرست وزرا جدید کی مشتہر کی گئی ایم رالی وزیر اعظم و وزیر بحری کرنیل سماد و وزیر جنگ ایم سیموپولو وزیر مال ایم کراپولو وزیر سررشتہ تعلیم ایم تھیوٹالی وزیر صیغہ داخلیہ۔ ایم ڈیلی جارجی نے جدید جلسہ وزرا مین داخل ہونے سے انکار کیا اور اعتراض کیا کہ اسمین صرف وہی لوگ شریک ہونا چاہئین جو پولیٹکل جماعتون سے علحدہ ہین۔ ایم البجہ کناری اور ایم سوتوروپولو نے بھی وزارت کے لیئے قبول کرنے

سے انکار کیا اور اسطرح اس جلسہ وزرا مین صرف ٹرے کوپسٹ اور السٹ لوگ
شریک ہوئے۔ وزیر اعظم اور وزیر جنگ فوراً ایک جلسہ مین نشست کر کے فرسالہ کو روانہ
ہوگئے تاکہ میدان جنگ کے نقصان کا ملاحظہ کر کے اوسکی اصلاح کرین۔
یکم مئی کو جدید چیمبرلین مسٹر ہالی وزیر اعظم نے بیان کیا کہ ہماری پہلی کوشش یہ ہوگی کہ
فوجی طاقت کو سنبھالا جاوے۔ اور از سر نو اوسکی آراستگی ہو جسکے بغیر جنگ جاری رکھنا یا عزت
کے ساتھ صلح کرنا غیر ممکن ہوگا۔

جنگ ایپائرس

نوٹ۔ "چونکہ جنگ ایپائرس" برابر ابتدا سے جاری ہے اور بوجہ سلسلہ معرکہائے میدان
تھسلی اسوقت کہ تاریخ کے ۱۰۰ صفحے چھپ چکے اوسکا کوئی تذکرہ احاطہ تحریر مین نہین آیا۔
اور زیادہ التوا نامناسب ہے۔ بدینوجہ مزید فتوحات میدان تھسلی کو برلے چندے چھوڑ کر ہم
صوبہ ایپائرس کیطرف متوجہ ہوتے ہین۔

صوبہ ایپائرس

یہ صوبہ یورپی روم کے مغرب مین سرحد یونان سے ملحق واقع ہے اسکا قدیمی نام ایپائرس
ہے لیکن فی زمانہ ٹرکش صوبجات مین جلیتنا کے نام سے موسوم ہے جو دراصل ملک البانیہ
کا جنوبی حصہ ہے اس کے شمال مین ردمیلیا۔ مشرق مین مقدونیا اور تھسلی۔ جنوب مین خلیج
آرٹا۔ اور مغرب مین بحر روم واقع ہے۔ پورے صوبہ کا طول شمالاً جنوباً ڈیرہ سومیل۔ اور
عرض شرقاً غرباً زیادہ سے زیادہ ۵۰ میل ہے۔ بڑا دریا آرٹا ہی جو جنگ سے پیشتر تھسلی اور ایپائرس کے درمیان
حد فاصل تھا۔ اس کے جنوبی کنارہ پر شہر آرٹا واقع ہے جو یونانی عملداری مین شامل ہے۔ دوسرے
بڑے دریا ڈیوسا اور چروسٹا ہین جو مشرق سے مغرب کی طرف بہ کر بحر آڈیاٹک مین گرتے
ہین۔ صوبہ کے عین وسط مین شرقاً غرباً ایک مکمل سلسلہ پہاڑون کا حائل ہے جو شمالی اور

شرقی حصہ ملک سے افواج کے داخل ہونے مین سد راہ ہوتا ہی۔ اس پہاڑ کے مشرقی حصہ کے جنوب مین چند میل کے فاصلہ سے ایک بڑی جھیل شروع ہوئی ہی جو شمالاً جنوباً ۱۸ میل کے قریب طولانی ہے۔ جسکا نام جانینا ہے۔

اس جھیل کے جنوب و مغرب کے کنارہ پر بڑا شہر جانینا واقع ہی۔ جو صوبہ کا صدر مقام ہی اور شہر آرٹا سے جو دوران جنگ مین یونانی فوج کا ہیڈ کوارٹر رہا اسکا فاصلہ بخط مستقیم ۴۸ میل ہے مغربی ساحل کے قریب ایک بڑا جزیرہ کارفو واقع ہی جو صوبہ تھسلی کے ساتھ یونانی سلطنت سے ملحق کر دیا گیا ہی۔ صوبہ کے جنوبی نقطہ اختتام پر اور خلیج آرٹا کے دہانہ پر سلطان المعظم کا ایک زبردست فوجی قلعبند مقام پریوزا ہے جو پوری پوری طرح پر یونانی فوجی بندگاہ واقع خلیج آرٹا کی نگہداشت رکھتا ہے آرٹا اور جینینا کے درمیان راستہ پر دو چار چھوٹے چھوٹے قصبے واقع ہین جسمین فلیپاڈیس اور قلعہ پنٹی پگیڈیا کا ذکر جنگ ایپائرس مین اکثر آویگا فلیپاڈیس آرٹا سے ۱۴ میل اور پنٹی پگیڈیا ۲۲ میل ہے۔

ایپائرس مین جنگ

اول سے آخر تک گو مرکز جنگ میدان تھسلی مین رہا جسکو درہ ملونا سے گذر کر ترکون نے فتح کیا تاہم مغربی اضلاع مین ایپائرس کی لڑائیان بھی جنمین ابتداءً یونانیون کو کسیقدر کامیابی رہی نظر انداز کرنے کے لایق نہین بلکہ ایک لحاظ سے وہ سب سے زیادہ ضروری حصہ جنگ کا ہی اس لئے کہ جسطرح ترکون نے ملونا کے راستہ سے تھسلی پر قدم بڑہائے اوسی طرح یونانیون نے آرٹا کی راہ سے ایپائرس مین پیشقدمی کی اور اگر اوسکو مستقل کامیابی ان اضلاع مین اسیطرح آخر تک ہوتی جسطرح کہ اول مین ہوئی تو وہ تھسلی کے برابر قطعہ زمین پر ترکی عملداری ایپائرس مین قابض ہو کر تھسلی کا نعم البدل حاصل کر لیتا لیکن وہ نمایان جنگی قوت اور تدابیر حسن و معقول سے جو ترکی افسرون نے میدان جنگ مین نہ صرف

یونانی ایپائرس کو خالی کرکے بھاگے بلکہ اونکا نقصان جان و مال بھی بہت زیادہ ہوا صوبہ
ایپائرس مین آرٹا کیطرف سے بڑہنے کی وجہ یہ تھی کہ یونانیون کو اسطرف کوئی روک نہ تھی
اونکی فوجین تیس ہزار خود آرٹا مین جمع تھین اور اونکا مغربی بیڑہ جہازات ہروقت تازہ افواج
کے لانے اور ترکی قلعجات ساحل سمندر کے اوڑا دینے کے لئے بہمہ وجوہ مستعد اور تیار
تھا - برخلاف اسکے ترکی ہیڈ کوارٹر فوجی جس مقام پر تھا اس کے اور ایپائرس کے درمیان
مین نہایت دشوار گذار پہاڑون کے سلسلے اور ناہموار قطعات زمین اور جنگل اور ندیان
واقع تھین مزید برآن فاصلہ بھی اسقدر تھا کہ فوجی امداد مقتون کے اندر مشکل سے آسکتی تھی
یہ ترکون کے سردارون کی نہایت ہی عالمانہ اور کامل تدبیرین تھین جنکی قدرت انتظام سے
کافی تعداد افواج قاہرہ کے معہ سامان حرب و رسد عین وقت پر پہونچگئے اور اوسیوقت سے
یونانیونکو شکست پر شکست اور ہزیمت پر ہزیمت ملتی گئی -

۱۷ اپریل کی صبح کو ترکونکیطرف سے نہایت تیزی کے ساتھہ جنگ شروع ہوئی - ۸ بجے
صبح کے قلعہ پریوزا سے بیڑہ جہازات پر گولہ باری شروع ہوئی اور یونانی جہاز مقدونیہ
نام جبکہ وہ خلیج امریشیا کے تنگ دہانہ سے گذر رہا تھا گولون نے اوسکو غرق کردیا - کپتان
زخمی ہوا اور ملاح بیر کیب بچگئے قلعہ سے یونانی جنگی مقام انٹیم پر بھی گولے برسائے گئے - لیکن بیڑہ
کے یونانیون نے بھی تیزی کے ساتھ کام دیا جس سے ترکون کا کسیقدر نقصان ہوا -

یہ خبر سنکر ایتھنز سے شاہی روبکار جاری ہوئی جسکی رو سے مغربی ڈویژن کے بیڑہ جہازات
یونان کو قلعہ پریوزا پر گولہ باری کا حکم ملا اور جہاز مقدونیہ کے ڈوبجانے سے جو راستہ بند ہو
گیا تھا اوسکو ڈائنامیٹ سے اڑاکر صاف کرنیکی تجویز رہی - نیز جنگی جہاز اسپٹ مٹی کو
حکم ملا کہ وہ بھی پٹرس سے پریوزا کو جائے -

غرض آغاز جنگ پر ہی تمام سرحد اس سرے سے اس سرے تک مغرب مین پریوزا

وسط مین گریونیا اور مشرق مین کرانیا تک میدان کارزار نکلی - اور جسطرح ترکون نے اپنی
تمام قوت کرانیا کے متصل درہ ملونا پر جمع کی اسیطرح مقامی فواید کے لحاظ اور اپیارس پر بآسانی
متصرف ہونے کے خوش آیند خیال سے یونان نے اپنی پوری پوری طاقت کا اجتماع آرٹا پر کیا
بمقابلہ ٹرکی کے یونان کو اپیارس مین کامیابی نہایت آسان تھی - اگر آخرالذکر قوم مین کچھہ بھی جنگی
قوت ہوتی اسلئے کہ مابین اپیارس اور یونان کے کوئی کوہستانی سرحد جو فوج کشی مین سدراہ
ہوتی حائل نتھی - بجز ایک دریا کے جو ایک ندی ہی اور کوئی حد فاصل نہین - یونانی فوج بآسانی
جانتیا تک جا سکتی تھی اسلئے کہ ترکی فوج نمبر اول مین سے کوئی دستہ اس صوبہ مین مصروف کارزار
نہ تہا - زیادہ تر ردیف فوج کا کچھہ حصہ بھیجا گیا تھا - دوسرے یہ کہ بوجہ بعد مسافت اور نہونے ریل
اور حائل ہونے نہایت پیچیدہ اور دشوار گذار پہاڑی سلسلونکی ترکی فوجی صدر مقامون سے کمک فوج
اور رسد کا آنا آسان نتہا اور انہین وجوہات پر نظر کرکے وزارت یونان نے فیصلہ کیا تہا کہ اگر ترکون نے تھسلی
مین سے کوئی حصہ لیا تو ہم اوس کے عوض چند اپیارس مین سے لے لینگے تیسرے یونانیون کے خفیہ مطلب اور بھی
تھا کہ ترکی افواج متعینہ اپیارس کو صرف حفاظتی جنگ کا حکم تھا اور پیشقدمی کی اجازت نہ دیگئی تھی جسمین
کوئی شاہانہ رمز اور حکمت ہوگی - غالباً اس لئے ایسا حکم دیا گیا ہوگا کہ یونانی فوج جو بقدر تیس ہزار کے
آرٹا پر جمع ہوئی تھی بوجہ موجود ہونے ترکی افواج مقابل کی اپنی جگہہ سے نہ ہل سکے اور ایک دن
کے لئے بھی وہ آرٹا کو نہ چھوڑ سکے - اور یہ اسی صورت مین ممکن ہوا جبکہ ترکی فوج برابر آرٹا کے مقابل
ڈٹی ہوئی رہی - اور نہ آگے بڑھی اور نہ اس فوج یونانی کو بڑھنے دیا -

یونانی بحری طاقت کے بھروسہ پر مخالفین ترکی کی دل خوشکن امیدین

یونان کی بحری قوت جسکی اسقدر تعریف و توصیف ہوئی تھی بالآخر اس شعر کے مصداق ہوئی

بہت شور سنتے تھے پہلو مین دل کا ؎ جو چیرہ تو اک قطرۂ خون نکلا

جنگ سے پیشتر اور اوسکے مابعد یونانی جہازون کی طاقت اور اوس کے کپتانونکی جنگی لیاقت کی وہ پکار تھی کہ جسکی کچھہ انتہا نہین - کوئی صاحب الراے تجویز کرتا تہا کہ ادہر خشکی مین ترکی فوج بڑھی ادہر جنگجو یونانی بیڑہ پر اسنے کرم خوردہ عثمانی جہازات کو تباہ کرکے دل کا بخار نکالے کوئی اس خیال سے خوش تھا کہ اب کوئی دم مین خبر آتی ہے کہ ساحل لیوانٹ سے لیکر ساحل بحیر اسود تک کے تمام بنادر اور ساحلی قلعجات مسمار ہوتے جاتے ہین - کوئی حضرت یہ صلاح بتاتے تھے کہ سب سے اول اس غضبناک بیڑہ سے دہانہ ڈارڈ نیلز کو عبور کرکے قسطنطنیہ پر گولہ باری کرنا لازم ہے تاکہ سلطان دیا ؤ کہا کر سین اسٹیفنو کیطرح فوراً صلح پر آمادہ ہو جائین اور یونان مین مانتی اپنی خواہشات کی تکمیل کرا دے - اور اگر اسمین کچھہ دقت ہو تو کم سے کم اتنا تو کرے کہ بندرگاہ ڈیڈہ عاج کو جہان سے بجانب مشرق قسطنطنیہ کو اور بجانب مغرب ایڈریانوپل کے راستہ اور سیلونیکا کو ریلوی لائن جاری ہین گولہ باری سے تباہ کردیا جاوے اسلئے کہ ڈیڈہ عاج وہ ضروری مقام ہے جہان ہوکر پہلے سے زیادہ فوجین گذری ہین - اور جہان پانچ غیر ملکی جہاز وقت مقرر پر آتے اور جاتے ہین - پس اس بندرگاہ کے ضایع ہو جانیسے ترکی فوج متعینہ تھسلی بھی تباہ ہو سکتی ہے - اس لئے کہ اوس کے لئے رسد قسطنطنیہ سے صرف اسی راستہ ہوکر آتی ہے اور یونانی بیڑہ کے خوف سے براہ تری نہین بھیجی جاتی - غرض تمام یورپ اور مخالفین ترک کے لئے جو امر تسکین بخش تھا وہ زیادہ یہی بحری قوت تھی - اور یونان نے ان اصول پر کاربند ہونیکی کوشش بھی کی - لیکن اسکے چند جہاز کیونکر ابنای ڈارڈ نیلز مین گذرنے کی جرأت کر سکتے تھے جسکے کنارون پر عالیشان قلعہ کلید البحر قلعہ حمیدیہ قلعہ مجیدیہ - قلعہ سقارہ - قلعہ سلطانیہ - قوم قلعہ - سید البحر - ارخانیہ - اور قلعہ طغرل - وغیرہ ہون - جنکی قلعہ شکن اور قیامت خیز توپون کے نالون کے قطر دس دس - اور چودہ چودہ انچ کے ہون جنکا ایک گولہ سوا گز کے محیط کا ایک آہنی جہاز کو غرق کر سکتا ہے - بیچارہ یونانی

* اس مقام پر جو قسطنطنیہ کے مقابل ہے پچھلی جنگ روم و روس مین عہدنامہ قرار دیا گیا تھا ۱۲

بیڑہ تو منجملہ صدہا توپون کے دس توپون کے فیر کا بھی متحمل نہو سکتا تھا اور جب وہ دردانیال مین بھی گذرنے کا خیال نہ کرسکتا تھا تو ظاہر ہے کہ محفوظ قسطنطنیہ تو وہان سے فاصلہ بعید تر واقع ہے - علی ہذا القیاس ڈیڈھی غاچ گو سمندر کے کنارہ واقع ہے لیکن وہ برلے ریل فوجی ہیڈ کوارٹر اڈریانوپل سے صرف ۹۲½ میل کے فاصلہ پر ہے جہان اسی ہزار ریگلر فوج ہمیشہ تیار رہتی ہے علاوہ برین ڈیڈھی غاچ سے سلونیکا یا قسطنطنیہ کو سمندر کے کنارہ کنارہ ریل نہین جاتی ہے بلکہ ترکی دوراندیش عمالون نے ڈیڈھی غاچ سے شمال کیطرف فاصلہ دیکر ساحل سمندر سے دور لیجا کر لین نکالی ہے - پس بندرگاہ پر یونان کا قابو حاصل کرنا اور پھر ملک کے اندرونی جانب فوج اوتار کر لیجانا اس کے حق مین کامل بربادی بخش تھا - چنانچہ ۲۰ اپریل سے پیشتر جو ایک گروہ یونانیون کا جہاز سے اتر کر قسطنطنیہ سلونیکا ریلوی کی پٹری اوکھاڑنے مین مصروف تھا بے انتہا زک پاکر پسپا ہوا اور پھر اس حرکت کی تجدید نہ کیگئی - یہ گروہ جزیرہ تھیاس کے مقابل ساحل پر اترا تھا -

نوٹ ؛ ایک فرانسیسی اخبار کے ذریعہ سے جو افواج ممالک دنیا کی تعداد سے کامل واقفیت رکھتا ہے حسب ذیل شمار دیا جاتا ہے -

انتظام فوجی کے لئے سلطنت عظمیٰ سات حصون پر تقسیم کی گئی ہے اور اونکے ہیڈ کوارٹر قسطنطنیہ - اڈریانوپل - ازنجان - دمشق - بغداد - موناسطر - اور صنعا مین ہین - اردوی علی تین قسم کی فوج سے مرکب ہے - نظام ردیف - مستحفظ اور اسمین ۲۰ سے لیکر ۴۱ سال تک جوان ہین - گویا ہر آدمی کو بیس سال تک فوجی ملازمت بھگتنا پڑتی ہے - رنگروٹ دو قسم کے ہوتے ہین قسم اول چھ برس (چار برس زیر علم اور دو برس ریزرو) نظام آٹھ سال (چار برس اول زیر علم اور چار برس دوم ردیف) اور چھ سال مستحفظ مین اسطرح کل بیس سال رہنا پڑتا ہے - قسم دوم مین وہ جوان بھرتی ہین - جو قسم اول کے لئے نہین لئے گئے اور اس بھرتی کو ترتیب ثانی کہتی ہین یہ لوگ ملازمت کے پہلے سال چھ سے نو مہینے تک بارگون مین رہکر قواعد سیکھتے ہین - اور پھر ہر برس صرف ایک مہینے اپنے گھرون مین ہی قواعد کیا کرتے ہین - فوج نظام حسب دستور - فرنگستان - کمپنیون - رجمنٹون - بٹالین - بریگیڈ - اور ڈویژنون پر تقسیم ہے لائق کے

یونانی بیڑہ کی ناقابلیت محض اسی نتیجہ سے صاف روشن ہی کہ ڈارڈ نیلز اور ڈیڈی غاچ کو چھوڑکر اُن صدہا چھوٹے بڑے ترکی جزیرون مین سے بھی ایک پر ہاتھ نہ ڈال سکا۔ جو بحر انجین مین بکھرے پڑے ہین اور بجز اس کے کہ مشرقی ساحل پر کریٹ کے مقابل جہاز لاکر کچھ سامان رسد ضایع کردیا۔ اور پلاٹاموتا۔ اور لفتوری تھوری قصبون پر حملہ کیا۔ قلعہ پریوزا پر مفید گولہ باری کچھ دیر کرتا رہا ایک مصری آگبوٹ کو گرفتار کیا۔ اور سر اسٹیمیڈ یا ٹلمیٹ کو پکڑ لیا۔ جو سلطان کی جانبدار مانے جاتے ہین۔ اور کوئی کارروائی بحری اُس سے ایسی ظہور مین نہین آئی جو قابل بیان ہو۔ البتہ مصری حکم لیکر یہ بیڑہ دارالسلطنت ایتھنز سے ضرور روانہ ہوا تھا لیکن اوس پر بھر

۲۶ رجمنٹ مین سے ہر ایک مین ۴ بٹالین ہین۔ لیکن کچھ ایسے بھی ہین جس مین صرف تین بٹالین ہین منجملہ ان کے ۳۹ کمپنیان انجینیرون کی ہین جنمین ۸۰۰۰ آدمی ہین۔ ایک رجمنٹ آگ بجھانے والون کی اور پندرہ بٹالین رائفل کے بھی ہین۔ طرابلس مین ۱۲ بٹالین ہین کہ جو فوج محافظ کریٹ کی طرح حصہ اول و دوم و پنجم (یعنی قسطنطنیہ اڈریانوپل وغیرہ) سے بھرتی ہوتی ہین۔ گویا ہر رجمنٹ مین ۴۲۷۶ آدمی ہر بٹالین مین موجود ہیں ۹۲۲ جوان اور ۱۵ گھوڑے ہوتے ہین۔ اور ۲۰۰ گھوڑے دو رجمنٹ ملکر ایک بریگیڈ ہوتا ہی۔ دو بریگیڈ مع ایک بٹالین رائفل کے ڈویژن کہلاتا ہی۔ اور دو ڈویژن ملکر ایک اُردو بنتا ہی۔ پیدل فوج ہنری مارٹینی باڈی بندوق سے مسلح ہے بعض رجمنٹون کو ماسر تنگ نالی والی بھی دی گئی ہے۔ علاوہ اس کے دو لاکھ بیس ہزار کشادہ سینہ سلحخانہ مین موجود ہین (وہ ابھی کسی کو نہین دیگئی) فوج ردیف ۸۸ رجمنٹون پر تقسیم ہی۔ اور اس کی ترتیب نظام ہی کی طرح ہے۔ فرق صرف اتنا ہی کہ نظام مین ہر بٹالین مین ۹۲۲۔ اور ردیف مین ۱۲۰۰۔ آدمی ہوتے ہین۔ رسالہ مین ۲۰۲۔ اسکواڈرن ہین۔ علاوہ اس کے ایک فوج سواران کردون کی کھڑی کی گئی ہے۔ اور حمیدیہ کہلاتی ہی۔ وہ اپنے گھوڑے لاتے ہین۔ اور اونکے سردار بھی اپنے ہی ہین۔ سرکار عالی کو صرف ہتھیار مہیا کرنے پڑتے ہین۔ توپخانہ مین انتظام سنہ ۱۸۹۱ع کے موافق ۲۰۸۴۵۔ آدمی۔ اور ۱۲۵۶ توپین ہین یہ سب ۱۷۴ اسیدانی ۲۲ پہاڑی توپخانون مین تقسیم ہین۔ کل فوج قاہرہ کی تعداد اسطرح سمجھہ مین آئیگی۔

نام فوج	کامل قواعددان	کم قواعددان	کم وبیش قواعددان	میزان کل
نظام	۲۵۰۰۰۰	۱۳۰۰۰۰	۱۵۰۰۰۰	۵۳۰۰۰۰
ردیف	۲۸۰۰۰۰	۳۲۰۰۰۰	۰	۶۰۰۰۰۰
مستحفظ	۱۸۰۰۰۰	۱۹۰۰۰۰	۰	۳۶۰۰۰۰

نقشہ کا حوالہ صفحہ (۱۱۵)

شاہی حکم کا اسوقت تک کچھ حال نہ کھلا کہ آیا انہین قسطنطنیہ سے لینے کا حکم تھا یا سلونیکا پر قابض ہو جانے کی ہدایت تھی - چنانچہ اول الذکر تو ہر طرح ناقابل فتح اور دشوار گذار راستہ پر واقع ہے اور سلونیکا آزاد بندرگاہ ہے - جسکا تجارتی تعلق تمام دول یورپ سے ہے اور چونکہ اوسکے نقصان پہونچانے سے غیر ملک کی تجارتگاہون کو بھی نقصان پہونچتا تھا سلطنت سلونیکا پر بھی گولہ باری نہو سکی - غرض سوائے مذکورہ بالا کارنامون کے اور دو تین گاؤن اڑا دینے کے دوران جنگ مین سارا بیڑہ بے نیل و مرام چارون طرف گھومتا پھرا اور ایک موقع بھی اسکو اپنے نام اوچھالنے کا نہ ملا -

سلطانی بیڑہ جہاز کی کاروائی

گو یورپ بھر مین سلطانی جہازونکو بہ نظر حقارت دیکھا جاتا تھا - اون کے متعلق طرح طرح کے تمسخر آمیز من گھڑت خبرین شایع ہوئی تھین لیکن بالآخر معلوم ہوا کہ وہ ترکی کے حق مین بہت کچھ کارآمد ثابت ہوا - حالانکہ یورپین ٹھٹھہ بازاسی بھروسہ پر رہے کہ سارا عثمانی بیڑہ بحر مارمورا اور ابنائے ڈارڈنیلز مین محفوظ پڑا ہے اور اس کے کپتانون نے نوٹس دیدیا ہے کہ جہاز سمندر مین چلانے کے قابل نہین ہین - گو درحقیقت ایسے ناکارہ چند جہاز ضرور تھے کہ قلعجات ڈارڈنیلز کی پناہ مین لنگر زن رہے - تاہم باقی بیڑہ کے ایک بہت بڑے حصہ نے وہ کام کیا کہ پھر سلطنت ایسی سرعت سے ایسا اہم کام سرانجام نہین دیسکتی یعنی تمام ردیف فوج جو جو لیر معدن مین ایشیائے کوچک اور اناطولیا سے طلب کی گئی تھی اونہین جہازون نے ایک بندرگاہ سے دوسرے بندرگاہ کو منتقل کیا - اور پھر اونکے لئے لاکھون من سامان رسد اور سامان حرب سلونیکا کے اسٹیشن سے چہار طرف سے لیجا کر ڈھو ڈالا - اور اس آمد و رفت مین وہ وہ

احتیاطین اور حفاظتی کام عمل مین لائے گئے کہ یونانی بیڑہ جہاز تو درکنار کسی کشتی کو بھی معرض خطرہ مین نہ ڈال سکا۔ عثمانی بیڑہ کے سب جہاز پرانے ہیٹن ہین۔ اور جو قابل مرمت ہین انکی درستی نہایت چابکدستی سے عمل مین لائی گئی۔ چنانچہ آہن پوش جہاز حمیدیہ ابھی ۱۸۸۵ء مین تیار ہوکر قسطنطنیہ مین داخل ہوا۔ اسکا وزن ۶۷۰۰ ٹن یعنی ۱۸۷۶۰۰ من ہے۔ اسپر علاوہ چند جلد چلنے والی شیشی توپون کے دو توپین دس انچہ قطر کی اور دو کرپ توپین ۶۰۶ انچہ قطر کی چڑہی ہین۔ انجنون کی طاقت چھہ ہزار ۸ سو گھوڑون کی ہے اور رفتار سے گھنٹہ ۱۲ ناٹ یعنی ۱۵ میل ہے (ناٹ = ۱٫۱۵ میل) دوسرا آہنی جنگی جہاز جسمین عثمانی امیر البحر (جو فی الحال حسن رومی پاشا ہین) مقیم رہتے ہین مسعودیہ ہے جو ۱۸۷۴ء مین مکمل ہوا تھا۔ اسکا وزن ۹۱۲۰ ٹن یعنی حمیدیہ سے بڑا ہے جسپر ۱۲ توپین دس انچہ کے قطر کے موہنہ کی چڑہی رہتی ہین۔ تیسرا آہن پوش عثمانیہ اور چوتھا عزیزیہ۔ ہر ایک وزن مین ۶۴۰۰ ٹن ہین ۱۸۶۴ء مین اتارے گئے۔ لیکن بعد ازین تھوڑا عرصہ گذرا انکی تجدید کیگئی۔ نجم شوکت وزنی ۲۰۸۵ ٹن ۱۸۶۸ء مین اوتارا گیا۔

ہنریا آہن پوش اگن بوٹ وزنی ۴ سو ٹن ۱۸۷۵ء مین اتارا گیا۔ تھا یا ڈاک کا جہاز ۱۸۶۵ء مین اوتارا گیا۔ از میر مسلح جہاز بار برداری۔ پلنگ دریا۔ تارپیڈو لو تیدار جہاز وزنی ۹۰۰ ٹن ۱۸۹۰ء مین اتارا گیا۔ اجیر تارپیڈو کشتی وزنی ۱۵۰ ٹن ۱۸۹۰ء مین چار تارپیڈو کشتیان ہر ایک وزنی ۸۵ - ۸۵ ٹن ہین۔ علاوہ ان کے دیگر تارپیڈو کشتیان ہر وقت تیار رہتی ہین کہ جہان ضرورت ہو تباہی بخش نتایج پیدا کرنے کو موجود ہین۔ تجارتی اور ڈاک کے جہازات اسکے علاوہ ہین۔

بیڑہ کی روانگی آخری ہفتہ مارچ مین جب یہ بیڑہ گولڈن ہارن سے روانہ ہوتا تھا اسوقت لاکھون تماشائی کنارہ دریا چھتون اور پلون پر جمع تھے۔ روسی سفیر ایم نیلیدوف اور فرانسیسی سفیر ایم کیمبن۔ حسن پاشا وزیر بحریہ کے ہمراہ روانگی ملاحظہ کرنے گئے۔

اور اعلیحضرت امیر المومنین نے قصر یلدیز کوشک کے بالاخانہ سے اس نظارہ کو

معائنہ فرمایا۔ کریٹ کے سمندرون مین ایک ترکی آہن پوش نے شروع مارچ مین ایک یونانی جہاز آذو قیا کو گرفتار کیا جو بعد کو تصوحی پاشا والی بیروت کی تحویل مین رہا۔ مارچ کے تیسرے ہفتہ مین ترکی جہاز عون اللہ مین نے ایک دوسرے یونانی جہاز موسومہ ہیرا۔ کو سخت معرکہ آرائی کے بعد جسمین ۵۴ یونانی اور ۸ ترک قتل ہوئے گرفتار کرکے جرمنی جہاز کی حوالہ کردیا۔

اس جہاز پر یونانی پارلیمنٹ کا نائب میر مجلس ایک ممبر اور ساٹھ یونانی مجاہدین علاوہ سامان حرب کے سوار تھے۔

دوران جنگ مین بحری جنگ کے نہونیسے البتہ اسقدر ضرور ثابت ہوا کہ عثمانی بیڑہ اوسوقت اسلئے تیار نہتا کہ وہ یونانی بندرگاہون اور ساحلون کو حملہ کرکے تباہ کرڈالتا۔ اور خود پیشقدمی کرکے یونانی بیڑہ کو دارالفنا کا راستہ دکھلاتا۔ تاہم یہبھی معلوم ہوگیا کہ اُسمین اپنے اور اپنے ملک کی حفاظت کرنے کی طاقت ضرور ہے اور چونکہ بیڑہ کے حملہ آور ہونیمین چند اُمور مانع تھے۔

(مثلاً ترکی بری فوج کی پوری کامیابی کا ظہور اور اوس کے بحری حملہ کی ضرورت کا مفقود ہونا اور دول یورپ کے متحدہ بیڑہ جہازات کا سواحل کریٹ پر موجود ہونا) اس لئے یہبھی کہا نہین جاسکتا کہ ترکی جہازات حملہ کی طاقت رکھتے تھے یا نہ رکھتے تھے۔

حضرت سلطان المعظم کو یونانیون کا تباہ برباد کرنا اگر منظور ہوتا تو وہ ایسا کرتے کہ ادہر بری فوجین انگونیست و نابود کرتی ہوتین۔ ادہر جہازون کی آتشبازی سے ساحلی قلعہ اور بندرگاہ پائرس۔ اور ایتھینز کو ڈھیر کیا جاتا۔ لیکن منشاء سلطانی ہرگز یہ نہتا اسلئے کہ جو کچھہ ترحم اوہم بادشاہ نے نہایت درجہ کی انسانیت سے دشمن پر ظاہر کیا وہ منشاء سلطانی کا درحقیقت پرتو تہا۔ ورنہ اونکو کون امر مانع تھا کہ مفتوحہ شہرون مین ایک رعیت کا بھی

قتل ہونے دیا۔ اور بھاگتی ہوئی فوجون کا ایک جگہہ بھی تعاقب نہ کیا۔ اور اگر وہ ایسا کرتی
تو یہ امر یقینی تھا کہ یونانی فوج آرٹا اور لریسا کے میدانون مین چیل کوؤن کا شکار بنی ہوتی
اس سے ہم یہ نتیجہ اخذ کرتے ہین کہ ترکی بیڑہ بعد جنگ روم و روس کے اگر کسی یورپ کی
بڑی سلطنطنت کا مدمقابل ہنین رہا تو وہ ایسا گیا گذرا بھی ہنین کہ یونانی بیڑہ سے بھی آنکھہ نہ ملا سکے

سرحد ایپائرس مین طرفین کی افواج کا شمار

شروع ہفتہ جنگ مین ترکی اور یونانی افواج کی شمار حسب ذیل تھی۔ جو بعد کو زیادہ کردی
گئی۔

ترکی فوج انفنٹری فوج یعنی پیدل پلٹن ۷۲ بٹالین۔ میدانی توپخانہ کی ۴ بٹیریان کوہی
توپخانہ کی ایک بیٹری سوار پیادونکی رجمنٹ مین شامل ہین جیسا کہ نوٹ صفحہ ۱۱۵ مین
مفصل طور پر درج کیا گیا۔ یہ تمام جمعیت دو ڈویژنون یعنی حصون پر منقسم تھی۔ ایک کا ہیڈ
کوارٹر جانینا۔ اور دوسرے کا لوروس مین تھا۔ کمانڈر جنرل جملہ افواج ایپائرس کے جنرل
احمد حفظی پاشا گورنر جنرل صوبۂ جانینا رہے۔ اول ڈویژن کے کمانڈر سعد الدین پاشا
اور دوسرے ڈویژن کے سپہ سالار عثمان پاشا دشیر ملوپا ہنین، اور جانینا کی جنداہری
دوی پس کے سالار اسد پاشا تھے

جنرل احمد حفظی پاشا والی صوبہ جانینا اور کمانڈر انچیف افواج ایپائرس کا سن جنگ
جال کے زمانہ مین ۴۰ سال کا تھا۔ یہ ایک نہایت اعلی درجہ کی قابلیت اور لیاقت کی
پرانے تجربہ کار عہدہ دار ہین۔ کارگزاری اور استقلال و متانت و مستعدی و ذکاوت
میں مشہور ہین۔ راستی و راستبازی آپکی ضرب المثل ہے۔ موناسطر مین پیدا ہوئے اور

By M. Jalal-uddin.

(منقول از پیسہ اخبار لاہور)

اس لئے البانی قوم میں شمار کئے جاتے ہیں ۱۸۷۶ء کی خونریزی بوسنیا میں پاشا موصوف
سرویہ - بلگیریا - اور مانٹی نگرو - کی افواج کے سپہ سالار تھے - جس موقع پر انہوں نے
فنون جنگ میں اعلیٰ درجہ کا اظہار لیاقت کیا - ۱۸۷۷ء میں گولی ڈرک پر روسی افواج کا
سخت نقصان کیا - مخالفین سلطان کا قول ہے کہ حضرت سلطان کو احمد حفظی پاشا کی لیاقت
کا کچھ رشک ہے - اور اس لئے انکو ڈویژن کی جرنیلی (منیٹر اردو) سے فائز کوئی عہدہ
نہیں دیا ہے -

سعد الدین پاشا کمانڈر اول ڈویژن متعینہ ایپائرس ۴۷ سال کی عمر رکھتے ہیں - قدیم
زمانہ کے نہایت اعلیٰ اور منتظم ترک سمجھے جاتے ہیں - مدرسہ حربیہ سلطانیہ میں تعلیم پائی ہے
اور فوج اسٹاف میں کام کر چکے ہیں -
۱۸۸۰ء میں بمقام سیلسٹریہ کمانڈنگ انجنیر رہ چکے ہیں اور جنگ سرویہ کی لڑائی میں شرکت
کئے ہوئے ہیں ۱۸۸۴ء میں عہدہ لوا ملا اور ۱۸۹۴ء سے عہدہ جلیلہ فریق سے ممتاز رہے
جانینا پہونچنے سے قبل انکی نسبت بے بنیاد خبر مشہور ہوئی تھی کہ وہ احمد حفظی پاشا
کی جگہ جانینا کے گورنر اور فوج کے کمانڈر انچیف مقرر ہوئے -

عثمان پاشا - کمانڈر ڈویژن دوم عساکر ایپائرس - ولایت سیواس میں ۱۸۴۵ء میں پیدا
ہوئے (یہ شیر پلونہ نہیں ہیں) ۱۸۶۸ء میں حصول تعلیم کی غرض سے سینٹ پٹرسبرگ بھیجے
گئے اور ایک روسی پلٹن میں دو برس تک کام کیا - ۱۸۷۶ء میں علی پاشا کے لشکر میں مانٹی
نگرو (جبل اسود) سے ایک دستہ پیدل لشکر اول کے بحیثیت کرنیل کے کمان کی
جولائی میں ہمراہی لشکر سلیمان پاشا درہ شپکا میں اپنی فوج لئے ہوئے روسیوں سے مقابلہ
لیا اور انکے حملوں کو درہ شپکا پر کامیابی سے روکا جو ایک بہادری کا کام تھا -
جب محمد علی پاشا کا تقرر بحیثیت افواج متعینہ جنوب کوہ بلقان کی کمانڈر انچیفی پر ہوا تو

عثمان پاشا محمد علی پاشا کے اسٹاف کے چیف مقرر ہوئے۔ اور ساتھ ہی بریگیڈیر جنرل کے معزز عہدہ سے سرفراز کیے گئے۔ بعدہ روسیون سے مصالحت کی گفتگو مین نامہ و پیام کرنے پر متعین ہوئے۔ اور بعد اختتام جنگ درجہ اول کے اسٹاف مین چیف یعنی صدر اعلی مقرر کیے گئے۔

سنہ ۱۸۸۵ء مین عثمان پاشا صوبہ ایپائرس کی افواج کے کمانڈر مقرر ہوئے اور سنہ ۱۸۸۹ء مین تمام فوج طرابلس (ٹرپولی) کے کمانڈر انچیف مقرر کیے گئے۔ جہان سے سنہ ۱۸۹۲ء مین انکو واپس طلب کرلیا گیا۔ پاشاے موصوف روسی اور فرانسیسی زبان بولتے ہین اور جنگ کے زمانہ مین رجمنٹل اسٹاف افسری کے کام مین نہایت مشاق اور تجربہ کار ہین۔ وہ بڑے زیرک اور راستباز افسر ہین۔ انکی حب وطنی اور خیرخواہی قوم و ملت زبان زد عام ہے۔

Regimental staff

یونانی فوج متعینہ ایپائرس کی تعداد

مقام ایپائرس مین یونانی فوج ابتداے جنگ مین اسقدر تھی۔ پیادہ فوج (۱۲۰۰۰) تین بٹالین (۳۰۰۰) انجنیر (۱۶۰۰) رسالہ سوار (۶۰۰) انفنٹری (۵۰۰۰) امدادی فوج (۴۰۰۰) توپخانہ (۲۵۰۰) اور والنٹیر (۴۰۰۰) جملہ ۲۲ ہزار اس مین ۸ ہزار سپاہی اور آملنے کا حکم ہوا تاکہ پوری تعداد تیس ہزار ہوجاوے۔ کرنیل ہیناس اس کل فوج کا کمانڈر انچیف تھا۔

نوٹ یونان کی فوجی طاقت۔ یونانی فوج کا شمار صفحہ ۶۴ کے نوٹ مین درج ہوچکا ہے۔ اسمین فوج نظام یعنی ریگولر ٹروپ کی تعداد دیگئی۔ بعد ازان مزید تفصیل مندرجہ اخبار ڈیلی نیوز سے معلوم ہوا کہ یونانی فوج کی پوری طاقت معہ فوج محفوظ حسب ذیل ہے۔

پیدل فوج ۵۵ رجمنٹ جسمین ۶۱۶۲۰ سپاہی ہین۔ باربرداری کے گھوڑے ۱۵۵۵ رسالے تعداد مین دس ہین جسمین دو ہزار آٹھ سو اسی سوار ہین۔ باٹری توپخانہ ۲۹ جسمین سپاہی ۲۴۶۹ اور ۱۸۰ توپ ہین توپ چلانے کے گھوڑے ۵۲۸۴ - اور فوج پائنیر کے سپاہی ۶۰۳ اور گھوڑے ۲۰۸۵ کل فوج کے ہمراہی دو ہزار دو سو گھوڑے لشکری پولیس چار ہزار اور ہزار ان کا تعداد کل فوج نظام اور محفوظ کی ۸۲۱۱۵ سپاہی اور کل گھوڑے ۱۴۴۴۱ ہین۔ منجملہ ان کے قریب ۲۵ ہزار کے عضلی ہیت فرار ہوگئی ہی اور ۲۰ ہزار اثنا مین اکثر اوقات بیکار پڑی رہی

(۱۴۴۴۱)

معاملۂ کریٹ مین یونان کی چیرہ دستی ترکی فوجکشی اور حفظ ماتقدم

نوٹ چونکہ مغربی صوبۂ ایپائرس کی جنگ کے حالات قلمبند کرنے مین جو ابتدا سے بیان
ہونے چاہئین جنگ کے اصلی وجوہ اور ترکی انتظام پیشبندی کے اسباب لکھنے لازمی ہین
اس لئے ہمین کچھہ دیر کے لئے مختصر طور پر وجوہ مخاصمت مضامین کا تحریر کرنا ہی جو اس تاریخ
کے ابتدائی حصہ مین چھوڑ دئے گئے تھے - اور اس موقع کے لئے محفوظ رکھے تھے محض اس
خوف سے کہ مبادا تمہیدی مضامین کا حصہ شروع کتاب مین زیادہ بڑھ جاوے اور اصل
حالات جنگ دیر سے ملاحظہ ہونا ناظرین والا تمکین کو گران گذرے مگر بغیر وجوہ و اسباب
جنگ تحریر کئے کوئی جنگی کارنامہ مکمل نہین ہو سکتا اس لئے اونکا نظر انداز کرنا ایک ناگزیر امر
تھا اور یہ موقع اونکی تفصیل کے لئے مختص سمجھا گیا اور چونکہ جنگ ایپائرس جنگ تھسلی سے
جدا ہوتی رہی ہے اس لئے شروع سے اس کے حالات بیان ہوتے ہین --

یونان کی مختصر تاریخ اور ترکی سے اسکے تعلقات

یونان کی تاریخ سنہ ۸۹ قبل
عیسیٰ علیہ السلام سے شروع ہوتی ہی - سنہ ۱۶۴ قم مین یونان کا بڑا شرقی حصہ اٹیکا
جسمین شہر اتھینز واقع ہی ایک بڑے طوفان سے جو مثل طوفان نوح کے تھا ایسا
تباہ و برباد ہوا کہ دو سو برس سے قبل اوسکی حالت تبدیل نہو سکی سنہ ۶۵۷ قم مین بازنطیم
یعنی قدیمی قسطنطنیہ تعمیر ہوا سنہ ۵۴۴ قم سے ایرانیون کے حملے شروع ہو گئے -
اگست سنہ ۴۸۰ قم مین زرکسیز نے یونان پر حملہ کیا لیکن اسی وادی تھرماپلی مین جہان
سنہ ۱۸۹۷ء کی جنگ مین مفرور یونانی سپاہ نے پناہ لی ہے اوسکا حملہ روکدیا گیا -
فتوحات فیلقوس پدر اسکندر اعظم سنہ ۳۳۸ قم سکندر اعظم کا آغاز حکومت سنہ ۳۳۵ قم
فتوحات سکندر اعظم بر ایران سنہ ۳۳۴ قم تھسلی کے باشندون کی یونان مین تباہکاری

Byzantium

** Xerxes

* Philip

سنہ ۱۱۴۶ء لیٹن لوگون نے (اٹلی کے باشندے) فتح کرکے چھوٹے چھوٹے صوبون مین یونان کو تقسیم کیا سنہ ۱۴۶۲ء مین اسلامی حکومت ترکی نے زیر حکم سلطان محمد ثانی ایتھنز اور دیگر حصص یونان فتح کیے سنہ ۱۴۵۶ء مین۔ Latin

وینس کی جمہوری ریاست نے پھر ایتھنز اور موریا کو قبضہ مین کرلیا ... ... سنہ ۱۴۶۶ء Venice,

کل یونان ترکون کے قبضہ اقتدار مین آگیا ... ... سنہ ۱۵۴۰ء

صوبہ موریا وینس والون کے تصرف مین رہا۔ ... ... مابین سنہ ۱۶۸۷-۱۷۱۵ء Morea,

روسیون کی امداد سے ترکی کے برخلاف آزادی یونان کی سخت کوششین سنہ ۱۷۷۰ء تا ۱۷۹۰ء

مالڈیویا اور ولیشیا کی بغاوت بمقابلہ ترکی فرو کی گئی جسمین یونانی معاون تھے سنہ ۱۸۲۱ء Moldavia,

شہزادہ الگزینڈر کا اعلان آزادی۔ مارچ سنہ ۱۸۲۱ء اوسکا ہلالی پرچم کے مقابلہ مین صلیبی جھنڈا اٹھا کرنا اور آزادی کے لیے لڑائی شروع کرنا ... ... اپریل ۱۸۲۱ء

یونانی پیٹریارک کا قسطنطنیہ مین مارا جانا۔ ... ... ۲۳ اپریل ۱۸۲۱ء Patriarch,

آزادی یونان کا اعلان۔ ... ... ۲۷ جنوری سنہ ۱۸۲۲ء

موریہ اور مسلونگھی کو یونانیون کا فتح کرلینا۔ ... ... جون تا نومبر سنہ ۱۸۲۱ء Missolonghi,

ترکون کا محاصرہ کارنتھ ... ... جنوری سنہ ۱۸۲۲ء

جزیرہ سیو (قریب ساحل اناطولیا) کا محاصرہ اوس پر گولہ باری اور باشندونکا قتل عام جو زمانہ حال کی تاریخ مین سب سے بڑا گنا جاتا ہی یعنی جسمین ترکون کے ہاتھ سے ۲۳ ہزار کس قتل ہوے۔ ... ... ۱۱ اپریل سنہ ۱۸۲۲ء Scio,

جزیرہ صنوبر مین قتل عام ... ... جولائی سنہ ۱۸۲۲ء Cyprus,

کارنتھ مین یونانی قبضہ ... ... ستمبر سنہ ۱۸۲۲ء

ابراہیم پاشا کا داخلہ اور فتح کرنا نیوریو اور ٹریپولزا کا ... ... فروری تا جون سنہ ۱۸۲۵ء Navarino,

Tripolitza

یونان انگلنڈ کو کمک کے لئے طلب کرتا ہے	جولائی سنہ ۱۸۲۵ء
ابراہیم پاشا مسلونگی کو بزور شمشیر فتح کرتے ہین	۲۳- اپریل سنہ ۱۸۲۶ء
ستر ہزار پونڈ استعانت یونان کے لئے یورپ مین چندہ ہوئے ...	ایضاً
رشید پاشا ایتھنز کو دوبارہ فتح کرتے ہین	۲ جون سنہ ۱۸۲۷ء
نوویرینو مین ترکی مصری بیڑہ کی تباہی	۲۰- اکتوبر سنہ ۱۸۲۷ء
عہدنامہ لندن بموافقت یونان جسپر روس - فرانس اور انگلنڈ کے دستخط ہوئے	۶ جولائی سنہ ۱۸۲۷ء
ترکون کا موریا کو خالی کردینا	اکتوبر سنہ ۱۸۲۹ء
مسلونگھی کا یونان کو دیا جانا	۱۶ مئی سنہ ۱۸۲۹ء
یونانی جلسہ قومی کا اجتماع اور آغاز جلسہ	۲۳ جولائی سنہ ۱۸۲۹ء
بابعالی یونان کی آزادی کو بموجب عہدنامہ ایڈریانوپل کے قبول کرتا ہے	۱۴ ستمبر سنہ ۱۸۲۹ء
بموجب ایک کنونیشن کے اوتھو آف بیوریا شاہ یونان مقرر ہوتا ہے	۷ مئی سنہ ۱۸۳۲ء
تھسلی اور ایپائرس مین برخلاف ترکی غدر کا ہونا اور دربار یونان کا اُس سے موافقت کرنا اور بالاخر ترکی اور یونان مین تعلقات کی کشیدگی ...	۲۸- مارچ سنہ ۱۸۵۴ء
انگلنڈ اور فرانس کا بحری سپاہ بھیجکر بندرگاہ پائرس کا محاصرہ کردینا اور شاہ کا مجبوراً بے تعلقی رکھنے کا وعدہ کرنا اور تبدیل وزارت	۲۵ و ۲۶ مئی سنہ ۱۸۵۴ء
شاہ یونان کا کنارہ کش ہوکر اپنے وطن بیوریا کو واپس چلا جانا -	جولائی سنہ ۱۸۶۱ء
شاہ ڈنمارک بوڑھے ایڈمرل کناری سے تاج یونان کو شہزادہ ولیم کے لئے قبول کرتا ہے	۶ جون سنہ ۱۸۶۳ء
یونانی افواج جزیرہ کارفو پر دخل کرتے ہین	۲- جون سنہ ۱۸۶۴ء
غدر کریٹ کے بڑھانے کے لئے نہایت جوش وخروش کا ہونا	اگست تا دسمبر سنہ ۱۸۶۶ء

Convention, Bavarian, Corfu, Crete.

ایضاً۔ بار دیگر معہ محاصرہ بحری ... ... سنہ ۱۸۶۷ء

قسطنطین یعنی ڈیوک آف اسپارٹا۔ دلیعہد یونان کی پیدایش ... ... ۲ اگست سنہ ۱۸۶۸ء

یونانی جہاز انوسیس ترکی جہازوں پر گولہ باری کرتا ہے اور بندرگاہ سیرا مین داخل ہوتا ہی ۱۴ دسمبر سنہ ۱۸۶۸ء

ترکی اور یونان مین قطع تعلقی بوجہ اس کے کہ یونان نے ہتھیار بند ہو کر کریٹ مین مداخلت کی دسمبر سنہ ۱۸۶۸ء

بعد کو ایک کانفرس کا منعقد ہونا جسمین سلاطین یورپ کے وکیل جنوری سنہ ۱۸۶۹ء

مین بمقام پیرس جمع ہوئے۔ اونکی اصلاح منظور کی گئی۔ اور ڈپلومیٹک تعلقات

باہمی ازسرنو تازہ کرادئے گئے ... ... ۲۶ فروری سنہ ۱۸۶۹ء

بجانب دول عظام بہ شرکت انگلستان یونان کو تھسلی کا تقریباً کل صوبہ اور

صوبہ ایپائرس کا کچھ حصہ ترکی سے جبراً دلوایا گیا۔ ... ... سنہ ۱۸۸۱ء

مزید حرص وہوس سے بغاوت مشرقی روسیلیا کا فائدہ اوٹھا کر لشکر یونان کا ترکی

سرحد کو عبور کرنا اور ترکون کے ہاتھ سے سپکا صفایا ہو جانا۔ ... ... سنہ ۱۸۸۵ء

مندرجہ بالا واقعات کی فہرست سے ظاہر ہوتا ہی کہ ملک یونان پندرہوین صدی عیسوی کے وسط مین سلطنت عثمانیہ کی حدود مین داخل کیا گیا۔ اوسوقت سے لیکر سنہ ۱۷۶۷ء تک کوئی عظیم الشان واقعہ ترکون کے خلاف وقوع مین نہین آیا۔ سب سے پہلی تاریخ جسمین یونانیون نے آزاد ہونے کے لئے بغاوت کی وہ سنہ ۱۷۶۷ء ہی جسکی دوبارہ سنہ ۱۷۹۰ء مین تجدید کی گئی اور آخر تیسری بغاوت مین جو سنہ ۱۸۲۱ء سے شروع ہو کر سنہ ۱۸۲۹ء مین ختم ہوئی۔ روس فرانس۔ اور انگلستان کی مدد سے یونان آزاد ہو گیا۔ اور سنہ ۱۸۳۰ء مین ایک علیحدہ بادشاہ بنا دیا گیا۔ سنہ ۱۸۶۱ء مین پہلے بادشاہ کو جس نے ۲۹ برس حکومت کی تھی تاج کر کے دول ثلاثہ نے سنہ ۱۸۶۳ء مین شاہ حال کے والد کو جو اب شاہ ڈنمارک ہے یونان کا بادشاہ بنایا

جس نے اپنی جگہہ اپنے دوسرے بیٹے جارج (شاہ حال) کو یونان کا تخت سپرد کردیا۔ اسکو خزانہ یونان سے ۱۱ لاکھ ۲۵ ہزار فرینک صرف خاص کے لئے ملتے ہین اور فرانس و روس اور ایک تیسری سلطنت کی طرف سے بھی چار چار ہزار پونڈ سالانہ ملتا ہی۔

یونانیون کو حسب تقاضائے فطرت انسانی آزاد ہونے کے وقت سے ہی اپنی ریاست کی توسیع کی خواہش رہی ۔ چنانچہ ۱۸۸۱ء مین دول عظام نے بشرکت انگلستان یونان کو تھسلی کا تقریباً کل صوبہ اور صوبہ ایپائرس کا کچھہ حصہ ترکی سے جبراً دلوادیا۔ اس سے یونان کی آتش طمع و حرص اور بھی زیادہ مشتعل ہوگئی۔ اور ۱۸۸۵ء مین جب صوبہ مشرقی رومیلیا بغاوت کرکے بلگیریا سے ملحق ہوگیا تو یونان کو توسیع حدود کا پھر خبط سوجھا اور ترکی کو بلگیریا کے معاملات مین مصروف اور پہلا ہی سا کمزور سمجھکر حملہ کرنے کی طیاریان شروع کردین اور یورپ بھی چپکا بیٹھا تماشہ دیکھتا رہا۔ مگر بابعالی نے پندرہ دن کے اندر لاکھون فوج سرحد یونان پر جمع کردی اور اوس نے تھوڑے ہی دنون مین یونانی فوج کے اس حصہ کا جو سرحد کو عبور کرآیا تھا قلع قمع کردیا۔ لیکن دول عظام نے بیچ بچاؤ کرکے مصالحت کرادی اس کے بعد یونان کو سوائے حال کے برسر فساد ہونے کی جرأت نہ پڑی۔ چنانچہ جب اُن لوگون نے جنھون نے اپنی ذاتی اغراض کے پورا کرنے کے لئے آرمینیا کے بیوقوف باشندون سے محسن کشی اور نمکحرامی کرائی تھی یہ دیکھکر کہ اس شورش سے مطلب برآری نہین ہوئی تو ۱۸۹۶ء مین کریٹ کے عیسائیون سے بغاوت کرادی۔ یہ کئی مہینے رہی اور یونان کی گورنمنٹ نے خود بالکل خاموشی اختیار کی۔ اور بلکہ اپنے ملک کے مجاہدین کے روکنے مین ساعی رہی لیکن شروع ۱۸۹۷ء کی بغاوت کریٹ پر یونان کا باوجود اس بے بساطی اور کم مائگی کر جو نتیجہ جنگ سے ظاہر ہوئی یکایک مقابلہ کے لئے آمادہ ہوجانا اور چند سلطنتون کے سمجھانے پر انکو ٹکا سا جواب دیدینا کہ ہم مثل تمھارے عیسائیان کریٹ کی مظلومی پر مہر سکوت

لگائے ہنین بیٹھے رہ سکتے اور خود اپنی بحری فوج بماتحتی کرنیل وساس کے کریٹ یعنی سرحد
گورنمنٹ عثمانیہ مین اُتارنا صاف ثابت کر رہا ہے کہ اُس کو ماسوائے اپنی جمعیت کے
دو تین دیگر عیسائی گورنمنٹون کے مالی اور فوجی امداد کا بھروسہ ضرور تھا۔ جنہون نے بغا،
بجز چند والنٹیر آجانے کی اجازت دیدینے کی اور کسیطرح کا سلوک اور کمک یونان کی
نہ کی اور ترکی فوجی عظمت دیکھکر دوہی دو دسے تماشا دیکھنا پڑا۔ اور ہر چند کہ شاہ یونان
کے قریبی عزیز و اقارب مین سے چند بادشاہ اور شہزادے موجود تھے لیکن خلاف دور
اندیشی اُنکو سلطنت عثمانیہ سے اپنے اپنے ڈپلومیٹک تعلقات توڑ دینے کی کوئی وجہ
نہ تھی اور اس لیئے نہایت سنجیدگی اور ہوشیاری کے ساتھ تمام غیر ملکی اُمراء بادشاہ اور
شہزادے جنکو گورنمنٹ کا جزو سمجھنا تھا ہی صاف علیحدہ رہے۔ اور بجز اس کے کہ معاملات
صلح اور شرایط صلح مین نرمی کی خواہشات پیش کیگئین کوئی ظاہری طور پر امداد یونان کا کسی نے کوئی پہلو
اختیار نہ کیا جس رو سے تمام دنیا کے مسلمان اُنکے مشکور ہین۔

جزیرہ کریٹ کا مختصر تاریخی حال جو در اصل بانی جنگ ہوا

یہ بڑا ترکی جزیرہ بحر روم مین یونان کے جنوبی ساحل کے متصل اور راس میلیا سے بجانب
جنوب و مشرق ساٹھ میل کے فاصلہ پر واقع ہے اسکا قدیمی نام کریٹ ہے جو زمانہ قدیم مین اپنی
سو شہرون۔ کوہ اڈا اور ایک بھول بھلیان کی وجہ سے نہایت مشہور رہچکا ہے حالی زمانہ
مین وہ کینڈیا کے نام سے موسوم ہے جس نام کا شہر اسکا صدر مقام بھی ہے۔ عربی مین
اسکو جزیرہ قریطہ یا قریطش کہتے ہین۔ رومیون نے اول مرتبہ سنہ ۶۸ ق م اسکو فتح
کیا تھا۔ جسے اہل عرب نے سنہ ۸۲۳ء مین چھین لیا۔ سنہ ۹۶۱ء مین وہ پھر یونانیون کے قبضہ

مین گیا۔ اور اگست سنہ ۱۲۰۴ء مین وینس کی جمہوری سلطنت کے ہاتھ فروخت کیا گیا سنہ ۱۳۶۴ء مین بہت بڑا غدر فرو کیا گیا سنہ ۱۶۴۵ء مین ترکون نے اسکا محاصرہ کیا اور بعد ۲۴ برس کی محنت شاقہ اور متواتر محاصرون کے جسمین ۲ لاکھ سے زیادہ آدمی تباہ ہوئے سنہ ۱۶۶۹ء مین پورا جزیرہ فتح کیا۔ سنہ ۱۸۲۱ء سے سنہ ۱۸۳۰ء تک وہ نہایت نازک حالت مین رہا اور پے درپے لڑائیون سے تباہ و برباد ہوا سنہ ۱۸۳۰ء مین مصری پاشا کے حوالہ کیا گیا۔ لیکن ۱۰ برس بعد وہ پھر براہ راست ترکی سلطنت مین لے لیا گیا اسی سال بغاوتین ہوئین جو سنہ ۱۸۴۱ء مین فرو کی گئین۔ ۳۱ جولائی سنہ ۱۸۵۹ء کو عیسائیون کا قتل عام ہوا جس نقصان کا معاوضہ جون سنہ ۱۸۶۶ء مین چاہا گیا۔ ۱۲ اگست سنہ ۱۸۶۶ء کو کریٹ کے عیسائیون نے ایک ملٹن بنام نہاد "مقدس ملٹن" قایم کی ۳ ستمبر سنہ ۱۸۶۶ء کو قریطی لوگون نے عام جلسہ کرکے ترکی حکومت سے انکار کیا اور کریٹ کی یونانی بادشاہت سے الحاق کا اعلان کیا۔ اسپر جنگ کی نوبت پہونچی اور ۱ ستمبر سنہ ۱۸۶۶ء کو افواج ترکی مصطفے پاشا کے زیر کمان کی گئی۔ ستمبر اور اکتوبر سنہ الیہ مین چھوٹی لڑائیون مین یونانی فتحمند نظر آئے۔ اکتوبر کے مہینہ مین یونانی سلطنت کا ایک جہاز والنٹیر اور سامان حرب کو کینڈیا پہونچاتا رہا۔ ۲۶ نومبر سنہ ۱۸۶۶ء کو خانقاہ ارقدی محصور کرلی گئی لیکن خود محصورین کے اسکو اڑادینے سے طرفین کا نقصان عظیم ہوا۔ ۲۸ مارچ سنہ ۱۸۶۷ء کو۔ آسٹریا۔ جرمنی۔ اٹلی۔ اور سوئٹزرلینڈ کی سلطنتون کیطرف سے کینڈیا چھوڑ دینے کے لئے سلطان کی خدمتمین متفقہ یادداشت بھیجی گئی جو ۱۳ مارچ کو نامنظور کی گئی۔ ۲۱ جون سنہ ۱۸۶۷ء کو روس کی سرکردگی سے پھر ایک متفقہ یادداشت لڑائی بند کردینے کے لئے بابعالی مین پیش کی گئی۔ جولائی مین برابر غیر منفصلہ لڑائیان جاری رہین اور ۱۹ اگست سنہ ۱۸۶۷ء کو ترکی جہاز عزالدین نے یونانی جہاز ارقدی کو جو یونانی والنٹیر لانے اور جزیرہ سے عورتون اور بچون کو لیجانے مین مصروف تھا۔ بالکل تباہ کردیا۔ ۲۲ ستمبر کو ڈلیگیٹون نے

وزیر اعظم سے ملاقات کی اور اسی مہینے کی ۲۸- کو وزیر اعظم کے پہونچنے سے عذر رفع ہوا امن کا اعلان اور ترمیم قوانین کا وعدہ کیا گیا - نومبر میں کامیابی کے ساتھ یونانی لوگ جزیرہ کا محاصرہ کرنے لگے - اور ترکی جنرل عمر پاشا جزیرہ کے کمانڈر نے اپنے عہدہ سے استعفا دیا - چنانچہ فروری ۱۸۶۹ء میں جنگ از سر نو تازہ ہو گئی - ۱۰ دسمبر کو ۲ ہزار پانچسو یونانی جزیرہ کے مقابل اوترے لیکن بعد چند دست بدست محاربوں کے جن میں اون کے ۱۵ آدمی مارے گئے سب نے اطاعت قبول کرلی - اور یہ سب ۲۶ دسمبر کو یونان واپس بھیجدیے گئے -

۸- مارچ ۱۸۶۹ء کو نیا ترکی گورنر **عمر آفندی** داخل جزیرہ ہوا اور محاصرہ موقوف ہوکر امن قایم ہوا -

اس مختصر تاریخ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ آرمینیوں کی طرح یہاں کے باشندے بھی جو ایک چہارم مسلمانوں کو چھوڑکر باقی تین چوتھائی یونانی عیسائی ہیں ہمیشہ اپنی شہنشاہی سلطنت سے بغاوت پر آمادہ رہتے ہیں اور مشکل سے کوئی سال خالی جاتا ہے جس میں کوئی نہ کوئی حیلہ حوالہ کرکے علم بغاوت بلند نہ کرتے ہوں اور اپنی کثرت تعداد کی وجہ سے کوئی دن ایسا نہیں گذرتا کہ اپنے ہم وطن مسلمان باشندوں کے امن و عافیت میں خلل انداز نہوتے ہوں چنانچہ اس صدی میں آٹھوین مرتبہ شروع سال ۱۸۹۷ء سے پھر وہی پیچیدہ جھگڑوں اور کبھی نہ تمام ہونے والی مفسدہ پردازیوں اور بغاوت کا زور شور سے آغاز ہو گیا - ان فسادونسے اونکی غرض ہمیشہ یہ رہی ہے کہ سلطنت ترکی کو مجبور کرکے اور سلاطین یورپ سے زور ڈلوا کر جزیرہ کریٹ کا الحاق کسی طرح یونان سے ہو جاوے جو اونکی قومی سلطنت ہے -

جزیرہ کریٹ کا جغرافی تذکرہ - یہ جزیرہ ۳۵ درجے اور ۳۵ درجہ ۴۰ دقیقہ عرض البلد شمالی کے درمیان اور ۲۳ درجہ ۳۰ دقیقہ طول البلد شرقی سے لیکر ۲۶ درجہ ۲۲ دقیقہ تک پھیلا ہوا ہے - اور اس نے طول کل جزیرہ کا ۱۶۰ میل اور عرض زیادہ سے زیادہ چوڑے مقام پر ۳۵ اور تنگ سے تنگ جگہہ ۱۵ یا ۱۶ میل ہے - رقبہ ۳۲۰۰ میل مربع کے قریب ہے قریب تین

دار السلطنت

ساحل ایشیائے کوچک سے جزیرہ کے صدر مقام کینڈیا کا فاصلہ ۱۶ ۱میل اور اتھینیز دار السلطنت
یونان سے۔ اس سے ایک بندرگاہ کینیا کا فاصلہ ۱۷ ۱میل ہے۔ قسطنطنیہ سے سمندر کے
راستہ ٹھیک پانچسو میل اور اسکندریہ (بندرگاہ مصر) سے ۲۵۰ میل کی دوری پر ہے اور بحر
روم کا انگریزی فوجی اسٹیشن یعنی جزیرہ مالٹا کو کریٹ کے غربی ساحل سے بخط مستقیم چارسو میل کا
فاصلہ ہے۔ صدر مقام جزیرہ کا شہر کینڈیا ہے جو شمالی ساحل پر واقع ہے۔ دوسرے مشہور شہر اور
قصبے کینیا۔ ریٹی مو۔ قسطریہ۔ سلینیہ۔ اسپنالونگا۔ سیتیا۔ کسموس۔ اسفیکیا۔ اور ہیراپٹیرا
ہین۔ کل جزیرہ مین شرقاً غرباً ایک کوہستانی سلسلہ پھیلا ہوا ہے جسکے سب سے اونچی چوٹی وسط
جزیرہ کے قریب کوہ اِڈا کے نام سے مشہور چلی آتی ہے۔ زمین زرخیز اور چھوٹی ندیون کی کثرت
سے خوب شاداب ہے۔ نارنگی۔ انگور زیتون کے درختونکی کثرت سے تمام جزیرہ نہایت
خوشنما معلوم ہوتا ہے۔

جزیرہ تین صوبونمین منقسم ہے یعنی غربی حصہ کینیا درمیانی ریٹی مو اور شرقی
کینڈیا کا صوبہ ہے۔ ان سب پر ایک ترکی گورنر اور ایک فوجی کمانڈر باب عالی کی طرف کر
متعین رہتا ہے۔ معمولی تعداد فوج کی جو یہان مقیم رہا کرتی ہے ۱۵ ہزار ہے۔ اس جزیرہ کے
پہاڑونمین بہت سے درے اور گھاٹیان اور گوپھائین ایسی ہین جو قدیمی واقعات کو زمانہ کی
یادمین ابتک تازہ رکھتے ہین۔ خاص خاص پیداوار اور تجارتی اشیاء یہانکی روغن و تخم
تیل۔ ریشم۔ شراب۔ صمغیات۔ اون۔ نارنگی۔ لیمون۔ شہد۔ اور موم السی اور
بادام ہین۔ باقی تمام یونانی مجمع الجزائر کے باشندون سے کریٹ کے باشندے زیادہ
تنومند اور طاقتور ہوتے ہین۔ لیکن ذہن و ذکاوت مین یونانیون کے ہم پلہ کیا بالکل
بہت ہی کم ہین۔

آبادی جزیرہ کی ۳ لاکھ کے قریب ہے جس مین ایک حصہ سے زاید مسلمان اور ۲ حصے

Canea, Rethimo, Candia, Spinalonga, Sitia, Sphakia, Hirapetra,

Ida

کم یونانی عیسائی ہین۔

فروری ۱۸۹۷ء مین مفسدہ پردازی کا زور شور اور یونانکی مداخلت

اہل کریٹ جب شروع سال مین بیحد دست اندازیان کرتے کرتے مسلمانون کی جان و مال کا سخت نقصان کرنے لگے تو عثمان صبر و تحمل اونکے ہاتھ سے بھی چھوٹ گئی اور اپنے دشمن ہمسایون کو وہ بھی ترکی بہ ترکی جواب دینے لگے۔ سلاطین عظام کے جنگی جہازات نے امن قایم کرنے کی غرض سے سواحل کریٹ کو محصور کرلیا۔ چنانچہ فروری کے شروع مین باہمی خانہ جنگیون مین ایک عیسائی جج اور چار مسلمان ہلاک ہوئے اسپر مسلح مسلمانون کی جماعت نے کثیر التعداد عیسائیونکو یہانتک نیچا دکھایا کہ وہ غیر طاقتون کے جہازون پر جاجا کر پناہ لینے لگے۔ اونہین محاربون مین جب مکانات کے منہدم ہونے اور مین عیسائیون کے قتل و ہلاکت کی خبر مشہور ہوئی تو یونانی گورنمنٹ نے جنگی جہازون کی روانگی کا حکم جاری کیا۔ اور بدامنی دیکھکر انگریزی فرانسیسی۔ اور اطالین جنگی جہازون کی سپاہیون نے کینیا کے بازارون مین پہرہ دینا شروع کردیا۔ اسپر بھی عیسائی برابر غیر ملکی جنگی جہازون پر جاکے چھپنے رہے تمام جزیرہ مین آتش عناد مشتعل ہونا شروع ہوگئی۔ یونان مین پبلک جلسے منعقد ہوکر گورنمنٹ پر زور ڈالنے لگے کہ وہ فی الفور جزیرہ کو اپنی سلطنت سے ملحق کرلے۔

۱۲۔ فروری کو یونانی گورنمنٹ نے لارڈ سالسبری وزیراعظم انگلستان کو ایک یادداشت روانہ کی جس مین یہ درخواست تھی کہ کریٹ مین ترکی سپاہ کو داخل ہونے سے روکا جاوے ورنہ خود یونان اس کے روکنے مین اسقدر کوشش کریگا جہانتک اوس کا مقدور

سے چلے گا

یہ یادداشت نہایت ہی تمرد آمیز تھی۔ لہذا دول سلاطین نے قصد کر لیا کہ یونان کو کریٹ مین فساد بڑہانے سے باز رکھین گے۔ اور باغیون کو بھی خاموش کرنے کی کوشش کرین گے۔ یونانی امیر البحر نے اطلاع دی کہ کینیا پر گولہ باری کرنے سے ۴۸ گھنٹہ پیشتر غیر ملکی جنگی جہازونکو مطلع کیا جاویگا۔

انہین تاریخون مین ایک معمولی ترکی جہاز کو جو کینڈیا سے روانہ ہوا تھا یونانی جنگی جہاز نے گھیر کر اوسپر گولے مارنے شروع کیے جس سے مجبور ہو کر وہ پھر کینڈیا کو واپس آگیا۔ عیسائیون نے قلعہ کینیا پر گولہ باری کی ۔ جبپر قسطنطنیہ کے سفراء دول نے سلاطین کو مشورہ دیا کہ مسلمانون کے حفاظت کی غرض سے کینیا۔ ریٹیمو۔ اور کینڈیا پر قبضہ کرنا لازم ہے انگریزی جنگی جہاز ڈریاڈ۔ ھاربر اور بلیپنیر۔ اور ایک تارپیڈو پکڑنے والی کشتی مسمی بہ آرڈرنٹ مالٹا سے کریٹ کو روانہ ہوئی۔

۱۴۔ فروری کو یونان کے تین جہاز فوج سے بھرے ہوئے کریٹ کو روانہ ہوئے۔ اور اسی تاریخ کو پرنس نکولس شاہزادہ ولیعہد کے چھوٹے بہائی نے جو توپخانہ کے سپہ سالار ہین تھسلی کی طرف کوچ کیا۔ سلاطین کے جواب طلب کرنے پر گورنمنٹ یونان نے جوابدیا کہ جو کارروائی وہ کریٹ کے معاملہ مین کر رہی ہے وہ اوسکی خود ذمہ دار ہے۔ کینیا پر عیسوی گولہ باری ہونے سے تمام سفیر معہ اہل وعیال جنگی جہازونپر پناہ گزین ہوگئے۔ ۱۹ فروری کو تار آمدہ لندن سے ظاہر ہوا کہ سلینیہ کے قریب ۱۰۴ مسلمان جن مین بیس عورتین اور ۴۶ بچے تھے عیسائیون کے ہاتھ سے قتل کیے گئے۔ اسی عرصہ مین یونانی فوج نے ۱۵ فروری کو پیشقدمی کر کے ایک ترکی قلعہ کو چھین کر ۲۵۰ ترک قید کر لئے اور ترکی فوج کو مجبوراً کینیا کو واپس آنا پڑا۔ ۱۴ فروری کو تمام دن شہنشاہ ولیم جرمن نے سفارت خانون

اور مجلس وزرا مین معاملہ کریٹ کے مشورہ مین گذارا اور اسی طرح ایم ہنوٹا وزیر فرانس نے ۵ تاریخ مقدمہ کریٹ کے مشورہ مین سفراء دول کے ساتھ گذاری۔

شاہ یونان کا ایڈیکانگ کرنیل واساس افواج یونانی متعینہ کریٹ کا سپہ سالار کیا گیا اس۔ نے کنیشیا کے قبضہ کی اہل کریٹ کو اطلاع دی۔ اور گورنمنٹ یونان نے دوسرے سلاطین کی صلاح کی مطلق پرواہ نہ کی۔ بلکہ اونکی دہمکیون بھی اس کان سنا اور اس کان اوڑا دیا۔ آغاز مارچ مین۔ سلاطین نے ایک متفقہ یادداشت دولت عثمانیہ مین پیش کی اور اسکی ایک نقل گورنمنٹ یونان کو بھی روانہ کی گئی اوسمین درج تھا کہ کریٹ آیندہ سے سلطان ٹرکی کے زیرنگرانی ایک خودمختار دولت تصور کیجائے۔ اور یونانی سپاہ چھہ دن کے اندر کریٹ کو خالی کردے۔ ورنہ یونان سے نہایت سختی کا برتاو ہوگا۔

معاملہ کریٹ مین یونان کا جوش و خروش و دیگر طاقتونکی دست اندازی

تمام یونانی اخبار گورنمنٹ کو راے دینے لگے کہ کریٹ کے معاملہ مین ہرگز دوسرے سلاطین کی تجویز نہ منظور ہو اور ادنی سپاہی سے لیکر اعلی درجہ کے عہدہ دار تک کو یہ جوش تھا کہ یونان سے مزید کمکی فوج کے نہ بہیجے جانے پر وزیر جنگ نے اپنی خدمت سے استعفا دیدیا اور ایتھینز کے بیر بادری نے ارک بشپ آف کنٹربری کو لکہا کہ عیسی مسیح کے نام پر کریٹ کے عیسائیون کے لئے ہر ملک سے امداد طلب کیجائے۔ دیکن ارک بشپ موصوف نے اوسپر توجہ نفرمائی۔ اور میکشتر مادہ بیلپو اطالین چیمبر کا ایک ڈپٹی اپنے ملک کے والنیٹر لیکر کریٹ جانے کے لئے ایتھینز مین وارد ہوگیا۔ ۴ مارچ کو ایتھینز مین

جوش وخروش کی کچھ انتہا نرہی - اور اسی تاریخ کی شام کو ایک مجمع کثیر "جنگ جنگ" کے
نعرے مارتا ہوا ایوان شاہی کے احاطہ مین گھس آیا - ولیعہد صاحب نے بالاخانہ کی کھڑکی
سے اونکی طرف مخاطب ہوکر بادشاہ کا شکریہ ادا کیا - اور نصیحت کی کہ ہر کام خموشی اور
آہستگی سے کرنا لازم ہے - بجاے مستعفی وزیر جنگ کے دوسرا شخص وزیر مقرر ہوا جس نے
فوج کے تمام افسرون کو بہمہ وجوہ مستعد اور تیار رہنے کی ہدایت کی اور نہایت سرگرمی
سے توپخانہ کی بٹریان سرحد کی طرف روانہ کرنے مین مصروف ہوا - اور لندن کے ہاں کے
کے تار سے واضح ہوا کہ ہاؤس آف کامنس کے چند ممبرون نے جنمین سر چارلس ڈلکی
اور مسٹر ہربرٹ گلیڈسٹون شریک تھے شاہ یونان کو ایک تار روانہ کیا جسمین اونکی بیحد
تعریف کی گئی - کیونکہ اونھون نے کریٹ کو مہذب بنانے اور وہان امن قایم کرنے مین
بہت سعی کی - یہہ تار محض پرائیوٹ رعایا کی حیثیت سے تھا نہ کہ بحیثیت سرکاری ممبر پارلیمنٹ
۷ - مارچ کو یونان نے گورنمنٹ عثمانیہ کو یادداشت بھیجی کہ اگر وہ ترکی فوج کو مقدونیا
سے ہٹالے تو یونان بھی اپنی فوج وہان سے واپس بلانے کے لئے تیار ہے - اسی تاریخ
کو باب عالی نے سلاطین کی یادداشت کا جواب دیا کہ اسکو اکثر تجاویز اصلاح قبول ہین
لیکن آزادی کریٹ کے معاملہ مین بحث کی ضرورت ہے - اس کے دوسرے روز معلوم ہوا
کہ سلاطین عظام کے امیر البحرون نے تجویز کیا ہے کہ بہ پاداش کلہ درازی یونان اوپر
سختی واجب ہے اور اس لئے بندرگاہ پایرس (یہہ ایتھینز کا بندرگاہ ہے) اور کریٹ
کی آمدورفت جہازات بند کردیجاوے - اور جو یونانی جہاز تعمیل حکم نہ کرین اونکو گرفتار
کیا جاوے لیکن ایمھنوٹا وزیر فرانس نے اس سے اختلاف کیا -
اور کہا کہ جب تک چیمبر آف ڈپوٹیز مین مشورہ نہ کرلیا جاوے گا تب تک یونان پر
کوئی سختی روانہ رکھی جاوے گی -

سلاطین کی یادداشت پر یونانی گورنمنٹ کا جواب اور سلاطین کی عملی دست اندازی

۹- مارچ کا تار مظہر ہوا کہ یونانی گورنمنٹ نے جو جواب سلاطین کو دیا وہ یہ تھا کہ فقط کریٹ کے خود مختار بنائے جانے سے موجودہ مشکلات کا خاتمہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس کے سبب مذہبی جوش اور بغاوت ہرگز کم نہو گی۔ بلکہ مناسب یہ ہے کہ یہ جزیرہ گورنمنٹ یونان کو دیدیا جاوے اور فوج کے واپس بلانے کی نسبت یہ جواب ہے کہ یونان ایسا کر کے وہاں کے عیسائیوں کو مسلمانوں کے اختیار میں دیدینا ہرگز نہیں چاہتا۔ ہاں بحری فوج اور بیڑہ جہاز کا حصہ کسیقدر واپس لیا جا سکتا ہے اور یہ امر کہ کریٹ میں کسطرح کی گورنمنٹ قایم ہو وہیں کے باشندوں پر چھوڑ دینا چاہیے اس متمردانہ جواب سے گریٹ برٹن کو تشفی حاصل نہوئی اس سلئے کہ یونانی فوج کے کریٹ میں رہنے سے برابر عیسائی اور مسلمانوں میں کشت و خون جاری رہنے کا احتمال تھا۔

۱۴- مارچ کو خبر ملی کہ روس کی گورنمنٹ نے ایک سرکار سلاطین عظام کے نام جاری کیا جسمیں تجویز کی گئی کہ چھ بڑی سلطنتوں میں سے ہر ایک فوراً دو دو ہزار آدمی کریٹ میں اوتار کر جزیرہ کا قبضہ حاصل کریں تاکہ یونان اپنی فوجیں طلب کرنے پر مجبور ہو۔ جرمن اور آسٹریا نے مزید افواج کے بھیجنے سے اختلاف کیا اور جملہ سلاطین کے مشورہ سے یہ امر طے پایا کہ یونانی یادداشت کا کوئی جواب ندیں۔ بلکہ یونان و کریٹ کا بحری راستہ فوراً بند کر دیں تاکہ آمدورفت یونانی جہازات کی مسدود ہو جاوے۔ یونان نے ایک اور یادداشت نافذ کی جسمیں تحریک کی تھی۔ کہ کریٹ میں امن پھیلانے کا کام یونانی فوجوں سے لیا جاوے اور یورپین طاقتیں اسمیں

اُسکا ہاتھہ بٹائین اور یہ بھی تجویز کیا کہ امن قایم ہونے کے بعد جب تک اہل کریٹ کی رائے صحیح نہ معلوم ہو کہ آیندہ انتظام حکومت کی بابتہ اونکی کیا مرضی ہے اوسوقت تک ترکی بطور اعلیٰ حکومت کے جزیرہ کی سرپرست ہو۔

آخر ہفتہ مارچ مین عیسائیونکی مسلمانون پر سخت زیادتی اور قسطنطنیہ مین ترکونکی جوش کو ترقی

۲۴ - اور ۲۵ - مارچ کو دن بھر کیمیا کے گرد و نواح مین نہایت خونریزی ہوتی رہی اور مسلمان مرد بچے اور عورتین گاجر مولی کی طرح کاٹ ڈالے گئے۔ اکثر مقامات پر باغیونکا قبضہ ہوگیا یہانتک کہ قلعہ **ملاک** کو بھی چھین کر خاک سیاہ کر ڈالا گیا حالانکہ دس منٹ تک جنگی جہاز ودر گولہ باری ہوتی رہی مگر باغی لوگ کسیطرح ظلم و ستم سے باز نہ آئے۔ اُنہون نے موجودہ قلیل التعداد ترکی فوج کا تعاقب کرکے خوب شکار کیا اور یہان سے بھی بڑھکر مقامات **ہلمیا** وغیرہ مین ترکونکو چارونطرف سے گھیر کر مارنے مین مشغول ہوئے جبپر دوبارہ جنگی جہاز ونسے گولہ باری کی ضرورت درپیش ہوئی جسمین دو سو مفسدین کے قریب ہلاک ہوئے۔ اب ان مسلمانون کے پیہم کشت و خون نے تمام ایشیائی کوچاب اور یورپی روم کے ترکونکو بھڑکا دیا۔ اونکی رگ حمیت جوش مین آگئی اور یہ جوش اونکا کچھہ بیجا نہتا انھون نے ایک عرصہ مدید تک دنیا کو اپنا صبر و تحمل خوب نمایان طور پر دکھلایا۔ چنانچہ ان ایام مین یونانیون کے خلاف قسطنطنیہ مین ایک آتش غیظ و غضب مشتعل ہوئی۔ لندن سے ۲۶ کی رات کے وقت اطلاعی تار برقیان روانہ کرنیکی ضرورت پڑی کہ قسطنطنیہ مین ترکون کو بیحد جوش ہے اور وہان کی حالت نہایت نازک ہورہی ہے۔ یونانی بوجہ خوف قتل ہتھیار بند ہورہے ہین اس تاریخ کو غیر ملکی جہاز ونے پھر باغیون پر گولہ اندازی کی جو خلیج **سوڈا** کے سامنے قلعہ ملاک کے نیچے کو مورچہ بندی مین مصروف تھے۔ اسی روز جزیرہ **غازے** مین جو

Gulf of Suda

Gozo Is.

کریٹ کے جنوب مین واقع ہے یونانیون نے ترکون پر دھاوا کرکے انکے بہت سے آدمی قتل و ہلاک کر ڈالے - اور بعض مفسدین نے ایک انگریزی دو خانی کشتی پر بھی گولے مارے

۳۰ - مارچ کو ممالک اجنبیہ کے امیر البحرون نے سلاطین سے درخواست کی کہ ہرایک سلطنت فوراً ایک ایک زاید پلٹن کریٹ کو بھیجے تاکہ جدید مقبوضہ حصہ شہر مفسدین کی حملہ آوری سے محفوظ رکھا جاوے - ۳۱ کو مفسدون نے دو روز کی جنگ کے بعد قلعہ اسپینا لونگا فتح کرلیا اور ایک ترکی جہاز جس مین سامان حرب تھا غرق کردیا اور قلعہ ئریدین واقع خلیج سوڈا پر حملہ کیا جسکے فرو کرنے اور قلعہ پر قبضہ رکھنے کے لئے بیڑہ جہازات نے باغیون پر گولہ باری کی اور کچھہ مجموعی فوج قلعہ کی طرف بھیجی گئی -

اپریل کی کارروائی متعلق بہ کریٹ

۲ - اپریل کو سرکار برطانیہ نے ایک مزید پہاڑی توپخانہ اور ۱۸۰ توپچی کریٹ کو روانہ کئے - ۳ - اپریل کو دو ہزار باشی بزوقون نے کینیا سے نکلکر ایکروتری مین باغیون سے مقابلہ کیا مگر شکست کھائی اور نقصان عظیم اوٹھایا - ترکی گورنر اور اطالین افسرون نے جنگ بند کرائی - اور باشی بازوق کو کینیا مین واپس لیجا کر اونسے ہتھیار کھلوائے - ۵ اپریل کو کینیا کے امیر البحرون کو حکم ہوا کہ یونان کی جابرانہ زیادتی ہونیکی وجہ سے وہ سب ملکر بندرگاہ پاموس (ایتھنز کا بندرگاہ) کو بند کردین - اسی عرصہ مین سرحد تھسلی ترکی فوجون سے لبریز ہوگئی اور جنگ کے لئے ترکی عساکر مین اسقدر جوش پھیلگیا کہ لوگ اشارہ ہوتے ہی وہ یونان کو دہون دہار کردین

۶ - کو بتائید و مشورہ گورنمنٹ روس کے تمامی سلاطین نے دولت عثمانیہ اور شاہ یونان کو اطلاع دی کہ زیادتی کرنے والون مین جو کوئی بھی فتحیاب ہوگا

اوسکو فتح و ظفرہ نہ ملنے دیا جائیگا۔ اسی تاریخ کو ایتھنز مین جوش غیرت اوٹھا۔ لوگ
جوق جوق نعرہ ہائے جنگ مارتے پھرتے تھے عثمنی کرسالطین کی ایک اور یادداشت پر
جو ہفتہ اول کے اختتام پر یونان کو بھیجی گئی کوئی توجہ ایتھنز مین نہین کی گئی
ویلش فیوزلیر اور **سیفورتھ** کی بقیہ فوج انگلینڈ کی طرف سے اور فرنگی
سپاہ روس کیطرف سے کریٹ مین داخل ہوئی جہان برابر روسرد جنگ جاری تھی

۹- اپریل کو باغیان کریٹ نے کسمو مین کا محاصرہ شروع کیا۔ اور بحری سپہ سالارون کو مطلع
کیا کہ اگر وہ اونپر گولہ باری کرین گے تو اوسکا جواب ترکی بہ ترکی دیا جاویگا

اسی تاریخ کو مسلح یونانی بیقاعدہ گروہون کے ۲ ہزار آدمیون نے ترکی سرحد متصل
ککرانیا کے قریب عبور کیا اور جنکو جنگل مین گھیر کر ترکون نے شکست فاش دی دیں
سرحد کی کارروائیون کا مفصل حال مسلسل طور پر ابتدائی بابون مین لکھا جاچکا اس جگہ صرف
کریٹ اور اپیارس کے معرکون کی تفصیل تحریر کیجاتی ہے۔

۱۰ اپریل کو باغیون نے غیرملکی جہازپر جسمین پناہ گزین مسلمان بھی سوار تھے گولہ باری کی
اور اوسکا جواب جہاز سے دیا گیا۔ سلطان المعظم نے کریٹ کے معاملہ مین تصفیہ کی
دیر ہونے سے جو نقصانات عظیم واقع ہورہے تھے سلاطین عظام سے اونکی شکایت
کی اور ۱۷- اپریل کو پھر وہانکی مسلسل خونریزی کے افسوسناک نتائج پر اونکو متوجہ کیا
باقاعدہ ترکی اور یونان مین اعلان جنگ ہوگیا۔ سلاطین مین بنادر یونانی اور
بحری راستون کے بندکردینے کی کامل تجویز ہوگئی۔ اٹلی سے بھی ایک بحری فوج
اور دو پلٹنین کیانیہ مین پہونچگئین

۲۴- اپریل - کرنیل واساس سپہ سالار افواج یونان مقیم کریٹ نے امیر البحرون سے
استفسار کیا کہ سلاطین دولت عثمانیہ کے موافق ہین یا مخالف کیونکہ اوس نے

کہا کہ ترکون پر حملہ کرنیکا حکم ہوا ہے - ان تاریخون مین سرحد پر نہایت تیزی سے جنگ جاری تھی اور ترک میدان تھسلی مین بڑھ آئے تھے - شاہی خاندان کی وہ نازک حالت ہوئی کہ ایک جہاز اس لئے ہر وقت تیار رہتا تھا کہ ضرورت کے وقت فوراً اپنے شاہی مسافرون کو غالباً ڈنمارک مین اُتار آوے جہان خود شاہ جیارج کے بوڑھے والدین امان سے سریر حکومت پر جلوہ گر ہین - ٹرنا و اور لریسا کی ہزیمت سے کرنیل واساس مین بھی دم نہین رہا وہ چاہتا تھا کہ تھسلی کا بدلہ کریٹ کے بے گناہ اور غیر مسلح مسلمانون کا خون بہا کر نکالے اور اسی لئے اُس نے امیر البحرون سے دریافت کیا کہ سلاطین کا تعلق ترکی سے کیا ہے -

۲۹- کے تار سے معلوم ہوا کہ سلاطین نے تجویز کیا کہ کرنیل واساس یونانی فوج کو کریٹ سے واپس لے آوے اور اگر گورنمنٹ یونان ایسا کرنے مین تساہل کرے تو کوئی بادشاہ جنگ مین دخل نہ دے اور یہ کہ کرنیل واساس کو واپس بلا لینا ثابت کر دیگا کہ یونان سلاطین کی اطاعت سے باہر نہین ہے - علی ہذا شاہ جرمن نے سخت شرط کی کہ جب تک یونانیون سے کریٹ نہ خالی ہو جاویگا تب تک وہ جنگ کے معاملہ مین ہرگز دخل نہ دیگی اور بالآخر تھسلی مین شکست کھا کر یونان کو نہایت مجبوری اور شرمندگی کے ساتھ کرنیل واساس کو مع فوج کے کریٹ سے واپس بلانا پڑا - چنانچہ ۹ مئی کے تار سے معلوم ہوا کہ وہ ایتھنس مین لوٹ کر آ گیا - اور گورنمنٹ یونان نے سلاطین کو اطلاع دی کہ رفتہ رفتہ کل یونانی افواج کریٹ سے واپس کر لی جاوینگی - اور امید ظاہر کی کہ جنگ ترکی و یونان کے تصفیہ کرنے مین وہ جلد مدد دینگے لیکن سلاطین کو اس رفتہ رفتہ سے تشفی نہین ہوئی سلطان المعظم نے جو کریٹ کو خود مختار کر دینے کا وعدہ کیا تھا وہ باوجود فتح تھسلی کے بےچند شرائط اُسپر قایم رہے -

۱۲- مئی - سلاطین کی تجویز پر یونان نے کامل اطاعت کا اظہار کیا اور شرایط مجوزہ جرمنی کے بموجب یونان کو ایک نوٹ دیا گیا جسکو اس نے بلاکم وکاست منظور کرلیا - اسی تاریخ کو کریٹ سے یونانی لشکر واپس ہونا شروع ہوگئے - اور ۲۲- مئی تک تمام بقیہ یونانی سپاہیون سے جزیرہ بالکل خالی ہوگیا -

واقعات مندرجہ بالا سے صاف ظاہر ہے کہ بناء مخاصمت جزیرہ کریٹ ہوا اور چونکہ بوجوہات چند در چند سلطان المعظم کو یونان کی بیجا مداخلت کا پہلے سے اندیشہ تھا اس لئے سامان جنگ کے متحرک کرنے مین اُنہون نے وہ عاقلانہ تدبیر قبل از جنگ اختیار فرمائی جس سے بہتر ناممکن تھی اور اس احسن طریقے سے جنگ کی تیاریان ہوئین کہ باوجود موجودگی لاتعداد سفراء دول خارجہ کے جو سلطنت کے ہر بڑے شہر مین مقیم رہتے ہین سلاطین یورپ اور پبلک کو کوئی خاص توجہ کرنیکی نوبت نہ آئی اُسوقت تک کہ درہ ملونا کے مقابل طبل جنگ نہ بج لیا - یونان نے اول پیشقدمی کی اس مین تو کوئی شک نہین - کیونکہ کریٹ مین کرنیل واساس کا داخل ہونا غنیم کی فوج کا ترکی سرحد مین داخل ہونا تھا جسکی طرف ابھی کوئی چھیڑ چھاڑ نہونے پائی تھی اور اسی بنا پر اعلان جنگ کا باضابطہ عمل مین لانا اختیار کیا گیا - حالانکہ جنگ اپریل کے دوسرے ہفتہ مین شروع ہوئی الیکن یونانی جہاز فوجین لیکر ۱۵- فروری سے کریٹ کی جانب چل پڑے تھے جنہون نے جزیرہ مین داخل ہوکر اور باغیون کے ساتھ ملکر مسلمانون پر جو جو سختیان کین وہ ناگفتہ بہ ہین اُنہون نے جزیرہ کے تمام اندرونی آباد مقامون کے مسلمانون کو تہ تیغ کرکے قلعون پر تسلط کرلیا اُنکی تمام جائداد مال و اسباب کو لوٹ لیا - باغات اور لاکھون زیتون کے درختون کو کاٹ ڈالا - پس ترکون کو سوا ساحلی شہرون کے اور کہین پناہ لینے کا ٹھکانا نہ تھا - چنانچہ ۲۵ مارچ کو ایک ساحلی قلعہ پر بھی جہان ترکون نے اپنے کو محصور کیا تھا حملہ کیا - غیر ملکی جہاز کچھ عرصہ تک ساکت رہے یہانتک کہ یونانی قلعہ مین داخل ہوگئے - اور تمام محصور ترکون کو قتل کرڈالا

تب اسٹریا کے ایک جہاز نے یہ کھلا ظلم دیکھ کر گولہ باری شروع کردی جس سے تھوڑے عرصہ مین قلعہ مسمار ہوگیا۔ اور تمام یونانی بھی بجز معدودے چند لوگون کے اوسی جگہہ ہلاک ہوگئے تب بھی یونانی مقتولین کی تعداد قلیل تھی نیز آسٹریا کے ایک جنگی جہاز نے دو یونانی باربرداری کے جہازون کو جو سامان حرب اور خفیہ اسباب یونان سے کریٹ کو لا رہے تھے گرفتار کرلیا۔

اندرون جزیرہ مین بعد ایک قتل عام کے صرف سو سوا سو ترک باقی بچے تھے اور اونھون نے ایک قلعہ مین پناہ لی تھی وہ بھی یونانیون کے دست تظلم سے نہ بچے اور سب ہلاک کردئے گئے باوجود اس کے کہ سلطان نے اپنی مسلمان رعایا مین امن قایم رکھنے کی غرض سے کریٹ کی خبرون کو مشتہر نہونے دیا تاہم رفتہ رفتہ ان مظالم کی خبرون نے مختلف ذرایع سے اشاعت پائی۔ مسلمانون کی جوش ہمدردی اور غصہ کا کچھہ ٹھکانا نہ رہا۔ تاآنکہ مسلمان سلطان کی نرمی اور سہولت پر غم کھانے اور افسوس کرنے لگے حتی کہ اگر بدبخت یونانیون کو کافی سزا دی کی جرأت نہ دکھائی جاتی تو کچھہ بعید نہ تھا۔ کہ سلطان کا تاج و تخت تو درکنار مسلمانون کے ہاتھہ سے شاید وہ قیمتی جان بھی جو نی زمانہ بائیس کرور مسلمانونکی جان ہے معرض خطر مین پڑجاتی۔ جوش حمیت کا کچھہ ٹھکانا نہ رہا بلکہ عام خیال یہ پیدا ہوگیا تھا کہ اگر اسی طرح مسلمانون کا قتل اور اونکی تباہی اور جزیرہ سے بیخ کنی رہی تو افواج عثمانیہ شاید خود عنان اختیار اپنے ہاتھہ مین لیکر عیسائیون سے بدلہ لینا شروع کردین گے۔ (افواج مقیم کریٹ کی جو اول سے آخر تک باوجود کشت و خون رعایا کے دست اندازی نہ کی وہ سلاطین کے روکنے سے ہوئی کیونکہ وہانکی امن قایم کرنیکا ذمہ خود شاہان یورپ نے لے لیا تھا اس لیے کہ ترکی فوجونکی دست اندازی سے شاید مذہبی رنگ چڑہکر بغاوت کو اور ترقی نہو اگر عثمانیہ فوج اس اخلاقی طور پر سے دست دپا لکہر دیجاتی تو اسقدر طول نہ کھنچتا اور کم سے کم مسلمان تو اس افسوسناک حالت سے تباہ و برباد نہوتے) لیکن خدا کے

فصل سے ایسا نہ ہونے پایا بلکہ مسلمانون کے عظیم الشان بادشاہ نے ان ظالمون کی نظروہی
اور مسلمانون کے خون کے بدلہ لینے کی ذمہ داری باوجود ۲۳ دشمنون مین پھنسے ہونیکے اپنی
ہی سرلی جیسا کہ انکو شایان تھا - اور ماہ اپریل اور مئی مین کیا جو کچھ کیا - اور اہل عالم نے
سنا جو کچھ سنا مختصر یہ کہ ایک ماہ کی کارروائی نے اسلام کو حضیض مذلت سے اوج شرف
پر پہونچا دیا - الغرض کریٹ کے متعلق ضروری واقعات جسقدر قلمبند ہوئے وہ اس ضرورت
کے لئے کافی ہین کہ جنگ کے وجوہات بخوبی سمجھ مین آجاوین بقیہ حالات اور واقعات بعد
از اختتام جنگ اپنے موقع پر درج کیئے جاوینگے - لہذا ہم یہ جنگ ایپارس کے
ابتدائی محاربات لکھنا شروع کرتے ہین جنکی تمہید بیان ہو چکی ہے - اور جب تک کہ اس دسوین
کی ۲۶ - اپریل تک کی کارروائی نہ لکھہ لین گے تھسلی کی طرف رجوع نہ کرین گے تاکہ آیندہ
سے مقامات کے حالات ملے جلے چلے جاوین -

یونانی فوج کا داخلہ ایپارس مین

۱۲ - اپریل ۱۸۹۷ء سے قبل ایپارس مین ترکی افواج کا طرز عمل صرف مدافعانہ رہا اور جیسا کہ
سرحد تھسلی پر وہ چند روز تک یونانیون کی شرارت کا تحمل کرتے رہے اسی طرح آرٹا کے
مقابل بھی جو افواج ترکی موجود تھین وہ یونانیون کی چھیڑ چھاڑ پر صبر کرتی رہین - حتی کہ احکام
سلطانی حملہ بچانے اور نیز حملہ کرنے کے ہو وصول ہو گئے - چنانچہ مثل سرحد تھسلی کے سرحد ایپارس
کو بھی یونانی ارگولر سپاہیون نے عبور کر کے گریونیا پر حملہ کیا جنکے ساتھ اٹلی کے والنٹیر
بھی شامل تھے ان سب کی مجموعی تعداد ۲ ہزار کے قریب تھی - سرحد ترکی مین داخل
ہونے کے بعد انکی خوب خاطرداری کی گئی یعنی سلطانی البانیہ فوج کے کمانڈر نے انکو
دیکھہ کر حکم دیا کہ ایسے بزدلون پر شاہی کارتوس کے ذخائر صرف کرنے کی ضرورت

نہین ہے بلکہ انکا کام سرد لوہے سے لینا چاہئے یعنی تلوار اور سنگین سے انکی مزاج پرسی
کرلینا کافی ہوگا پس البانی فوج کی طرف سے ایک فیر ہوا بلکہ ان بہادرون نے چشم زدن
مین مجاہدین یونانی کو سنگینون پر رکھکر ٹکرے ٹکرے کرڈالا چنانچہ دو ہزار مین سے بمشکل تمام
تین سو آدمی جان بچاکر بھاگے - اور باقی سب وہین کھیت رہے - اس کے بعد باقاعدہ
فوجون مین زور شور سے لڑائی ہونا شروع ہوگئی - ۱۷ - اپریل کی صبح کو ۷ بجے کے وقت قلعہ
پریوزا سے یونانی بیڑہ پر گولہ باری ہوئی جس کے صدمہ سے یونانی جہاز مقدونیہ خلیج امریشیا کی
تنگ دہانہ مین غرق ہوگیا - نیز قلعہ مذکور سے یونانی جنگی مقام ایکٹیم پر گولے برسائے گئے
جسکا جواب بیڑہ کی توپون سے نہایت چابکدستی سے دیا گیا - اور ترکون کا اس سے کسیقدر
نقصان ہوا - یعنی منجملہ ۳ توپخانون کے دو چھوٹے توپخانے کچھہ عرصہ کے لئے بند کرنا پڑے
حالانکہ تیسرا بڑا توپخانہ کسیطرح خاموش نہو سکا - گورنمنٹ یونان نے مغربی حصہ کے بیڑہ جہازات
کو حکم دیا کہ وہ قلعہ پریوزا پر گولہ باری کرے اور ایک معقول تعداد لشکر کی سمندر کے کنارے
بیڑہ کر جزیرہ کارفو کے مقابل - سارانتہ پر جہاز سے اوتری اور اوس مقام پر جو کچھہ ترکی
سامان رسد مختصر آجمع تھا اسکو اوڑاتے اور جلادینے مین کامیابی حاصل کی اور یونانی فوج
بری کے ایک پہلو کو اپنے زور مین رکھا جو کرنیل ماناس کے زیر کمان جانینا پر بڑھ رہی تھی
کرنیل نہایت تیزی سے حملہ آور ہوا اور ترکون کو ابتداءً مقام فلیپاڈیز سے ہٹا دیا اور
جنکو آگے بڑھکر مقام اسٹرو ونیا بھی خالی کردینا پڑا - جس کو کرنیل ماناس نے اپنا فوجی
ہیڈکوارٹر قرار دیا - دوسرا گروہ یونانیون کا قلعہ نیپی پکرویہ کے مقابل موجود ہوا -
یہ مقام اوس جگہہ واقع ہے جہان جانینا کی سڑک آرٹا اور پریوزا کیطرف پھٹتی ہے لیکن
بقول ایک انگریزی اخبار کے "ترکی سپاہیون کا دل و گروہ تمام فن جنگ کے کمالات
سے برتر اور اعلی ہے" انہون نے اس حملہ آور فوج کا نہایت شجاعت سے

مقابلہ کیا اور ابھی آدھی دور بھی نہ پہونچنے پائی تھی کہ انہوں نے شکست فاش کھائی اور پھر اپنے علاقہ آرٹا کیطرف مراجعت کرنا پڑی۔ اس عرصہ مین ترکی ملک تھسلی کو جارہی تھی راستہ ہی سے ایپارس کیطرف بڑھ گئی جہان کمک کی زیادہ تر ضرورت تھی ۱۸۔ اپریل کو یونان کے بیڑہ جہازات نے قلعہ پریوزا اور اون قلعجات پر نہایت زور شور سے گولہ باری کی جو دہانہ خلیج امریشیا پر واقع ہین اور یہی ایک بڑی کارروائی تھی جو تمام دوران جنگ مین یونانی بحری طاقت سے ظہور پذیر ہوئی۔ اس جہازی حملے کے جواب مین قلعہ پریوزا نے نہایت دندان شکن مقابلہ کیا اور تمام جہازون مین ایک کھلبلی ڈالدی۔ بیڑہ جہازات کو آخر کار توپون کے زد سے دُور ہٹ جانا پڑا اور وہ آہن پوش جہاز جو گولہ کھاکر نہ سنبھل سکا تھا بدبختی سے خلیج کے تنگ دہانہ کے بیچ مین ڈوبا جسکی وجہ سے دیگر جہازات کی آمد ورفت مین بڑا خلل واقع ہو گیا تھا اس لئے گورنمنٹ یونان سے حکم ہوا کہ ڈائنا میٹ کے ذریعہ سے اڑا کر راستہ صاف کیا جاوے۔ اس بحری حملہ کی کیفیت خود جنرل حفظی پاشا کے تار سے بخوبی ظاہر ہوتی ہے۔ جو انھون نے ۱۹ اپریل کو حضور سلطانی مین روانہ کیا۔

۱۹ اپریل جنرل حفظی پاشا کا تار قلعہ پریوزا کی گولہ باری کے احوال مین

جنرل ممدوح الصدر اصلاح ۱۹ تاریخ کو تار دیتے ہین کہ:۔

ان ۱۴ جہازون مین جنمین سے ۷ نے اپنا ملواتہ اور باقی ۶ نے خلیج فاردہ کیطرف آکر شہر پریوزا پر حملہ کیا تعداد جنکا حال اول عرض کیا گیا ہے جب پریوزا کے قلعہ سے گولہ باری کی گئی تو حمیدیہ اور جدید دھندسون کی توپون مین سے

۵ اینٹی میٹر والی توپوں کے تین سخت گولوں نے دو جہازوں کو نقصان پہنچایا مگر یہ تحقیق نہو سکا کہ نقصان کی مقدار کسقدر رہی مگر اسکی وجہ سے یونانی بیڑہ ہٹ کر چلا گیا۔ خدا کا شکر ہے کہ اس ۴½ گھنٹوں کی سخت جنگ میں ہمارا کچہ نقصان نہیں ہوا

اسی بحری حملہ کی خبر کو اخبار صباح نے اسطرح لکہا کہ:-

شہر پریوزا اور قلعجات پریوزا اور سہا کی موجوں کو چلا دینے کی غرض سے یونانی بیڑہ نے جس میں ۔ ۔ آہن پوش اور تین چوبی جہاز تھے دو سو گز کا فاصلہ قائم رکھکر دو اسکوادرن مرتب کیے جنکے ۱۱ گولے بتفصیل ذیل اسطرح آکر لگے کہ قلعہ حمیدیہ موریہ کے خارج اطراف پر ایک اور اس کے اندر دو۔ ریتی قلعہ کے بیرونی اطراف پر تین اور اندرونی حصہ میں ۵ گرے لگے لیکن کوئی نقصان نہ پہونچا کر ایک یونانی آہن پوش جہاز جبکہ حمیدیہ مورچوں کے مقابل گذر رہا تہا تو اس کے اگلے حصہ میں ۵ اینٹی میٹر والی توپ کا ایک گولہ مذکورہ بالا مورچہ سے اور اسکے پچھلے حصہ میں ایک گولہ ریتی قلعہ کے توپ سے آکر لگا جس کے سبب جہاز ایک طرف کو جہک گیا۔ اور ایک دوسرے آہنی جہاز کے اندر ایک گولہ پھٹا جسکے سبب بیڑہ کو ہٹ جانا پڑا اور علاوہ اس کے "واطی سورچہ" اور "خضر قلعہ" پر ۱۵۔ اور گیارہ سینٹی میٹر والی توپوں کے گولوں نے ایک چوبی جہاز کو بالکل بیکار کر دیا جسکو دو آہنی جہاز گھسیٹ کر لے گئے۔ اور یونانی بیڑہ کو بجز نقصان اوٹھانے کے کچہ اور ہاتہ نہ آیا"

پریوزا کی گولہ باری یونانیوں نے ۲۱۔ اپریل ۱۸۹۷ء کو بالکل موقوف کر دی جسکا جاری رکھنا اب ان کے بس کی بات نہ رہی تھی۔ کیونکہ قلعہ کے استحکام کے باعث بجز گولہ و بارود ضایع ہونے کے اور کوئی فائدہ مترتب ہوتا معلوم نہوتا تھا

ترکی فوج متعینہ ایپائرس کی کیفیت

کپتان نارمن صاحب ولایت کے ایک ماہوار رسالہ مین ترکی فوج کی موجودہ حالت کا ۱۸۹۰ء کی حالت سے باوضاحت مقابلہ کرنے مین جنکی تحریر مصداق الفضل ما شہدت بہ الاعداء نہایت قابل وثوق ہوسکتی ہے۔ صاحب موصوف نے دو برس پہلے جو اوسوقت کی فوجکی حالت پر ایک رسالہ شایع کیا تھا جسمین اونہون نے یقین کے ساتھہ تحریر کیا تہا کہ ترکی فوج ان اصلاحات کے طفیل جو ایک جنگی کمیشن کی نگرانی مین جسکے میر مجلس خود اعلیحضرت امیر المومنین ہین اور جو برابر یلدز کوشک مین اجلاس کرتی رہتی ہے رایج کی گئی ہین کسی آیندہ لڑائی مین خواہ اوسکا مقابل کوئی ہو اپنی شجاعت دلاوری و آزمودگی کا پورا ثبوت دیگی وہ اب محاربہ روم و یونان کے نتیجہ سے خوش ہوے انکا بیان بالکل درست ثابت ہوا۔ کپتان ممدوح اس جنگ مین ترکی فوج مقیم صوبہ ایپائرس کے ہیڈکوارٹر کے ساتھہ تھے اور اونہون نے صوبہ مذکور کی لڑائیون اور محاربون کے حالات نہایت شرح و بسط کے ساتھہ تحریر فرماے ہین جس مین اونہون نے ترکی فوجکی ترقی کا ذکر کیا ہے جو اوس کو پچھلے بیس برس مین حاصل ہوئی ہے ۱۸۷۷ء کی ترکی فوج کی نسبت تحریر فرماتے ہین۔

محاربہ روم و روس مین ترکی فوج کے اہم نقص یہ تھے کہ اسٹاف کا اسمین نام و نشان تک نہ تھا۔ اور افسر بالکل ناقابل اور جاہل تھے مختار پاشا (سپہ سالار افواج آرمینیا) کے ساتھہ کوئی اسٹاف نہ تھا اور نہ کوئی افسر ایسا انکے ساتھہ تھا جو دشمن کی جمعیت اور ملک کی قدرتی کیفیت کو معائنہ کرنے کی قابلیت رکھتا ہو۔ بہت تھوڑے افسر نقشہ کو پڑہ سکتے تھے اور نقشے بھی بہت تھوڑے تھے۔ اور جو تھے وہ بھی اسٹریا کے چھپے ہوے میدان

٭ بعد اختتام جنگ سلطان المعظم نے انکو جنگی تمغہ عنایت فرمایا۔ ۱۲

جنگ میں تار برقی سے کوئی کام نہ لیا گیا تھا۔ کیمپ سے فاصلہ پر پلٹن
اور پھر سے بٹھائے دہ جاتے ہی نہ تھے۔ ڈویژنوں بریگیڈوں اور رجمنٹوں
کے کمانڈر اپنی اپنی فوجوں سے کام لینے اور اونکی فوجی نقل و حرکت
کرانے کے فن سے نا آشنا تھے۔ اور کمیپوں کے صاف رکھنے کے لئے
کوئی کوشش نہ کیجاتی تھی۔ میدان جنگ کے لئے تقریباً کوئی ہسپتال
موجود نہ تھا۔ اور مجروح سپاہیوں کے اعضا قسطنطنیہ سے منظوری
ملنے سے پہلے قطع نہیں کئے جا سکتے تھے۔ میدان جنگ میں فوجی خزانہ بالکل
خالی تھا اور کمسریٹ کا انتظام کہیں دکھائی نہیں دیتا تھا۔ ۱۸۹۷ء میں
کل نقشہ بدلا ہوا ہے۔ ڈویژنوں کے کمانڈر عثمان پاشا ابراہیم پاشا دیہ
دونوں افسر صوبہ ایپائرس کی فوج پر مامور تھے جیسکا مارشل ادہم پاشا سے
کوئی تعلق نہ تھا اور جو اعلیٰ تعلیم یافتہ اور علمی و عملی دونوں طرح کی فن جنگ میں
پورے ماہر تھے اسٹاف افسر ایسے چالاک اور ذہین تھے کہ کسی یورپین اونسے
بہتر نہیں دکھائی دیتے تھے۔ فوج ایپائرس کے دونوں ڈویژنوں کے اعلیٰ
اسٹاف افسر میجر ان اسد و صالح نے کئی برس جرمنی یورپین رہ چکے تھے
اور ٹوپی کی چوٹی سے لیکر بوٹ کی ایڑی تک ہر جوڑ بند ان کی سپاہگری
کا شاہد تھا۔ تمام رجمنٹوں کے افسروں اور اسٹاف افسروں کو ملک کے نہایت
درست نقشے تقسیم کئے گئے تھے جو ۱/۲۰۰۰۰۰ کے پیمانہ پر تھے ڈویژن کی
کمانڈروں کے پاس اس نقشہ کے علاوہ ایک ایک نہایت ہی عمدہ نقشہ
رنگین ۱/۱۰۰۰۰۰ کے پیمانہ پر تھا۔ اُن سے عمدہ نقشے یونان کبھی نہیں دیکھے
محکمہ تار فوجوں کے ہمراہ تھا۔ اور گو عیسائی باغی اکثر تاروں کو کاٹ جاتے

تھے تاہم محکمہ مذکور نہایت قابل تعریف درستی اور سرعت سے کام دیتا رہا
بکٹ اور دو چکے پہرہ کے فرائض کو نظام فوجین بخوبی سمجھتی تھین اور حسب
مذکور کے تینون بریگیڈون کے سب صفائی و پاکیزگی مین اپنی آپ ہی
نظیر تھے آدمیون اور گھوڑون کے لیے پانی پینے کا الگ الگ انتظام تھا
پاخانے نہایت احتیاط سے بنائے گئے تھے اور ہر روز صاف کیے جاتے تھے
میدانی فوجی ہسپتال ہر ایک ڈویژن کے ہیڈ کوارٹر مین موجود تھے - ایک
بمقام پریوزا تین بمقام فلیپاڈیس - ایک بمقام ملاکا اور پانچ جانینا مین
ان سب مین بالمجموع دو ہزار بیمار اور مجروح سما سکتے تھے مگر جو سخت مقام
ہو کر طبی ڈاکٹرون پر بیمارون کی چندان بھرمار نہ تھی - قطع اعضا کے لیے
قسطنطنیہ سے اجازت منگوانے کی کوئی ضرورت نہین تھی - یہ امر ہسپتال
کے اعلی طبی افسر کی رائے پر منحصر تھا - جانینا کے ہیڈ کوارٹر کا فوجی خزانہ بھرپور
تھا اور عثمان پاشا ہر وقت نہ فقط اون دہقانون کو جنگی جانور باربرداری کے
واسطے لیے جاتے تھے کرایہ دے سکتے تھے بلکہ فوج کے لیے جو بھیڑ بکری
خریدی جاتی تھین انکی قیمت فی الفور ادا کر دیتے تھے - سپاہی بھی روپیہ سے
خالی نہ رہتے تھے انکی بھی تنخواہ برابر ملتی رہتی تھی - اور گو البانی طبعاً لوٹ
مار کے عادی ہوتے ہین مگر دوم آرمی زاردوما کے سپاہی نہایت احتیاط
والتزام کے ساتھ ہر ایک چیز کی جسکی انہین ضرورت ہوتی تھی قیمت ادا کرتے
تھے - مئی کے آخر مین جانینا سے آگے بڑھنے کے وقت فوجین باربرداری
کا انتظام نہایت مکمل تھا - ہر ایک بٹالین کے ساتھ دو سو یا سو خچرین تھین
اور مقامات مٹیروینا - فلیپاڈیز - سروصون - کاروان سرائے اور جانینا مین

ڈیپو قائم کر دئے گئے تھے۔

اس کے بعد کپتان نارمن تحریر فرماتے ہین کہ۔

گورنمنٹ عثمانیہ نے اس محاربہ مین عثمانیہ فوج کا بہترین و قابلترین حصہ

نہین بھیجا تھا - چار رجمنٹون کے سوا اور کوئی رجمنٹ باقاعدہ فوج نظام کی

سلطان المعظم نے میدان جنگ کو روانہ نکی - یہ میدان الیلی ردیف فوج تھی

جیسا ہے نظام فوج اپنی اپنی چھاؤنیون کی بارگون ہی مین مقیم رہتی تھی

اگر سرویا یا بلگیریا بھی یونان کے ساتھ شامل ہو جاتے دگو ہیتیک یونون

صوبہ مقدونیا کا دعویدار ہے - یہ دونون قومین اسکی بجائے زیادہ تر سلطان کی

طرفدار بنیگی) تو ٹرکی کو اسکی کچھہ پرواہ نہوتی - اسلئے ان دونون ملکونکی

سرحد پر منزل بہ منزل اکیسویپیس ۱۲۲ پلٹن نظام فوج ڈال رکھی تھی جو سب کی سب

ماسر سکنرین رائفلون سے مسلح تھین - اور گو باب عالی کو ان دونون ملکونکی

ساکت رہنے کا یقین تھا - مگر اسے یونان ایسے حقیر دشمن کے مقابلہ پر نظام

فوج روانہ کرنیکی احتیاج نتھی -

پس ٹرکی سنے ثابت کر دیا کہ وہ یونان ایسے ملکون کو صرف بائین ہاتھہ کی ضرب سے تباہ کر سکتی ہے - کیونکہ ردیف اور نظام کی وہی نسبت ہے جو ہندستانکے گورہ فوج کو پولیس کے رنگروٹ سے ہے - (منقول از وکیل)

جانینا کے قریب لڑائی

۲۴ - اپریل کو جانینا سے کچھہ فاصلہ پر اُس یونانی فوج سے جو برابر اندرون ایپائرس مین بڑہتی چلی گئی تھی ترکون نے بڑی بہادری سے مقابلہ کیا جسکا نتیجہ صرف یہی نہین ہے

ہوا کہ یونانیون کے قدم آگے بڑہنے سے رک گئے بلکہ انکو ایسی شکست فاش ملی کہ جس مین پانچسو کے قریب قتل و زخمی اور ۲۰۰۶ قید ہوئے۔ اور ترکون کی طرف سے کل ۱۲۴ آدمی قتل اور زخمی ہوئے۔ اس معرکہ سے یونانی فوج پسپا ہوکر پیچھے کو لوٹ پڑی یہانتک کہ قلعہ پنٹی گیدیا پر دم لیا۔ جہان دوبارہ خونریزی کے ساتھ معرکہ آرائی ہوئی۔ یہ مقام آرٹا اور جانینا کے درمیان واقع ہے۔

پنٹی گیدیا پر دوسرا سخت معرکہ اور یونانیونکی ہزیمت

پہلی مرتبہ یونانیون نے ترکون کو پنٹی گیدیا سے ہٹا دیا تھا۔ لیکن اس مقام پر ۲۳ اپریل کی شام سے پھر ایک یونانی پلٹن زبردست دستہ فوج ترکی سے مصروف کارزار رہی جسمین قبل الذکر کے ڈیڑھ سو آدمی ہلاک ہوئے تاہم اوس روز نتیجہ کا فیصلہ نہو سکا کہ بالآخر میدان کس کے ہاتھ رہا۔ اس کے بعد پھر دونون فوجون مین بڑا بھاری مقابلہ ہوا جس مین یونانیون کو سخت ہزیمت ہوئی اور اوس جگہہ سے شکست کھا کر یونانی سپاہ ایسے دیوانہ پن کے ساتھ فرار ہوئی کہ جابجا خود اپنے شہرون کو لوٹتی ہوئی پیچھے ہٹتی چلی گئی۔ اور چونکہ ترک پیچھے سے تعاقب رہے اس نے اونکو رک کر دم لینے کا کہین موقع نہ ملا حتی کہ دریائے آرٹا کو عبور کرکے اپنے محفوظ مقام شہر آرٹا مین جاکر پناہ گزین ہوئے۔ افسرون نے بہتیرا کوشش کی کہ بھاگڑ بند کرکے اپنے دشمنون سے مردانہ وار مقابلہ کرین۔ لیکن سپاہی کب کسی کی سنتے تھے۔ چنانچہ ہرطرف سے کھینچکر آرٹا پر یونانیون کی تعداد تیس ۳۰ ہزار سے متجاوز ہو گئی۔ اور مجموعی تعداد ترکون کی اوس کے مقابل بیس ۲۰ ہزار سے بھی کم تھی۔ دونون سپاہیون کے درمیان صرف دریائے آرٹا حائل تھا۔ اگر یونانی گھر پر پہونچکر بھی ذرا حوصلہ کو کام فرماتے۔ تو ظاہر ہے کہ اُن کے حریف اُن سے تعداد مین دو ثلث سے بھی کم تھے۔ لیکن باوجود

افسرون کے بہلانے پھسلانے - دھمکانے - ڈرانے چیخنے - اور چلانے کے کسی سپاہی نے اُنکے ارادون کی تائید کی اور کسی روز تک مقابلہ کا ارادہ تک نہ کیا -

یورپی والنٹیرون کا یہ حال تھا کہ جابجا پہاڑون کے محفوظ مقامات مین مسکن گزین تھی اور باطمینان تمام ورجینیا تماکو کے سگریٹ بنا کر پی رہے تھے اور اندھیرے او جالے جو کوئی نظر آجاتا تو ترک سمجھکر نشانہ موت بنا دیتے تھے - حالانکہ وہ شخص یونانی لباس مین ہوتا تھا وہ خیال کرتے تھے کہ ترک دھوکہ دیکر اونکی قریب آنا چاہتا ہے - پینٹی پگیڈیہ سے یونانیون کی فراری بعینہ لریسا کی مانند تھی - وجہ یہ تھی کہ افسرون کی نالایقی اور سپاہ کی بزدلی اور گھبراہٹ سے انتظام اور ڈسپلن قایم نہ رہ سکا -

نتیجہ جنگ پینٹی پگاڈیہ

اس لڑائی کا نتیجہ ۲۹ - اپریل یوم جمعہ کو ظاہر ہوا جس مین پانچسو یونانی مقتول و مجروح ہوئی والنٹیرون مین انگریزی والنٹیر کلیمنٹ ہیرس کے زخمی ہونے کا افسوسناک واقعہ پیش آیا جو ایڈمرل ہیرس کا بھتیجا ہے - بعد کو معلوم ہوا کہ ہیرس والنٹیر نہین ملکہ نامہ نگار تھا جو ترکون کی قید مین کچھ عرصہ رہا - ترک تعاقب کرتے کرتے آرٹا کے سامنے جا پہونچے اور اُس کے قرب وجوار کے گاؤن قبضہ مین کر لئے - علاوہ اس کے دوسری لڑائیون مین کپتان برح وجوان مین گولی لگنے سے مجروح ہوئے جمیس روڈ کنا کی گلمین اور بارک صاحبان بھی زخمی ہو کر ایتھنز کو واپس گئے -

آرٹا مین مخالفانہ جوش شاہی گورنمنٹ سے

پینٹی پگیڈیہ سے فراری اور تھسلی کی پیہم شکستون سے گورنمنٹ کو رعایا نے اپنا دشمن

تصور کر کے مخالفت کا اظہار شروع کیا - چنانچہ ۲۵- اپریل یوم یکشنبہ کو جب پادری صاحب نے
بادشاہ اور خاندان شاہی کے لئے دعا مانگی تو لوگون مین سخت مخالفانہ جوش پیدا ہوا-
اور گرجا کے قریب مین جو شاہی محل واقع تھا دہقانیون نے اسکو لوٹ لیا اور طرح طرح کی
خفگی اور ناراضگی کا اظہار کرتے پھرے - باشندے شب و روز نہایت بے چینی اور
اضطراب سے بازارون اور گلی کوچون مین پھرتے رہتے تھے - خوف سے اونکے چہرے
متغیر اور حواس پریشان تھے کبھی تو اُن فوجون کے خیر مقدم کی غرض سے ریل اسٹیشن یا ساحل سمندر
پر دوڑے جاتے تھے جو بذریعہ ریل یا بوسیلہ جہاز اُس مقام پر اُترتے تھے اور کبھی باہم
جلسے منعقد کر کے واقعات جنگ پر بطرح نکتہ چینیان کر کے غیظ و غضب کا اظہار کرتے اور بادشاہ
سے لیکر فوجی سپہ سالارون اور جملہ افسرون اور گورنمنٹ کے تمام اہلکارون اور منصبدارون
حتی کہ اپنے سوا تمام ملک کو یونان کی مصیبت کا باعث ٹھیراتے تھے اور یہ جوش
اسدرجہ بڑہتا رہا کہ دوراندیش اشخاص کے نزدیک خانہ جنگی برپا ہونیکا احتمال تھا-

یونانی مغربی بیڑہ جہازات کی کاروائی

۲۶- اپریل کو مغربی اسکواڈرن نے سکایہ گاؤن پر حملہ کیا جسمین ترکون کی فوج کے تے رسد کا
سامان اور ذخیرہ جمع تھا لیکن کچھ کامیابی شکل پذیر نہوئی - کرنل ماناس بدستور افواج
اپایرس کا سپہ سالار رہا لیکن بوجہ نالایقی کے اُسکے اسٹاف کو بدل دینے کی تجویز ہوئی-

پینٹی لیگیڈیہ پر کیونکر ترکی قبضہ حاصل ہوا

۲۸- اپریل کو ترکون نے وہ موقع جو اونکے ہاتھ سے نکل گیا تھا دوبارہ واپس لینے کے
لئے جی توڑ کر کوشش کی - اور چار ہزار ترکی سپاہ نے مع اس توپخانہ کے جو اونکے

ہمراہ تھا یونانیون کے ہیڈکوارٹر پر حملہ کیا۔ جنکو صرف چھ سو یونانی سپاہیون تین سو پیادون اور دو سو والنٹیرون نے بہت خوبی اور دلیری کے ساتھ روکا اور برابر اسوقت تک اپنی جگہ پر قابض رہے جب تک کہ امدادی فوج اپنے ساتھ دو توپ خانے لیکر آ پہونچی۔ مورچہ چونکہ کوہستانی تھا اس لئے بعد وقت توپین پہاڑ کی چوٹی پر چڑھائی گئین۔ ان باموقع توپون کی گولہ باری نے ترکونکا بڑا نقصان کیا جسکے اثر سے اونکو پسپا ہونا پڑا۔ بقول ایک ولایتی نامہ نگار کے اس معرکہ مین یونانی صرف ایک مقتول اور چار مجروح ہوئے لیکن چاہئے تھا کہ اس غیر متوقع فتح اور خوش نصیب حملہ سے آیندہ کے لئے یونانی متنبہ ہوتے اور ہمت بڑھاکر اُس ضروری مقام کو جو دراصل صوبہ اپایرس کی کنجی تھا اچھی طرح محفوظ اور مضبوط کرنیکا اہتمام کرتے اور اوسپر متصرف رہنے کی ضرورت سے واقف ہو جاتے۔ لیکن "چون قضا آید طبیب ابلہ شود" یونانی افسرون نے ایسا ضروری مورچہ معدودے چند آدمیون پر چھوڑ دیا اور اونکے لئے کافی سامان رسد بھی نہ چھوڑا جو ایک ہی طرف سے مطمئن رہتے انکی تعداد اسقدر قلیل تھی کہ اگر وہ حد سے زیادہ بھی مستقل مزاج اور بہادر ہوتے تو بھی ترکی گولہ باری کی تاب لا سکتے تھے لہذا رات ہونے سے پیشتر ہی اس مستحکم مورچے کو تمام سپاہی جنکی شمار تین ہزار تھی چھوڑکر چلدئے اور اپنی موجودہ توپین بھی اپنے ہمراہ لے گئے اور صرف ترکی اقبال سے بلا ایک فیر کئے ہوئے ساری فوج نے راہ فرار اختیار کرلی۔ بھاگنے والونپر بے حد خوف و ہراس طاری تھا اور اونکے چہرون سے حالت اضطراب اور طرز رفتار سے سستی محسوس ہوتی تھی۔ اُنکا قیافہ ظاہر کر رہا تھا کہ مقابلہ کرنے کی امید اُنھون نے قطعی ترک کردی تھی۔ یہ تمام لوگ جو وردیون سے فوجی سپاہی معلوم ہوتے تھے ایک باقاعدہ بے ترتیب اور ناممکن الانسداد صورت مین آرٹا کی جانب اوڑے جا رہے تھے بیچارے افسر جنگی پلٹنین سب منتشر ہوگئی تھین اور انکا انپر کوئی قابو نہ رہا تھا وہ بھی پیچھے پیچھے دوڑتے چلے جا رہے

تھے۔ حزن و ملال اور شرم و غیرت کے آثار اونکے بشرے سے صاف عیان تھے اور دوبارہ اپنے آدمیون کو ترتیب مین لانے کی اونکو کوئی امید باقی نہ رہی تھی۔ ان سب بھاگنے والے سپاہیون کی شمار قریب ۲ ہزار کے پہونچ چکی تھی جنکے ساتھ دیہاتی لوگ بھی گریز مین شریک ہوکر اور بھی ہربونگ کا سبب بن گئے تھے یہ دیہاتی لوگ سلطان کی رعایا تھی لیکن بدین خوف کہ ترک اُن سے یونانیون کو مدد پہونچانے کا بدلہ نہ لین اپنے اپنے گھر چھوڑکر آرٹا کی جانب بھاگے چلے جارہے تھے۔ ہزارون مرد عورتین اور بچے جنکا مال و اسباب گھوڑون مین بندھا ہوا اونکی پشت پر لدا ہوا تھا۔ اُفتان و خیزان کثیر التعداد مویشی بھیڑون اور بکریون کو آگے آگے ہنکائے ہوئے چلے جارہے تھے۔ بعض بعض جگہ جہان سڑک تنگ ہوتی تھی تو اس خوف زدہ بھیڑ بھاڑ اور اونکے اسباب اور سامان نشر سے ایسی ٹھس جاتی تھی کہ پیچھے سے آنے والے لوگ چیختے چلاتے۔ شور و غل مچاتے ہوے یگانہ اور بیگانہ کو کچلتے ایک دوسرے کو پامال کرتے تھی کہ جان سے مارتے ہوے زبان دوان تھے۔ گاؤن والون کی حالت ذرا اس کسیقدر بہتر تھی۔ سخت شرمناک ہنگامہ برپا تھا۔ والدین کی آہ و زاری اور بیقراری کی چیخین سنائی دیتین جنکے بچے گم ہوگئے تھے اور بچون کے دہاڑنے کی آواز گوش زد ہوتی تھی جو اپنے اپنے ماں باپ سے بچھڑ گئے تھے رات ہو جانے سے یہ ہولناک سین اور بھی پرخطر ہوگیا تھا۔ بعض بعض آدمیون کے ہاتھ مین جو لالٹینین تھین وہ اس دردناک سین کے کسی حصہ کو کبھی کبھی روشن کردیتی تھین یہ گروہ منتشر ڈھائی بجے رات کے آرٹا کے پل پر پہونچا۔ اور صبح ہوتے ہی مطلع صاف ہوگیا۔ ایک یونانی بھی سرحد کے اس پار باقی نہین رہا۔ چنانچہ گیارہ ہزار فوج جرار جسکے ہمراہ چالیس ضرب توپ کا توپخانہ تھا اور جس نے شروع شروع مین ترکی مین جابرانہ حملے کرکے خاص کامیابی حاصل کی تھی۔ اور اچھی طرح مستحکم اور مضبوط مقامات پر جم گئے تھے۔

ایسے بے سروپا طریقے سے ایک ایک کرکے واپس آگئے جسکی نظیر کسی تاریخ مین مشکل ملے گی۔

آرٹا کی حالت

مفرورین کے جمع ہوجانیکے بعد

بعد جمع ہوجانے کل مفرور اور موجودہ سپاہ کے اور بوجہ پناہ گزین ہونے بیشمار دیہاتیون اور دیگر مفرورین کے آرٹا کی حالت نہایت نازک ہوگئی۔ ہجوم خلایق کا وہان کوئی ٹھکانا نہ رہا اور انتظام صفائی کے بگڑجانے سے شہر کی حالت نفرت انگیز اور گھنونی ہوگئی یہانتک کہ آب وہوا خراب ہوکر تپ محرقہ اور اسہال کے امراض وبا کی طرح پھوٹ پڑے۔

بقول ایک غمزدہ اور ہمدرد قوم نامہ نگار کے یونانیون کی محض سستی اور ناقابلِ عفو کاہلی اور بزدلی سے ایسے برے نتایج ظہور پذیر ہوے جنکے لکھنے سے شرم آتی ہے اگر وہ دس روز پہلے جانینا پر حملہ کردیتے جہان البانیا سپاہ باغی ہوگئی تھی تو انکی کامیابی پر ذرا بھی شبہ نہین ہوسکتا تھا اسی طرح پریویزا پر اگر مزید بحری قوت سے مدد پہونچائی جاتی تو کچھ عرصہ تک قبضہ ہوجانا ممکن تھا۔

ایپائرس مین مزید ترکی فتوحات

علاوہ نکالدینے یونانیون کے ترک سلاگورا۔ اور قلعہ عمرت پر بھی متصرف ہوگئے۔ ترکی سپہ سالار جانینا کی رپورٹ سے ظاہر ہوا کہ یونانی تین ہزار رائفلین۔ سامانِ جنگ کی تین سو پیٹیان۔ ایک پہاڑی توپ اور ۷۰ لاشین میدانِ جنگ مین چھوڑ بھاگے۔

آرٹا کی بھاگڑ اور اُسکی دلچسپ کیفیت

مطابق تحریر نامہ نگار اخبار ٹائمز

ہوتے سیرت سے ہین مردانِ دلاور ممتاز ٭ ورنہ صورت مین تو کچھ کم نہین شہباز سے چیل

اخبار ٹائمز کے خاص کارسپانڈنٹ نے مقام ٹیٹرس* سے ۳۰ مئی کو تحریر کیا کہ :-

مین اور میرا ایک رفیق اپنا اسباب موضع کومارڈس مین جو ایک پہاڑی درہ کے راستہ پر واقع ہی چھوڑ گئے تھے - جب ہم اس گاؤن مین آئے تو لوگ سخت آفت مین مبتلا تھے - جب ہم سڑک پر پہونچے تو ہمین موضع کرداستر اور بہت سے گاؤن دکھائی دئے جن مین آگ لگی ہوئی تھی اور مکانات یکے بعد دیگرے جل رہے تھے - یہ گاؤن دو میل سے زیادہ دور نہ تھے اس سے ہمنے یہ نتیجہ نکالا کہ ترک بہت قریب آگئے ہین - اور عیسائی کاشتکارون کے مکانات جلا رہے ہین - اب اس گاؤن مین رہنا ہماری رائے مین آپ موت کے منہ مین جانا تھا - اس لئے ہمنے ان بیچارے زمینداروں کو صلاح دی کہ اپنا اپنا اسباب جو فی الجملہ گران قیمت کا ہو لیکر راتون رات آرٹا مین پہونچ جاؤ ہمنے اونسے یہ بھی وعدہ کر لیا کہ جب تک تم تیار نہ ہو جاؤ ہم تمھاری راہ دیکھینگے بلکہ اپنے گھوڑے بھی اونھین عاریتاً دیدیتے - بیکس عورتین روتی تھین اور اسی حالت مین اونسے جو کچھ ہو سکا انھون نے کچھ رکھ کے گھوڑون پر لادا - جب اس سے فارغ ہوئین تو اونھون نے نہایت درد انگیز اور مایوسانہ

* ٹیٹرس خلیج کارنتھ کے دہانہ پر بخط مستقیم آرٹا سے ۵۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہی - ۱۲

نگاہون سے اپنے مکانون اور باقی ماندہ اسباب معاشرت کی طرف دیکھا جنکی نسبت اوتہین یقین کامل تھا کہ ابھی طرفۃ العین مین جلکر خاکستر ہوجائیگا اور اونھین پھر دیکھنا نصیب نہوگا۔ ایک جوان عورت کی مایوسی خاصکر قابل بیان ہے کیونکہ اوسکی شادی عنقریب ہونے والی تھی اس سبب سے اسکا جہیز وغیرہ سب کچھ تیار تھا۔ اب چونکہ بہت گڑبڑی پڑی اس مین ناچار اوسے اپنے جامۂ عروسی تک یہین چھوڑنے پڑے۔ چھوٹے چھوٹے بچے بستروں سے اوٹھائے گئے اور وہ اوٹھتے ہی اصلیت سمجھ گئے اوسکی وجہ یہہ ہے کہ بچپن ہی سے اونھین جب کبھی وہ والدین کو ستاتے تو اس نواح مین یہ کہکر چپ کرایا جاتا ہے کہ وہ ترکی سپاہی آئے۔

خیر جون تون کرکے ہم روشنی لیکر گھرسے باہر نکل آئے اور دروازے مقفل کرکے پہاڑون کے درے مین اوترے۔ ہمارے ساتھ بہت سے آدمی تھے جن مین بعض تو ضعیف العمر تھے۔ اور بعض معصوم بچے۔ ان مین سے اکثر جن مین تھوڑی قوت بھی تھی اسباب کی گٹھریان سر پر اوٹھائے ہوئے تھے راستہ مین اور بھی آدمی ہمارے ساتھ شریک ہوئے اور رفتہ رفتہ ہماری تعداد ساٹھ آدمیون تک پہونچی۔ مین اور میرا رفیق سفر بہت دور تک پیادہ پا چلتے رہے۔ اور جب آخرکار ہم گھوڑون پر سوار ہوئے تو ہمنے اپنے ساتھ اپنے مالک خانہ کے دو شیر خوار بچے بھی لے لئے۔ رات بہت اندھیری تھی اور پہاڑی راستے بالکل ناہموار تھے اس لئے ہم جلد جلد سفر نکرسکتے تھے۔ بہت سے آدمی مشعلین اور لیمپ لے کر ہمارے قافلے مین دور دور پھیل گئے تاکہ اندھیرے مین کوئی پیچھے نہ رہ جائے اور راستہ بھی

دکھائی دے۔ ہمین خوف تھا کہ درہ کے سرے پر ہمارے پہونچتے ہی ترک بھی نہ آن پہونچین۔ مگر جب ہم پہونچے تو وہان کوئی متنفس عام اسسے کہ وہ دوست ہو یا دشمن موجود نہ تھا۔ یونانی بھگوڑے ہمارے آگے تھے اور ترک ہمارے پیچھے چلے آتے تھے۔ اسوقت جب مین نے اپنے داہنی طرف نگاہ کی تو آگ مشتعل نظر آئی۔ کیونکہ ترکون کی فوج اب مقام فلیپاڈا پر تعاقب کرتے کرتے قابض ہوگئی تھی (یہ شہر اسی لڑائی مین تیسری بار ترکون کے ہاتھ آیا ہے) اس شہر کا مابقی حصہ جو سابقہ تاخت و تاراج سے باقی رہا تھا اب آگ کی نذر ہو رہا تھا۔ نصف شب ہوگئی تھی کہ ہمین یونانیون کی وہ فوج ملی جو بھاگ رہی تھی انکی عجب صورت ہو رہی تھی اور ہمین اونکی حماقت پر سخت تعجب آیا کہ یہ کس بنیاد پر وہان سے بھاگ آئے ہین نہ تو کوئی بے ضابطگی تھی نہ خوف و ہراس اور نہ کشت و خون تھا جو انکے بزدلانہ فرار کا موجب ہوا تھا بلکہ اگر باعث تھا تو یہ تھا کہ انھون نے آپس مین پختہ عزم کرلیا تھا کہ ہم اپنے افسرونکی متابعت نکرینگے اور ترکون کے مقابلے مین مطلق ہاتھ نہ اوٹھائینگے چنانچہ اونہون نے ایک گولی تک نہ چلائی اور بلا وجہ بھاگ گئے۔

مین اور میرا رفیق دونون حیرت مین تھے کہ انکو کیا ہوگیا یہ ہٹے کٹے ہین اور اونمین دیکھنے کو یہ قوت بخوبی موجود ہے کہ دشمن کا مقابلہ کرسکین مگر باوجود اسکے صورت یہ تھی کہ چپ چاپ ہتھیار بغل مین دبائے بلا تمیز خورد و کلان و افسر و سپاہی اندھیری رات مین دبک کر چلے جارہے تھے اور افسر بھی عالم بے بسی مین یہ دیکھ کر کہ سپاہ قابو مین نہین کمال ذلت و رسوائی

کے ساتھ اونکے ساتھ ساتھ چلے جاتے تھے سمجھ مین نہ آتا تھا کہ باوجود
اس تن وتوش کے انکے حوصلون کو کیا ہوگیا۔"

یہ کارسپانڈنٹ آرٹا سے پیشترِاس کو بذریعہ ریل پہونچا اور وہان سے اُس نے یہ تار دیا کہ
"پیشتراس کے لوگ بھی سخت اضطراب مین ہین۔ غول کے غول ایک وحشت
اور گھبراہٹ کی حالت مین شہر کے بازارون مین دیوانون کی طرح پھرتے
اور جہان کہین دس پانچ اکھٹے ہوگئے وہین ان متوحش واقعات کے
موجباب اپنے اپنے قیاسات کے مطابق بیان کرنے شروع کردیتے ہین
کوئی افسرون پر الزام لگاتا ہے۔ کوئی شاہ کو کوستا ہے اور کوئی اوسکے
اراکین خاندان پر دل کا بخار نکالتا ہے۔ غرضکہ کوئی شخص ایسا نہین
جو اونکے لعن وطعن سے محفوظ رہ سکے۔ اکثر فہمیدہ آدمیون کو خوف تھا
کہ کہین انقلاب سلطنت ہی نہو جائے چنانچہ پچھلے اتوار (۲۵۔ اپریل ۱۸۹۷ء)
کو جب گرجون مین پادریون نے شاہ کی مزید عمر اور بقاے سلطنت کے
لئے دعا مانگی تو لوگ اسپر بہت بگڑے اور بادشاہ کے محل کو بھی جو اسی طرح
مین واقع تھا۔ بدحواسی مین بعض دہقانون نے لوٹ لیا۔"

کارسپانڈنٹ پھر جمعہ کے روز (۳۰۔ اپریل) آرٹا مین واپس آیا اوسکا بیان ہے کہ مین نے
راستہ مین ہزارون باضابطہ فوج کے سپاہی اور ردلیف اور والنٹیر دیکھے جو سرحد پر
جارہے تھے ان مین حب قومی کا کچھ ولولہ تھا۔ مگر آرٹا والون کے دل سخت افسردہ اور
طبیعتین بجھی ہوئی تھین کہ ترکون سے لڑنے کو افسر نہ بھیجتے تھے (ابھی ابھی کارسپانڈنٹ
لکھتا آیا ہے کہ فوج بزدل ہے اور افسران کی بزدلی اور کم حوصلگی کے ہاتھون ناچار ہین)

ترکون کی جمعیت یہان اونکے مقابلہ مین بہت قلیل ہے اور اُنکی فوج دریا کے کنارے
پڑی ہی باوجودیکہ بار بار وہ انہین اشتعالک بھی دیتے ہین اور گاؤن پر گاؤن
جلا رہے ہین مگر پھر بھی اونہین اتنی ہمت نہین کہ آگے بڑھکر اونسے دو دو
ہاتھہ کرلین - چنانچہ ۲۷- اپریل جمعہ کے روز ترکون نے موضع کرمیٹزا
کو جلاکر خاکستر کر ڈالا - حالانکہ دو میل کی مسافت پر سامنے یونانیون کے
تیس ہزار سپاہی اپنی آنکھون سے یہ قیامت خیز حادثہ دیکھتے رہے مگر کسی نے چون
تک نہ کی -

اب آرٹا مین آئینی اور غیر آئینی فوج اور دیگر اطراف کے بھگوڑے بکثرت
جمع ہوگئے ہین عام طور پر تپ محرقہ اور اسہال کا زور ہے - دوکانین سب بند
تجارت بلکہ کاروبار تک بالکل مسدود ہے - اب اونہون نے قلعہ عمرت
اور سیلگورا بھی چھوڑ دیا ہی اور ترکون نے اپنا تسلط وہان بھی جما لیا ہی

ترکون کا جنرل مقام جنینا سے تار دیتا ہے کہ "یونانی یہان سے شکست
کھاکر بھاگ گئے ہین - "

"لڑائی مین اناسی آدمی کام آئے اور ترکون کو تین ہزار بندوقین اور تین سو
صندوق گولہ اور باروت کے اور ایک پہاڑی توپ بطور غنیمت کے ہاتھہ
آئی" -

"یونانیون کے ایک بیڑہ جہازات نے پیر کے دن موضع سکیا پر گولہ اندازی
کی یہان ترکون کا ذخیرہ خوراک ہے - "

البانیا کے عیسائیون کا اشتہار

البانیا کے عیسائیون نے ایک اشتہار دیا - جسمین عبارت ذیل درج تھی -

"جن لوگون کا یہ اعتقاد ہی کہ مقدونیا اور تھسلی ہماری ہین وہ
غلطی پر ہین - بھائیو! جو ہمین یونانی سمجھے وہ ہم سے دشمنی کرتا ہی
اور ہمین رنج دیتا ہی یہ خوب یاد کر لینا چاہیے کہ اسلام اور
نصرانیت کے پیشواؤن نے ہمین ایک دوسرے سے
علیحدہ کر لیا ہے یونان علاقہ آرٹا اور تھسلی پر قبضہ
کر چکا ہے اور اب اپیارس اور مقدونیا کی
ہوس مین ہے مانٹینگرو نے سیٹری
اور انٹیواری دبا رکھے ہین - ہمارے
باقی علاقہ پر آسٹریا - بلگیریا اور سرویا کے
دانت ہین - بیرونی غنیم
ہماری قلمرو مین دست
اندازی سے
باز
رہین نہ ہم تلوار سے اونکا مقابلہ کرین گے"

خاتمہ - حصہ اول تاریخ جنگ روم و یونان — ۷ — دسمبر سنہ ۱۸۹۷ء —

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تاریخ ہذا کے حصہ اول مین ہم نے ٹرکی سپہ سالار ادہم پاشا کو اپنی مظفر و منصور
فوج کے ساتھ شہر لریسا مین داخل ہوتے ہوئے چھوڑا ہے جو تھسلی مین ایک بڑا قلعہ بند
شہر اور ریلون کا صدر مقام ہے مسخر ٹرکی ہے لیکن یہان تک تمام جنگی مورچے اور
فوجی چوکیون پر بجائے یونانی پھریرون کے سلطانی پرچم اڑتے نظر آتے ہین - یونانیون
نے وولو - ویلسٹنو اور فارسالا مین بھاگ کر پناہ حاصل کی ہے ادہر ایسا سمجھ
مین جو ابتدا مین تھوڑا بہت یونانی حوصلہ مندی کا ظہور ہو چلا تھا صرف ایک ہی جنگ و جدل
کے بعد پست ہمتی اور بزدلی سے تبدیل ہو گیا - خدا جانے وہ اولو العزمی اور عالی حوصلگی
وہ جوش و خروش جو دس روز پیشتر ایتھنز کے جلسہ گاہون اور عام سڑکون اور بازارون
مین بپا ہوا تھا کیون اتنی جلدی خاک مین ملگیا - مگر تعجب تو یہ ہے نہ معلوم کیون آناً فاناً کافور ہو گئی

ترکون کی کس بات سے ایسے ڈرے کہ محض اونکا نام ہی سے دینا افواج یونانی کے بھگا دینے کے لیئے کافی ہوگیا۔ اور یہ خوف کچھ ایک ہی جگہہ نہین بلکہ ٹرناو۔ لریسا۔ اور آرٹا کی بھاگڑ کا حال دیکھکر ثابت ہوگیا کہ ہر جگہہ یکسان طور پر پھیل گیا تھا جو آخر تک کسی یونانی انسان کے دل سے دور نہو سکا۔ اور یہی وہ غائبانہ پر عظمت خوف و حراس تھا۔ جسکو مشرقی لوگ اقبال کہا کرتے ہین ذیل کی تصدیق سے جو ایک معتمد انگریزی نامہ نگار نے کی ہے اچھی طرح واضح ہوتا ہے کہ اس اقبال کی دہل کس درجہ تک پہونچ چکی تھی اور کیا کیا نتائج یونانیون کے حق مین اوس کے اثر سے پیدا ہوئے۔

یہان سے تاریخ کا وہ سلسلہ شروع ہوتا ہے جو حصہ اول کے صفحہ ۷۴ و صفحہ ۹۰ پر چھوٹ گیا ہے

شہر لاریسا کیونکر تسخیر کیا گیا

ٹرناو کے قریب پہاڑی ڈھال پر ایک بڑے درخت کے سایہ مین ترکی گھوڑون کے درمیان اخبار ڈیلی نیوز کا نامہ نگار جو تار بھیجنے پر معین تھا اس انتظار مین بیٹھا ہے کہ کوئی خبر ملے تو تار پر اوڑا دون کہ اتنے مین سلطان کا ایک اڈیکانگ پہونچا جسکی سرخ اور نیلے لباس پر زر بفتی کام اس قدر آب و تاب سے چمک رہا تھا کہ نگاہ نہین ٹھہرتی تھی اوس نے کہا کہ ہز ایکسیلنسی۔ ادہم پاشا تمہین مطلع کرتے ہین کہ لاریسا مسخر ہوگیا۔"

نامہ نگار۔ مسخر ہوگیا! کسطرح؟ ہمین تو یہ امید تھی کہ کل سے ایک لڑائی کا آغاز ہوگا جو بظاہر نہایت خونریز اور دیر طلب معلوم ہوتی تھی۔ کیا واقعی لاریسا فتح ہوگیا؟ کیسے مسخر ہوا؟ اور کب؟ اور کس نے فتح کیا۔

اڈیکانگ۔ بلا ایک گولی چلائے آج صبح لاریسا پر قبضہ ہوگیا۔ آؤ چلکر شہر کو دیکھین

نامہ نگار کہتا ہے کہ مین گھوڑے پر چڑھکر روانہ ہوا - حالانکہ درمیان مین چند دریا حائل ہین لیکن
شوق اسقدر متقاضی تھا کہ اگر سمندر مین بھی راستہ پڑے تو تیر کر نکل جاؤن اور واقعی
جلدی پہونچنے کی غرض سے ارادہ مصمم یہی کر لیا کہ کچھ ہی کیون نہو آج ہی دریاؤنکو تیر کر جسطرح
بن پڑے لاریسا پہونچ جاؤن لیکن ایک دریا بالکل خشک ملا جسمین پانی نام کو نہ تھا دوسرا
جسمین پانی جاری تھا اوسپر پل صحیح وسلامت موجود تھا کیونکہ یونانیونکو بوجہ اپنی خوف جان کے اسقدر
مہلت ہی نہ تھی کہ وہ اوسکو توڑ دینے کا خیال بھی کرتے - البتہ پل کی دوسری جانب وہ ڈائنا میٹ
کا ایک گولہ چھوڑ گئے تھے جس کے اوٹھانے کی اپنی معمولی بے پروائی سے ترکون نے ذرا بھی
فکر نہ کی مین نے آج اوسے اوسی جگہہ پر پڑا دیکھا (جہان غالبًا یونانی چھوڑ بھاگے تھے) لیکن
اس کے یونانی الساخت ڈائنامیٹ ہونے کی وجہ سے مجھے شک تھا کہ وہ بھی چل سکتا ہے یا نہین
کیونکہ یہ صفت یونانی میگزین نے اپنے لئے مخصوص کر لی تھی -

ٹرناؤ سے لاریسا جانے کے لئے ایک ہی شاہراہ اعظم اختیار کی جو وسیع وکشادہ اور خوش منظر
سڑک ہے اور جس سے بہتر کوئی دوسری سڑک قریب جوار مین نہین دیکھی گئی - ٹرناؤ کوہستان کرمیٹری
مین واقع ہے جو ایک ایسی ناقابل گذر پہاڑی ہے جسمین چار روز تک ترکی سپاہ کا میمنہ داخل
نہو سکا یہانتک کہ اُنکی خوش نصیبی سے یونانیون نے (ازراہ دور اندیشی یا - ازراہ مہربانی)
خود ٹرناؤ اور کرمیٹری کے دونون (زبردست) مورچون کو چھوڑ دیا - ٹرناؤ بالکل خالی اور
ویران پایا گیا - باشندون کے نہونے سے ہر طرف ایک سناٹے کا عالم نظر آتا تھا - سوائے
چند مرغون کے جو صحن مکانات مین یا چند کتون کے جو بازار مین پھرتے دکھائی دئے کسی چڑیا تک کا
پتہ نہ تھا - مکانات خالی - دروازے اور کھڑکیان چوپٹ کھلے ہوئے (جو اضطراب مین بند تک
نہو سکین) کپڑے قمیص کرتے وغیرہ بازارون مین بکھرے ہوئے پائے گئے - غرض ٹرناؤ مین اسقدر
وحشتناک خاموشی چھائی ہوئی تھی کہ گویا دہان قیامت آپہونچی ہے - چوبی پل کو

عبور کر کے ہم شاہراہ پر پہونچے جس کی داہنی جانب ایک بڑی فوجی بارک بنی ہوئی ہے جسکی طرف ایک ترکی افسر نے اشارہ سے کہا کہ یہ ہماری بنائی ہوئی ہے - جو وحشت خیز اداسی اس جگہہ پائی جاتی تہی اُس سے زیادہ کہین دیکھی اور نہ سُنی کیونکہ اس یاوس بخش فراری کا ثبوت اس سے ملتا ہے کہ سڑک کے اطراف و جوانب مین سرسری نگاہ ڈالنے سے معلوم ہوتا تھا کہ زین اور لگام کے انبار لگے ہوئے فوجی کاغذات ہوا مین اُڑتے ہوئے دور دور پہیلے ہوئے پہنچ گئے یہان سپاہی کا تھیلا لٹک رہا ہے وہان ٹوپی ٹھوکرین کہا رہی ہے - ایک جگہہ توپخانے کے گولہ بارود کی گاڑی خندق مین گری ہوئی ملی -

دوسری جگہہ کارتوسون کا چھوٹا سا ڈہیر لگا ہوا پایا جو ایک فوجی ملک کے لئے نہایت شرم کی بات ہے

لاریسا کی بربادی خود اپنے محافظین کے ہاتھ سے

ٹائمز کے نامہ نگار نے ۲۶ - اپریل کو لاریسا سے اس مضمون کی خبر بھیجی کہ جب مین ایک دستہ سواران کی ہمراہ کل اس شہر مین داخل ہوا تو اوس کی حالت نہایت خراب اور افسوسناک معلوم ہوئی ابھی دشمن کا ایک سپاہی تک شہر مین داخل نہ ہوا تھا - کہ خود اوس کے محافظون نے لوٹ مار شروع کر دی اور دست اندازی کا کوئی دقیقہ اوٹھا نہ رکھا - باوجودیکہ اکثر دوکانین بند پائی گئین اور اکثرون کے قفل ٹوٹے ہوئے دیکھے گئے - گھر دن کا یہ حال تھا کہ قدم بقدم لوٹ اور غارتگری کے آثار ملتے جاتے تھے - اسباب خانہ داری بڑی بے سلیقگی سے ادہر اودہر منتشر پڑا پایا گیا بعض نشانات اور آثار سے یہ بھی مترشح ہوتا تھا کہ ایسی بے ترتیبی فراری کی وجہ سے ہوئی ہو لیکن دراصل اسکا سبب وہی لوٹ مار تھی جو خود وہین کے بدمعاشون نے بیکس اور خوف زدہ رعایا پر ایسی بے بسی کے عالم مین اپنے ہاتھون سے جایز رکھی - کل شام سے رات بھر ترکی افسرون نے ان فسادیون کے فرو کرنے مین بسر کی جسمین انہین بعدی کامیابی ہوئی ہے - اس یرنشہم

نہین کہ الباتینا کے ایک دو ترکی سپاہیون نے لوٹ مار پر نیت کی تھی لیکن اوسکا نتیجہ فوراً
یہ ہوا کہ وہ فوج سے علیحدہ کر دئے گئے اور سر بازار دس سپاہیون کو گولیون سے اڑا دیا گیا
کیونکہ اونہون نے باوجود تاکید واطلاع تعمیل احکام مین تساہل کیا تھا۔ پس اس کارروائی سے
تمام فوج کو عبرت ہوگئی اور ترکی جنرل کے اس فعل نے اُس کے ضابطون کی تعمیل در پابندی
کا سکہ بٹھا دیا اور اس سے یہ بھی روشن ہوگیا کہ ترکی فوج مین کس حد تک انتظام اور قواعد
کو دخل ہی کیونکہ یہ کوئی معمولی بات نہین کہ ایک نیم وحشی اور جاہل جماعت کو جس نے ابھی ابھی ایک
شہر کو بزور شمشیر فتح کیا ہو اس فعل سی روکا جا سکے کہ وہ کسی ایسی مال پر ہاتھ نہ ڈالے جس کو وہ
شیر مادر سمجھے ہوئے ہی اور خاصکر ایسی صورت مین جبکہ اپنا غنیم بھی اُسمین حصہ لیچکا ہو۔ ایسی فوج کو
روکنا آسان بات نہین ہی۔

یونانیون کو خود اپنی بیضابطگی کا اقرار

اکثر یونانیون نے خود تسلیم کیا کہ ہماری فوج مین بے ضابطگی اور بے آئینی بے طرح پھیلی ہوئی ہی
اور ان رنگروٹون (ریکروٹ) نے بجائے فائدہ کے ہمین سخت نقصان پہونچایا ہی اور اس
بے تکی لڑائی کی جسطرح یہ لوگ عادی ہین ایسے غنیم کے مقابلہ مین ذرا بھی نہین چل سکتی جسکی فوجین
آئینی اور جسکے جنرل زمانہ حال کے فنون جنگ مین بدرجہ اتم مشاق اور بدرجہ اکمل ماہر ہون

لاریسا اور آرٹا کی فوجی بھاگڑ مین امتیازی مقابلہ

اور یونانیون کے طریقہ جنگ کی مختصر کیفیت ایپائرس مین

اس موقع پر یہ معلوم کرنا دلچسپی سے خالی نہوگا کہ قریب قریب ایک ہی وقت مین ہر دو افواج
یونان مقیمہ ایپائرس اور متعینہ تھسلی کیونکر فرار ہوئین اور یہ کہ دونون مقامات مین فرار کے
اسباب یکسان تھے یا مختلف۔ چنانچہ حالات ذیل سے انکشاف ان اسباب اور خود کا بخوبی

ہوتا ہی جو انگلش اخبار ڈیلی نیوز کے نامہ نگار نے موقع جنگ سے ارسال کئے تھے اس کی
تحریر کا اقتباس یہ ہی کہ بدحواسی مین لاریسا اور آرٹہ کی دونون فوجین سے ایک سے ایک
بڑہکر تھی لیکن بے لڑے بھڑے بھاگنے مین طریقہ فرار کو جانچا جاوے تو آرٹہ کی فوج زیادہ جوانمرد
اور صف شکن ثابت ہوتی ہی۔ کیا معنی کہ آرٹہ کی فوج نے دو چار مقامات پر ترکون سے مقابلہ
کرکے اور انکی قوت کا اندازہ کرکے راہ گریز کو راہ ستیز پر ترجیح دی تھی۔

کمبخت لاریسا کی پلٹنین تو ترکی ہراول تک کی صورت نہ دیکھنے پائین بلکہ صرف رایت
اقبال و اجلال سلطانی سے متاثر ہوکر ایسی نوکدم بھاگین کہ خود فاتحین کو انکی اسقدر پریشانی
اور خوف کی وجہ تلاش کرنے مین ایک عرصہ صرف ہو لیکن اسکی وجہ کچھ ایسی مشکل ہنین جو سمجھ سے
باہر ہو۔ کیونکہ لاریسا سے بھاگنے والی فوج مین وہ ہی سپاہی تھے جنہون نے اول سرحد پر
بڑہکر رشتہ مصالحت کو توڑکر درہ ملونہ پر قدم جمائے تھے اور تین چار روز ا ہنین گھاٹیون مین
اپنی مقدور بھر سینہ سپر ہوکر لڑے تھے اور باوجود پوری قوت صرف کردینے کے انکو مجبوراً پیٹھ دکھلاکر
ٹرناو مین پناہ گزین ہونا پڑا تھا اور پھر وہان سے بھی راہ فرار اختیار کرکے لاریسہ مین آکر دم لیا تھا علاوہ
اس کے ترک تعداد مین زیادہ سخت ترین جنگی قاعدون کے پابند اور مہیب ترین اسلحہ سے مسلح تھے
پس ایک دفعہ سے زیادہ آزمودہ کو آزمانا اپنے کو غیر محدود آفات مین پھنسانا اور خود موت کے منہ
مین جانا تھا اس لئے "جان ہی تو جہان ہی" کے مسئلہ پر پورا عمل کرکے انہون نے گریختن کا
صیغہ خوب نوک زبان کرلیا تھا جس سبق کو یہ دور اندیش و حکمت مآب قوم اسوقت تک دہرائے
گئی جبتک کہ ڈومو کو سے گذر کر اپنے مادری ملک مین نہ پہونچ گئی جہان سلسلہ کوہ اتھرس اور
تھر مالولی گھاٹی نے مثل آغوش مادر گود مین لیکر دشمنون سے محفوظ کرلیا۔ لیکن آرٹہ مین صورت معاملہ
اس کے خلاف تھی وہان برابر اسوقت تک یونانی کامیاب رہے تھے یہانتک کہ چند مقامات
خصوصاً پنٹی پگیڈیا کئی دفعہ لیا اور چھوڑا۔ علاوہ ازین اس مقابلہ مین ترکی تعداد بھی قلیل تھی

نہ وہ ترکی فوج بہ لحاظ اسلحہ نہ بلحاظ جنگی قواعد کے تھسلی کی فوج کے ہمپلہ تھی نہ اونکا سردار
شل ادہم پاشا کے مشہور و معروف سپہ سالار تھا اونکا بھاگنا واقعی حیرت سے خالی نہین
ساحل تھسلی پر جہازی بیڑہ کو بہ نسبت مغربی بیڑہ کے زیادہ خوف نہ تہا خلیج پریوزا
اور کارٹو کے گرد کا سمندر اور اوس سمندر کے محاذات کی تمام بستیان یونانی جہازون
کے عین زد پر تھین لیکن قلعہ پریوزا کے حمیدیہ توپون کے چند گولون نے یونانی جہازون کی ایسی
مرمت کر دی کہ کچھ عرصہ کے لئے اوس بیڑہ کو بندرگاہ پاٹرس مین واپس آنا پڑا اور تمام
سمندر جو طوفان جنگ سے کچھ دیر کے لئے متلاطم اور موجزن ہو گیا تھا یکایک
ساکت اور خاموش نظر آنے لگا۔

نامہ نگار موصوف کی تحریر دیکھکر آرٹہ کی بھاگڑ کا نقشہ اسطور پر کھینچتا ہے کہ آتش محاربہ
مشتعل ہوتے ہی دس ہزار لشکر یونان آرٹہ سے ایپائرس کے صدر مقام جنینا کو فتح کرنے
بڑھا اور اوسکے ایڈوانس گارڈ یعنی زبردست ہراول نے جنکی ہمراہ توپخانہ بھی تھا ترکی
فوج کو جو تعداد مین بہت قلیل تھی اپنے آگے رکھ لیا۔ یہانتک کہ جنینا کے مقابل پہونچ گئے اور
اوسکے سولہ سو ایوزرونس سپاہیون نے پنٹی پگیڈیہ کی گھاٹی پر ایک محفوظ مقام پر اپنے قدم
جمائے موقع کی عمدگی اس سے ظاہر ہے کہ ہزار ترکون نے اون کو وہان سے ہٹانا چاہا لیکن
ہر کوشش مین ناکامی رونما ہوتی رہی ان کے حملے خالی جاتے تھے اون کی ضربین برابر ترکون کے
سر پر پہونچتی تھین وہ محفوظ بلند گھاٹی مین صف باندہے ہوئے تھے۔ ترکون کا کھلے میدان
مین پر اجما ہوا تھا اونکی پناہ مین ایک دیوار کوہ انکی آڑ تھین ایک پر کاہ تک نہ تھا تاہم ممکن نہ تھا
کہ قدم پیچھے ہٹالین نہ یہانتک کہ دوسرے روز کے حملہ مین یونانی افسر تمام ہیٹی چاپ چاپ بہا
گئے۔ یکایک اونکے ہاتھ پاؤن پھول گئے حالانکہ امدادی فوج میدان جنگ سے ۲ گھنٹی کی راہ پر
باہرام تمام مقیم تھی جس کی تعداد ۳ ہزار اور ساتھ مین ۶ توپین تھین اور علاوہ بیرین ایک دوسرا

دستہ فوج ماون کا اسی تعدادمین ۷ گھنٹے کی راہ پر بیٹھ رہا تھا لیکن افسرون کو بوجہ غایت درجہ اضمحلال اور سخت ترین بدحواسی کے اونکو اپنی کشمکش کی خبر پہونچانے تک کا خیال نہو سکا اور وہ سپاہی مزے سے چرٹ سلگا سلگا کر پھونکتے رہے۔ تعجب تو یہ ہے کہ صرف آدہ گھنٹہ کے فاصلہ پر گھوڑ چڑہا توپخانہ باگ ڈور اور توپ سے لیس کھڑا رہا اور ایسے آڑے وقت مین ذرا کام نہ آیا چنانچہ جب ترکون پر حملہ آور ہوکر یونانیون نے عارضی فتح کا ڈنکا بجایا تھا وہی ترک اب اونکی جانکا وبال ہوگئے۔ پو پھٹتے ہی طبل جنگ بجا اور چار گھنٹے تک خوب میدان ستیز گرم رہا۔ گو لونکا جواب گولون اور بندوق کا بندوق سے دیا جاتا رہا۔ یہانتک کہ ترکون نے ایک سخت حملہ کی طیاری کا نقشہ جمایا۔ اور ابھی وہ نقشہ تکمیل کو نہ پہونچا تھا کہ خیراندیش یونانی جنرلون نے اپنی فوج مین طبل بازگشت بجواکر دشمن کے سامنے سے بھاگ جانے کا حکم دیدیا جسکی تعمیل اون فوجون نے سب سے پہلے کی جو دشمن کی زد سے چار اور سات گھنٹے کی راہ پر تھین۔ چنانچہ مشہور و معروف مثل مارتے کے پیچھے بھاگتے کے آگے پر عمل کرکے آرٹہ مین سب سے پہلے وہی پہونچے اور چونکہ لشکر کے تین چار روسے مختلف مقامات اور مختلف فاصلہ پر بکھرے ہوئے تھے اس لئے بھاگڑ مین وہ سخت ترین بدنظمی واقع نہین ہوئی تھی جو لاریسہ سے تمامی لشکر اور رعایا کے ایکساتھ فرار ہونے سے واقع ہوئی تھی۔

ان فوجون مین ہزار ہا سپاہی ایسے تھے جنکو آخر وقت تک ایک فیر کرنے کا بھی موقع نہ ملا جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ گو اونہون نے ترکون کے مقابلہ مین بڑھنے کے حکم کی تو تعمیل کی لیکن اونسے لڑنے کا ارادہ کسی کے دل مین نہ تھا۔

اس سب بدانتظامی اور ابتری کا الزام شہزادہ ولیعہد سی لیکر چھوٹے سے چھوٹے افسر پر عاید ہوتا ہے کیونکہ اگر یہ حکمت عملی اور استقلال کو کام فرماتے تو شکست ہونا تو مقدر مین تھا لیکن ایسی شرمناک ہزیمت یونان کو نہوتی۔ باقاعدہ بازگشت ویسی ہی نہین جیسے یہ لوگ چھوڑ کر

عبرتناک ہوا کرتی ہے۔

کارہیسہ میں شہزادہ اسپارٹا کی جنگی تدابیر بالکل مہمل اور ناقص تھیں اور اس لئے کہ بجائے اس کے کہ مقابلہ میں قدم جما کر اپنا کام کرتے بھاگنے میں وہ کام کیا کہ سارا سامان حرب توپ وگولہ۔ بندوق۔ میگزین۔ رسد۔ وغیرہ حتی کہ اپنی پوشش تک ترکونکو حوالہ کرکے چند انڈے مرغی اور کھانے پینے کا ضروری سامان اپنی ہمراہ لیکر فرسٹ کلاس کی گاڑی میں سب سے پہلے روانہ ہو لوہوئے اور یہ ایسی بزدلی کا کام تھا کہ ان سب سرداروں کو الزام سے بچنے کے لئے کوئی حیلہ باقی نہیں رہا۔

یونانی فوج کی حالت بعرصہ جنگ بزبانی نامہ نگار اخبار ڈیلی نیوز

نامہ نگار موصوف جسنے اس سے پہلے بہت سی معرکے بچشم خود دیکھے ہیں کہتا ہے کہ یونانی سپاہیوں کی حالت جو مجبوری فوج میں بھرتی کئے گئے تھے ۔ ناگفتہ بہ ہی لیکن جنگ شروع ہونے سے پہلے جو عام یونانیوں میں جوش وخروش تھا اوس سے مجبوری کی کوئی علامت نہیں پائی جاتی جبکہ بمبئی تک کے یونانی باشندے قومی حمیت کے جوش میں اپنا اپنا کاروبار بالائے طاق رکھکر جان نثاری کے لئے میدان جنگ میں جا موجود ہوتے تو نامہ نگار کی رائے سے اتفاق نہیں ہوسکتا کہ کوئی یونانی سپاہی مجبوری بھرتی کیا گیا ہو ہاں اس کے معنی یہ ہوسکتے ہیں کہ بوجہ کمی فوج کے شاہ کو مجبوری ہوئی کہ وہ ناتجربہ کار لڑکے هر نئی فوج تیار کرنے پر مجبور ہوا مگر پرجوش اورجوانمرد غازیوں کا یہ کام ہوتا آیا ہو کہ وہ باضابطہ فوجوں کے سامنے بے دھڑکے پڑنے سے اپنی جانیں دیدیں لیکن میدان جنگ سے پیٹھ نہ پھیرینگے۔

یونانیوں کا ایسی بزدلی اور ذلت وخواری سے ہر مقابلہ میں پشت دکھلا دینا نہ انکی سپہ سالاری

پروال ہے نہ ناتجربہ کاری کا کوئی عذر ہے بلکہ صاف اور بدیہی ثبوت ہے اس امر کا کہ وہ قوم
عضو ر تو ہے لیکن بے حد لچر اور نہایت بزدل اور جنگی سطح سے بہت ہی نیچے گری ہوئی اپنی
جان و مال ذال کو عزت و آبرو پر ترجیح دینے والی - ملک و ملت کا نام بدنام کرنے والی - مادری
وطن کی شان و شوکت کو خاک مین ملا دینے والی ہے - اب یونانی ہرگز وہ یونانی نہین رہی جو سی
میدان تھرماپلی مین اگست سنہ ۴۸۰ قبل عیسی علیہ السلام مین ایرانیون سے سینہ سپر ہو کر
انکی سیلاب حملہ آور فوجونکو روک دینے مین کامیاب ہوئے تھے - نہ وہ یونانی ہین جو سکندر اعظم
کے جھنڈے کے نیچے دنیا کو فتح کرنے پر تلے ہوئے تھے اور جنہون نے مشرق و مغرب
مین تہلکہ ڈال رکھا تھا -

یہ لوگ افتراق پسند - نقصان رسان اور تفرقہ انداز ضرور ہین - ان کا خاصہ ہے کہ
بغاوت کو امن پر مقدم کرین جیسا کہ قدیمی تعلقات سلاطین روم سے ظاہر ہوتا ہے لیکن یہ صفات
کسی جوانمرد - شیر دل اور باعزت قوم مین نہین پائے جاتے - یہ کام چھچھورون اور ڈرپوک تھڑدلون
کے ہوا کرتے ہین دہا در مجبور فوج وہ کام کیا کرتی ہے جو غازی عثمان پاشا کے سپاہیون نے
پلونہ مین کیا تھا) نامہ نگار کہتا ہے کہ مین نے کسی معرکہ مین چھوٹے سے چھوٹے دستہ فوج کو بھی
ایسے انتشار اور اضطراب کے عالم مین پیٹھ دکھلاتے نہین پایا اور زیادہ تعجب خیز یہ امر ہے (کہ باوجود
ہمسایہ قوم ہونے کے) ایسے ناتجربہ کار لشکر کو جس نے میدان جنگ کی صورت تک نہ دیکھی
ہو اور جس کے کان ترکی توپون کی آواز تک سے ناآشنا ہون کیون میدان مین لایا گیا
اور کیون اول سے ترکی شجاعت کا اندازہ نہ کیا گیا جن کے مقابل ہوتے ہی ایسا رعب و خوف
ان پر طاری ہوا کہ جہان تہان سے وہ ہمیشہ بھاگتے ہی نظر آتے رہے -

آج کل کے یونانی جو ہمیشہ دوسری قومون سے اپنی کو موازنہ کرنے کے عادی
ہین کیا انمین یہ جرات باقی ہے کہ برابر تعداد کی اوس قومی فوج سے مقابلہ کر سکین جنگی

تعریف وتوصیف مین کتب تواریخ کے ہزارہا صفحے بھرے پڑے ہین - البتہ اون سپاہیون کو یہ عذر کرنے کا موقع ہوسکے گا کہ قصور اونکا نہین بلکہ فوجی سردارون کا ہی خصوصاً اون افسرون کا جو ولیعہد کے اسٹاف مین شریک ہین جنکا تمام ایتھنضر کی رعایا نے تمسخر کیا اور بے حرمتی کی اور جب اون سردارون سے جواب لیا جاوے کہ کیون تمنے ایسی بزدلانہ حرکات کین تو وہ صاف کہدین گے کہ یہ سرکار کا قصور ہے کہ اوس نے ہمین کافی فوجی تعلیم نہین دی جس سے تجربہ اور جنگی لیاقت حاصل ہوتی -

سلطانی تاربرقی دربارہ فتوحات ٹرناؤ - لاریسہ وغیرہ بنام غازی احمد مختار پاشا ہائی کمشنر ترکی متعینہ مصر

بعد فتح لاریسا محمد کامل بے کاتب ابین ہمایون ملوکانہ کی جانب سے غازی مختار پاشا کے نام ایک تار روانہ ہوا جسکا مطلب حسب ذیل تھا -

خداوند جل وعلا کے فضل وکرم اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پرفتوح کی استعانت سے عساکر نصرت ماثر نے ٹرناؤ - لاریسا - اور اوس کے کل حوالی کو بتاریخ ۲۶ ذیقعدہ - بروز چہارشنبہ (۲۸ - اپریل) فتح کرکے علم سلطانی جابجا نصب کردیا -

فتح تریقالہ ۲۹ - اپریل بوقت ۶ بجے شام

لاریسا کی کامل تسخیر کے بعد ایک دستہ فوج زیر کمان جنرل خیری پاشا قصبہ تریقالہ کو فتح کرنے بڑھا -

یہ قصبہ جیسا کہ نقشہ مقابل صفحہ ۱۶۰ سے واضح ہوتا ہے لاریسہ سے ٹھیک مغرب پلن قریب چالیس میل کے فاصلہ پر ہے - یہان وہ ریل گذرتی ہے جسکا سلسلہ جنوب مشرق مین

فارسالا۔ ولیستو اور وولو تک پہونچتا ہی اور شمال و مغرب مین کلابکا تک اور اس سے پچھلی کے بڑے شہرون لاریسہ اور ڈوموکو وغیرہ سے اوسکا ریلوی تعلق ہی۔

لاریسہ کے مسافر کو تریقالہ پہونچنے سے پہلے دریائی سلامبریا کو عبور کرنا پڑتا ہی چنانچہ ترکون کی آمد آمد کی خبر وحشت اثر نے اس مقام پر بھی وہی اثر پیدا کیا جو ہر جگہہ عام تھا یعنی اون کے داخلہ سے پیشتر ہی سب اعیان سلطنت اور عمال سرکاری شہر چھوڑکر محفوظ مقام کیطرف فرار ہو گئے اور چلتے وقت آتنا ہین وصیت کرتے گئے کہ مفسدہ پردازی کے لئے جیلخانہ کے قیدی چھوڑ دئے گئے اور ہزارہا بندوقین بارود اور کارتوس اہالیان شہر کو دیئے گئی کہ ترکون کے داخل ہوتے ہی وہ اون سے برسرپیکار ہون لیکن جب فوج ہی ایسے حملہ آورون کے نام سے ڈر کر بھاگ نکلے تو بیچارے گھر گرہستی لوگ اور ہل جوتنے والے کسان کیا کھاکر مقابلہ کرتے۔

چنانچہ خیری پاشا امن و امان سے ۲۹ - اپریل کی شام کو داخل آبادی ہوئے اور تمام ہتیار اور ذخیرہ ہائے رسد جو لوگونکی تحویل مین تھے بذریعہ اشتہار عام ضبط کرلئے گئے۔

فتح تریقالہ کا تار بحضور سلطان المعظم

۲۹ - اپریل ۱۸۹۷ء کو سپہ سالار ادہم پاشا نے بذریعہ تار برقی حضور سلطانی مین اطلاع دی کہ آج ۲۹ - اپریل کی شام کے ۶ بجے تریقالہ کو فوج ظفر موج نے فتح کرلیا اور شہر مین داخل ہونے سے پہلے خبر ملی کہ یونانیون نے دوسو دائم الحبس قیدیون کو رہا کردیا اور ۲ ہزار بندوق معہ سامان حرب کے اہالیان شہر کو بدین غرض حوالہ کرکے چلتے ہوئے کہ اون سے ترکون کا مقابلہ کرین کمنران (کمانڈر) پہلے فریق کا خیری پاشا شہر مین داخل ہوا اور یہ اشتہار شایع کیا کہ ۲۴ گھنٹے کے اندر جو شخص آلات حرب ہماری

تحویل مین نہ دے گا وہ سزا پاوے گا اور نیز جس کے پاس فوجی ذخیرہ ہو یا جسکو اوسکی اطلاع ہو وہ حاضر کرے ورنہ اخفا کرنے والا بھی مستوجب سزا ٹھہرے گا۔

(Ghazi Ahmad Mukhtar Pasha)

"غازی احمد مختار پاشا ہائی کمشنر ٹرکی متعینہ مصر"

تریقالہ اور قاردیجہ (کارڈیسا) کی رعایا اور اوس کی فریاد بخدمت سفراے سلاطین

بقول المؤید المصری تریقالہ اور قاردیجہ دیہ ایک قصبہ تریقالہ کے جنوب مین ریلوے

لائن پر واقع ہوا کی یہودی - یونانی - آرمنی - اور دیگر علمایانے سفرائے روس و فرانس و جرمن و انگلینڈ و اٹلی کی خدمات مین ایک عریضہ ارسال کیا جسمین اونہون نے یونانیون کے ہاتھ سے اپنی تباہی اور بیحد بربادی کا افسوسناک حال اسطرح لکہا کہ پندرہ سولہ برس سے ہم لوگ یونان کے دست تظلم سے تنگ اور اونکے جور و تعدی سے سخت مجبور ہوگئے تھے اوس پر طرہ یہ کہ یونانی لشکر ترکون کے ہاتھ سے ہزیمت اوٹھا کر فرار ہونے لگا تو جاتے جاتے بھی ہمارے سرسبز کھیتون - اور ہر قسم کے مال و اسباب کو تباہ و برباد کرکے ہم کو بغیر کیا ہرچند ہم چیختے چلاتے رہے لیکن ہماری فریاد و زاری پر کوئی متوجہ نہین ہوتا تھا - یہانتک کہ ترکی لشکر آپہونچا تب ہمکو امان ملی -

یہ قوم ہماری زراعت کی محافظ ہماری ننگ و ناموس اور مال متاع کی نگہبان اور حفظ صحت کی پوری پوری ساعی ہے - پس ہماری درخواست ہے کہ ہماری ردی حالت اور ترکی عساکر کے ترحم اور معدلت کی حکایت اپنے اپنے بادشاہونکو سناوین - اور عرض کرین کہ آیندہ ہمیشہ کے لئے ہمکو یونانی گورنمنٹ کے نہ حوالہ کرین اور اوس کے دست تعدی سے نجات دلانے مین ساعی ہون -

دار الخلافہ یونان مین شاہی خاندان کی نازک حالت

۲۶ - تا ۲۸ - اپریل کی تاربرقیون نے دار الخلافہ کی نازک حالت کا بہت کچھ اظہار کیا عام جوش و خروش و خوف و گھبراہٹ کے علاوہ خود ہز مجسٹی شاہ جارج کے متعلقین کی مایوسی اس درجہ نازک حالت پر پہونچ گئی کہ بقول "اسٹینڈرڈ" اگر ضرورت واقع ہو تو ایتھنز سے فرار ہوجانے کا پورا پورا بندوبست کرلیا گیا اور اس امر کے انجام دینے کو ایک جہاز اسٹیم سے بھرا ہوا بندرگاہ پائرس مین ہر وقت طیار منتظر رہا کہتی تھی ہوا کہ شہزادہ کو جن کی

کارروائیاں تمام ناقص ثابت ہوئیں واپس بلوا لیا جاوے اور کبھی یہ قرار پایا کہ اون شاہزادہ
کو نہیں بلکہ اونکے اسٹاف کو جو نہایت بزدل اور کم حوصلہ لوگوں کا مجمع ہے واپس بلایا جاوے
چنانچہ اِن لوگوں کو طلب کر لیا گیا - اور کرنیل اسمالینکی اس اسٹاف کا سردار مقرر ہوا - جو
بمقابلہ اور افسروں کے تاحال جوانمرد ترین ثابت ہو چکا تھا - شہر میں جابجا غضبناک انبوہ پھرتے
تھے اور شاہ کی تصویروں کو جو دوکانوں پر جابجا آویزاں تھیں بے عزت کرنے میں بلیغ
کرتے تھے حتیٰ کہ ایک مجمع نے حملہ کر کے شاہی ریزرو میگزین کے اسٹیشن سے ہتھیار اور گولی
بارود وغیرہ بالجبر چھین لئے اور توپ سازی کے کارخانوں کو دن دہاڑے لوٹ لیا اور ان
آلات سے مسلح ہو کر شاہی ایوان کے روبرو جمع ہو کر آمادہ فساد ہوئے اور وجہ یہ بیان کی
گئی کہ کیوں ہمیں انکو ترکوں کے مقابل بھیجا گیا تاکہ وہ انکو قلع قمع کر ڈالتے -

۲۸ - کی شام کو مغرب کے وقت دس ہزار آدمیوں نے وزارت خارجہ کی عمارت کو
گھیر لیا - اور ایم رالی ہونے والے وزیر اعظم نے گورنمنٹ کو بوجہ کمزوری اور اختلاف کے بہت
برا بھلا کہا - چنانچہ ۲۹ - کو ایم ڈیلیانی موجودہ وزیر اعظم کو برطرف کر کے ایم رالی کو انکی جگہ
مقرر کیا گیا - اور تمام وزراء دیگر بھی معزول ہو کر جلسہ نئے شخصوں سے مرتب ہوا جسکا مفصل
حال حصہ اول کے صفحہ ۱۰۳ تا ۱۰۹ میں لکھا جا چکا ہے -

آغاز ماہ مئی و جنگ ویلسٹنو ۳۰ اپریل ۹۷ء

جیسا کہ نقشہ (صفحہ ۱۲۲ حصہ ایک) سے ظاہر ہے ویلسٹنو براہ راست لاریسا سے بذریعہ ریلوے
لائن ملحق ہے اور اسکے قریب ساحل سمندر پر وولو واقع ہے - یہ ہر دو مقامات قریباً بہ نسبت
فارسالا (فرسالوس) کے جہاں لاریسا سے گھوم کر ریل جاتی ہے لہذا ویلسٹنو اور وولو
کا فتح کرنا مقدم ہوا بہ نسبت فارسالا کے - علاوہ بریں ویلسٹنو جنکشن ہے جہاں سے

بجانب مشرق دوملوکو اور بجانب مغرب فارسالاکو اور بطرف شمال و مغرب لاریساکو ریل جاتی ہی بس اوسکو قبضہ مین کرنے سے گویا فارسالا اور دوملو کا سلسلہ یونانی رسل و رسایل بند کردینا تھا اور ریل پر متصرف ہونے سے یونانی امدادی فوج کی آمد و رفت بند ہوجانا ضرور تھا اور نیز یونانیون کے مقابلہ کی اول لاین مین سے صرف یہی ایک جگہ فتح کرنے کو باقی تھی جو سب سے زیادہ اہم اور یونانیون کے حق مین نہایت کارآمد اور محفوظ مقام تھا کیونکہ اس شہر کے گرد دو پہاڑیان ہلال کی شکل کی واقع ہین اور بلندیون پر یونانیون کے زبردست مورچے اور دمدمے بندھے ہوئے تھے اس لئے لامحالہ ادھم پاشا نے اس ضروری مقام کو تقبیہ فتوحات کی کنجی سمجھا اور فارسالا پر اسکو مقدم رکھا۔

چنانچہ ایک دستہ فوج دوملو کے محاصرہ کے لئے روانہ کیا اور جنرل حقی پاشا کو دس پیادہ پلٹنون اور میدانی توپخانہ کی دو باٹریون کے ساتھ ویلیسٹنو پر حملہ کرنے کی غرض سے روانہ کیا۔ جو دستہ فوج دوملو کو جارہا تھا اوس سے ۳۰۔ اپریل کو یونانی فوج نے ویلیسٹنو سے نصف گھنٹے کی راہ پر مبارزت کی۔ دس بجے صبح سے شام تک لڑائی رہی جسکی مفصل کیفیت خود مارشل موصوف کے تار سے معلوم ہوتی ہے جو وزیر جنگ کو بتاریخ یکم مئی ۱۸۹۷ء موصول ہوا۔

مارشل ادھم پاشا کا تار بحضور وزیر جنگ

یکم مئی ۱۸۹۷ء

یکم مئی کو وزیر صیغہ جنگ ٹرکی کو منجانب مارشل ادھم پاشا حسب ذیل تار موصول ہوا۔

"جو سپاہ کا دستہ بمحاصرۂ دوملو کے لئے بھیجا گیا ہی اس کے کمانڈر کی رپورٹ ابھی میرے پاس پہونچی ہی جس سے ظاہر ہوتا ہی کہ کل ساڑھے بارہ بجے صبح کے ویلیسٹنو سے نصف گھنٹے کی مسافت پر دشمنون سے مقابلہ ہوا۔ لڑائی شام تک ہوتی رہی۔ دوسرے روز ۹ بجے

صبح کو جنگ پھر ہوئی۔ سپاہ سلطانی نے تین قلعوں اور چار موچوں پر قبضہ کر لیا۔ اور دشمن نے ویلسٹنو کے قریب ایک قصبہ کے قلعہ میں پناہ لی۔ بروصہ ردیف پلٹنوں نے اسکا بھی محاصرہ کر لیا ہے اور امید کامل ہے کہ یہ قلعہ بھی بہت جلد تصرف میں آجائیگا۔

"میں نے جنرل حقی پاشا کو دس پیادہ پلٹنوں اور میدانی توپخانہ کی بیٹریوں کے ساتھ ویلسٹنو پر حملہ کرنے کے لئے بھیجا ہے اور توقع کیجاتی ہے کہ ویلسٹنو کے قلعہ پر عنقریب ترکی جھنڈا لہراتا نظر آئیگا۔ اور وولو سے اسکی تمام خط وکتابت بند کر دیجائے گی۔

"جنرل احمد حفظی پاشا گورنر جنرل اور کمانڈر انچیف جانینا نے ۷ مئی کو بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ دوسرے ڈویژن کا کمانڈر رپورٹ کرتا ہے کہ افضال الٰہی و اقبال سلطانی سے ترکی فوج نبئ اور پرانی دونوں سڑکوں سے لوروس کی جانب بڑھ رہی ہے اور سپاہ اول قصبہ مذکور میں پہونچ گئی ہے۔"

جنگ ویلسٹنو ۷ مئی ۱۸۹۷ء

اسی تاریخ جنرل حقی پاشا اپنی جمعیت کے ساتھ عین وقت پر ویلسٹنو کے سامنے آ پہونچا۔ (لڑائی صبح سے شروع ہوگئی) یونانی مستحکم مقامات پر پیر جمائے ہوئے تھے اونکو دشمن کی توپوں سے اچھی خاصی آڑ تھی۔ حقی پاشا نے آہستگی سے بلکہ کامل استقلال اور مضبوطی سے اپنے موچے جمالئے۔ ایک توپخانہ جو نسبتًا کم ناہموار مقام پر لگادیا گیا تھا حملہ آور فوج کی حفاظت کے لئے مامور کیا گیا تھا ترکی فوج کا میمنہ اور میسرہ آگے بڑھا اور قلب لشکر اونکی حفاظت کے لئے اپنی جگہ ٹھہرا رہا۔

ان دونوں بازوؤں نے نہایت تیز آتشباری کے ساتھ دہاوا کرنا شروع کر دیا جسکا جواب یونانی کمزوری سے دینے لگے۔ حتیٰ کہ شجاعان ترک اس موقعہ پر پہونچے جہاں توپوں کی زد سخت ترین تیزی کے ساتھ ہورہی تھی مگر وہ اس مقابلہ کے سامنے سینہ سپر کئے ہوئے

برابر آگے بڑھتے رہے اور یکے بعد دیگرے ہر ایک قلۂ کوہ اور بلندیون کو فتح کرتے چلے گئے اور ایک مضبوط مورچے پہ کمک کا انتظار کرتے رہے اس لئے کہ بازوے میسرہ کو ایک سخت کام درپیش تھا دشمن مقابل مین ایک بلند عمودی پہاڑ پر قابض تھا اونپر براہ راست حملہ کرنا نہایت دلیری اور مردانگی کا کام تھا۔ چنانچہ ترکون نے سامنے ہی سے حملہ کا خیال دلاکر یونانیون کو ایسی ترکیب سے محصور کر لیا کہ اونسے بجز مورچہ چھوڑکر بھاگ نکلنے کے اور کوئی پہلو نہ اختیار ہوسکا۔ چنانچہ اونھون نے دوسرے مورچے پر جاکر پناہ لی اور وہان سے آگ برسانے لگے لیکن تابکے۔ آخر ہلکی ہوتے ہوتے آتش باری بالکل بند ہوگئی اور اس لئے ظاہر ہے کہ ترکی فوج کے میسرہ نے اول درجہ کی بہادری اور شجاعت اور قابل تحسین جوش خروش کے ساتھ مقابلہ کیا۔ حالانکہ یونانی فوج کی امداد کے لئے ایک معقول تعداد مین کمک پہونچ چکی تھی اور اس نے ملکر میسرہ پر جی توڑ توڑ کر حملہ کیا جسکا جواب نہایت کامیابی سے برابر دیا جاتا رہا۔

جب اونھون نے دیکھا کہ میسرہ بے حد مضبوط اور ثابت قدم ہے تو اونھون نے میمنہ کا امتحان لینا شروع کردیا۔ جنھون نے اونکے حملہ کی مطلق پرواہ نکی اور اونکو صحیح الطحان نہ سمجھ کر جواب تک دینا گوارا نہ کیا۔ آخر کار بجاے توپ و تفنگ و نیزہ وسنان کے گریختن کے مشتقات چلنے لگے۔ گریختند۔ گریختہ اند۔ بقیہ خواہند گریخت۔

الا : اے یونان بگریزید۔ اگر تاب مقاومت ندارید جہان ست تا جان ست این وقت نہ آنست کہ خود را بدست خود در معرض ہلاکت بیندازید و براے چہ :

ننگ ناموس و قوم و ملک : جان خود را کہ از ہمہ جہان بہتر واند تمامی عالم و عالمیان خوشتر ست۔ قبل از وقت بجا لبسپارید۔

الا : اے یونانیان پاے خود را بسر پیوستہ راہ فرار اختیار کنید چراکہ اگر یک ازما

کم شود بسا غم و الم شود و اگر یک صد بلیٹن از ہزاران ترک در ہوس ملک گیری سر در خاک و خون دہند مضائقہ نیست!

غرض ہر طرح بھاگنے ہی مین فائدہ نظر آیا۔ واقعی یہ بہادر اگر بے فائدہ کٹ جاتے تو شاہ کو ایسے جری اور آزمودہ کار سپاہی پھر کہان ملتے جو سیکڑون روپیہ خرچ کر کے تیار کئے گئے تھے چنانچہ جنگ کی خبرون کے ساتھ ہی دنیا بھر مین تار دوڑنے لگے کہ یونانی ویلسٹنو سے بھاگ رہے ہین اور زخمیون کی ایک بہت بڑی تعداد و گاڑیون مین سوار کر کے وولو کو لے جا رہے ہین۔

ریوٹر کے کارسپانڈنٹ نے لکھا (جسکی تصدیق بمقابلہ ترکی حوالون کے اکثر بلاد مین زیادہ تر قابل وثوق ہے) کہ اثناے جنگ مین ترکی فوج کا قلب ایک گھنے جنگل کی آڑ مین تھا۔ ترکون نے نہایت کامیابی سے یونانیون کے حملہ کا مقابلہ کیا۔

دشمن کی فوج ترکون کے مقابلہ مین بہت زیادہ تھی۔ صبح کے وقت ترکی رسالہ کے دو اسکواڈرن یونانی فوج کے ایک حصہ پر حملہ آور ہوئے اور انکو مار کر بھگا دیا لیکن غیر متوقع طور پر ایک بڑا لشکر سامنے آگیا جس نے نہایت مضبوطی کے ساتھ مورچہ بندی کر رکھی تھی۔ اس موقع پر ترکون کا بڑا نقصان ہوا۔ ترکی فوج کی بہادری اور شجاعت کی تعریف نکرنا ناممکن امر ہے جو خوف اور خطرہ کے مطلق پرواہ نہ کرتی تھی۔ مین نے ان مورچون کو دیکھا جنپر ہر لمحہ مین دشمن کے ٹوٹ پڑنے کی امید تھی وہان بجز چند سنتری سپاہیون کے تمام فوج بآرام تمام خواب راحت مین پڑی ہوئی تھی۔ گویا انھین جنگ سے کوئی تعلق ہی نہ تھا۔ فوج کے لئے روٹی ابھی سے گاؤن مین پک رہی تھی۔ معلوم ہوتا ہے کہ کل شام آٹھ بجے یونانی کمکی افواج وولو اور فارسالہ سے بذریعہ ریل یہان لائی گئی ہین۔ ترکی فوج چونکہ اپنے دشمن کے مقابلہ مین بلحاظ تعداد بہت ہی کم تھی اور میمنہ او میسرہ کے درمیان فاصلہ بہت بڑھ گیا تھا اس لئے سپہ سالار نے انکو ایک بہتر صورت مین یکجا مقیم کرنا مناسب سمجھا۔

مقام ویلسٹنو پر ۳۰ اپریل اور اوسکے قبل کے معرکہ جات کے تفصیلی حالات

ویلسٹنو کی فتح سے قبل شہر کے قرب و جوار مین کئی روز تک معرکے رہے۔ ۲۷ اپریل کو قریب ایک ہزار ترکی سوارون نے چھ میدانی توپین لیکر ویلسٹنو کے گرد و نواح مین گشت لگایا۔ اگرچہ ۱۵۰۰ سو یونانیون سے (جنکے پاس بھی چھ میدانی توپین تہین) وہ کوئی ڈیڑھ گھنٹے تک برابر جنگ کرتے رہے لیکن ریلوے کاٹ دینے کے ارادہ مین کامیاب نہو سکے۔ لڑائی ختم ہو جانے کے بعد یونانیون کو فارسالا سے مدد پہونچی۔ تین یونانی افسر اور ۳۲ ترک مقتول ہوئے۔

۲۹ کی شام کو ترکون کی دو ہزار پیادہ فوج اور ایک رسالہ نے بارہ میدانی توپین لیکر پھر گشت کیا اس مرتبہ یونانیون کی فوج زیادہ تھی لہذا ترکون کو اب بھی ریلوے کاٹ دینے مین کامیابی نہ میسر ہوئی اور دو گھنٹے کی لڑائی کے بعد وہ اپنے مقام پر پسپا ہوئے۔

۳۰۔ اپریل کو ترکی پیادہ فوج پھر دو کالمون مین منقسم ہوکر بدین عزم آگے بڑھی کہ ویلسٹنو کی ریل کاٹ کر وولو اور فارسالا کے مابین سلسلہ پیغام رسانی مسدود کر دین۔ یونانیون کی طرف بارہ ہزار سپاہ تھی۔ ترک تقریبًا چار ہزار سے کم نہ تھے۔ اونھون نے بڑے قابل تعریف طریقے پر سنگینون کے زور سے مقام کیفالو کو چھین لیا۔ اگرچہ اس موقع پر اونکی تعداد یونانیون سے کم تھی۔ جانبین کا نقصان بہت سخت ہوا۔

میدان مین ترکی رسالے اور یونانی پیادون کے دستے مصروف کارزار تھے۔ نقصان زیادہ تر پیادون کو پہونچا۔ افواج مقابل مین باہم گولیان برابر چلتی رہین وہ ایک دوسرے سے ۸۰۰ گز کے فاصلہ پر رہتی تھین اور چھوٹی چھوٹی پہاڑیون کے سلسلہ سے منقسم ہو گئی تھین قریب شام کے ترکی سپاہ کا بڑا درمیانی حصہ تھوڑی دور پر آگے بڑھتا نظر آیا لیکن غروب

آفتاب کے باعث عارضی طور پر جنگ ملتوی ہو گئی۔ اب دولوسے فارسالا جانے والی ترنٹے
پہان سے گزر جانے کا بندوبست کیا۔ رات کو یونانی آگے نہین بڑھے بلکہ اپنے مورچون
پر قایم رہے اور ترک وہان سے پانچ میل دور موضع عربی مین چلے گئے اور فوج کا انتظام
کرنے لگے۔

یکم مئی روز شنبہ کو یونانیون نے تقریبا اپنی تمام سپاہ متعینہ فارسالا پہان پلالی اور
کئی غیر نتیجہ خیز معرکے ہوئے۔ رات کو بھی کئی بار کشمکش ہوتی رہی۔ لیکن یونانی اپنی جگہ
قایم اور قابض رہے۔ بالآخر حقی پاشا بے ہزیمت اوٹھاکر دولو وغیرہ کی طرف فرار ہونے
لگے جو یکم مئی کے حالات مین ابھی درج ہو چکا ہے۔

فتح ولیسٹنو اور ترکون کا نقصان ۲ مئی ۱۸۹۷ء

چونکہ اس جنگ مین یونانی بلند اور محفوظ مقام پر تھے اور ترک نیچے میدان مین اُس پہاڑی کے
فتح کرنے پر لگے ہوئے تھے جنکے لیے کسی قسم کی آڑ نہ تھی اس لیے ترکون کا زیادہ
نقصان ہوا جو اسوقت تک کسی لڑائی مین ایک جگہ اور ایک ہی وقت مین نہ ہوا تھا۔

یونانی فوج بماتحتی جنرل سمولنسکی لڑ رہی تھی۔ ترکون نے ریلوے سلسلہ مسدود کر کے کمک کا
دروازہ بند کر دیا لیکن موجودہ کثیر التعداد فوج اور محفوظ جگہ سے گولہ باری ہونے کی وجہ سے
کھلے میدان کی ترکی فوجون کو صدمہ پہونچا۔ چنانچہ اول روز یعنی یکم مئی کو بقول نامہ نگار
ریوٹر ترکون کے بارہ سو سپاہی اس حملہ مین کام آئے ہین۔ جن مین سے یکم و ۲ مئی کو خود یونانیون
نے چھ سو کے قریب دفن کیے۔ علاوہ برین چار سو رسالے کے گھوڑے بھی مارے گئے اور
یونانیونکی فقط ۲۳۰ جانون کا نقصان پہونچا۔ جسمین سے صرف ۸۵ مارے گئے اور باقی
زخمی ہوئے۔ یہ یکم مئی کا واقعہ تھا۔ ۲ مئی کو حقی پاشا نے یونانیون کے پہلے مورچے پر

یورش کی اور ایک سخت مقابلے کے بعد یونانی فوج اس کو چھوڑ دینے پر مجبور ہوئی مورچہ سے نکالی گئی۔ اور دشمن دوسری لائن پر پسپا ہو گئے۔ یہان بھی امن چین سے گذر نہ سکی اور بالآخر تاب مقاومت نہ پاکر وولو کی طرف بھاگ گئے جہان سے جہاز مین بیٹھکر سیدھے گھر کو جا سکتے تھے۔

یہ لڑائی اسقدر سخت تھی کہ رجمنٹ نمبر ۱۲۰ مین سے صرف ایک سو پچاس سپاہی زخمون سے محفوظ رہ سکے باقی کل یا تو زخمی ہوئے یا مارے گئے۔ ترکون کو یہ فتح میدانی توپون کی موجودگی کے باعث قرار دی گئی لیکن تعجب ہے فوج جب کسی مقام کو فتح کرتی ہے تو آخر کچھ نہ کچھ ذریعہ ضرور ہوتا ہے اسکا اظہار کرنا فضول بات ہے کہ توپون کے ذریعے سے ہوئی یا کہ بندوقون کے۔ ہوئی دراصل فوج کے ذریعے سے جو مستقل مزاجی سے توپ اور بندوق چلانے پر قدرت رکھتی تھی ورنہ خود بخود توپ نہین چلا کرتی۔

یونانیون کے پاس فقط کوہی توپ خانہ نہ تھا۔ علاوہ برین ایک یورپین اخبار نے لکھا کہ فتح اسوجہ سے ہوئی کہ اونکے جنرلون نے بڑی ہوشیاری اور تدبیر سے کام لیا اور خوب مہارت جنگ دکھلائی گویا اونکے نزدیک نامی فتح جب ہوتی جبکہ بیوقوفی اور بلاہت سے کام کرکے شکست دیتے ورنہ عقلمندی اور تدبیر سے کام لیکر فتح کرنا تو سب جانتے ہی ہین۔

کرنل سمولنسکی ہوا کا مخالف رخ دیکھ کر وولو سے دور المیرو کوچ کر گئے اور اپنی ہمراہی فوج کو مع الخیر ساتھ لیتے گئے۔ اس واپسی مین یہ امر البتہ قابل تعریف ہے کہ کوئی بے ترتیبی اور گڑبڑ اور آرٹہ کی سی گڑبڑ واقع نہین ہوئی۔

المیرو سے سمولنسکی کا فرار ہونا

جب کرنل سمولنسکی کا المیرو کی طرف پہونچ کر ٹھہرنا معلوم ہوا تو ادھم پاشا نے اوسپر اوسی جگہ حملہ کی تیاری کی جسکی خبر پاتے ہی اوسکو وہ جگہ بھی چھوڑنی پڑی اور المیرو سے ہنگام

فرانس کی طرفداری یونان

۳۰- اپریل کو موسیو پوناٹو نے ترکی سفیر متعینہ پیرس سے ملاقات کی اور دو گھنٹے تک گفتگو ہوتی رہی۔ اخبار ڈیلی نیوز کو معلوم ہوا کہ موسیو پوناٹو نے ترکی سفیر کو خبردار کیا کہ اگر ترک اور آگے بڑھیں گے تو فرانس یونان کی حمایت کرے گا۔

دارالخلافہ یونان کی نازک حالت

۳۰- اپریل کو ایتھنز میں ایک نہایت وحشتناک نظارہ پیش آیا۔ ڈچز آف اسپارٹا ہسپتال سے زخمیوں کا معائنہ کرکے پیدل واپس آ رہی تھیں کہ ایک ہجوم غفیر نے ان پر شور مچانا اور ڈھیلے اڑانا شروع کیا۔ چنانچہ انہیں بھاگ کر ایک ہسپتال میں پناہ لینی پڑی۔ اس کے بعد ان کی گاڑی محل سے آئی جس پر سوار ہوئیں اور نہایت تیز سرپٹ گھوڑے پر محلسرا پہنچیں (یہ ولیعہد یونان کی بیوی اور قیصر جرمن کی ہمشیرہ ہیں) ایتھنز کے گرجاؤں میں بھی جبکہ وہاں بادشاہ کی وفاداری کی دعائیں پڑھی جاتی تھیں لوگوں میں برانگیختگی اور غصہ کا اظہار ہوا۔

غازی ادھم نے وولو پر حملہ اور یونانیوں کی فراری

(روز شنبہ ۸ مئی)

مقام وولو خلیج وولو کے قدرتی بندرگاہ پر یونانی مشرقی بیڑہ جہازات کا ہیڈکوارٹر اور ان ریلوے لائنوں کا جنکشن ہے جو تھسلی کے شمال اور شمال و مغرب کی جانب وولو سے چلی گئی ہیں اور شمال مشرقی صوبہ تھسلی کو مغرب اور جنوب و مشرق کی طرف سے محصور کئے ہوئی ہیں اس حصہ کے مشرق کی سمت وہی سمندر ہے جو شمال و مشرق کی جانب بڑھکر خلیج سلونیکا

لڑادینگے اور جیسا کہ یقین تھا اوسکے مطابق ایک مستحکم یونانی جہازی بیڑہ بندرگاہ مین
موجود تھا لیکن خیال اور گمان سے دور اوسکی کودکن اور قلعہ شکن توپین ترکی جنرل کے
محض ایک زبانی ڈانٹ مین سرد پڑ گئین اور یونانی جہازات کا طمطراقی بیڑہ ادھم پاشا اور
اوسکے ہمراہ دو توپون کے داخل ہوتے ہی وہان سے دور سمندر کی طرف ہٹ گیا جس سے
اہل فہم و قیاست نے اندازہ کر لیا کہ یونانی بحری قوت بھی کس قدر ہو سکتی ہے اور درانحالیکہ
یونانی جہازات ایسے بچر او پیچ ہین کہ ترکی فوج کی گھڑکیون سے ڈر کر بغیر لڑے بھڑے
ایک ایسے ضروری بندرگاہ سے ٹل گئے اور تھاوین جو ہین یونانی عملداری مین ریلوے جنکشن بھی
تھا تو صاف ظاہر ہی کہ یونان کے جہاز ترکی جہازون کے سامنے گو وہ کیسے ہی کرم خوردہ
کیون نہون بحری معرکہ آرائیون مین بھی کچھ نکر سکتے تھے اور ثابت ہو گیا کہ یونانی بحری
قوت "بحری قوت" کی جو بچہ تھی وہ محض بے اصل اور بیکار تھی ہوئی تھی - اگر دوران
جنگ مین یہ معلوم ہو جاتا کہ یونان کے شمالی مشرقی سمندرون اور قلعہ سلونیکا کے متعلق
واقعات کی اصلی حالت کیا ہی جہان ایک برٹش جہاز مع ایک مشہور ممبر پارلیمنٹ مسٹر اسٹیڈ
پارلیمنٹ کے گرفتار رہا تو بھی بہت سی مشتبہ کارروائیان بخوبی صاف ہو جاتین تاہم عقل سلیم
فراست سلیم کرتی ہی کہ اگر یونانیون مین بحری قوت اور اوسکے بحری ایڈمیرلون اور جہازی کپتانون
مین کچھ بھی مادہ اور تمیز ہوتی تو وہ اسوقت بجائے ایپائرس کے یا سلونیکا کے سواحل پر گولہ
اندازی کرنے کی خاص اپنی عملداری کے ان سواحل پر اپنا قبضہ رکھنے مین جی توڑ کر کد و کاوش
کرتے اور کم سے کم اس ساحلی عملداری کے بڑے ضروری صدر مقام کے چند میل قریہ کو ہی
قابو مین رکھتے یا رکھنے کی کوشش کرتے جو بآسانی اونکے ہاتھ سے نکل گیا اور جس قصبہ کی
مقام کا نام وولو ہی - اور اس سے صاف عیان ہی کہ وولو کا چھوڑ بھاگنا یونانی بحری قوت
کی کامل شکست اور اس کے برائے نام ہونے کا کافی ثبوت ہے اور اوسکے بیڑہ

جہازات کا ترکی سمندرون اور خلیج سلونیکا مین موجود ہونا اور ساحلی قلعون پر گولہ باری کرنا
ایک عجیب غریب امر تھا اور اوس کے ساتھ ترکی جہازونکی نقل و حرکت کا ذکر ایک مرتبہ بھی یورپی
اخبارون مین نہونا اس حیرت کو اور بھی زیادہ کرتا تھا جو برابر اول سے آخر تک سامان
رسد اور فوج کے لانے اور لیجانے مین انھین سمندرون مین مصروف رہے جہان "خوفناک
یونانی بیڑہ" پیٹرول کرتا تھا۔ لیکن فتح وولو سے ان سب باتون کا انکشاف ہوگیا۔
ترکی جہازون کی کارآمدگی اور یونانی بیڑہ کی ہیچکاری بالآخر پوشیدہ نہ رہ سکی اور اسطرح
مشہور حالات کے برعکس اصلی کیفیت خودبخود روز روشن کی طرح چمک اوٹھی۔

وولو کا قبضہ بدست ترکیہ

پیشتر لکھا جا چکا ہے کہ لاریسہ سے فوج کے دو دستے حقی پاشا کے زیر کمان وولو کو بھیجے
گئے تھے جن مین سے ایک دستے نے ویلسٹنو کے قریب کرنل اسموینسکی سے معرکہ آرائی
کرکے جنگ ویلسٹنو برپا کی اور دوسرا دستہ وولو پہونچ گیا جس نے بماتحتی حقی پاشا
سنیچر کی صبح ہوتے ہی وولو پر قبضہ کرلیا۔ یہان مقابلہ کسی سے نہوا اس لیے کہ ترکی
اقبال سے تمام یونانی فوجین پہلے سے اتھنز روانہ ہوگئی تھین۔ مگر باشندے برابر
شہر مین سکونت گزین رہے۔ بنابرین برٹش اور فرانسیسی سفرا متعینہ وولو نے بذریعہ درخواست
ادہم پاشا سے باشندون کی جان کی امان مانگی جسپر جنرل موصوف نے وعدہ کیا کہ نہ
صرف جان بلکہ مال و اسباب بھی تمام باشندون کا محفوظ و مامون رہے گا۔ اور
کسی قسم کی دست اندازی رعایا سے نہ کی جاوے گی۔ (یہ واقعہ سنیچر کا ہے
ویلسٹنو جمعہ کے روز فتح کرلیا تھا اور یونانی حملہ کرنے والی فوج رات کے وقت ہی
پسپا ہوگئی تھی) لیکن غور طلب ہے کہ یونانی امیرالبحر اپنا بیڑہ جہازات وولو سے

دور ہٹا کر لیجاوے۔ جو اسوقت تک خلیج آودولو مین شہر کے سامنے موجود تھا۔
چنانچہ امیر البحر نے بلا اظہار مخالفت فوراً اس حکم کی تعمیل کی اور اپنا بیڑہ آلمیرو کی
طرف پیچھے ہٹا کر لے گیا۔

یہ مایہ ناز بیڑہ غالباً وہی بیڑہ تھا جسکا وہی امیر البحر جو ادھم پاشا کی صرف
گدڑکی سے آلمیرو کی طرف جان بچا کر بھاگا۔ سربمہر احکام شاہ جارج سے حاصل
کر کے قسطنطنیہ پر قبضہ کرنے کے لئے اتھنز سے نکلا تھا۔

دولو کے باشندون نے اپنے ہمسایون کے حالات سنکر اچھا سبق حاصل کیا اور
اونھون نے نہایت عقلمندی کی کہ اپنے اپنے گھرون سے نہ بھاگے اور بجائے اسکے
ترکون کے داخلہ کے وقت اظہار خوشنودی کیا۔ اور سلطان اور اونکی افواج کو
خیر مقدم کر کے دعائیہ الفاظ سے خلوص کا اظہار کیا۔

دولو کے قبضہ و دخل کا حال موافق تحریر نامہ نگار

رائٹر

اس قبضہ و دخل کا حال رائٹر کے اس نامہ نگار نے جو ترکی فوج کے ساتھ تھا۔ ۵ مئی کو
اسطرح لکھا کہ باوجود ادھم پاشا کا ارادہ صبح ہوتے ہی چند ایسے مقامات پر قبضہ
کرنے کا تھا جہان سے شہر بآسانی فتح ہو سکے مگر پو پھٹتے ہی جبکہ ہم سب خیمے مین
بیٹھے ہوئے چاء پی رہے تھے تو ہمین دو گاڑیان دور سے آتی ہوئی دکھائی دین۔
ان گاڑیون مین رومی۔ فرانسیسی۔ اطالین اور انگریز قونصل متعینہ دولو سوار تھے۔
انکے ساتھ چار خلاصی بھی تھے جنکے ہاتھون مین اپنی اپنی گورنمنٹ کے نشان تھے۔
بہت سے آدمی اونسے ملنے باہر نکل آئے اونکی زبانی معلوم ہوا کہ یونانی افواج نے دولو

چھوڑ دیا ہے اور اب وہان صرف امیر البحر جنگی جہازون کے ساتھ بندرگاہ مین موجود ہے قونصل اُس سے مل آئے تھے اور جب اونھون نے اُس سے پوچھا کہ اب بغیر سوالات موجودہ اوسکا کیا ارادہ ہی تو اوسنے اونسے وعدہ کیا تھا کہ اگر مجھے اس امر کا اطمینان ہو جائے اور وعدہ دلایا جائے کہ ترک شہر کو غارت اور تاخت و تاراج نہ کرینگے تو مین اپنے جہاز ہٹا لونگا۔

اِن قونصلون کے ساتھ تین انگریزی اخبارون کے نامہ نگار بھی تھے۔ مین نے انہین حاضری کی دعوت دی اور فراغ طعام کے بعد اونسے مفصل کیفیت یونانیون کی تباہی اور بربادی کی سُنی جو اونهین مقام وولو مین پیش آئی۔ یہ سارے حالات نکار مین نے اونھین آرام کرنے کے لیئے کہا کیونکہ وہ پچھلے دنون کی زحمت سے سخت تھکے ہوے تھے۔ ٹیکہ ایک شب کا مل انگریزی سفارت خانہ مین پہرہ دیتے رہے تھے۔ کسقدر غور و تامل کے بعد مارشل ادھم پاشا نے اقرار کرلیا کہ مین شہر مین تاخت و تاراج نکرونگا۔

یہ وعدہ لیکر چارون کونسل واپس چلے گئے اور کچھ عرصہ کے بعد انکے ہمراہ یعنی چارون خلاصی بھی عجیب کیسے ہمرکاب امن کا سفید علم لیکر بھیجے گئے۔ مین بھی اونکے ساتھ ہو لیا۔ وولو سے کسیقدر مسافت پر ہم اس امید مین کھڑے رہے کہ ان قونصلون مین سے کوئی امیر البحر کا جواب لیکر آویگا وہان سے کوئی بھی نہ آیا۔

یہ حال دیکھکر ہم شہر مین چلے گئے تھوڑے تھوڑے آدمی جمع ہوکر ہمارے سامنے آتے تھے اور نہایت ادب سے سلام کرتے تھے۔ شہر کے دروازے پر بھی انہین اپنے آدمی مل گئے۔ یہ سب ملکر ہمارے رکاب مین بہت سے آدمیونکا ہجوم ہوگیا جنکے سر یکقلم ننگے تھے اور جنکے چہرون پر بجائے غم کے خوشی کے آثار نظر آتے تھے۔

بقول اڈیٹر اخبار وکیل امرتسر "وہ ترکون کے قدیم نمک خوار تھے اونکے آبا و اجداد

---

* یعنی سفیر۔ انگریزی مین کانسل کہتے ہین ۱۲

تک اونکے احسانوں کے ممنون تھے - علاوہ بران وہ اونکے تازہ سلوک اور انسانیت کا
شہرہ سن چکے تھے وہ بخوبی جانتے تھے کہ ایک سچا مسلمان اور حقیقی شجاع زبردستون
کے ساتھ مدارات اور ملائمت سے پیش آتا ہی ہیں اونکا خوش ہونا حق بجانب تھا -
ہم آہستہ آہستہ محلہ ڈمیٹری مین ہو پہنچے جو شہر کا سب سے بڑا محلہ ہے - اس موقعہ پر ہمارے
ساتھ کئی ہزار آدمی کا ہجوم تھا - پہلے تو اس مین ٹاون ہال کا پتہ نہ لگا مگر بعد مین بعد
تلاش کے بعد پتہ چلا - یہان ہم نے میئر کی تلاش کی جو کہین دستیاب نہوا - آخر کار
مسٹر گیو جو میئر کی غیر حاضری مین اوسکی جگہ کام کرتا تھا ملا - مجیب بے نے اوسے
باشندوں دھم پاشا کا اعلان دکھایا جسمین مندرج تھا کہ :

"باشندگان وہ لو عساکر عثمانیہ کی حفظ و امان مین لئے جاتے ہین وہ اپنی جان اور
آمدنی اور جائداد کو محفوظ و مصئون سمجھین اونھین اختیار ہے کہ وہ اپنے کاروبار مین
مصروف ہون"

جب مسٹر گیو اس اعلان کے مطالعے سے فارغ ہوا تو ہم سب کے سب ٹاون ہال کے
برآمدے مین نکلے - تاکہ عوام الناس کو بھی اوس کے مضمون سے اطلاع دیجائے کیونکہ
ہزارون آدمی باہر انتظار مین کھڑے تھے - مین نے مدت العمر تک بنفسہ اپنی آنکھوں سے
نہین دیکھا تھا ہزارون آدمی باہر نقش دیوار بنکر اس بیم و رجا کی حالت مین کھڑے اور فقط
ایک لفظ کے سننے کے منتظر تھے جو اونکی قسمت کا فیصلہ کرنیوالا تھا -
مسٹر گیو کے اہل عملہ نے چاہا کہ اعلان کی تکرار کیجائے مگر نسبکہ اوسکی آواز پست تھی
اس سبب سے سننا سخت دشوار تھا لوگون نے ہر چند کان لگائی مگر سنائی کچھ نہ دیتا تھا اسلئے
اونکے دل دھڑکنے لگے - اور بھی اور گمان پیدا ہونے لگے جسپر اونھون نے با آواز
بلند غل مچاکر کہا کہ "ذرا بلند آواز سے پڑھئے ہم کچھ سن نہین سکتے" اسوقت مین نے دور سے

یونانی جہاز بندرگاہ مین دکھائی دیتے تھے اور امیر البحر کا جواب بھی ابھی تک نہ آیا تھا۔
آخرالامر جب لوگون نے اعلان کا ماحصل معلوم کرلیا تو اُن سب کے مونہ سے یہ صدا
بے ساختہ نکلی "کہ خدا سلطان کی عمر مین برکت کرے اور ترکون کو دیر تک سلامت رکھے"

"اب وقت تنگ ہوچلا تھا اور ترکی افواج کی آمد شروع ہوگئی تھی سپاہیون نے شہر مین
قدم رکھنا شروع کیا اور اگر یونانی جہاز احیاناً ارادہ جنگ ظاہر کردیتے تو ترک اوسی وقت
شہر مین مورچہ بندی قایم کرلیتے۔

نجیب بے نے اب مجھے اور دیگر دو کارسپانڈنٹون کو یونانی امیر البحر کے پاس اوسکا منشاء
دریافت کرنے کو بھیجا کہ اُسکا ارادہ آشتی یا جنگ کا ہے۔ جب ہم گئے تو ہمین جہاز کے زینون
پر ایک کشتیبان ملا جو آگے ہی اُسکا جواب لئے آرہا تھا۔ اُس نے جواب مین یہ لکھا تھا کہ
مین اُسوقت تک یہان ہون جب تک کہ ترک اس کے ساتھ شہر مین داخل نہون۔

"جب نجیب بے نے یہ جواب سُنا تو اُس نے جواباً مارشل ادھم پاشا کی طرف سے جواب دیا کہ عساکر
سلطانی بخوبی باخبر ہین اور وہ ہمیشہ اُس شہر اور شہر کے باشندون سے نیک سلوک کیا
کرتے ہین جو بلا مقابلہ اطاعت قبول کرلین ۔ ہماری افواج قاہرہ مین سے فقط ایک دستہ
انتظام شہر کے لئے داخل شہر ہوگا۔ باقی فوجین نواح شہر مین خیمہ زن ہونگی۔

علاوہ برین یہ بھی کہلا بھیجا کہ اگر اب بھی تم اپنے جہاز فی الفور یہان سے نلیجاؤ تو
اسکا نتیجہ تمہارے حق مین اچھا نہوگا اور عساکر سلطانی کسی مکروہ نتیجے کے ذمہ دار نہونگے
چنانچہ اسکے مطابق عملدرآمد ہوا اور ترکون نے بھی فقط ایک دستہ اپنی سپاہ کا شہر مین جانے
دیا۔ یونانی امیر البحر وقت تحریر اس خط کے ابھی تک یہین ہے مگر کوئی ساعت مین جائے گا"
اسی دن کے خطوط سے جو شام کے نامہ نگارون نے اپنے اپنے اخبارات کے نام روانہ
کئے تھے معلوم ہوتا ہے کہ سہ پہر کے وقت امیر البحر اپنے کل جنگی جہازون سمیت چلا گیا تھا) ۔

فتح وولو و ولیسٹنو۔ واپسی کرنل واساس (Vassos)

از کریٹ و آغاز سلسلہ گفتگوی مصالحت

فیمابین

بذریعہ سفرائے دول یورپ

اوپر مذکور ہو چکا ہی کہ ولیسٹنو جمعہ کے دن اور وولو سنیچر کے روز حقی پاشا نے فتح اور مسخر کر لیا اور برٹش اور فرانسیسی سفیرون کی سفارش پر باشندگان وولو کو جنرل ادھم پاشا نے محفوظ اور مامون قرار دیا منظور کر لیا جو بدستور اپنے اپنے گھرون مین مقیم رہے۔ یونانی بیڑہ بندرگاہ وولو سے حکماً واپس کیا گیا۔

سنیچر کے روز کرنل واساس جو یونانی فوج لیکر کریٹ پر زور شور سے چڑھ گیا تھا۔ اب اسکو گورنمنٹ یونان نے پے در پے شکستین اوٹھاکر اور دول یورپ کے آغاز تحریک مصالحت مین اوسکی واپسی کو مشروط کر دینے کی وجہ سے واپس بلانے مین اسقدر جلدی کی کہ وہ مع اپنی فوج کے ساحل کریٹ کو فوراً الوداع کہکر سنیچر کے دن ایتھنز مین داخل ہو گیا۔ اس لئے کہ تمامی سلاطین نے اختتام ماہ اپریل پر تجویز کیا کہ۔

"اگر کرنل واساس کو گورنمنٹ یونان کریٹ سے واپس نہ بلائے گی تو کوئی بادشاہ جنگ ترک و یونان مین ہرگز دخل نہ دیگا اور کرنل واساس واپس بلا لیا جائے گا تو ثابت ہوگا کہ یونان سلاطین کے حلقہ اطاعت مین آگیا ہی۔"

نیز بہت سے یونانی اور اٹالین والنٹیرون نے اوسکی تقلید مین کریٹ کو خالی کر کے گھر کا راستہ لیا۔ گورنمنٹ یونان نے سلاطین سے درخواست کی کہ وہ اپنے اپنے امیر البحرون کو ہدایت کر دین کہ وہ یونانی جنگی جہازون کو یونانی افواج متعینہ کریٹ کے واپس لانے کے لیے

کریٹ کے ساحل پر آنے کی اجازت دین۔ اس لئے کہ یونانی جہازات کا کریٹ کے قریب آنا بالاتفاق مسدود کر دیا گیا تھا۔ اور چونکہ باوجود سخت تاکید کے شاہ یونان نے کریٹ خالی نہ کرنے مین ہٹ اور ضد سے کام لیا تھا لہذا اب واپس بلانے کے لئے مجبور ہوکر شرم کے باعث یہ بات بنائی کہ افواج کریٹ کو ہم اس غرض سے لوٹانا چاہتے ہین تاکہ پوری قوت کے ساتھ تھسلی پر دشمن کے مزید قبض و دخل کو روکین۔ لیکن کرنل واساس نے کسی ایسی ہدایت کے وصول کرنے سے انکار کیا تھا اور جبتک صاف تاکیدی احکام نہ پہونچ لئے اُس نے جزیرہ کو نہ چھوڑا۔ ایک متفقہ نوٹ سفراے دول نے گورنمنٹ یونان کو سہ شنبہ کی صبح کو پیش کیا۔ اوس مین درج تھا کہ سلاطین عظام فوری جہلت جنگ حاصل کرنے کے لئے درمیان مین پڑنا چاہتے ہین جو قرارداد صلحنامہ مابین ترکی و یونان سے پیشتر ضروری ہے بشرطیکہ یونان اپنے تمام اغراض و فوائد کو بنظر غور و فکر دوستانہ دول یورپ کے سپرد کردے۔ اسپر یونانی وزیر خارجیہ نے جواب دیا کہ "گورنمنٹ یونان اُن مطالب پر جو یاد داشت مین مندرج ہین راضی ہوئی ہے اور وہ اپنے مقاصد اور اغراض کو دول یورپ کے ہاتھ مین دیتی ہے"

نیز سفیران متعینہ قسطنطنیہ نے ایک مجموعی اور متفقہ یادداشت بالعالی مین گذرانی جسمین درخواست کی گئی کہ مخالفت اور جنگ بند کردیجائے اسکے جواب کا بےچینی اور اضطراب سے انتظار کیا گیا۔ سلطان خود جنگ کو ختم کردینا چاہتے ہون لیکن وہ تمام اعیان سلطنت اور فوجی حکام کے خیالات کو نظر انداز نہین کرسکتے تھے جنین یونان کی زیادتیون سے جوش پھیلا ہوا تھا اور ان سب معاملات پر نظر کرکے سلطان نے اسوقت تک اسکا فیصلہ نکیا جب تک کہ ڈوموکو لیکر تھسلی کی ایک ایک انچھ زمین نہ فتح کرلی۔

درحقیقت اُسوقت بھی اس متفقہ یادداشت پر کچھ لحاظ نکیا گیا تھا بلکہ شہنشاہ روس کے

پرائیوٹ تار پر جسمین نہایت دوستانہ طرز مین درخواست موقوفی جنگ کی گئی تھی عملدرآمد کیا گیا۔

زرکوس کا قبضہ

یہ قصبہ جولاریسا سے بجانب مغرب ترنقالہ جانے والی سڑک پر واقع ہی ۲۹۔ اپریل کو ترکون کے قبضہ مین آیا جہان سے کثیر المقدار سامان جنگ اونکے ہاتھ لگا۔ اسی تاریخ ترنقالہ بھی پوری پوری طرح مسخر ہو چکا تھا جسکا ذکر اوپر کیا جا چکا ہے۔

آغاز جنگ فرسالا

قدیمی نام (فرزاوس)

اسطرف ایک دستہ ترکی فوج کا ویلسٹنو اور وولو کے فتح کرنے مین مصروف کارزار تھا دوسری طرف ترکی طلیعہ فوج فرسالا کی طرف بڑھنے مین مصروف تھی لیکن فرسالا ایک محفوظ مقام تھا اور یونانی لشکر پوری قوت کے ساتھ مع دونون شہزادون کے وہان موجود تھے نیز وزیر جنگ اور وزیر داخلہ حقیقت حال دریافت کرنے کو وہان آئے ہوئے تھے۔ اس بات کا یہ خیال تو ہوتا تھا کہ اس مقام پر ایک جنگ عظیم برپا ہونے والی ہے لیکن یہ کا گمان تک نہ تھا کہ یکم اور دوم مئی کو ویلسٹنو اور وولو پر ترکی قبضہ ہو اور سوم مئی کو میدان فرسالا مین فوج بڑھے۔ چوتھی کو دونون فوجین باہم خراج پرسی کرین - اور ۵ - کو ترکی ہلال فرسالا کے بلند مقامات پر لہراتا نظر آوے۔

حقیقت مین بعض کارروائیان اوسہم بات کی ایسی عجیب غریب ہوئی ہین جو طلسمات کا نقشہ سامنے کھینچ دیتی ہین اور جس سے ترکی کمانڈران افواج کی پوری پوری قابلیت اور

آزمودہ کاری کا ثبوت ملتا ہے - خود وہ لوگ جو بطور نامہ نگاران اخبارات دنیا کے مختلف مقامات سے حالات جنگ مشاہدہ کرنے گئے تھے اس امر کا یقین رکھتے تھے کہ فرسالا ایسا قلعہ بند مقام ہے - اور یونانی افواج کو ایسی آڑیں اور پناہیں حاصل ہیں کہ ترکوں کو یہ مقام لینے میں کم سے کم ایک ہفتہ صرف کرنا پڑیگا - لیکن ادھر جنگ چھڑنے کی خبر آئی اودھر یہ خبر تار نے تمام یورپ کی عقل حیران کردی کہ ایک ہی [illegible] لاریسا کی طرح تین طرف سے حملہ کرکے ادھم پاشا نے شام سے پہلے پرچم سلطانی فرسالا پر اڑا دیا -

حوالی فرسالا میں جنگ ۴ مئی ۱۸۹۷ء

۴ - مئی کو غیر متوقع طور پر میدان فرسالا میں جنگ کی چھیڑ چھاڑ شروع ہوگئی - ادھم پاشا [illegible] کے ملاحظہ کرنے کی غرض سے صبح کے وقت لاریسا سے روانہ ہوئے تاکہ نقشہ جنگ کی جانچ کرکے دوسرے روز حملہ شروع کریں لیکن دوسرا روز آنے بھی نہ پایا کہ میدان بندوقوں کی آوازے گونجنے لگا اور رفتہ رفتہ تمام جنگی لائن مصروف کارزار ہوگئی -

یونانیوں نے لاریسا سے ۱۶ میل کے فاصلہ پر فرسالہ کے قریب بتدریج اونچی ہوتی پہاڑیوں کی آڑ لیکر ایک نہایت عمدہ موقع منتخب کیا جسپر نہایت زبردست اور لاجواب مورچے ترتیب دئے گئے ان مورچوں کے بازو گھنے جنگل کی پناہ میں رہے اور توپخانہ میمنہ کی طرف نصب کیا گیا - اول اول یونانی گولہ اندازوں نے اچھی مشق دکھلائی اس لئے کہ بقول ایک نامہ نگار کے "گزشتہ چند روز کے تجربہ نے اونکو اچھا خاصہ نشانہ باز کردیا تھا"

ترک اپنی معمولی شجاعانہ اور خاموش طریقے سے برابر ثابت قدمی دکھلاتے رہے اور ایسے استقلال اور زور کے ساتھ حملہ آور ہوئے کہ باوجود جدّ وجہد عظیم دوپہر کے قریب دشمن کو اپنے مورچے چھوڑنا مناسب معلوم ہوئے اور اس نے باقاعدہ بازگشت "میں

جو سرگرمی یونانیون نے روز روشن مین دکھلائی وہ ہر طرح قابل تحسین ہے اس لئے کہ دشمن کے زد سے بچکر فوج کا راہِ فرار اختیار کرنا بھی ایک سبق ہے جو جنگی مدرسون مین سکھلایا جاتا ہے لیکن پسپا کرنے مین ایک افسوسناک نقص واقع ہوگیا یعنی غلطی سے یا گھبراہٹ مین یونانی بازگشتی سپاہ اتفاقیہ ایک ترکی پیادہ فوج کے دستے کے سامنے اسقدر قریب ہو کر گذری کہ اونکی بندوقون کی زد مین آگئی۔ اور اس طرح میمنہ فوج کو خصوصًا زیادہ نقصان پہونچا اور عقب کی پلٹنین باقی فوج کے بچانے کی کوشش مین خود قربان ہوگئین۔ ایک مرتبہ جب بھاگڑ شروع ہوگئی تو متعاقب ترکون نے دشمن کو ایک لحظہ آرام نہ لینے دیا۔ اور فیر کرتے ہوئے برابر دبائے چلے گئے۔ یہانتک کہ ایک پہاڑ کی چوٹی پر جا پہونچے جو میدان کے سرے پر واقع ہے۔ یہان عجیب نظارہ پیدا ہوا یعنی جب ورست مین ترکی پیادہ فوج کے دستے جو برابر ہٹتے چلے جاتے تھے۔ دیکھنے والون کو دور سے سیاہ دھبّون کی شکل مین نظر آتے تھے۔ باقی تمام میدان یونانیون سے بھرا ہوا تھا جو تیزی سے حرکت کر رہے تھے۔ بے ترتیبی انمین انتہا درجہ کم تھی۔

یہ سب ایک سنگی پل کیطرف کو ایک مارچ سے چلے جا رہے تھے۔ اسی حالت مین ترکون نے اپنے توپخانہ کو بڑھا کر ایک عمدہ موقع پر جما دیا۔ اور بھاگتی ہوئی فوج کے کالمون اور بے ترتیب فائلون مین گولہ پر گولہ پھینکنا شروع کردیا جس سے بھاگڑ نہایت تیز ہوگئی۔ تاہم یونانی فوج نے جو عقب مین تھی مقابلہ کرنے کی کوشش کی مگر ترکون کے دھوان دھار حملہ کے سامنے وہ مثل پرکاہ اُڑتے چلے گئے۔ یہانتک کہ ایک مقام سے دوسرا اور دوسرے سے تیسرا آتا چلا گیا لیکن پیچھا کرنے والون نے اب بھی دم لینے دینا منظور نہ کیا۔

ایک نامہ نگار اس موقع پر لکھتا ہے کہ "میرے دل پر جو کچھ ترکون کی شجاعت اور

جوانمردی کا اثر اسوقت تک ہوا وہ کبھی پہلے نہوا تھا۔"
پناہ اور آڑ مین کھڑا ہونا وہ معیوب سمجھتے تھے حتّٰی کہ گھٹنوں کے بل بھی نہ جھکتے
تھے بلکہ بلا کے جوش و خروش مین باڑین مارتے ہوے برابر آگے ہی کی طرف بڑھتے
چلے جاتے تھے۔

فرسالا پر ادھم پاشا کا بذات خاص حملہ کرنا

جسوقت یونانی پل پر سے گذرنے کو جمع ہو رہے تھے تو ایک بم کا گولہ ایک گاڑی پر لگا
جو توپوں سے سپاہی لا رہے تھے۔ یہ گولہ ایسا کاری بیٹھا کہ جس نے یونانیوں کا بڑا بھاری
نقصان کیا۔ پل سے گذر جانے کے بعد مفرورین اور متعاقب ترکون کے درمیان ایک
دریا حائل ہوگیا (جو دریاے سلمبیریا کا معاون ہے اور فرسالا کے مغرب کی طرف بہتا ہے)
اور اس لئے جنگ کی گرم بازاری بمقابلہ سابق کم ہونے کو تھی کہ مارشل ادھم پاشا نے
اپنی کامیابی اور اس عالی شان نظارہ کی اُمنگ مین جو اُسوقت پیش نظر تھا بخط مستقیم
حملہ کرکے اوسی روز شہر کے لے لینے کا تہیّہ کرلیا۔ اور ایک بڑی (توپخانہ) ہمراہ لیکر
اور میدان مین اُتر کر بالمقابل جنگ کے لئے ایک صف کو آگے بڑھکر ایسی شدت سے
حملہ کیا کہ وہ واقعہ اس جنگ کے خونخوار حملوں مین شمار کیا جانے لگا۔ خصوصًا داہنی جانب
(دریا کی طرف) ایک مختصر سے گاؤن کے قریب ایسی سخت آتشباری ہوئی کہ ترکی فدائی
خود اپنی بندوقون کے دہوئین مین چھپ کر رہ گئے۔ ساتھ ہی ترکی توپخانہ نے فوج کی
مدد کی یہانتک کہ وہ گاؤن فتح کرلیا گیا اور گولہ اندازی بند کی گئی۔ یونانی اُس جگہ کو ناقابل مدافعت
اور غیر مامون سمجھ کر فرسالا شہر کی طرف بھاگ نکلے اور بغیر ایک لمحہ ضائع کرنے کے پیچھے ترکی
پلٹنون نے اس شہر پر جسکی قسمت کا فیصلہ ترکون کے حق مین پہلے سے ہو چکا تھا آگ

برسانی شروع کردی۔ لیکن اس معرکہ آرائی مین دن بسر ہوچکا۔ شام سر پر آپہونچی۔ آفتاب نظرون سے غائب ہونے لگا۔ افق پر شفق کے خونی رنگ نے میدان رزمگاہ کو پہلے سے زیادہ مہیب اور خوفناک کردیا اور جب تک روشنی کی ایک شعاع بھی باقی رہی ترکی توپون کا موںنہ بند نہ ہوا۔ ایک توپخانہ کے پیچھے دوسرا توپخانہ برابر آتا رہا اور اپنے اپنے مناسب موقعون پر لگایا گیا۔

اور بقول ایک ولایتی نامہ نگار کے اتنی گولہ باری سے تقریباً نصف شہر کو آٹا کردیا۔ رات ہو جانے سے گولہ باری بند کی گئی اور اسطرح کچھ دیر کے لئے فرسالا کو دم لینے کی مہلت ملی۔ دوسرے روز یعنی ۵۔ مئی کی صبح ہوتے ہی ترکی فوجین آگے بڑہین یہانتک کہ کوئی مزاحمت انکو پیش نہ آئی جیسا کہ خیال کیا گیا تھا کیونکہ یونانی اپنی معمولی عقلمندی اور حفظ ماتقدم کے مسئلہ پر عمل کر کے صبح ہونے سے پہلے ہی شہر کو خالی کر کے بموجب فرمان ولیعہد بہادر ڈوموکو کی طرف منعطف فرما ہوچکے تھے۔

یونانی افسرونکی طرف سے گورنمنٹ کو اپنے فتح پانیکی جھوٹی رپورٹ دینا اور اوسپر اتھینز مین ہونیوالی خوشی اور مبارکباد کے تارونکا ولیعہد کے نام آنا۔

اول سے آخر تک اس لڑائی مین یہ بات قابل یاد رہی ہے کہ جو خبرین ترکون کے ذریعے سے مشتہر ہوئین وہ ہمیشہ لفظ بہ لفظ صحیح اور قابل وثوق ثابت ہوئین لیکن برخلاف اسکے یونانی کلیسا کے پیرون نے من گھڑت اور دل خوش کن خبرین تراش خراش کر کے مقام جنگ سے باہر بھیجین وہ بلا استثنیات ہمیشہ دوسرے یا تیسرے روز سراسر کذب اور افترا سے مملو پائی گئین جس سے یونان کے اعتبار اور صدق کلامی پر بھی بٹہ لگ گیا۔

شکست پر شکست کھاتے جاتے تھے اور کسی نہ کسی پہلو سے اپنی قوم اور گورنمنٹ پر ثابت
کرنے کی کوشش کرتے تھے کہ ہمیں ہی فتح ہوئی۔ چنانچہ ویلسٹنو اور فرسالا کے
ابتدائی حملہ کی روک اور دفعیہ کی اسقدر کوشش اور ترکوں کا نقصان اوٹھا کر ویلسٹنو کو
فتح کرنا اور کرنل اسمولنسکی کا سخت مگر ناکام معرکے میں کچھ دیر قدم جما ا ونکے لئے کافی وسیلہ
ہوگیا کہ اوسکو فتح قرار دیکر شاہ اور اوسکی رعایا کو ذرا دیر جی خوش کر لینے دیں۔ چنانچہ دوسری کی شب کو
ایتھنز میں خبر آئی کہ ویلسٹنو اور فرسالا پر ترکوں کو شکست ہوئی اسپر وہاں وہ جوش پھیلا
کہ باید و شاید۔ کرنل اسمولنسکی نے لکھا کہ ویلسٹنو میں ترکوں کی جمعیت دس ہزار سے زیادہ تھی
جو دو دستوں میں تقسیم ہوکر ہمپر حملہ آور ہوئی مگر ہمنے اپنی قوت بازو سے اونکو پسپا کیا۔
دوسری مراسلت میں اطلاع دی کہ میں نے دن بھر متواتر سخت سے سخت مقابلے کئے یہانتک
کہ میری فوج میں خون مثل آب رواں کے بہنے لگا۔
دن کے ڈھائی بجے لڑائی ختم ہوئی اور کرنل مذکور نے پھر ایک تار بھیجا کہ آج کی لڑائی محض
خدا تعالے کی مہربانی سے ہمارے لئے فتح و نصرت کے ساتھ اختتام کو پہونچی۔
چار بجے ترکوں نے پھر دھاوا کیا اور ہم نے پھر اونکو پیچھے ہٹا مارا۔ حسن اتفاق سے میری
مدد کے لئے عین موقع پر کمکی فوج آ پہونچی اور اسطرح جمعیت زیادہ ہوکر اب میں نے حملہ میں پیشقدمی
کی اور دشمن کو بے انتہا نقصان پہونچا۔"
اختتام معرکہ پر ایک تار اسی کرنل نے پرنس کی خدمت میں اس مضمون کا روانہ کیا کہ دشمن
اگرچہ خدا کی عنایت سے پسپا ہو گیا لیکن آج کسی وقت وہ پھر ایک حملہ کرنے والا ہے۔ علی الصباح
عساکر عثمانیہ مقام کو تسیریا سے ویکار کی طرف بڑھنے لگے اور ولیعہد یونان نے وزیر جنگ کو
تار دیا کہ لڑائی شروع ہونے والی ہے اور پھر خبر بھیجی کہ جنگ چھڑ گئی اور یونان کی فوج آگے
سورچوں کو چھوڑ کر قلب لشکر سے آملی ہے"۔ یہ واقعہ ہوتے ہوتے دوپہر کا وقت گزر گیا تھا

چونکہ اس مقابلہ کا انتظار پیشتر سے تھا اس نے اول وقت صبح سے پوزیشنون مین تیاریان ہو چکی تھین - جب شاہزادہ ولیعہد بہادر بذات خاص میدان جنگ مین پہونچے تو سپاہیون کی ہمت کسی قدر بندھ گئی اور پرنس نکولس شاہزادہ ولیعہد کا چھوٹا بھائی بھی توپخانہ لیکر اسی لشکر کے ساتھ موجود تھا اور اس لئے یہ جنگ بڑی بھاری مہم سمجھنا چاہیے -

شام کے ۷ بجے تک آتشباری جاری رہی - رات کے آٹھ بجے کرنل پاسے نے جو کرون پرنس کی فوج کا چیف اسٹاف تھا دن بھر کی لڑائی کی ایک رپورٹ تیار کی جسکا ماحصل یہ تھا - " آج دو بجے ترکون نے ہمارے مورچون پر حملہ کیا کل سے اونکا ارادہ تھا کہ ہماری میسرہ کو چیر کر نکل جائین مگر آج خلاف توقع وہ اپنا ارادہ ترک کر کے مقدمۃ الجیش پر حملہ آور ہوے چونکہ وہ تعداد مین ہمسے کہین زیادہ تھے اسوجہ سے ہماری طلیعہ کی فوج لڑتے لڑتے پیچھے کو لوٹ آئی اور اپنی فوج کے میمنہ کے مقابل آکر صف بستہ ہو گئی -

گولہ اندازی تھوڑی دیر تک جاری رہی - ترکون کی پیادہ فوج اگرچہ تین موقعون پر بڑے زور شور سے پیشقدمی کر رہی تھی لیکن ہمارے لشکر نے اوسکے بڑھنے کو روکدیا -

فریقین کے نقصان کا ابھی اندازہ نہین ہو سکتا - شاہزادہ ولیعہد ہر وقت جنگ ترکی پیادہ فوج کی آتشباری کی زد مین برابر موجود رہا - پرنس نکولس فوج کے میمنہ مین سپاہیون کی جرأت بڑہاتا رہا حالانکہ اوسکے توپخانہ کے مقابلے مین دشمن کے توپخانے نصب تھے -

ہماری رائے مین جس فوج نے میمنہ پر حملہ کیا تھا اوسکی تعداد ۱۵ ہزار کے قریب تھی - علاوہ برین مورچون کی طرح اونکی فوجین ہر سو پہاڑ و میر سے . اور ترقی نظر آتی ہین ترکون کی جمعیت اونکا توپخانہ اور سوارون کے دستے ہمسے بدرجہا زیادہ ہین -

ہم اسوقت تک اپنے مورچون پر قابض ہین - کل غالباً پھر لڑائی ہوگی صرف ایک دستہ سوارونکا جو ہمارے ساتھ تھا وہ بھی ترنقالہ فتح کرنے گیا ہوا ہے -

رنگ رنگیلیاں

چنانچہ اس بے اصل رپورٹ پر وزیر جنگ جامہ سے باہر ہو گیا۔ گورنمنٹ نے شاہزادہ ولیعہد۔ شاہزادہ نکولس۔ اور کرنل اسمولینسکی کو جدا جدا مبارکباد کے تار دئے اور وزیر جنگ نے کل فوج مقیمہ فارسالہ کے نام مبارکباد کا ایک علیحدہ تار روانہ کیا اسکے بعد شاہ جارج نے خود اپنی طرف سے شاہزادہ ولیعہد کو ایک تار باظہار مسرت و مبارکباد فتح روانہ کیا (سبحان اللہ!) ہر شخص کو یقین ہو گیا کہ آج ہی فرسالا اور ویلیسٹنو کا قطعی فیصلہ ہو جائے گا۔ لوگ خوشی خوشی فوجی خوشی پر اسقدر اتراتے پھرتے تھے کہ ٹھکانا نہیں۔ ہر ایک گرجا گھر میں یونان کے حق میں بڑے زور و شور اور ساز و سامان سے دعا گائی گئی اور شادیانے فتح بڑے جوش و خروش کے ساتھ بجائے گئے۔ اور لوگ اسی مسرت میں مشغول تھے کہ یکایک تار برقی پر بجلی کی طرح یہ خبر آکر گری کہ فوجیں فرسالا سے بھاگ کر ڈومکو پر آ پہونچیں۔

جنگ فرسالا کے تفصیلی حالات

۵ مئی ۱۸۹۷ء

عساکر عثمانیہ لاریسا اور دیگر شمالی مقامات فتح کر کے جنوب کی طرف ایڈوانس مارچ کر رہے تھے کہ اس تاریخ ایک فیصلہ کن جنگ محض غیر متوقع طور پر ظہور پذیر ہوئی۔ ادھم پاشا اپنے ڈویژنوں میں انتظام کر رہے تھے کہ دوسرے روز بحیثیت مجموعی دشمن پر حملہ آور ہوں۔ اس روز کوئی تہیہ معرکہ آرائی کا نہ تھا لیکن اتفاقی طور پر دونوں لشکروں کی طلیعہ افواج میں مڈبھیڑ ہو گئی اور آناً فاناً ایک سرے سے دوسرے سرے تک بازار کشت و خون گرم ہو گیا۔

یونانی مورچہ کا استحکام

یونانی مورچہ نہایت ہی مستحکم اور با موقع تھا اس لئے کہ فرسالا کے سامنے جو جانب میں کا ایک وسیع میدان واقع ہے اور اسمیں ایک دریا اینی پس

بہ رہا ہے - اسکی شمالی حد پر نیچی نیچی پہاڑیونکا سلسلہ کچھ دور تک چلا گیا ہے۔
ان پہاڑیوں پر یونانی افواج کی مورچہ بندی اسقدر مضبوط اور ناقابل التسخیر تھی کہ چڑھائی
کرنے والے دشمن کو بمشکل تمام آگے بڑھنے کی تاب ہو سکتی - کیونکہ تمام آنے والی
سڑکیں دور تک ان مورچوں کی زد میں واقع تھیں ۵ بجے صبح کے لڑائی شروع ہو گئی
یعنی فرسالا سے مقام کرانڈی مری کے تھوڑی دور بجانب شمال جو فرسالا سے ۱½ میل
کے فاصلہ پر واقع ہے - شاہزادہ قسطنطین (ولیعہد یونان کا اصلی نام) کے تین برگیڈون
سے جو خاص انہیں کے زیر کمان تھے مقابلہ ہو گیا جو جنگ فرسالا کا آغاز سمجھنا چاہیئے۔
اول توپخانوں نے میدان کا بازار گرم کیا اور یونانی توپخانہ نے اس احتیاط سے گولہ باری
شروع کی کہ اتفاق ہی سے کوئی نشانہ خالی جاتا ہو لیکن بہادر ترک ان توپوں کی زد
میں ایسی استغنا اور استقلال سے بڑھے چلے جاتے تھے جسطرح کوئی فوج ایک
چھاونی سے تبدیل ہو کر دوسرے مقام کو جایا کرتی ہے - ریوٹر کے نامہ نگار نے اس
حملہ کو غیر معمولی اور خطرناک پیشقدمی کر کے لکھا ہے۔

یونانی پہاڑی مورچوں سے کسطرح ہٹائے گئے

جیسا مذکور ہوا ہے کہ پہلے سے یونانی فوجوں نے کرانڈیمری
کے پہاڑیوں پر نہایت زبردست مورچہ بندی کر رکھی تھی اسکو
ترکوں نے نہایت ہوشیاری اور چابکدستی سے فوراً توڑ دیا یعنی اول نہایت عاقلانہ
نقل و حرکت سے انکے موقعوں کو زیر و زبر کر ڈالا اور بعدہٗ توپخانہ نے پیشقدمی کر کے
یونانی میمنہ کو پسپا کیا اور پھر نہایت سرعت کے ساتھ ترکی صفیں بحر مواج کی طرح آگے
بڑہیں اور سعید اللہ پاشا نے اور بہت سی پلٹنوں کو یکجا جنمیں البانیا کی پلٹنیں بھی
شامل تھیں یلغار کے طور پر دشمن پر ایسا زبردست حملہ کیا کہ بمجبوری تمام یونانی فوجیں
اپنے اپنے آخری مورچے چھوڑ کر میدان کی طرف پسپا ہونا شروع ہو گئیں جو موقع

ٹاٹاری سے جنوب کی طرف اور فرسالا سے ۲ ۱/۲ میل شمال کی جانب واقع ہے۔
اس موضع کو ترکون نے ۲ بجے دن کے مسخر کیا اسوقت یونانیون مین نہایت انتشار
اور بدنظمی پھیلی ہوئی تھی لیکن یہ ضرور ہوا کہ ترکی آتشباری کا راستہ بھر جواب دیتے
رہے یہانتک کہ دریاے اینی پیس کے پل پر پہونچ گئے۔

ایک سخت غلطی اس ابتدائی نوبت مین یونانیون سے ایک سخت غلطی یہ سرزد ہوئی
کہ اوھون نے بغیر کسی مقابلہ یا مزاحمت کے ان مورچون کو چھوڑ دیا جنسے پہاڑیون اور
ٹھرکون پر قابو ہوسکتا تھا۔ اور خود بخود ہٹ کر میدان مین اتر آئے۔ جہان عثمانیہ توپخانہ
قدم قدم پر گولہ باری کر رہا تھا۔ باین ہمہ ایک مقام اظہار شجاعت و مردانگی مین سب سے
مستثنی رہا۔ یعنی صرف ایک کمپنی یونانی پیدل سپاہ کی ایک عرصہ تک اس بہادری
سے کثیر التعداد دشمن سے مقابل رہے جو قابل داد ہے مگر چونکہ اسکو کوئی کمک نہین پہونچی
اس لئے اسکی شجاعت سراسر بیکار گئی اور مجبوراً اپنے دوسرے ہم پیشہ لوگون کی
طرح اسکو بھی اپنا مورچہ چھوڑ کر بڑھنے والے دشمن کے سامنے سے بھاگنا پڑا۔
یہ بازگشت فوجی نظام کی رو سے باضابطہ تھی اسکے علاوہ کئی مورچون پر کچھ ہمت
دکھائی گئی اور بڑاسے چندے ترکون کی پیشقدمی مین بھی ہارج ہوئے جو انکی معمولی
لاپروائی کے ساتھ اپنا جنگی جوش ظاہر کرتے ہوے بڑھتے ہی چلے جاتے تھے۔
لیکن یہ روک ٹوک چونکہ عارضی تھی اس لئے ذرا دیر مین جاتی رہی۔

غضبناک ترکی گولہ باری بعض یونانی بیٹھکر اور بعض لیٹ کر فیر کرتے تھے اور اکثر لوگ
کھڑے ہی کھڑے نشانہ لگا رہے تھے لیکن جب ہی کہ اونھون نے پہاڑی مورچون کو
چھوڑ کر میدان مین قدم رکھا کہ ترکی توپخانہ نے قہر ڈھانے والی آگ برسانی شروع
کی گولے پر گولا گر کر ایسے ایسے موقعون پر پھٹتا تھا کہ صفون کی صفین روئی کی طرح

اڑتی چلی جاتی تھیں اسوقت جنگ کا نظارہ نہایت عظیم الشان اور خوفناک تھا۔
تمام اطراف سے یونانی ہٹ ہٹ کر کشتی پل کیطرف نہایت سرعت سے سمٹتے
چلے جاتے تھے کیونکہ دریا کو پار کرنے کے سوا اسکے اور کوئی ذریعہ نہ تھا دور سے
دیکھنے سے یہ انبوہ کثیر بعینہ مثل ایک امنڈنے والے سمندر کے متحرک اور موجزن
معلوم ہوتا تھا اور یا یون کہئیے کہ ایک سیلاب عظیم تھا جو ہر چہار طرف سے سمٹ کر ایک
تیز دھار کی صورت مین ایک ہی نالے مین سے گذرنے کی کوشش کر رہا تھا اور لمحہ بہ لمحہ
جسکا زور بہاؤ کی طرف بے انتہا تیزی کے ساتھ بڑھتا چلا جاتا تھا ترکی توپخانہ کو اس سے
بہتر کون موقع ہوسکتا تھا اوس نے اس گھچا گھچ انبوہ پر بم کے گولے پھینکنا شروع
کردیے جنھون نے عین ڈی ہوئی بھیڑ بھاڑ مین پھٹ پھٹ کر نہایت ہولناک خونریزی
پھیلادی اور یہ گولے ایسے تاک تاک کر پھینکے جاتے تھے کہ دیکھنے والون کو توپچیون کی
قادر اندازی پر سخت حیرت ہوتی تھی جسنے ایک معقول حصہ یونانی افواج کا آن کی آن
مین تباہ و برباد کر ڈالا جو غالباً دس فیصدی سے کم نہ ہوگا۔
بہرحال اس غضبناک آتشباری کی زد کو اوٹھاتے ہوئے رفتہ رفتہ تمام یونانی
فوج دریا پار اوتر گئی۔

وسیلی گاؤن پر تسلط اس میدان کے وسط مین دریا کے شمالی سمت پر وسیلی نام
ایک گاؤن واقع ہے ترک اسکے گرد مثل مور و ملخ کے جمع ہوگئے اور ایک نہایت زبردست
یونانی لشکر سے جو غالباً ہر ترکی پیشقدمی روکنے پر تلا ہوا معلوم ہوتا تھا سخت
معرکہ آرائی کی۔ یہ لوگ ایک محفوظ پہاڑی کی آڑ مین چھپے ہوئے تھے اور جب ہی کہ
دشمن انکے قریب پہونچا فوراً میمنہ کی طرف گولیان برسانا شروع کردین لیکن بقول
نامہ نگار رویٹر "ترکون نے اپنی جبلی عادت کے موافق اوسکی پرواہ نہ کی اور

اسکر سنٹ کرنے کی غرض سے کسی جگہ ٹھیرے بلکہ بیباکانہ طور پر برابر بڑھتے چلے گئے یہانتک کہ گاؤں پر تسلط کرلیا کس ذریعے سے؟ گولی بارود سے نہیں بلکہ محض اپنی خیر متزلزل جلادت اور اظہار شجاعت سے جسکے رعب اقبال نے یونانی دلوں میں خطرہ بٹھادیا اور انھوں نے ایسے نڈر اور شجاع ترین دشمن کے سامنے سے بجائے اسکے کہ کٹ مریں ہٹ جانا ہزار درجہ بہتر سمجھا۔"

نامہ نگار موصوف جو دور سے تماشہ دیکھ رہا تھا بیساختہ لکھ اوٹھا ہے کہ:-

"حقیقت میں گولیوں کی ترا تر بارش کے مقابلہ میں ایسی دلیرانہ اور بیباکانہ پیشقدمی ایک نہایت ہی عظیم الشان کارروائی تھی جو ترکوں کی طرف سے عمل میں لائی گئی۔ یونانی اتنا انتظار نکر سکے کہ دست بدست جنگ کرکے فیصلہ کرڈالنے کی نوبت آنے دیں۔ حالانکہ مارشل ادھم پاشا نے اپنے ڈویژنوں کو روز آیندہ کے لئے تیار کیا تھا اور ایک ڈویژن جسکی ڈیوٹی یونانی فوج کے بازو پہ حملہ کرنے کی مقرر کی گئی تھی اس موقع پر (چونکہ بالکل غیر متوقع تھا) آبھی نسکا تاہم جو قابل تعریف کارروائی فوج نے اسوقت کی اوس نے اچھی طرح ثابت کردیا کہ ترک ہر وقت پورے انتظام ترتیب اور مستعدی کے ساتھ اپنی موجودہ زندگی کی گھڑیاں صرف کیا کرتے ہیں چنانچہ وہ ڈویژن جو دافوز حکم کے کل حملہ کرتا جنگ کی خبر پاکر تیس میل سے زیادہ فاصلہ طے کرتا ہوا لڑائی بند ہونے سے آدھ گھنٹہ پیشتر اپنی فوج میں آموجود ہوا۔

دونون طرف کے توپ خانون نے اس لڑائی مین قابل توصیف کام کیا اور بہت کچھ حصہ لیا لیکن فرق یہ تھا کہ ترک اول سے آخر تک یکسان گولہ چلاتے رہے اور یونانیون نے کام شروع مین اچھا کیا لیکن آخر مین بالکل بگاڑ دیا۔

جنگ مین ترکی توپخانہ نے اس موقع سے بڑھ کر کسی دوسری جگہ کام نکیا تھا اتفاقاً ایک ٹرین اسیوقت فرسالا کی طرف آتی ہوئی نظر پڑی لیکن یونانی باحتیاط تمام اپنے تجربہ کے موافق ترکی توپخانہ کی زد سے اسکو دور ہٹا کر لے گئے۔

ترکی نقصان موضع ویسیلی پر قبضہ کرنے کی کوئی پیشبندی نہ کی گئی تھی بلکہ اوسپر تسلط کرنے کا خیال عین حملہ کے وقت کیا گیا اور چونکہ ترک دشمن کی مہیب ترین بارہو دن کی بوچھار مین ہوکر گزرے اس لئے ظاہر ہے کہ اونکا نقصان کسقدر ہوا ہوگا۔

دلیری کی ایک مثال بقول نامہ نگار روئٹر اس امر عظیم کے ظاہر کرنے مین ذیل کی مثلیں کفایت کرے گی کہ سپاہیون کو موت کی ذرا بھی پرواہ نہ تھی اوس نے لکھا ہے کہ مین نے ایک سپاہی کو بچشم خود دیکھا کہ جسکی ٹانگ زخمی ہوگئی تھی اور وہ چارون ہاتھ پیرونکے بل بڑھتا جاتا تھا اور متواتر دشمنون پر بندوق چلاتا جاتا تھا۔

وہ لکھتا ہے کہ البانیا رجمنٹ کی پیشقدمی اور حملہ کے لئے آگے بڑہنا ایسا نظارہ نہین جسکی یاد صفحۂ دل سے کسیوقت محو ہوسکے"

شجاعت کی دوسری نظیر یونانیون نے ازراہ پیشبندی ہر موقع کی جانچ ایسی صحیح طور سے کی تھی کہ جسوقت ترکی میسرہ کالم آگے بڑھا اور یونانی توپخانہ نے خوفناک آتش فشانی شروع کی تو شاذونادر ہی کوئی نشانہ ہوتا تھا جو خطا ہوجاتے۔

چنانچہ ایک شیل (بم کا گولہ) ایک بٹلین کے قلب مین آکر گرا جس سے تین سپاہی ہلاک اور بہت سے زخمی ہوگئے۔ مگر ممکن نہ تھا کہ بڑھنے والی صف ایک لمحہ کا

توقف کر لے یا ملے ہوئے خانوں میں کسی قسم کی انتشار کی صورت پیدا ہو سکے بلکہ ادنیٰ معمولی لاپرواہی سے جو ترکون کا خاصہ ہے اپنے جنگی گیتوں اور اشعار رجز برابر پڑھتے ہوئے پیشقدمی کیئے گئے اور اپنے متواتر نقصان جان و مال کی طرف نگاہ پھیر کر بھی نہ دیکھتے تھے جو ذرا مشکل بات ہے

ایک لطیفہ

ویلی نگاؤن پر حملہ کرتے وقت بعض سپاہیوں نے کچھ پتھروں میں سے اوٹھا کر کہا کہ "آج گولی بارود صرف کی جاتی ہے یونانیوں کے لئے تو یہی کافی ہیں"

جوانمردی کی ایک تیسری مثال

نامہ نگار رویٹر نے ویلی سے لوٹتے وقت ایک ترکی سپاہی کو دیکھا کہ وہ یکہ و تنہا وسط میدان جنگ میں اپنے زخمی گھوڑے کے پاس آنکھوں میں آنسو بھرے ہوئے رفع تکلیف کی کوشش کر رہا ہے۔

گھوڑا بہت بری طرح زخمی ہوا تھا اور قریب تھا کہ ایک دم میں دم توڑ دے لیکن باوجود اسقدر مایوسی کے وہ ایسی خوفناک جگہ کو جو میدان جنگ کا مرکز ہو بمقابلہ اسکے کہ اپنے عزیز گھوڑے کا آخری دم تک ساتھ دے ہرگز چھوڑنا گوارا نہیں کرتا تھا۔

تعداد افواج فریقین بمقام فرسالہ

میدان فرسالا میں ترکون کے تین ڈویژن شریک تھے اور یونانی افواج میں جو شہزادہ جارج ولیعہد یونان اور پرنس نکولس کی ماتحت تھین بیس ہزار کے قریب سپاہی اور پانچ بیٹریان توپخانہ کی تھین۔

شام کی کارروائی

میدان کارزار میں سب سے زیادہ ہولناک نظارہ اسوقت پیش نظر ہوا جبکہ آفتاب افق مغرب کے قریب پہونچا چونکہ ترکون نے قصد کر لیا تھا کہ وہ یونانیوں کو شہر سے نکال کر دم لین گے اس لئے جیسے جیسے وہ پیچھے کی طرف کو ہٹتے گئے ترکی گولہ باری برابر آگے بڑھتی گئی۔ دھندیارے

مین توپ خانہ کی ایک بھاری لاین روشنی کی نمودار ہوکر تمام توپچیون اور گولہ اندازون کے چہرون کو منور کردیتی تھی اور اوسکے مقابل مین طرف ثانی کی جانب ایک باریک خط روشنی کا بندوق کی ہلکی باڑھ کے ساتھ چمک جاتا تھا حتی کہ ۴ بجے شام کے ترکی توپخانون نے ایک مرتفع موقع پر قبضہ کرلیا جہان سے فرسالا کی آبادی پوری پوری زد مین آگئی۔ اور پیدل فوج پل کو عبور کرکے دریا کی دوسری جانب مسلط ہوگئی۔

اندھیرا ہوجانے سے رفتہ رفتہ آتش فشانی بند ہوگئی اور ۷ بجے کے بعد ترکی سپاہی زمین پر دراز ہوئے۔ اور نیند لینے لگے۔

نقصانات تمام دن کی گولہ باری مین یونانیون کا صرف ایک شل گولہ کا دیکھ پڑا تھا۔ حالانکہ ترکی توپخانے برابر فیر کرتے ہوئے یکے بعد دیگرے مورچہ جات فتح کرتے چلے جاتے تھے۔

اس روز طرفین سے بے انتہا مقدار گولہ بارود کی صرف مین آئی یونانیون کی نقصان جان کا صحیح اندازہ نہو سکا لیکن ترکون کی طرف تیس آدمی قتل ہوے اور ۲۰۰ سو کے قریب زخمی۔

یونانیون نے آخر کیا کیا؟

یونانیون نے فرسالا جیسے مضبوط اور عسیر الفتح مقام کو صرف ترکون کی ہیبت مین اسکو خالی کردیا جسکا فتح کرنا آسان نہ تھا اگر وہ ذرا بھی مقابلہ کے لئے تل جاتے۔ کیونکہ اونکی جمعیت تیس ہزار سے اسوقت کم نہ تھی اونھون نے اس خاموشی سے شہر کو چھوڑ دیا کہ ترکون کو کانون کان بھی خبر نہوئی۔ چلتے وقت بہت سا سامان

سامان رسد اور ذخیرہ جنگ معہ بعض توپون کے چھوڑنا پڑا - کیونکہ بازگشت مین راتون رات اسقدر عجلت کی گئی کہ خیر و عافیت کے ساتھ صبح ہوتے ہی (۶ مئی یوم پنجشنبہ) ڈوموکو مین جا داخل ہوسکے ورنہ زندہ قید ہی ترکون کے ہاتھ آتے - ڈوموکو کے باشندے فوج کی درگت کا حال سنکر پہلے سے لامیا کی طرف کوچ کر گئے تھے -

کرون پرنس نے بھاگنے سے پہلے ایک فوجی کونسل منعقد کی جس نے یہ تجویز کیا کہ چونکہ ادہم پاشا کی فوج ساٹھ ہزار کے قریب ہے اور انکی نقل و حرکت سے یہ ظاہر ہے کہ فرسالا کو وہ محصور کرنا چاہتے ہیں اس لئے مناسب وقت یہی ہے کہ یہان سے صحیح و سلامت نکلکر ڈوموکو مین مورچہ بندی کرین اور رات ہی کا وقت اس واپسی کے لئے نہایت مناسب ہے اس تجویز کی اطلاع کرنل اسموینسکی کو بھی دی گئی اور اسکو اختیار دیا گیا کہ اپنے لئے جو بہتر راہ فرار پسند کرلے -

یہ فیصلہ ہوتے ہی فوجون مین باقاعدہ نقل و حرکت شروع ہوگئی اور امن و امان کے ساتھ صبح کے وقت ڈوموکو مین داخل ہوگئے -

قبضہ فرسالا ۶ مئی ۹۷ء

بوقت صبح

ترک اس خیال سے کہ دشمن فرسالا مین بند ہوکر سخت ترین مقابلہ پر آمادہ ہوگا رات بھر شہر کا محاصرہ کئے پڑے رہے مگر صبح ہوئی تو معلوم ہوا کہ یہان یونانیون کا پتہ نہین انکی ساری مورچہ بندی خالی پڑی ہوئی ہے - افواج ترک بلا روک ٹوک شہر مین داخل ہوئین - ہر ایک دیوار و اطراف شہر کا ہر ایک مکان معہ ریلوے اسٹیشن کے پوری پوری طرح قبضہ کر لیا گیا تھا اور اس لئے ترک صحیح طور پر خیال

کرنے لگے کہ یونانی بالمقابل حملہ کرنے کی ہمت نہیں رکھتے۔ باشندے بھی اپنے اپنے مسکن چھوڑ کر بھاگ گئے اور ترکی سنتری جابجا اونکی نگرانی مین مقرر کئے گئے۔ جنگی کا مکان زخمیون کے لئے شفاخانہ بنادیا گیا۔

فرسالا ایک چھوٹا سا شہر یا قصبہ ہے جسکے کئی طرف بلند اور عمودی پہاڑ واقع ہین اسٹیشن ایسے محفوظ مقام مین تعمیر کیا گیا ہے کہ دشمن کے حملہ کی دیر تک مدافعت ہوسکے

ولیسٹنو اور وولو پر پورا پورا تسلّط ۷ و ۸ مئی ۹۷ء

فتوحات ولیسٹنو اور وولو کا مفصل حال اوپر بیان ہوچکا ہے لیکن پورا پورا قبضہ ان دونون مقامات پر قبضہ فرسالا کے بعد ۷ و ۸ مئی کو عمل مین لایا گیا اور ان تاریخون کے بعد وہان کسی قسم کی یونانی مزاحمت باقی نہین رہی۔

جنگ فرسالا کے متعلّق افسران یونانی کی تصنیع آمیز رپورٹ دارالصدر یونان کو

۵۔ مئی ۹۷ء کی لڑائی کی رپورٹ جو ایتھنز کو روانہ کی گئی تھی اوسکا خلاصہ یہ ہے۔

"شاہزادہ ولیعہد نے سپاہ کو ترتیب دیکر دشمن کے آگے بڑھنے کا حکم دیا جسکے مقابلے کے لئے پچاس ہزار ترکی فوج حرکت مین آئی اور ادھم پاشا نے تکی پہاڑیون سے اوترکر ایک موزون موقع پر اپنا توپخانہ نصب کرکے آتشباری شروع کی جس سے ہماری فوج کو سخت نقصان اوٹھانا پڑا۔ بالخصوص ریلوے اسٹیشن کے قریب بہت کچھ خونریزی ہوئی۔ مزید برآن ترکی سپاہ سبقت کرکے یونانیون کی صفون سے سینہ

ہو گئی۔ اسوقت ولیعہد بہادر نے واپسی کا حکم دیا۔ تمام سامان جنگ
امن و امان سے ڈوموکو پہونچ گیا اور ترکون نے تاتری گاؤن جو ٹیکی
پہاڑی کے دامن مین واقع ہی جلا ڈالا۔ اور ایک دوسرے گاؤن مین داخل
ہوتے وقت ایک یونانی پادری مع اپنے اہل و عیال کے قتل ہوا۔ یونانی
توپخانہ ڈوموکو کی بلندی پر جنگ کے لئے ہر وقت مستعد ہے"

شاہزادہ ولیعہد کا اعلان

مقام ایتھنز۔ مورخہ ۱۱ مئی ۹۷ء

"اے افواج یونان کے سپاہیو! تمھاری فوج ڈوموکو مین واپس آگئی ہے
کیونکہ ہمارے مورچے مقام فرسالا پر اچھی طرح مستحکم نہ تھے اور دشمن کی تعداد
ہم سے بدرجہا زیادہ تھی لیکن جو مقامات کہ اسوقت ہمارے قبضہ مین ہین وہ
ایسے مستحکم اور ناقابل فتح ہین کہ دشمن ہرگز اوسپر قابو نہین پا سکتا۔ پس مجھکو
یقین واثق ہی کہ تم نہ صرف یہی کروگے کہ کثیر التعداد دشمن کے حملون کو کامیابی
کے ساتھ روکو اور دفع کرو بلکہ خود حملہ کرکے اُن کو حدود یونان سے خارج
کردوگے۔ یاد رکھو کہ یہ وہ موقع ہی کہ تم اپنے آبا و اجداد کے زاد و بوم کو
بچانے آئے ہو۔ اور بادشاہ اور قوم کی عزت آج تمھارے ہاتھ ہے
تمہین لازم ہے کہ دشمن کو اب ایک قدم بھی آگے نہ بڑھنے دو۔
مین اس امر سے خبردار ہون کہ تمنے اتنے روز دن لڑائی مین مصروف
رہنے سے کسقدر زحمت اوٹھائی ہے اور اوٹھا رہے ہو لیکن ہم کو ان مصیبتون کا
استقلال کے ساتھ برداشت کرنا لازم ہی۔ کیونکہ ہم بپاس ناموس اپنے
ملک اور وطن کی حفاظت کا فرض انجام دے رہے ہین" دستخط قسطنطین

ڈوموکو پر ترکی حملہ کا خطرہ ۱۲ مئی ۹۷ء

خاص ڈوموکو پر ۱۲ - مارچ تک کسی ترکی حملہ کی ابتدا نہیں ہوئی - البتہ ۱۱ - کی شب کو اس مقام سے دور شمال و مغرب کی طرف ایک معمولی مقابلہ طرفین میں ہوا لیکن ۱۲ - کی صبح کو ایک عام جنگ اور خونریزی کا خطرہ پھیلا ہوا تھا اور ساتھ ہی اسکے مہلت جنگ کی خبرین اڑنے لگی تھین - ڈوموکو کی حالت قابل رحم تھی یا تو کچھ حصہ خالی پڑا ہوا تھا یا موجودہ باشندون میں اضطراب اور انتشار کی علامتیں جمع تھین -

افسرون کا اسٹاف ایک نیچی جگہ پر صدر بازار مین پڑا ہوا تھا اور اکثر لوگ میزون کے گرد صندوقون پر بیٹھے ہوئے خط وکتابت مین مشغول تھے - ہر فرد بشر کے بشرے سے عام طور پر دل شکستگی کے آثار نمایان تھے اور جابجا یہ چرچا اسی بات کا تھا کہ کوئی دم جاتا ہے کہ دول عظام درمیان مین پڑکر بیچ بچاؤ کرا دینگے -

ترکی میمنہ موضع فیشیا اسملار اور اسلنار پر قابض ہو چکا تھا - یونانی ان مورچون کے سامنے کی سڑک پر دو ہزار پیادون اور توپخانون کے ساتھ خیمہ زن تھے - اسکے علاوہ دو اور سڑکین بھی محفوظ کر لی گئی تھین -

ترکی میسرہ کوہ کیسی ڈاری کے مقابل اور ہر دو اطراف مین پڑا ہوا تھا - مقابلہ کی اسپ موضع سیالما کسلار اور کیلئی پر تھی - کسلار ایک نہایت کمزور مورچہ تھا اور قریب چار پانچ ہزار یونانی فوج اوس پر قابض تھی -

ڈوموکو کی حالت سے ظاہر تھا کہ بجائے سامنے سے حملہ کرنے کے ترک اسکو عقب سے گھیر لینگے اور یہ خیال تھا کہ اگر واقعی ترکون کی تعداد ساٹھ ہزار ہے تو بجز اسکے کہ مہلت جنگ ملجاوے کوئی صورت نہیں کہ ڈوموکو پر حملہ کرنے سے باز رہین - کیونکہ یقین تھا کہ اس

موقع پر شکست پا جانے سے یونان کی کمر بالکل ٹوٹ جاوے گی - یونانی ہمیشہ دو غلطیون کے مرتکب ہوتے رہے ہیں بقول نامہ نگاران -

ایک تو وہ اپنے اگلے مورچون کو بے زور چھوڑ دیتے ہین جیسے کہ فرسالا وغیرہ پر واقعہ ہوا اور اس لئے بازگشت کے وقت پلٹنون کو سخت مصیبت جھیلنا پڑتی ہے - دوسرے یہ کہ اپنی لڑائیون کو دشمن سے پوشیدہ نہین رکھتے اور اسطرح سخت نقصان اوٹھاتے ہین -

ڈوموکو مین یونانی فوج کی ردی حالت اور صلح کی خواستگاری

پاؤنیر کے نامہ نگار نے ۱۲ مئی ۱۸۹۷ء کو لندن سے جو لکھا تھا اوس مین یونانی فوج کی ردی حالت کا نقشہ کھینچا گیا ہے جسکا اقتباس ذیل مین درج ہے -

فرسالا سے بھاگنے کے بعد یونانی فوج کی بہت کچھ درگت ہوئی سپاہی بھوک کے مارے بے حال ہوئے جاتے ہین سردی سب کو علیحدہ اڈھیرن بنا رہی ہے - بیماری کا یہ حال ہے کہ کوئی لحظہ نہین جو مسلسل کھانسی سے فرصت ملے - دل شکستہ اور حوصلے پست ہو گئے ہین -

کسی کی طبیعت مین اُمنگ کا پتہ نہین رہا - بس اس قوت اور حوصلے کے ساتھ ان خوف زدہ بھگوڑون کا لشکر ڈوموکو مین آکر اوترا ہے جہان ہر دم اور ہر لحظہ اس خوف سے کہ فتحمند دشمن کی افواج قاہرہ ابھی آکر پامال کئے ڈالتی ہین - بدن سے قبل از وقت روح نکلی جاتی ہے کیونکہ سامانِ حرب جسقدر موجود تھا وہ قریب قریب سب پہلے ہی کھو چکے اور ادھر برق و باران کے طوفان مین تھسلی کے ایک لاکھ

یونانی بے خانمان ہو کر کسی مقام امن کی تلاش مین حیران و سرگردان
پھر رہے ہین اور حال اونکا یہ ہی کہ نہ پیٹ کو کھانا میسر ہی اور نہ تن کو کپڑا
ترکون نے وہ تمام علاقہ فتح کر لیا ہے جو اونسے سنہ ۱۸۸۱ع مین بالجبر
چھینا گیا تھا - اس فوج کو درصل فوج کہنا غلطی ہے البتہ یہ کہا جا سکتا ہی
کہ ایک جھول بال پر شکستہ اور شکست خوردہ بھگوڑون کا جمع ہے جنکے
پیچھے پیچھے شیران ترک بڑھے چلے جاتے ہین اور آگے دارالخلافہ یونان ہے
یہ لوگ بے پر اور بے زر رہگئے ہین - انکا مالی اعتبار جو ممالک اجنبیہ مین
تھا وہ بالکل جاتا رہا ہے - اور اندرونی آمدنی کے ذرائع یعنی صنعت و
حرفت و تجارت و زراعت متواتر مصائب اور مسلسل صدمات کے سبب
معرض زوال مین آگئے ہین - اس دلخراش حالت اور ایسی جانگزا مصیبتون
کے نرغے مین گرفتار ہو کر ناچار یونان کو سلاطین کی حضور مین صلح کا خواستگار
ہونا پڑا - یونانی گورنمنٹ نے اپنے افسر اور بقیہ فوج کریٹ سے واپس
بلالی ہے - اونکی ذلت اور رسوائی اس حد کو پہونچ چکی کہ اونھون نے
بلا کسی شرط کے اپنے نیک و بد کو دول عظام کے فیصلہ پر چھوڑ دیا ہے کہ
جسطرح مناسب سمجھین وہ اس بدبخت ملک کی قسمت کا فیصلہ کر دین -

یہی یونانی جنھین ایسا شوریدہ پشت اور جنگجو بیان کیا جاتا تھا اب بمنت
صلح کے خواستگار ہین - ایک ہفتہ نہین گذرا کہ وہ اس امر کے خواہان تھے
کہ یورپ صلح کے معاملہ مین تحریک کرے اور ہم رضامندی ظاہر کرین اور
اب بطریق شکایت برملا کہنے لگے کہ یورپ کس دن کام آئے گا کیون
نہین بیچ بچاؤ کرا دیتا بلکہ خاص ایتھنز کے صلح پسند لوگ اس حیرت مین

ٹرکی کہ ٹرکی صلح کی بات چیت کو کیوں کھٹائی میں ڈال رہی ہے اور کیوں مہلت جنگ کو منظور نہیں کرتی ۔ ترک اس لئے بات کو ٹالتے رہے کہ کسی طرح ڈوموکو لے لیں تاکہ جو ملک اونکے قبضہ سے ۱۸۸۱ء میں نکل گیا تھا وہ بجنسہٖ واپس آجاوے اور ایتھنز پہونچنے کے لئے کوئی امر سدِ راہ نہ ہو۔ اور جو شرائط چاہیں اونپر صلح کریں خواہ وہ یونان کو کیسے ہی ناگوار کیوں نہوں ۔

گفتگوئے مصالحت میں کیوں تساہل ہوا

نامہ نگار موصوف نے لکھا کہ :۔ مصالحت کی سدِ راہ یونانیوں کی چالبازی اور عیّاری ہے اور سلطان نہایت اعتدال سے کام لینا چاہتے ہیں ۔ اگرچہ اخبار ٹائمز نے سلطان کو صلاح دی ہے کہ وہ اس معاملہ میں تساہل نکریں بلکہ جسقدر ممکن ہو جلد مصالحت کرلیں مگر عبد الحمید اپنے معاملات کو آپ خوب جانتے ہیں ان معاملات میں وہ بڑا ہوشیار شخص ہے اور عہد و پیمان کے بارہ میں اونہیں خاص لیاقت حاصل ہے اور خصوصاً ایسے وقت میں جبکہ اونکی فوجیں غنیم کے ملک میں قیامت برپا کررہی ہیں وہ اپنے فایدہ سے کب چشم پوشی کریگا اور یہ امر قابل لحاظ ہے کہ ڈوموکو فتح کرنے کے بعد اونکی طاقت اور بھی زیادہ قوی ہوجاوے گی مشہور ہے کہ سلطان صلح پسند ہیں ممکن ہے کہ یہ صحیح ہو تاہم وہ یہ ہی تو سلطان عبد الحمید خان ہیں جنکی فہم و فراست کو یورپ مانے ہوئے ہے ۔ وہ ایسے وقت میں کب چوکنے لگا اور کوئی عقل سلیم نہیں مانتی کہ ایسا بیدار مغز آدمی اوپنے ادنے سے ادنے فایدہ بھی جو ممکن الحصول ہو ہاتھ سے جانے دیوے اور علاوہ برین اوسے اپنی جان نثار رعایا کی بگڑی ہوئی طبیعتوں کا بھی پاس خاطر

منظور ہے کیونکہ آجکل قسطنطنیہ مین جنگجو فریق کا غلبہ ہے اور قرین قیاس نہین کہ سلطان اونکے مشورون کی کچھ بھی پرواہ کرین۔

شاہ یونان خطرہ مین

دوسری طرف شاہ یونان کو یہ خطرہ لاحق ہو رہا ہے کہ کہین بیٹھے بٹھلائے سلطنت ہی نہ چھین جائے اسکی وجہ یہ ہے کہ اٹلی کے دالشیرون نے اس فساد کا تخم یونان مین آکر بویا ہے جو قریباً سب کے سب سوشیلیٹ اور ریپبلکین ہین انکا اصلی مدعا یہان آنے کا یہی تھا کہ لوگون کو سلطنت شخصی سے بدگمان کرین اور اپنے جمہوری اصولون کو ترویج دین۔ یونانی بالعموم نہ تو شخصی سلطنت کے بڑے طرفدارون مین ہین نہ جمہوری کے۔ علاوہ برین وہ یہ خوب جانتے ہین کہ اگر ہمنے ذرا بھی موجودہ خاندان شاہی کے برخلاف ایک حرف بھی زبان سے نکالا تو آدہا یورپ ہمسے بگڑ بیٹھے گا * (کیونکہ دول عظام کے سارے تاجدار تقریباً یونان سے قرابت قریبہ رکھتے ہین) مگر پھر بھی اونھین یہ امر گوارا نہین کہ شاہزادہ ولیعہد کی شکل دیکھین۔ حالانکہ اس نفرت سے یہ لازم نہین کہ سارے خاندان شاہی کے مخالف ہون۔

خرچہ جنگ کی نسبت مختلف خیالات

خرچہ جنگ کی نسبت مختلف روایتین ہین مگر تحقیق معلوم ہوا کہ ابتک اس لڑائی مین سلطان کا چالیس پانچاس لاکھ پونڈ خرچ ہوا جس سے یہ قیاس کرنا آسان ہے کہ تقریباً اتنی ہی

نوٹ * حضور پرنس آف ویلز شاہ یونان کے بہنوئی ہین۔ شاہ ڈنمارک اونکے والد۔ اور زار روس کا وہ ماموں ہے۔ شاہ بیگم یونان زار روس کی رشتہ مین پھوپی ہوتی ہین۔ اور شاہزادہ جارج ولیعہد یونان کی بیوی قیصر جرمنی کی حقیقی بہن ہے۔ ۱۲

رقم پر خرچہ کا فیصلہ ہوگا۔ مگر دقت یہ ہی کہ یونان نہایت سست ہے غالباً بعض دول یورپ اسکی ضمانت کرینگے اور آیندہ یونان کے مالی محاصل مین سے اس رقم کے بارے مین اطمینان کرلینگے۔

قرضخواہون مین سے اول جرمن (سب سے زیادہ) ہے جسکا روپیہ ۱۵ ملین (۲۲ کرور) کے یونان کے ذمہ ہے۔ اور دوسرون کا بھی کم از کم اتنا ہی ہوگا۔

شرط تنسیخ رعایات اگر دقت ہی تو وہ تیسری شرط ہے جو سلطان لگانا چاہتے ہین وہ یونانیون کو ضرور ناگوار ہوگی۔

یہ شرط رعایا کی تنسیخ کے بارہ مین ہی جو یونانی رعایا کو بشمول دیگر رعایاے یورپ بلاد اسلامیہ مین آج تک حاصل ہی سلطان کو اس شرط کے منوانے مین یہانتک پیچ بیان کیجاتی ہی کہ وہ کہتے ہین کہ مین اور شرطون کی پرواہ نہین کرتا اگر اس شرط کو ضرور منوا کے چھوڑونگا اوسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ یونانی سخت ذلیل ہونگے اور ہر ایک مسلمان خواہ وہ کتنا ہی ذلیل الاوقات کیون نہ ہو اونھین نہایت حقارت کی نظر سے دیکھیگا سلطان یہ کہتے ہین اور اونکا یہ کہنا معقولیت سے خالی نہین کہ اگر مین یہ بھی نکر سکون تو اپنی رعایا کو کیا منہ دکھاؤنگا۔ وہ سمجھے ضرور معاوضہ کرینگے کہ اس تگ و دو اور صرف بیجا کا یہ معقول نتیجہ نہین ہو سکتا کہ سرحد مین ایک خفیف سی ترمیم ہوجائے۔ پانچ چھ کرور روپیہ ملجاوے ایسے معاوضے تو کوہ کندن و کاہ برآوردن کے مصداق ہین۔ یہ تو سلطان کا ظاہرا حیلہ ہے لیکن فی الاصل

اسمین جو فائدہ اونکی مد نظر ہے وہ یہی ہی کہ بلاد عثمانیہ مین یونانی بکثرت سوداگری کرتے ہین - اگر سلطان اونپر ٹیکس لگانے پر قادر ہوگئے تو یقیناً ایک قلیل عرصہ مین خرچہ جنگ کیا اوس سے دوگنا روپیہ وصول کرلین گے -

اگر یہ رعایات منسوخ ہوئین توجسقدر یونانی تاجر ہین وہ سب کے سب سلطان کے قبضۂ قدرت مین بالکل بے بس ہونگے اور سلطان انکا خون بخوبی نچوڑینگے - جسکے مقابلے مین تھسلی کا دوبارہ ہاتھ سے جانا بھی ترکون کو چندان ناگوار نہوگا -

اب یہ دیکھنا ہے کہ دول عظام کیا فیصلہ کرتے ہین - روس پر سب کی آنکھین لگی ہوئی ہین مگر بقول اخبار ڈیلی کرانیکل وہ یونانیون کی اس تباہی پر ہنس رہا ہے - مگر یہ بھی سنا جاتا ہی کہ پچھلے دنون سے اوسے یہ فکر پڑ رہی ہے کہ ترکون کی طاقت اتنی زبردست کسطرح ہوگئی - حق یون ہے کہ یونان نے اس جنگ مین سخت غلطی کی ہے وہ ایسے بڑے مقابلے کے لئے کسی طرح تیار نہ تھا اور نہ تو اوسکے پاس فوج تھی نہ سامان حرب اور نہ زر - اسکو جو امید تھی کہ میرے میدان مین آتے ہی بلگیریا اور سرویا اور کل بالکن کی تمام ریاستین علم بغاوت بلند کرینگی اوسمین بھی اوسے کوئی کامیابی نہوئی اور اسکی وجہ ظاہر ہے کہ روس نے ایک لاکھ فوج انکی سرکوبی کو تیار رکھی تھی - رہا یورپ کا اتفاق سلاطین وہ بھی ترکون کو منع نکرسکا - اب اوسکا سارا خمیازہ انگلستان پر ڈالنا چاہتے ہین وہ کہتے ہین کہ ہمین امید تھی کہ انگلستان ہمارا ہاتھ بٹائے گا چنانچہ

انگلستان کا سابق ممبر پارلیمینٹ جو ابھی یونان سے واپس آیا ہی لکھتا ہو کہ
"یہ لوگ میری آؤ بھگت کرنے مین یہانتک مبالغہ کرتے تھے کہ مین اونکی
خام خیالی اور بیجا خوشامد سے بیطرح تنگ آجاتا تھا اور ہر چند چاہتا تھا
کہ اونکے دلون سے یہ بیہودہ خیال دور کردون - مگر وہ باز نہ آتے تھے اور
انگلستان کو اپنا قومی مددگار خیال کرتے تھے اور ثبوت مین وہ وہ ممبران
پارلیمنٹ کا تار پیش کرتے تھے - اُسپر اونھین اتنا ناز تھا کہ کسی کے کہنے کو
خاطر مین نہ لاتے تھے (حالانکہ وہ تار محض پرائیوٹ حیثیت سے دیا گیا
تھا) اور اگرچہ بادشاہ اور اوسکے وزیر بخوبی جانتے تھے کہ یہ تار ہمین
کسی امداد یا دستگیری کا وعدہ نہین دیتا مگر وہ لوگ ضرور اس دھوکے
مین رہے -"

سب سے بڑا نتیجہ

سب سے بڑا نتیجہ اس لڑائی کا یہ ہوا کہ یونان صفحہ ہستی سے معدوم
ہوگیا اور ترکون کو حیات دوبارہ ہوئی اور مشرقی یورپ مین پھر ایک زبردست سلطنت
نظر آنے لگی - اسلام کی بوسیدہ ہڈیون مین آب حیات چھڑکا گیا اور مسلمانون کو جو عرصہ
دراز سے اپنے آپکو مریض نقلی سُن سُن کر خود بھی بیمار سمجھنے لگے تھے یہ معلوم ہوگیا کہ ہم
مین ابتک جان اور حوصلہ باقی ہی اور ہم مین وہی سپاہیانہ جلادت اور جوانمردی
موجود ہے جو آبا و اجداد سے وراثتاً ملی تھی اور ہم اب بھی اپنے بزرگون کی طرح
اوروں کو فتح کر سکتے ہین -

اس خیال کو یہانتک وسعت ہوگئی ہے کہ ترک کہتے ہین کہ یونان اگر ہمین تاوان جنگ
وغیرہ کچھ بھی نہ دے تا ہم اسکا ہمین ممنون ہونا چاہیے کیونکہ اسنے ہمارا سکہ سارے
یورپ مین جما دیا ہی - جو بصورت لڑائی نہونے کے ناممکن تھا -

ترکوں کا سلوک سارے نامہ نگار جو مختلف اخباروں کی طرف سے میدان کارزار میں موجود تھے متفق اللفظ بیان کرتے ہیں کہ ادھم پاشا کی فوج نے جو نیک سلوک باشندگان تھسلی سے کیا ہے وہ نہایت قابل تعریف ہے۔ لوگ خواہ مخواہ غلطی سے گھربار چھوڑکر بھاگ گئے ہیں اور جن لوگوں نے ایسا نہیں کیا وہ ان بدبختوں کی شومی اعمال پر ہنستے ہونگے جو آب نادیدہ و موزہ از پا کشیدہ پر عمل کرکے نکل کھڑے ہوے اگرچہ کچھ قتل و غارت بھی ہوا تو وہ بھی یونانیوں کا تھا جو ہمیشہ عادتاً جہان سے بھاگتے تھے قیدخانے کھول جاتے تھے جسکا نتیجہ یہ ہوتا تھا کہ قیدی زنجیرین توڑکر نکل آتے تھے اور بیگناہ شہریوں کو لوٹتے تھے۔ اور جسوقت ترک داخل شہر ہوتے تھے تو اوسے ڈرکر پہاڑوں میں جا چھپتے تھے اور وہان کے باشندوں کو ستاتے تھے۔ اب بھی جہان جہان ترکوں کی جمعیت ہے وہان ایسے بدمعاشوں اور رہزنوں کا بس نہیں چلتا اور لوگ امن و آسایش میں ہیں۔ اب لوگوں کا اعتبار اس حسن سلوک کا اتنا جم گیا ہے کہ بکثرت اپنے گھرون کو واپس آگئے ہیں۔ اور اپنے کام دھندون میں لگ گئے ہیں۔ ان یونانی سپاہیون نے لوگون کو اسطرح بھی غارت کیا کہ انھیں خواہ مخواہ بھکا دیا کہ ترک آکر ہمیں لوٹین گے۔ جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ بیچارے تھوڑا اسباب لیکر بھاگے اور باقی چھوڑ گئے۔ ٹائمز کے کارسپانڈنٹ کی رائے میں "قریب تیس لاکھ پونڈ (پانچ کروڑ روپیہ) تھسلی والونکا نقصان ہوا"۔

جرمن کی مداخلت نامہ نگار موصوف آگے چلکر لکھتا ہے کہ:۔

"ایک نتیجہ خیز امر جو اس لڑائی میں ثابت ہوا وہ جرمنی کی مداخلت ہے جرمن کے ماہرین جنگ اس کاروائی میں بہت کچھ دخیل تھے اور یہ فتوحات ظاہرا انہین کی اعلی تربیت کا بدیہی نتیجہ ہیں اس سے عجب نہین کہ سلطان آئندہ بھی

مستفیض ہون اور سول مین بھی اونکو زیادہ تر دخیل کرین اونکو یقین ہی کہ اگر سلطنت
عثمانیہ کا انتظام مدبرین اور قابل آدمیونکے ہاتھ مین چلا جاوے تو ترکی عرصہ قلیل
مین ایک بڑی متمول سلطنت بنجاوے گی - جرمنی عرصہ سے چپکے چپکے اپنے
دوستانہ اور تجارتی تعلقات قسطنطنیہ مین بڑہا رہا ہی - چنانچہ ٹائمز کا کارسپانڈنٹ
مقام قسطنطنیہ سے لکھتا ہی کہ ابتدائی چھیڑ چھاڑ سے جرمنی سلطان کے ساتھ رہا ہے
اور اسکو یقین دلاتا رہا ہے کہ مین تمہارے ساتھ ہون ہمین جرمن کی غرض یہ ہے
کہ ہمارے ہانکی تجارت سے فائدہ اوٹھاوے اور سلطان بھی اس امر مین رضامند ہین چنانچہ
اب جسقدر ضروریات اسلحہ گولہ بارود وغیرہ جنگی سامان کی گورنمنٹ ٹرکی کو پڑتی ہے
وہ جرمنی کے کارخانون سے تیار ہوتے ہین - جرمنی کی ایک متمول کمپنی نے سلطان
کی خدمت مین ابھی ابھی دس لاکھ پونڈ قرضہ بھی پیشکش کیا تھا مگر سلطان نے یہ کہکر
نامنظور کیا کہ ہمین بالفعل ضرورت نہین - اسمین بھی عبد الحمید کی چال ہی جس سے
یہ مطلب ہے کہ بالفعل بجائے خود ممنون ہونے کے جرمنی کو تجارتی فوائد کے لئے
اپنا دست نگر اور گرویدہ کرین - چنانچہ ایک جرمن بینک کو یہ حوصلہ بھی ہو گیا ہے
کہ وہ قلمرو عثمانیہ مین ایک بینک کھولے اور اس بینک کو بہت سی رعایات کا وعدہ
بھی دیا گیا ہی اور یقیناً اوسے بہت فائدہ بھی ہوگا - اور اسمین ذرا بھی شک نہین
کہ یہ رعایات ضرور عطا ہونگی ؎

اب دیکھنا یہ ہی کہ روس ان تعلقات کو کس نگاہ سے دیکھے گا وہ بخوبی جانتا ہی کہ ترکی سپاہی
جنپر جرمنی کے افسر ہوتے سد سکندری سے کم نہین اور اسمین ذرا بھی کلام نہین کہ موجودہ
شہنشاہ جرمن سلطان کا بڑا دوست ہی اور اس یگانگت اور خلوص کا اظہار اوسنے اپنے تخت
نشینی سے آجتک متواتر مختلف پیرایون مین کیا ہے +

یادداشت سفراے دول عظام بنام وزیر خارجہ یونان

جو یادداشت ایم آلو سفیر روس نے منجانب طاقتہای یورپ وزیر خارجہ یونان کے نام بھیجی
اوسکا مضمون حسب ذیل تھا۔

"سفراے فرانس و اٹلی و برطانیہ و جرمنی و آسٹریا و ہنگری۔ ایم آلو قایم مقام
گورنمنٹ روس کو جو بمقام ایتھنز سفارتی گروہ مین اعلی ممبر ہے اختیار دیتے
ہین کہ وہ ہر ایک کی گورنمنٹ اور نیز اپنی سرکار کی طرف سے گورنمنٹ یونان پر ظاہر کردے
کہ دول عظام اس نظر سے کہ مہلت جنگ حاصل ہو سکے اور اس نظر سے
کہ ترکی اور یونان کے درمیان جو بالفعل مشکلات پڑی ہوئی ہین اونمین سہولت
اور آشتی پیدا ہو سکے بیچ بچاو کرنے کے لئے تیار ہین بشرطیکہ یونانی گورنمنٹ
کو ان امور کا علانیہ اقرار ہو کہ وہ اپنی تمام فوج کو کریٹ سے واپس بلا لینے
کا بندوبست کرے اور کریٹ کی خود مختاری (بجاے الحاق) باضابطہ طور
منظور کرے اور یہ کہ وہ ان ہدایتون اور مشورون پر بے کم و کاست کاربند
ہو۔ جو دول عظام حصول امن کی غرض سے اوسکے سامنے پیش کرین۔

یونانی گورنمنٹ کا فوری جواب

یہ یادداشت پہونچتے ہی سرکار یونان نے بعجلت تمام حسب ذیل جواب دیا کہ :۔
گورنمنٹ شاہی اُس یادداشت پر غور کرکے جو قائم مقام گورنمنٹ روس نے
منجانب سفراے دول عظام بھیجی ہے اقرار کرتی ہے کہ وہ اب شاہی

افواج کو کریٹ سے واپس بلانے کے اہتمام مین مصروف ہے اور یہ کہ وہ کریٹ کی خود مختاری کو باضابطہ تسلیم کرتی ہے اور یہ کہ وہ یونان کے اغراض اور فوائد کو دول یورپ کی سپرد کرتی ہے۔"

ساتھ ہی گورنمنٹ یونان نے فوراً اپنی افواج کو مطلع کیا کہ طاقتہاے یورپ نے بیچ بچاو کا وعدہ کرلیا ہے۔

انخلاے کریٹ

۱۴ مئی کی نصف شب کے وقت انیتھنز کے تار سے معلوم ہوا کہ کرنل اسٹیکو کو ۳۴ افسر اور سپاہیون کے جہاز پر سوار کرا دینے کا حکم آیا۔ انکے لیجانے کی غرض سے تین جہاز مقام پلاٹینیا سے کچھ فاصلہ پر تھے کہ سپاہیون تیار ہوتے ہی وہ اونکو لیکر رخصت ہون۔ بقیہ فوج کی نسبت بھی مشہور ہوا کہ فوراً واپس بلائی جاوے گی۔

چونکہ ابتدائی خیالات سرون سے نکل گئے تھے اس لئے باغیون نے یونانی فوج کی واپسی کی نسبت مین سمجھوتہ کرنا شروع کیا۔ انکو یقین ہوگیا کہ طاقتہاے یورپ اپنا وعدہ پورا نکر سکینگی کہ ترکی فوج بھی جزیرے سے ہٹا دیجاوے گی اور کامل خود مختاری قایم ہوگی۔ گو اسوقت تک ایک معقول تعداد باغیون کے سرگروہون کی اپنے خیالی پلاؤ پکاتی رہی لیکن کثیر التعداد کریٹ کے باشندے اپنی کامیابی اور امید براری کو امر محال تصور کرکے ناامید ہوگئے۔ کیونکہ برعکس نتائج جنگ نے ثابت کردکھایا کہ یونان ہرگز اس لائق نہین کہ وہ کریٹ کی خواہشات اور دعاوی کے پورا کرنے مین آیندہ کسی قابل ہوسکے گا۔

امیر البحر کیپٹن درہو اور سر الفرڈ بلوئی نے ۱۳ مئی کی شام کو کینیا کے بشپ (لاٹ پادری) سے عند الملاقات بیان کیا کہ ہمارے پاس سرکاری طور پر اطلاع آچکی ہے کہ یونان نے تمام خیالات جو الحاق جزیرے کے تھے دل سے نکال دئے ہین اور یہ کہ دول یورپ وہان کی خود مختاری کی کارروائی کو چلانا چاہتے ہین۔

بشپ کا شک تھمیں خودمختاری مین

بشپ نے خود مختاری کی نسبت سنکر ظاہر کیا کہ مجکو خوف ہے کہ خود مختاری کی کارروائی ایسے ہی ٹھٹھر کر رہجاوے گی جیسے کہ اصلاحات اور ترمیمات کا وعدہ پچھلے سال مین معدوم ہوکر رہگیا ہے۔

۱۳ مئی کی دوپہر کو کرنل حرم سائڈ۔ کرنل مرسے۔ لفٹنٹ کرنل مین وارنگ اور ایک اٹلی کے کرنل نے کریٹ کے ترکی گورنر اور کمانڈنٹ سے باضابطہ ملاقات کی شاہی سلامی سر کی گئی اور ان افسرون کا مع اردلی کے شہر مین ہوکر گذرنا باشندون مین دوستی کی نگاہ سے دیکھا گیا۔ ایک ترکی بینڈ قومی راگ بجا رہا تھا۔

ڈوموکو کی حالت زبانی ایک نامہ نگار کے

روز یکشنبہ ۹ مئی ۹۷ء

ایک نامہ نگار نے مقام ڈوموکو سے لکھا کہ مین ہفتہ کے روز اُس درہ سے ہوکر گذرا جو لامیا کے راستہ مین واقع ہے اب تک پرانی حد بدستور موجود ہے کیونکہ ترکون کے مورچے برقرار ہین۔ لوگ سب کے سب بھاگ گئے پر سپاہ بیٹھے ہین ہزارون بیل۔ گائے۔ بھیڑین۔ گھوڑے۔ اونٹ اور اسباب خانہ داری کے چھکڑے قطار در قطار سمندر کی طرف جارہے ہین۔ ڈوموکو مین یونانی فوج کی جمعیت تخمیناً ہزار

اور قلب لشکر ایک پہاڑی کے عقب مین واقع ہی جو سمندر سے ۱۴۰۰ فیٹ بلند ہی
اور فرسالا کا میدان یہان سے نیچے برابر دکھلائی دیتا ہے۔
کرنل اسمونسکی کی سپاہ میمنہ کی طرف گوڈا کی سڑک پر خیمہ زن ہی (یہ وہ فوج ہی جو
بالا بالا ویلسٹنو سے بھاگ کر آئی ہے) اگرچہ سپاہیونکا حوصلہ۔ اور صحت اچھی حالت
مین ہی مگر موسم کی اس ناقص حالت مین سپاہیون کا صحیح وسالم رہنا مشکل معلوم ہوتا ہے
(معلوم موسم کا اثر غنیم کی فوج پر کیون نہ محسوس ہوتا تھا)

تصویر مینٹ یکوبے از باغیان کریٹ ×

مال غنیمت

ترسالا کی جنگ مین جسقدر مال غنیمت ترکون کے ہاتھ لگا اوسکی مقدار بہت بڑی تھی
سامان رسد۔ گولہ بارود۔ اور کئی توپین اور کثیر التعداد سامانِ جنگ پیچھے رہگیا۔ جو
باسانی ترکون کے ہاتھ لگا۔ لیکن سب سے زیادہ مال غنیمت شاہزادون کے پہننے کے
کپڑے اور جوتیان وغیرہ تہین جنکی نسبت کہا گیا ہی کہ گھبراہٹ مین ساتھ نہ جاسکین +

افسرانِ افواج یونانی مین تغیر و تبدّل

ترتقالہ کو یونانی لشکر نے خیرباد کہی۔ رسالہ کے افسر میجر ٹریٹی اصل فوج مین شامل ہونے
کی غرض سے عازم ڈوموکو ہوئے۔ کرنل واساس اور کرنل کانسٹن ٹنڈ نیرکریٹ سے
واپس آ گئے۔ تصفیہ ہوا کہ کرنل واساس تھسلی کو جائین اور کرنل کانسٹن ٹنڈ نیر
فی الفور ڈوموکو پر بڑہین اور بطور چیف اسٹاف وہان اپنے کامون کا چارج لین۔
کرنل مناس آرٹا کی کمان سے برطرف کردے گئے۔ اور کرنل اسٹری ٹوس بجائے
اونکے مقرر ہوے اور جنرل اسٹاف بھی اونکے نیا مقرر ہوا۔

یونان اور گورنمنٹ یونان کی نازک حالت

یونانیون کی باقیماندہ فوج چارونطرف سے سمٹ کر ڈوموکو مین جمع ہو چکی۔ سپاہیون کا
یہ حال تھا کہ کھانے چھیننے اور سردی سے کانپنے اور فاقہ کشی سے مرتے اور
جابجا گھسٹتے پھرنے کی نوبت آ چکی تھی۔ بارش کے مسلسل ہونے سے بیماری لحظہ بلحظہ

ترقی پکڑ گئی - دوا دارو کا پتہ نہ تھا - نہ ایسے وقت مین ڈاکٹرون - کمسرٹ اور ادویات کا بندوبست ہو سکتا تھا اور یہ دقت باربرداری کے جانورون کے نہ ملنے سے اور بھی زیادہ ہو گئی تھی - فوج کو محصور ہو جانے کا ہر وقت اندیشہ لگا رہتا تھا کیونکہ وہ توپین اور کارتوس دشمن کے ہاتھ مین دیکھ چکی تھی - ایک لاکھ یونانی رعایا اپنے مکانات واقع تھسلی کو چھوڑکر ایسے وقت مین جابجا کوہستانون مین ماری ماری پھرتی تھی - جبکہ موسلا دھار بارش اور برف باری کی شدت تھی نہ اونکے تن پر کپڑے تھے نہ کھانے کو روٹی میسر تھی - کھلی ہوا مین دن اور رات بسر کرتی تھی - قریب قریب اُس تمام ملک پر ترکی قبضہ ہو چکا تھا - جو اس جنگ سے ۱۶ برس پیشتر ان سے چھین لیا گیا تھا -

یونان کا خزانہ کوڑی کوڑی سے محتاج - سلح خانہ ایک ایک رئفل بندوق سے خالی - اعتبار مفقود - آمدنی کے ذرائع بند - کاشتکاری اور زراعت موقوف ہو گئی تھی - ترکی فوج اور دارالسلطنت یونان کے بیچ بجز اونہین مغرور سپاہیون کے اور کوئی روک تھام نہ تھی - اس لئے گورنمنٹ یونان مجبور ہوئی کہ سرنگون ہو کر خواستگار امن ہو - کریٹ سے فوجین واپس بلا لی گئین - جزیرہ کی خودمختاری نہ کہ الحاق منظور کرنا پڑا لیکن ترکی کو ڈومو کو فتح کرنے سے قبل مہلت جنگ منظور کرنا گوارا نہ تھا شاید وہ جو ۱۸۹۷ع مین نکل گیا تھا واپس اور اتھینس کا راستہ کھل جاوے اور بہترین شرائط پر صلح کرنا ترکی کے اختیار مین رہے -

آرٹا کی حالت کمانیر ترکی فوج کی تار برقی

قسطنطنیہ کو ۱۱ مئی ۱۸۹۷ع

کمانیر فوج ترکی نے ۱۱ مئی کو جنینا سے ایک تار برقی اس مضمون کی قسطنطنیہ کو روانہ کی "یونانی فوج ایپارس آرٹا کو بھاگ گئی اور تین ہزار بندوقین اور تین صندوق

سامانِ جنگ کے اور ایک کوہستانی توپ چھوڑ بھاگی - حال کی جنگ میں یونانیوں کے ۹۰ آدمی کام آئے اور جس مراسلہ کے ذریعہ سے یہ خبر قسطنطنیہ سے روانہ ہوئی تھی اسمین یہ بھی بیان تھا کہ ۲۲۵ گھوڑے کوسود کے عیسائی اور مسلمان باشندون نے بلا قیمت اس غرض سے نذر دیئے ہین کہ ترکی فوج الاسونا اونکو استعمال مین لائے - زخمیونکا چوتھا چالان کل یہان داخل ہوا "

انتظام مقامات مفتوحہ

کونسل وزرا کے ایک فرمان مین جو پیشگاہ سلطان سے منظور ہوا یہ حکم دیا گیا کہ :- جنگی پولیس کی ایک بٹالین لاریسا کو روانہ کیجاوے " یہ فوج مناسطر اور سلونیکا کی جنگی پولیس سے لی گئی اور لاریسا کے قریب قریب جو مقامات واقع ہین وہاں کی فوج مستحفظ کے لوگ بھی اس مین داخل کیے گئے -

یہ بھی حکم دیا گیا کہ وولو اور لاریسا اور طرنوق قلعہ مین جو ترکی افسر کانسلون کے عہدہ پر مامور تھے وہی اب اضلاع مذکور کے قایم مقام مقرر کئے جاوین اور وہان کا انتظام کرین - فوج سلطانی کے لئے جن تمغون کی تیاری کا حکم دیا گیا اونکی ڈھلائی کے اخراجات کا سلطان نے اپنی جیب خاص سے دینا منظور کر لیا -

جنگ ایپارس بار سوم محاربہ ہنوپولو (ایپارس مین)

جب یونان کے محافظ فوجین جنوبی مشرقی سرحدی ضلع مین جابجا متعین تھین تو مغربی بازو جو ایپارس کے حصون پر پہلے سے قابض تھا بتدریج سرحد سے پیچھے ہٹا دیا گیا ان بہت سی لڑائیون مین جو التولے جنگ سے پہلے ان حصہ جات مین واقع ہوئین

ایک لڑائی نہایت زبردست تھی اور وہ ہنوپولو کا معرکہ تھا۔
اخبار ڈیلی نیوز کے خاص نامہ نگار کے ذریعے سے جو یونانی فوج کے ہمراہ تھا اس ہزیمت کا حال بخوبی معلوم ہوا جو اُس نے مقام ہیتراس سے ۱۰ مئی کو لکھا تھا۔

"جنگ ہنوپولو کی تین روز کی لڑائی مین یونانیون کے مقتولین اور مجروحین کی تعداد سات سو سے زیادہ ہو گئی جس مین پچیس ۲۵ افسر مقتول اور بہت سے مجروح ہوئے۔ افسرون کا نقصان عموماً بہت زیادہ اس لئے ہوا کہ یونانیون کی رجمنٹون مین بہت زیادہ افسر ہوتے ہین۔ ایک پلٹن مین ایک میجر کمانیر اور تین افسر مارے گئے اور چار زخمی ہوئے یہی مصیبت اور پلٹنون پر بھی گذری ہوگی۔

ایک مرتبہ جگہ کی قلت کے سبب سے ایک پہاڑی کے بازو سے توپونکا چلنا خاموش ہوگیا جو سڑک کے اوپر واقع ہے لیکن یونانی فوج ان نقصانات سے جو اس مقام پر اس نے اوٹھائے تھے ایسی کمزور ہو گئی تھی کہ وہ اس موقع کو غنیمت سمجھکر اُس پہاڑ کی چوٹی پر قبضہ نہین کر سکی جہان سے ترک ایسی آگ برسا رہے تھے کہ وہان ٹھیرنا دشوار تھا۔ اسوقت درہ فیافا کر دہانہ پر فوجون کو کچھ بہت بڑی کامیابی حاصل نہین ہوئی۔ اس درہ کی شکل نہایت پیچدار اور عمودی ہے اور اسکے دونون جانب کی چٹانین ڈھالو ہین۔ یونانی توپین ان آہنی دیوارون کے خلاف کوئی اثر ڈالنے والی کارروائی کرنے کے قابل نہتین جس کے عقب مین البانیا کے لوگ بڑے تحمل کے ساتھ کھڑے تھے اور یونانی پلٹنون پر گولیونکے متواتر سیلاب بہا رہے تھے جنکے پاس سوا ایک یا دو چھوٹی چھوٹی آبپاشی کی نہرون کے اور کوئی

بچاؤ نہ تھا۔ یہی کیفیت ہر مقام پر تھی۔ یونانی فوجوں کے لئے میدان میں صرف اُن سڑکوں کے پشتوں سے کسیقدر پناہ ملتی تھی جو ایک دوسرے کو قطع کرتی تھیں برخلاف اس کے ترک ہر مقام پر ایک قدرتی آڑ رکھتے تھے جسکو اونھوں نے اپنے طور پر بخوبی درست کرلیا تھا اور ہر حالت میں انکے مورچے یونانیوں پر حکمرانی کر سکتے تھے پس ظاہر ہے کہ ہر موقع پر انکا نقصان نسبتاً خفیف ہوتا تھا۔

یہ لڑائی تمام دن رہی اور جیسا کہ اس قسم کی لڑائیوں میں معمولاً دیکھا جاتا ہے دوران جنگ میں کسی قسم کا ذرا سا بھی سکون نہیں دیکھا گیا جب کچھ عرصہ گذر گیا تو آسمان پر کالی گھٹائیں چھا گئیں اور موسلادھار مینھ برسنے لگا۔ اگرچہ اس سے اُن سپاہیوں کو نجات ملگئی جو چالیس گھنٹے سے فی الواقع بے آب و دانہ لڑ رہے تھے لیکن چار بجے ایک دلیرانہ آخری کوشش کی گئی۔

اس جنگ میں تین کالم فوجیں یکبارگی شریک ہوئیں اور ایک ہیبتناک گولہ باری جانبین سے نصف گھنٹے سے زیادہ تک ہوئی۔ اسوقت شرابور کرنے والی بارش اور بھی بڑھ گئی اور آدمی بالکل بھیگ گئے۔ اور فوجوں میں بہت بڑی بیدلی پھیل گئی۔ پہاڑیوں کی ڈھالوں میں پانی کی وجہ سے پھسلن ہوگئی اور کسی حملہ کی مزید کوشش میں رخنہ پڑ گیا جس سے رفتہ رفتہ گولہ باری کم ہوئی اور بند ہوگئی اور اگرچہ جا بجا شام تک کبھی ایک آدھ گولہ چلتا رہا لیکن درحقیقت ہنولولو کی لڑائی پانچ بجے ختم ہوگئی اور فوجیں اپنے اپنے مورچوں پر قابض رہیں۔

جب تک بہت زیادہ رات نہیں گذری لاشوں کے اٹھانے کا کام ختم نہیں ہوا اور بعض لاشیں درحقیقت دوسری صبح تک نہیں اٹھیں اس لئے کہ دن میں یونانیوں کے طبی وسائل رہنموں کی نقل و حرکت اور خبرگیری میں نہایت ہی قابل الزام تھے۔ البانیا فوجوں کی تفنگ اندازی ایسی شدید تھی جس سے بہت سی حالتوں میں اس بات کی ضرورت تھی کہ مقتولین کی لاشیں جہاں پڑی ہیں وہیں پڑی رہیں۔ رات کے گیارہ بج گئے تھے اور بارش کی وہی کیفیت تھی سپاہی بھیگ رہے تھے اور یہ دیکھا گیا کہ اکثر پلٹنوں کو غیر ضرر رسیدہ افسروں نے چھوڑ دیا تھا۔

فوجوں کے جمع ہونے کے لئے احکام جاری ہوئے تھے اور ہدایت تھی کہ ایمارتی کے پہاڑ پر اپنا وسطی مورچہ قایم کریں جسکے معنی درحقیقت یہ تھے کہ جو کچھ تھوڑا بہت موقع حاصل کیا گیا ہے چھوڑ دیا جائے اور جن جن موقعوں پر بالفعل قبضہ تھا وہاں سے کسی مقابلہ کے بغیر ہٹ جائیں۔ جب فوج دریا کو چہارشنبہ کے روز عبور کر رہی تھی تو پھر ایک رات کھلے میدان میں بیرحم بارش کے خلاف بڑی بےچینی سے کاٹنا پڑی۔ یہ بارش بھی شام سے صبح تک ہوا کی۔

جب شنبہ کے روز سپیدۂ صبح نمودار ہوا تو ترک ان مورچوں پر قابض ہوگئے یونانیوں نے پنجشنبہ کے روز دوپہر کو بڑی مردانگی سے غنیم کے گولوں کی برداشت کی اور ایک جدید واپس ہٹنے میں مشغول رہے۔ جہاں ترکوں کی سپہ گری کا سیلاب جاری تھا جسکی زد ہنوپولو کے پہاڑ تک تھی جہاں نے ایک روز پہلے یونانیوں کی بہت کچھ قیمتی جانیں ضائع کی تھیں چونکہ

یونانی باوجود ان بھاری نقصانات کے ایک ایسی حالت مین نہ تھے جس سے کسی حملہ کا تجدد ہو سکے اس سلئے قرار دیا گیا تھا کہ وہ اپنی حفاظت پر سختی کے ساتھ قایم رہین - ترکی سوار میدان مین نمودار ہوتے لیکن چونکہ وہ ایک فاصلہ دراز پر تھے اور ادہر کسی مزاحمت ومخالفت کا اثر نہین ہوتا تھا اور نہ ترکون ہی نے حملہ کی کوئی علامت ظاہر کی لہذا وہ تمام دن خاموشی سے گزر گیا - کبھی کبھی جابجا کوئی توپ چل جاتی تھی - بعض اوقات قلعہ آرٹا سے کوئی گولہ ترکون کے مورچہ پر گرتا تھا لیکن اس سے انکا کوئی نقصان نہوتا تھا - اصل حقیقت یہ ہے کہ جانبین کے لوگ بالکل تھکے ہوے تھے اور کوئی خواہش انکو لڑائی کی نہ تھی - حتی کہ دریاے لورس کے پل جسکا ایک حصہ کرنل گوں خنولونوس نے اس لڑائی مین چھین لیا تھا کچھ یون ہی توپون کی لڑائی مین مشغول رہا - اور تھوڑی دیر تک بیدلی سے توپون کی لڑائی ہوتی رہی - لیکن وہ بھی ایک یا دو گھنٹے کے بعد بند ہوگئی اور فریقین ایک دوسرے کے مقابلے مین توپون اور بندوقون کی بھاری گولہ باری کو سہتے رہے جو تمام دن حوالی پیدیو یزا مین ہوتی رہی اسطرح نصف شب تک یونانی اپنے مورچون پر قابض رہے حتی کہ دفعتہ کرنل مناس کا جو دوپہر کو آرٹا واپس گئے تھے یہ حکم آیا کہ تمام فوجین ایک مرتبہ اور دریا کے اس پار قصبہ مذکور کو واپس آجائین -

فی الواقع اس کارروائی کے متعلق بہت سی افواہین مشہور ہوئین جو عام طور پر سمجھ مین نہین آئین - تاہم یہ بازگشت بڑی اسلوبی اور انتظام کے ساتھ وقوع مین آئی اور تمام فوجین اور توپین قدیم جنگ بازگشت کے طریقہ پر

پانچ بجے صبح واپس گئیں اسکے بعد کرنل ڈاکس اور دوسرا برگیڈ مقیم رہا کا چونکہ ترکی مورچہ میں ہوکر نکل جانے کے قابل نہ تھا پس یہ حصہ نقل و حرکت میں ناکام رہا اس لئے حکم دیا گیا کہ عملداری یونان کو فوجیں واپس جائیں۔ مارکوبوٹ ذارس اور پریونا کی فوج کو بھی یہی ہدایت ہوئی اسطرح تیسری مرتبہ کوئی یونانی سپاہی ترکی علاقہ میں باقی نہیں رہا۔

پریویزا کے قریب سخت جنگ اور یونانی فوجونکی مصیبت ۱۶ مئی ۱۸۹۷ء

انہیں روز دن کرورا سا میں ایک جنگ عظیم تین روز تک برابر ہوا کی اور اسکے بعد فوجیں پسپا ہوئیں۔ اس بازگشت میں بہت سے آدمی ضائع ہوتے۔ یہ قابل غور ہے کہ تین ہزار کی ایک زبردست فوج دہانہ توس میں چہارشنبہ کے روز اوتری تھی۔ لیکن کوئی مناسب انتظام یہاں پیشتر سے نہ کیا گیا تھا۔ اس لئے کسی طرح یہاں کوئی کشتی نہیں ملسکتی تھی اور فوج کی ایک بہت بڑی جماعت تیرنے یا پایاب اوترنے پر مجبور ہوئی۔ تاہم سب لوگ اسی رات میں صبح سے پہلے بغیر کسی مخالفت کے چہارشنبہ کے روز کنارہ پر پہونچ گئے اور اسکے بعد اونھوں نے تمام ان ممکن الحصول راستوں پر جو پریویزا سے فلی پادیہ کو گئے ہیں ایک زبردست مورچہ قایم کرلیا۔ اس مقام پر وہ لوگ تمام دن پنجشنبہ جمعہ اور شنبہ کو لڑائی میں مشغول رہے۔ ترکوں کی دو ہزار زبردست فوج نے پریوزا سے نکلکر ایک حملہ کیا اور ایک بڑی گولہ باری اور گولی کی بوچھار کے بعد یونانی مورچے کو بنوک سنگین گھیر لیا اور اگرچہ ہر ایک مرتبہ ترک بہت بڑے نقصان کے ساتھ وہاں سے ہٹا ہٹا دئے جاتے تھے تاہم

اونھون نے متواتر اور پیہم حملے کئے۔

یونانی اپنے مورچون کو سنبھالے رہے لیکن چونکہ اونکو اپنے تئین محفوظ کر لینے کا وقت نہین ملا اس لئے اونکو سخت مصیبت پیش آئی لیکن ترکون کے مقابلہ مین اونکا نقصان بہت تھوڑا ہوا۔ شنبہ کی شام کو دونون فوجین تھک کر چور ہوگئی تھین یونانیون کو بھوک اور پیاس سے سخت تکلیف پہونچ رہی تھی اس مین کوئی شبہ نہین ہے کہ ترکون کا بھی قریب قریب یہی حال تھا۔ یونانیون کا قول ہے کہ البانیا کے سپاہیون نے بڑی عمدگی سے جنگ کی اور ایک عجیب غریب دلیری اور شجاعت ظاہر کی اونکو موت کا مطلق ڈر نہ تھا با این ہمہ مورچے مین کوئی انقلاب واقع نہین ہوا یونانی ابتک اپنے اصلی مورچے پر قابض تھے۔ اسکے بعد رات کے وقت حکم آیا کہ یونانی علاقہ کو فوج واپس جائے۔

اسوقت ایک کمانیر نے تھکی ہوئی بھوکی اور بھیگی فوج کو اطلاع دینے مین یہ غلطی کی کہ اونکو عجلت کے ساتھ پسپا ہونا یا منتشر ہونا چاہیئے۔ سپاہی ساحل تک ایک عمدہ انتظام کے ساتھ لوٹے۔ لیکن تقریبًا دوسو سپاہی جنکے لئے اطلاع اور آگاہی کا بظاہر کوئی ذریعہ نہ تھا مارڈالے گئے یا قید مین پڑ گئے با اینہمہ دریا کے کنارہ پر اس مصیبت کو بھی اور ترقی ہوئی۔ ابتک ترک خاموش تھے لیکن جب یونانیون کو کوئی کشتی نہ ملی تو مایوس ہوگئے اور آخرکار اونھون نے اس دریا کے خلیج سے پایاب اوترنے کا ارادہ کیا جو اونکو یونانی عملداری سے علیحدہ کرتا تھا۔

یہ ایک ڈھائی گھنٹے کا کام تھا لوگ دریا مین ہاتھ پاؤن مارنے لگے علی الصباح ترکون کو اس واقعہ کی کیفیت معلوم ہوئی اسوقت اونھون نے پایاب اوترنے والی جماعتون پر گولے برسانا شروع کئے جنکی اب حالت نہایت مصیبتناک تھی بہت سے

آدمی ڈوب گئے جس مین اکثر زخمی تھے اور جب یہ فوج مرتی کھپتی مقام پر پہونچی تو اوسکی حالت نہایت قابل افسوس تھی۔ اونھون نے اپنے زخمی پیچھے چھوڑ دے تھے۔ بہت سی حالتون مین اکثر سپاہیون نے اپنے اسلحہ گم کر ڈالے تھے اور سب خستگی اور مصیبت کی عام بلا مین پھنسے ہوتے تھے۔ تین روز کی لڑائی اور ہزیمت مین کرنل بوٹزارس کے آدمیون نے تخمینہ کیا تو کہ ایکسو ستر آدمی گم ہو گئے ۔ بیس مارے گئے اور دو سو سے زیادہ زخمی ہوے۔ جنھین چند آدمی فی پلٹن چھوڑ دے گئے تھے۔ اور دو سو کا پتہ نہ تھا۔

اب اگر اس نقصان کو اکارنی کے نقصان عظیم کے ساتھ ملائین (جہان بیشتر لڑائی ہوئی) تو اپیارس کی فوج کا نقصان تین روز کی لڑائی مین جو کچھ ہوا اوسکی تعداد تقریبًا اسقدر ہے کہ پانچسو آدمی مارے گئے اور ایک ہزار زخمی یا مفقود الخبر ہو گئے جن مین سے بہت سے آدمیون کو مقتولون مین شمار کرنا چاہیے۔

۱۷ مئی ۱۸۹۷ء - ڈوموکو کی لڑائی اور جنگ روم و یونان کا خاتمہ

اس لڑائی مین بھی جسکے اختتام پر مہلت جنگ عطا کی گئی مثل اور لڑائیون کے ترکون نے بہت بڑی گرمجوشی اور جنگی قابلیت ظاہر کی اور یونانی فوجین بڑی کمزوری کے ساتھ منہزم ہوئین۔ تاہم بقول ایک نامہ نگار کے۔

"یونانیون کی جانب سے بھی بعض ایسی علامتین پائی گئین جن سے معلوم ہوا کہ اونھون نے آخر تک ہمت و مقابلہ کیا۔ لیکن اس لڑائی کا بہت بڑا حصہ جسکا تعلق یونانیون سے ہے مایوسانہ شکست اور مصیبت سے لبریز ہے۔"

مورچہ بندی کی کیفیت یونانیونکا مورچہ ناہمواری کی وجہ سے گھوڑے کے نعل کی شکل کا تھا

جسکا داہنا بازو نہایت تنگ تھا۔ بھاری توپون کی تین باڑیان اس مورچہ مین اُس
چوٹی پر قایم کی گئی تھین جو بائین جانب واقع ہے اور انکی امداد کے لئے پانچہزار سپاہی متعین
تھے۔ ڈوموکو کے سامنے چوٹیون اور اُن ڈھالون پر جو میدان سے جا ملے ہین
پانچ میدانی اور کوہی توپخانے مع پانچہزار سپاہیونکے قایم کئے گئے تھے اور داہنی
جانب کے آخر ایک توپخانہ کیلکی مین اور دوسرا توپخانہ کتنر کی مین لگایا گیا تھا۔
اسکے محاذی چار میدانی اور کوہی توپخانے تھے۔

اس مقام پر جو فوجین صف بستہ تھین انکی تعداد تقریباً تیرہ ہزار ہوگی یہ ڈوموکو کے
بائین جانب ایک پہاڑ کی ڈھال پر بطور محفوظ فوج کے متعین تھین۔ یونانیون کے
حفاظتی مورچہ کوہ اشتی مٹیروالی کرپ کی دو توپون سے جو کرنل ٹوپولوس کے
زیر کمان تھین استحکام دیا گیا تھا۔ انمین سے ایک توپ قدیم قلعہ مین جو قصبہ کے اوپر اور
دوسری ڈوموکو کے مشرق مین ایک چوٹی پر نصب کی گئی۔ اس کے محاذی چار میدانی اور
کوہی توپخانے تھے۔

یونانیون کی کل فوج کی تعداد پینتیس اور چالیس ہزار کے مابین تھی جس مین پانچہزار
سوار بھی شامل تھے۔ جب ترکون کی فوجین بائین جانب اور سامنے کے رخ پر صف بندیان
کر رہی تھین تو انکی تعداد پچاس ہزار سے کم نہین معلوم ہوتی تھی۔ اسکے علاوہ پچیس ہزار
فوج داہنی جانب کے خاتمے پر اندازہ کی گئی۔ نو بجے کے تھوڑی دیر بعد ترکی فوجین فرسالا
کی جانب سے بڑھتی ہوئی دکھائی گئین۔ قریب قریب اوسی وقت ایک فوج کوہستان
کیسی ودیاری کی چوٹی پر نمودار ہوئی اور یونانیون کے بیرونی مورچون پر گولہ باری شروع
کی جس نے اِنکا جواب دیا۔ جنرل میر جانی بائین بازو کی کمان کرتے تھے اور جنرل
میکرس داہنے بازو کی فوج کے کمانیر تھے۔ ترکی توپخانون نے کوہ کیسی دیاری سے

اوسوقت تک گولہ باری کی جب تک کہ انکی فوجین فرسالا کی سڑک پر کوچ کر رہی ہین اور میدان مین صف بستہ ہوکر لڑائی کے لئے تیار ہوتین یہ ایک عظیم الشان منظر تھا جو ڈومو کو کی پہاڑیون سے بخوبی دکھائی پڑتا تھا۔

رسالہ کے پانچ اسکواڈرن جو دو میل تک سڑک پر سرپٹ آئے تھے مشرق کی جانب مڑ گئے۔ ادران اونچی اور بلند ٹیلون کے پیچھے جو کیسی دیاری کے نشیب مین واقع ہین غائب ہوگئے۔ پلٹنین تین میل تک ثابت قدمی کے ساتھ سانپ کی طرح لہراتی ہوئی چلی گئین۔ اسکے بعد وہ بائین جانب موضع پوگاری کے عقب مین پھیل گئین جو فی الفور جلادیا گیا۔

یہ فوجین یونانیونکی مشرقی فوج کے سامنے قایم ہوئین۔ دو ترکی توپخانے سڑک کی مشرقی جانب ایک ایسے نشیب مین قایم کئے گئے۔ جنھون نے بڑی قابلیت کے ساتھ ترکی کی نقل و حرکت کو جو توپخانون کے داہنی جانب سے حملہ کرنے کے لئے (یونان کی جانب چپ) ہورہی تھی ایک عرصہ تک چھپائے رکھا۔ یونانیون کی بڑی کروپ کی توپین جو قلعہ اور چوٹیون پر تھین گولونکا مینہہ برسانے لگین۔ اور فوراً نشانہ دریافت کرکے ترکون کی صف بستہ نقل و حرکت مین ہلچل ڈالدی جو باانہمہ بڑی بردباری اور بے پرواہی سے عمل مین آرہی تھی ایک اور یونانی توپخانہ نے جو ایک ناہموار پہاڑی کی پیشانی پر تھا اس سڑک کی جانب جو میدان کو جاتی ہے نشانہ باندھا اور ترکی توپخانہ پر گولے برسانے شروع کئے۔

ایرلونیون نے مورچون پر ڈھلوان پہاڑون سے گولہ باری شروع کی اور تین سنجے تک یہ لڑائی عام طور پر پھیل گئی نصف گھنٹے کے بعد جانبین سے ہنگامہ گولہ باری اسقدر گرم ہوا جس سے معلوم ہوتا تھا کہ گویا شلکی توپین چل رہی ہین۔ یونانیون کی صف بندی غنیم کی نسبت عمدہ تھی۔ ایک شخص اس خوفناک تباہی کو بخوبی دیکھ سکتا تھا جو ترکی پلٹنون کی

صفوں میں اونکے توپچیوں نے ڈال رکھی تھی ایک گولہ قلعہ کی کرپ توپ سے ترکی فوج کے ایک کالم میں جو مورچہ کے مشرقی گوشہ میں تھا اوسوقت گرا جب وہ ڈھس کی پناہ میں صف بندی کی تیاری کر رہا تھا اور ایک دوسرا گولا سڑک کی داہنی طرف ترکی توپخانہ میں گرا۔ ان گولوں نے سخت نقصان پہونچایا۔ جسکا اندازہ اس امر سے ہو سکتا ہے کہ ایک ترکی توپ اپنے مقام سے گر پڑی اور توپچیوں کو یہ توپ اوسی جگہ چھوڑکر باقی توپیں کچھ عرصہ کے لئے ہٹا لینا پڑیں۔ جو کچھ دیر کے لئے بالکل خاموش ہو گئیں۔

ترکوں کی شجاعت

یونانیوں نے توپ کو گرا دیکھ کر اُسکو بالکل نیست و نابود کرنے کی کوشش کی اور گولہ باری کا زور اوسی پر مجتمع کر دیا۔ دو گولندازوں نے ہرگز اس خوفناک حالت میں بھی اپنی توپوں کو نہ چھوڑا۔ ریوٹر کا نامہ نگار خاص جو عساکر عثمانیہ کے ہمراہ تھا لکھتا ہے کہ

"ان دونوں جانباز گولندازوں نے کمال ہی جرات اور شجاعت دکھلائی جنکے اردگرد واقعی قعر جہنم موجزن ہو رہا تھا اونکے سروں پر خاردار گولے پھٹ پھٹ کر گر رہے تھے اور کردی گولے اونکے قدموں کے نیچے زمین کو پاش پاش کئے ڈالتے تھے لیکن یہ بہادر اپنی جگہ سے ایک انچ ادھر اُدھر ہٹ جانے کا نام نہ لیتے تھے۔ رات ہو جانے کے بعد میں ترکی فوج کے عقب میں ہٹ آیا اور فرش خاک کو بچھونا کر کے لیٹ رہا۔ کارتوسوں کے شکستہ صندوقوں کو جمع کر کے آگ سلگائی جسے دیکھ کر کئی زخمی ہسپتال جانے سے پہلے اپنے کمزور جسموں کو گرم کرنے کی غرض سے جمع ہو گئے ایک افسر کے بائیں آنکھ کے اوپر گولی کا سخت زخم تھا مگر وہ نہایت زندہ دلی سے اس روز کے معرکوں کی کیفیت سناتا رہا۔ ایک سپاہی کے شانہ سے گولی وارپار نکل گئی تھی جسکی اس شیر مرد کو مطلق پرواہ نہ تھی لیکن بعض سپاہیوں

کو ایسے شدید زخم پہونچے تھے کہ ذرا سی جنبش باعث بے درد پیچین
کرتا تھا اور اوسکے منہ سے آہ کے ساتھ بے اختیار یہ کلمہ نکلجاتا تھا
کہ "اے اللہ ہمپر رحم کر۔"

"ان غریب مصیبت زدگان کی تکلیف کا المناک نظارہ جو میرے پاس
جمع ہوگئے تھے مجھے مدت العمر فراموش نہوگا۔ مین اسوقت ترکی توپخانہ
کی قابل تعریف استقامت اور استقلال کی تعریف کئے بغیر نہین رہسکتا۔
اوسکو دو میل کے فاصلے سے یونانی مورچون پر گولہ باری کرنی پڑی تھی۔ اور
طرہ یہ کہ انکا توپخانہ نشیب مین اور مورچے بلندی پر تھے اس سے مشکلات
اور بھی زیادہ پڑین۔ دشمن اونکی نقل و حرکت کو بخوبی دیکھ سکتا تھا۔
باینہمہ ترکی توپخانہ کے صرف دو آدمی مقتول اور سات مجروح ہوئے۔ مگر
ترکون کی پیادہ فوج کو نقصان عظیم اوٹھانا پڑا۔ مجھے میدان جنگ کے
ایک حصہ پر سے گذرنے کا موقع ملا تو مردے اور زخمی بلا امتیاز ایک ہی
ڈھیر مین پڑے پائے۔ زخمی سپاہی کے پہلو بہ پہلو جسکی اوس جگہ مرہم
پٹی کیجارہی تھی دوسرے شخص کی لاش بھی پڑی تھی جسکا جسم گولے نے
ٹکڑے ٹکڑے کرکے چیتھڑے کردیا تھا۔
جس ترکی دستہ نے دشمن کے قلب پر حملہ کیا وہ بہت ہی قابل تعریف ہے
اوسکو دوران جنگ مین یہ پہلا ہی موقع ملا کہ گولے کی زد مین آوے تاہم
اوسنے غنیم کے چند مورچون کو جو نہایت ہی محفوظ و مضبوط تھے اور جبان
غنیم کے لشکر کی تعداد بمقابلہ اپنے بہت ہی زیادہ تھی بنوک سنگین فتح کرکے
خاص امتیاز حاصل کیا۔"

جا پہنچے فرسالا کی سڑک پر اور زیادہ ترکی سوار نمودار ہوئے اور اُنکی چال مین جنبش کرتے ہوئے نظر آئے۔ اُسی وقت ترکی بائین بازو کی فوج مین مزید ترقی ہوئی مورچے کے عقب سے دو توپین میدان مین بڑھائی گئین اور یونانیون کے مورچون پر گولہ باری شروع کی جہان قصبہ کے نیچے بکثرت یونانی فوجین جمع تھین۔

اس اثنا مین چلتے ہوئے گاؤن کے سامنے مغربی جانب فوجون کی صفین روانہ ہوئین اور ایک خوبصورت اور عمدہ ترتیب کے ساتھ بیباک پنکھے کی شکل مین آگے بڑھین اور ایزنوبون اور ڈیڑھ سو گیری بالڈی والون سے مورچون پر مقابلہ کیا۔ آخر الذکر سپاہی گیری بالڈی کے زیر کمان تھے۔ لیکن چونکہ وہ غیر ملکون کے سپاہیون کے دبکھنے کو چلا گیا جو یونانیون کے بائین بازو پر تھے۔ اس لیے اُنکی زیر حاضری سیپ تک میریانی نے اُنکی کمان لی اور گیری بالڈی والون کو حکم دیا گیا کہ وہ مورچان پر جا توپخانے کے سامنے تھا ایزنوبون کی مدد کرین۔ انھون نے ہر چند غنیم پر تابڑ توڑ بوچھار شروع کی لیکن اونکی مستقل پیشقدمی کو نہین روک سکے۔

اس لڑائی مین ترکون کا استقلال قابل تعریف ہے جو باوجود اسکے کہ گولون اور گولیون کی بوچھار سے اونکی صفین پلٹ جاتی تھین اور ایزنوبی اور گیری بالڈی کے لوگ بڑی قادر اندازی کے ساتھ اُڑتین مار رہے تھے مگر اونکا بڑھنا کسی طرح نہین رکتا تھا۔ ترکون نے انتظام کیا تھا کہ ڈھال پر سنگین حملہ کرین لیکن گیری بالڈی والون کی مجموعی گولہ اندازی اور باڑھون نے اونکو اپنی جگہ سے ہٹا دیا۔ اور وہ میدان جنگ کی جانب پسپا ہو گئے۔ ڈیڑھ سو گیری بالڈی والون مین سے دس مقتول اور بیس مجروح ہوئے۔ میریانی بھی مجروحین مین تھا۔ اس موقع پر گاریبالڈیا تیمار دارے جو مردانہ کام کیا وہ نہایت حیرت انگیز ہے۔ یہ عورت سرخ کرتی

پہنچے ہوئے بیباکانہ اپنے زخمیوں کی تیمارداری کو موجود تھی اور خوش قسمتی سے تمام لڑائی میں اوسکو کوئی ضرر نہیں پہونچا۔ یہ فوجوں کی بازگشت میں ساف بچ آئی۔ اس عرصہ میں اوس نے اپنے زخمیونکا ساتھ نچھوڑا۔ یہانتک کہ تمام زخمی سلامتی سے اوس شفاخانہ میں پہونچ گئے جو بندر میرنوں میں قایم ہوا تھا۔

نازک وقت جب نازک وقت قریب آیا تو یونانی سوارونکا ایک دستہ اوس دن اس چکردار راستہ سے جو میدان کو جاتا ہے اس لئے اوترا کہ اگر ترکی فوج حملہ کرے تو یہ اوسکا مقابلہ کرے۔ لیکن وہ اوس کے بعد ہٹ گئے تھے ساڑھے چار بجے کے قریب ایک بہت بڑی ترکی فوج درہ اگوریانی کے بائیں جانب پھیلی ہوئی دیکھی گئی جسکی امداد پر دو توپخانے تھے ان فوجوں سے بہت جلد میدان جو دو میل سے زیادہ وسیع تھا بالکل پُر ہو گیا۔ اس اثنا میں ترکوں کے توپخانے کیسی دیا ری نے جہاں صبح کو اول اول لڑائی شروع ہوئی تھی یونانیوں کی بائیں فوج پر گولے مارنا شروع کئے جس سے تمام پہاڑی چوٹیوں پر فی الفور آگ لگا دی اور اسکا سبب یہ ہوا کہ پہاڑیاں اس گولہ اندازی سے جلنے لگی تھیں اور موضع لیتیمی میں آگ لگا دی گئی تھی جسپر ترکوں نے قبضہ کر لیا تھا۔ اور اس داہنی فوج کو جو جنرل سیکری کے زیر کمان تھی ہٹا دیا تھا اور پچاس یونانی مارڈالے تھے جنرل سیکری نے بڑی بے صبری کے ساتھ کمک طلب کی تھی اور تین ہزار فوج محفوظہ دو کو ہی توپخانوں کے اوسکی مدد کو بھیجی گئی تھی۔ اس عرصہ میں نیا ترکی جنرل نے یونانیوں کی میسرہ فوج پر متواتر حملے کئے اور ایک حملہ ڈوموکو کے نیچے ہوا۔ یوں گھنٹے تک بندوقوں اور توپوں کی متواتر باڑھیں چلاکیں اور اونکا اثر زخمیوں کے اُس سیلاب سے معلوم ہوا جو چکردار راستہ سے عقب فوج میں لایا گیا تھا۔

لڑائی کا انجام جنگ کا طوفان اب داہنی جانب بڑھ آیا۔ بالخصوص ایک سخت حملہ

ایرنویون کے مورچے پر ہوا جہان دوسری اور رجمنٹین صف بستہ تہین اوصون نے بڑہکا خوب مقابلہ کیا لیکن کرنل میرومیچالی نے جو اس حصہ فوج کے قریب سے گذر رہے تھے فریڈملک طلب کی اور باقی تین ہزار محفوظ فوجین پہاڑ کے اس پار ڈوموکو کی داہنی جانب بڑہین۔ اور لڑنے والی صفون کی مدد کے لئے بہیجی گئین۔ اسوقت کرنل میچالی کے کوٹھے پر ایک گولی لگی اور وہ میدان جنگ سے واپس گئے۔ انکو لوگ گاڑی مین سوار کرکے لامیہ کو لے گئے انکا اڈیکانگ اور بھتیجا لفٹنٹ جارج میرمیچالی بھی زخمی ہوا اسکی پیشانی پر گولی پڑی تھی اور کھوپڑی توڑکر نکل گئی تھی اسکو بھی لوگ لامیہ کو اوٹھاکر لے گئے تھے۔ جہان وہ جراحی عمل کے تھوڑی دیر بعد مرگیا۔ اسوقت تمام فوج مصروف کارزار تھی جسکا منظر نہایت عظیم الشان تھا۔ پھر ہنگامہ کارزار بائین جانب گرم ہوا اور ساڑھے چھ بجے کے قریب تمام میدان سپاہیون سے بھر گیا جو سخت لڑائی مین مشغول تھے۔ سات بجے کے قریب جانبین کی تفنگ اندازی دھیمی ہوئی اور جب شام ہوگئی تو بالکل ختم ہوگئی۔ ان میدانی توپون یا قلعہ کی کرپ توپون سے کبھی کبھی کوئی گولہ چلپتا تھا۔ غروب آفتاب کے بعد یونانی رسالہ میدان سے اوپر کو بڑھ کر درہ فرقا تک پہونچ گیا۔ جو ایک مختصر میدان تک جھیل نزیرد کی مشرقی جانب نیچے کو گیا ہے اور اگرچہ یونانی بڑی بہادری کے ساتھ اپنے تمام مقامات پر قابض تھے۔ مگر ڈوبتے ہوئے آفتاب کی روشنی مین دہوئین کا ایک غبار معلق نظر آتا تھا جو ایک ریگستان یا سراب کا شبہ ڈال رہا تھا۔ جس مین جابجا شعلہ کے خطوط پڑے ہوئے تھے۔ میدان خون آلود اور لہولہان ہورہا تھا۔ رات ہونے سے لڑائی کچھ وقفہ کے لئے بند ہوگئی۔

ہیبتناک نتیجہ اس روز کی جولانی اور ہیبتناک جنگ کا یہ نتیجہ تھا کہ جہانتک یونانی

نوجوان کا تعلق سامنے اور بائیں مورچون کی جانب تھا اونھون نے نہایت دلیری اور
ہمت مردانہ کے ساتھ اونکو اپنے قبضہ مین رکھا جسکا غالبًا ہر ایک ترک اعتراف کرتا
ہوگا۔ نوجوان سپاہی اور نوسکھ رنگروٹون کے استقلال اور دلیری نے ایک ایسے
باران آتش مین جس سے بڑے بڑے بہادرونکے چھکے پانی ہوتے تھے ایک ایسے غنیم
کے حملون کا کامیابی کے ساتھ مقابلہ کیا جو نہایت آراستہ اور تربیت یافتہ تھا۔
انکی صفین دہانہ درہ اگوریانی سے فوج میمنہ تک کہین ٹوٹی ہوئی نہ تھین اور ترکونکی اپنی
زیادتی افواج کے سبب سے دوسرے روز کی خونریز جنگ کے ذریعہ سے
اس لڑائی کے خاتمہ کردینے کی کوشش بانجھ کرنے کے تئے بیہودہ تیار سے تھے
چار سو زخمی جو خندقون اور مورچون سے جمع کیے گئے تھے ملافہ یدپنہ لایر کو بھیجے
گئے اور وہان سے اسپتالات بندر تعمیر شدہ اور چلنتی کو روانہ کیے گئے۔

عارضی شفاخانہ

ڈومو کو کے عارضی اسپتال کا منظر جو ایک مختصر سا مکان تھا اور جس مین
ایک لیمپ کی دھندلی روشنی ہوتی ہی ناگفتہ بہ تھا۔ اس سے بہتر یہ ہے کہ اس بیان کو
بجائے خود چھوڑ دیا جاے۔ قصہ مختصر جو لوگ حالت جانکنی مین درہ جات فرقا اور لامیہ
سے لائے گئے تھے۔ اونکا نام بھی فرشتہ اجل کی فہرست مین درج ہو چکا تھا۔

نامہ نگار رویٹر کا بیان ایک یونانی افسر کی تصدیق پر

اس افسر نے جو اس لڑائی مین شریک تھا بڑی صفائی سے بیان کیا کہ :۔
مقام کشتی مین جو شبہ کے قریب ایک گیمپ ڈالنے والی ترکی فوج نے کیونڈرکی
شرک بریونانیون پر حملہ کیا۔ ایک جنگ صعب کے بعد وہ موضع لوزی کو

پلٹ جانے پر مجبور ہوئے جو ڈیرھ میل فاصلہ پر تھا وہان وہ ٹھیرے اور اس امدادی فوج کا انتظار کیا جو جنرل میکری نے کرنل مسٹر ا پاچیف اسٹاف سے دو بجے سے پہلے طلب کی تھی۔ یہ کمکی فوجین پیام کے پہونچتے ہی روانہ کی گئی تہین لیکن یہ فوجین دیر مین پہونچین۔ افسر نے بیان کیا کہ جنرل میکری کا بازو اسوقت مغلوب ہوا جب بہادر یونانیون نے ترکی کے متواتر حملون کو پریشان کر دیا تھا اور مردہ اور زخمی ترکون سے زمین پوشیدہ ہوگئی تھی۔ یونانیون کی صفین آٹھ بجے لوٹین اور داہنا بازو ڈوموکو کے مورچے سے ہٹا۔ اُسوقت جنرل اسمولنسکی کا ڈویزن امیر ڈیمن اپنے انجام کے لئے چھوڑ دیا گیا تھا۔"

بے شبہ اب اسمولنسکی کا ڈویزن گھر گیا تھا صرف دریا کی جانب راہ فرار محفوظ تھی اور اسکا نتیجہ یہ شدنی تھا کہ یا تو وہ ہتھیار ڈالدین یا براہ دریا بذریعہ یونانی بیڑہ جہازات کے بچکر نکل جائین۔ نو بجے کے قریب تک یونانیون کے طرفدارون کو بالکل اس سے بیخبری تھی کہ اس روز کی جنگ کا نتیجہ یونیون کے خلاف ہوا ہے۔

بازگشت کے احکام بازگشت کے لئے اُسیوقت احکام جاری ہوئے۔ یہ تیسری بازگشت تھی جو بڑی بھاگڑون مین شمار کی جاسکتی ہے۔ یہ منظر نہایت دردناک اور دلخراش تھا۔ لیکن اس بازگشت مین بخلاف فرسالا وغیرہ کے کوئی بڑی بدنظمی اور گھبراہٹ نہین ہوئی البتہ لامیہ کا راستہ بوجہ اُس مزاحمت کے اکثر اوقات رُک جاتا تھا جو کسانون کے ہجوم اور گاڑیون اور چھکڑون کی وجہ سے پیدا ہوئی تھی جنپر مفرورین اور کمسریٹ کا سامان لدا ہوا تھا۔ یہ نہایت تابناک چاندنی رات تھی جس سے کوئی ہلڑ نہ ہونے پایا۔ بیان ہوا ہے کہ تمام توپخانے بخیریت تمام لامیہ کو واپس لائے گئے صرف بڑے

محاصرہ کی کل توپین چھوڑ دی گئین۔ علی الصباح ترکون نے دوموکو پر تصرف کر لیا۔
بازگشت مین شہزادے کی گاڑی سب سے آگے تھی اور اوسکے پیچھے سوارونکا دستہ تھا۔

لامیہ کی حالت

لامیہ کے تمام مکانات پانچ اور چھ بجے کے مابین گاڑیونکا تانتا لگا ہوا تھا جو زخمیون کو لا رہی تھین جنمین کرنل ہیرچیالی بھی تھے۔ باشندونکی حالت مین ایک بہت بڑا تہلکہ پڑا ہوا تھا۔ ہز رائل ہائنس نے مسٹر ثوتین داخل ہوے اور وہان حکام سلطنت کو اس شکست فاش کی اطلاع کی جو بیچارہ یونان کی تاریخ مین نہایت المناک ہے۔

کپتان ابوارڈ کا بیان ہے کہ "جو خوفناک منظر مین نے زخمیونکے منتقلی مکانات اور پناہ گیرون کی فرار کی نسبت دیکھا ہے اوسکی تفصیل اور تشریح کی کوئی ضرورت نہین ہے اسوقت خوف پر خوف سیاہ چھایا ہوا ہے کہ میرے لیے اوسکا بیان بالکل بدمزہ اور پھیکا ہو گیا ہے"

نتیجہ جنگ دوموکو

مئی کی خونخوار جنگ کا نتیجہ اب نہایت ظاہر ہو گیا جبکہ یونانیون نے ہزیمت اٹھا کر لامیہ کا راستہ لیا۔ ۱۸ کی صبح کو ترکون کا پوری پوری طرح شہر پر تسلط ہو گیا اور آغاز جنگ سے پورے ایک مہینہ کے بعد ہلالی پرچم بالآخر لہرانے لگا۔
اس آخری جنگ مین یونانیون کے مقتولین کی تعداد دو ہزار تھی اور زخمیون کی کوئی شمار نہ تھی جو تھسلی کے آخری شہر دوموکو سے رخصت ہو کر یونانی ہسپتالون مین پہنچتے پہنچتے تمام ہو جاتے تھے جیسا کہ اس سے پیشتر لکھا جا چکا ہے۔
ترکون کی طرف دو سو مقتول اور سات سو مجروح ہوے حسب معمول سامان جنگ آلات حرب وغیرہ قلعہ دوموکو مین ترکون کے ہاتھ لگے سب سے بڑا نتیجہ اس لڑائی کا یہ ہوا کہ یونان کی قسمت کا آخری فیصلہ ہو گیا اور اس جنگ مین شکست فاش کھانے سے اوسکی تمام امیدین ٹوٹ گئین اور سواے خواستگاری صلح کے اور کوئی صورت تخت ایتھنز کے بچاؤ کی باقی نہین رہی جسکا فتح کر لینا ترکون کے لئے اوسوقت صرف ایک ہفتہ عشرہ کی بات تھی۔

ڈوموکو کی زک قطعی اور کامل زک قرار دی گئی۔ اور یونانیون کے دماغ سے ایک مدت کے لئے ترکون کے مقابلہ مین صف آرائی کرنے کی جرأت اور ہوس بالکل محو ہوگئی

مفرور یونانیون کا تعاقب۔ کوہ آتھریس مین اونکا محاصرہ

۱۸ ۔ مئی ۱۸۹۷ء بوقت صبح ۔ اور

اختتام معرکہ آرائی ۔ ۱۹ ۔ مئی ۱۸۹۷ عیسوی

۱۸ مئی کی صبح کو پندرہ ہزار ترکون نے مفرور سپاہیون کا تعاقب کیا۔ یونانی سپہ سالار دس ہزار فوج درہ فورکہ کی حفاظت کے لئے چھوڑ کر باقی فوج لامیہ کو ہٹا لے گیا تھا اس درہ پر آٹھ بجے رات تک فریقین مین گولہ باری ہوتی رہی اسوقت یونانی اپنے مورچون پر قابض رہے۔ مگر صبح ہوتے ہی ۱۹ ۔ مئی کو موضع ترازامین جو لامیہ اور فورکہ کے درمیان ہی ہٹ گئے۔ ترک بھی تعاقب کنان آگے بڑھتے چلے آتے اور دس بجے دن کے لڑائی شروع ہوگئی۔ بیس ترکی رسالے غنیم کا عقب روکنے کے ارادہ اونکے پہلو پر سے گذرے گئے۔ یونانی اونپر متواتر گولہ باری کرتے رہے جس سے اکثر ترکی سوار مارے گئے۔ لیکن سوار بھی اس مردانہ کارروائی سے یونانیون کے لئے کوئی راہ فرار باقی نہ تھی کہ اتنے مین التواے جنگ کا حکم پہونچ گیا اور معرکہ آرائی ختم ہوگئی۔ یونانی ۲۰ ۔ مئی کو لامیہ جاکر پناہ گزین ہوئے اور ترک درہ فورکہ چھوڑکر قدیم سرحد سے پار گزر گئے۔ یوٹر کا خاص نامہ نگار اس واقعہ کو سطح سے بیان کرتا ہے کہ

ترک فاتحین یونانیون کو درہ فورکہ سے بھگا کر اونکی عقب کی فوج کا جو برابر بھاگی جارہی تھی پوری سرگرمی سے تعاقب کئے چلے جارہے تھے کہ یونانی سپہ سالار کا قاصد التواے جنگ کی درخواست لیکر آ پہونچا سیف اللہ بے

نے پیغام کو فوراً مارشل ادھم پاشا کے ساتھ جو دوموکو مین مقیم تھے روانہ کر دیا۔ جواب آنے تک دونون فوجون مین لڑائی ملتوی کر دی گئی۔"

اس تعاقب مین ترکون نے ساٹھ یونانی گرفتار کیے۔ مارشل موصوف کا جواب آنے پر باقاعدہ التوائے جنگ کا اعلان کر دیا گیا۔ اور یونانی فوج لامیہ لوٹ گئی۔ ولیعہد نے اسکو مقامات لامیہ موکو اور یغرا بولی مین تقسیم کر کے اپنا ہیڈ کوارٹر آخر الذکر مقام ہی پولی ہین قایم کیا۔ اسی نامہ نگار نے جنگ دوموکو کے بعد حسب ذیل تار برقی یونانی محبسون کی ناگزیر سے بچنے کے لیے ایتھنز سے براہ برنڈزی ارسال کی۔

"کوہ اتھریس کے دردون پر پسپا ہونے کے بعد ولیعہد یونان کی فوج نے پرانی سرحد کے ان دردون پر جو لامیہ کو راستہ جاتا تھا قیام کیا۔ کرنل اسٹاٹاپاسا کی رجمنٹ درہ اوذانا اسفنر پر متعین کی گئی۔ یہ رجمنٹ جو غالباً قلب لشکر کے ساتھ معرکہ آرائی مین شامل تھی نامعلوم خوف و دہشت سے گھبرا کر بھاگی اور ناگفتہ بہ وجہ سے درہ کو چھوڑ کر بس سلسلہ کا راستہ اس طرف سے بالکل غیر محفوظ ہو گیا تھا سیدھی لامیہ کو بھاگ آئی جہان وہ کمال بے ترتیبی سے داخل ہوئی سپاہی بے تحاشا چیخین چنگھاڑین مار رہے تھے اور کوئی انکو روکنے والا نہ تھا۔"

قیدیونکی رہائی	سپاہ کو اپنے سر دیکھ کر قیدیون کے رشتہ دارون اور دوستون نے

جیلخانہ کا راستہ لیا اور اوسکے دروازون کو توڑ کر تمام قیدیون کو رہا کر دیا۔

دوسری روایت ہے کہ حاکم شہر نے ان لوگون کی استدعا پر خود جیلخانے کے دروازے کھولدیے۔ خیر رہائی کسی طرح ہوئی ہو۔ قیدیون نے جیل سے نکلتے ہی دکانون کو لوٹنا شروع کر دیا۔ ولیعہد جو رات کے وقت وہان پہونچ چکے تھے شور وشغب سنکر فوراً وردی پہن امن قایم کرنے کی توقع سے چوک کو روانہ ہوے مگر دیکھا اور خود سپاہیون نے نفرت کے

نہ دن سے اونکا تتمہ پھیر دیا۔ ایک رسالہ سوارونکا شہزادہ صاحب کی اردل مین تھا اوسنے مداخلت کرنے کا قصد کیا تھا کہ شہزادہ نے اسکو روک کر حکم دیا کہ فقط مفسد سپاہیون کو جمع کرکے کمپ مین لے جاؤ۔

متفقہ یادداشت سلاطین بابت درخواست صلح

دول عظام کے سفیرون نے ۱۲ مئی کو باب عالی مین درخواست کی کہ اب صلح کیجائے اور جنگ موقوف ہو اسکے جواب مین ۱۵ مئی کو ٹرکی نے باضابطہ جواب دیا کہ جب تک اسکی شرائط منظور نہون جنگ کا ملتوی ہونا غیر ممکن ہے۔ پہلی شرائط یہ تھین۔ (۱) الحاق عدیہ تھسلی۔ (۲) ایک کرور پونڈ تاوان جنگ (جو سو کرور روپیہ کی برابر ہوتے ہین) (۳) ٹرکی سلطنت مین رعایائے یونان کے حقوق کیپی چولیشن کی موقوفی۔ سفرائے دول عظام سے ٹرکی نے یہ بھی تجویز کیا کہ شرائط انجام دینے کی غرض سے فرسالا مین جمع ہوکر اجلاس کرین اور اس امر مین زور دیا گیا کہ اگر شرائط قابل منظوری نہوئین تو عثمانیہ افواج پیشقدمی کو برابر جاری رکھینگی۔ اس غیر متوقع جرأت پر سلطنت ٹرکی نے کل عظمت و جبروت کا بار ڈالدیا اور لوگ حیرت مین رہ گئے کہ سنگین مطالبات ٹرکی حاصل کرنا چاہتی ہے۔ بنابرین سلطان المعظم کو ہر طرف سے ترغیب دلائی گئی کہ شرائط مین کچھ ترمیم فرمادین لیکن زار روس کی کوشش نے فوراً یہ نتیجہ پیدا کیا کہ التوائے جنگ کا اعلان باضابطہ جاری ہوگیا۔ زار روس نے اسکے بدل مین ایک تار شکریہ کا سلطان المعظم کی خدمت مین روانہ کیا۔

زار روس کی درخواست بذریعہ تار برقی اور حضور سلطان المعظم کی منظوری بابت التوائے جنگ

مندرجہ ذیل نقل اُس ٹیلیگرام کی ہے جسکو زار روس نے سلطان کی خدمت مین	The czar appeals and the Sultan accedes

The following is the text of the telegram of the Czar of Russia to the Sultan urging the declaration of an armistice

"Your Imperial Majesty will not feel astonished by the fact that, encouraged by the evidence of that sincere friendship & neighbourly feeling which exists between us, I have taken upon myself the task of addressing your august sensibility with my expression of the wish that you will crown the heroic success of your soldiers by the suspension of hostilities.

Thus is the course which will be in entire accord with the firmness and peaceful moderation you evinced at the commencement of the campaign. Your Imperial Majesty thus will accomplish an act which will be entirely in conformity with wisdom & moderation, and

باینغرض بھیجا تھا کہ مہلت جنگ
کا اعلان کریں۔

"یور امپیریل مجسٹی۔ اس امر سے کچھ
حیرت نفرماوینگے کہ جس نے بوجہ
شہادت اُس حقیقی دوستی اور ہمسایانہ
خیال کے جو ہمارے مابین موجود
ہین ہمت دلائی ہے اور مین نے بذات خود
اس کام کو اپنے ذمہ لیا ہے کہ مین آپکی
عالی دماغی اور زود فہمی کے سامنے
اپنی اس خواہش کو ظاہر کرون کہ آپ
مہربانی سے التوائے جنگ کے ذریعے
سے اپنے سپاہیونکی دلیرانہ کامیابی کو
عزت بخشینگے۔ یہ کارروائی بھی آپکے
اس استقلال اور مصالحت آمیز
اعتدال سے جو آپ نے آغاز معرکہ جنگ
سے ظاہر کیا ہے بالکل موافق اور
مطابق ہوگی یور امپیریل مجسٹی اسطرح
ایک ایسے کام کو انجام دینگے جو
دانائی اور بردباری سے قرابت
تامہ رکھتا ہے اور جو اس عزت و

& which will serve still further to augment the respect & admiration, which you personally inspire, and of which I will for ever retain a memory.
I pray your Imperial Majesty be good enough to believe in my unalterable friendship."

The Sultan's Reply.

"I pray your Majesty accept my most lively and sincere thanks for the assurances & friendly felicitations you express towards me and the success of my soldiers, in the despatch you have been good enough to address me, reiterating the peaceful sentiments you entertain towards me, based upon the relations of solid friendship & neighbourly feeling existing between us.
I thoroughly appreciate and reciprocate the pacific intentions of your majesty & as a proof of my desire to conform with the senti

حرمت کو آیندہ مسنراد کریگا جو آپکی ذات والا صفات مین موجود ہے اور جسکو مین ہمیشہ یاد رکھونگا۔

میری التجا ہے کہ یور امپیریل مجسٹی براہ کرم میری غیر تغیر پذیر دوستی کا یقین کرین گے۔

سلطان المعظم کا جواب

یور مجسٹی کے جناب اقدس مین التماس ہے کہ میرا نہایت دلی اور سچا شکریہ اس یقین اور دوستانہ تہنیت اور مسرت کے لئے قبول فرمایئن جو آپ نے میری نسبت اور میرے سپاہیون کی کامیابی کی نسبت اُس مراسلہ مین ظاہر کیا ہے جسکو براہ عنایت آپنے میرے نام بھیجا ہے۔ اِس محبت نامہ مین جو مصالحت آمیز خیالات آپنے میری نسبت ظاہر کئے ہین اُس مستحکم دوستی اور ہمسایانہ طبیعت کے تعلقات پر مبنی ہین جو ہمارے اور آپکے مابین جاری ہے مین اُنکی بڑی قدر کرتا ہون اور یور مجسٹی کے مصالحت آمیز ارادون کو پسند کرتا ہون

ments to Your Majesty expresses concerning the suspension of further warlike movements and the cessation of bloodshed, orders have been given for the commanding officers of both my armies to simultaneously arrest the course of hostilities.

I pray that Your Imperial Majesty may also be good enough to take into consideration that I wish for the friendly intervention of the powers to assure the reestablishment of peace having for its results the safeguarding of the rights & prestige of my Government & the maintainance of general peace by the subsequent and continual security of my frontier"

اور اپنی اس خواہش کے اثبات مین
جسکے ذریعے سے مین یور مجسٹی کے
خیالات اور آرا کی تائید کرنا چاہتا ہون
جو آپنے مزید جنگی تحریکات اور خونریزی
کے التوا کے بارے مین ظاہر
کی ہین - مین نے اپنی دونون فوجون
کے کمانیر افسرون کے نام احکام جاری
کردیئے ہین کہ فی الفور جنگی کاروائیون
کو روکدین -

التماس ہے کہ یور مجسٹی براہ عنایت
اس بات پر غور و لحاظ فرمائین
کہ مین دول عظام کی دوستانہ
مداخلت کے لیے اس امر کا یقین دلاتا
ہون کہ از سر نو امن و امان قائم
کیجاوے اور اوسکے نتیجے مین میرے
حقوق اور میری گورنمنٹ کے اعزاز
و مرتبہ کو محفوظ رکھا جائے اور بذریعہ
آئندہ اور دوامی حفاظت میری
سرحد کے امن عامہ کو ترقی دیجائے +

عارضی شرائط مہلت جنگ بمقام آرٹا

عثمان پاشا سپہ سالار افواج متعینہ اپیائرس نے ۱۸- مئی روز سہ شنبہ ساڑھے پانچ بجے شام کے یونانی کمانیر کو اطلاع دی کہ ہمارے نام قسطنطنیہ سے حکم آیا ہے کہ التوائے جنگ کا بندوبست کرون- (اس سے اہل یورپ کو خیال پیدا ہوا کہ ایسا ہی حکم ادہم پاشا کے نام بھی پہونچا ہوگا لیکن تھسلی مین ۱۹ مئی سے قبل جنگ نہین روکی گئی- اور اس سے ظاہر ہے کہ ادہم پاشا اور عثمان پاشا کے نام جو جو احکام التوائے جنگ کی بابت صادر ہوئے اونمین ضرور اختلاف ہوگا)

۱۹- مئی کو ۱۰ بجے دن کے عبد اللہ پاشا حاکم لامیہ کو اطلاع دی کہ ترکی ہیڈکوارٹر کو مہلت جنگ کے متعلق کوئی ہدایت ابتک نہین ملی ہے- اسی تاریخ کو ایک بجے دن کے ایک عہدنامہ جس مین شرائط مہلت جنگ مندرج تھین اور جسپر یونانی اسٹاف افسر نے آرٹا کے پل پر دستخط کئے تھے اتھنز پہونچا- گورنمنٹ نے اسکی اطلاع فوراً ولیعہد کو دی اور تاکید کی کہ وہ سیف اللہ پاشا کے اسٹاف افسر سے نامہ و پیام شروع کرین- اس لئے کہ گورنمنٹ یونان کے خیال مین جو انتظام آرٹا مین ہوا وہ عموماً کل جنگی کارروائیون سے متعلق سمجھا جاتا ہے- حالانکہ مقام آرٹا کے معاہدہ کے مضمون مین یہ بات مشرح نہین ہوتی تھی جو حسب ذیل ہے-

(۱) اسوقت ایک بجے ۱۹ مئی ۹۷ء کو ایک معاہدہ مہلت جنگ فریقین مین ہوکر ہوا

(۲) ترکی فوج آج شام کے ۷ بجے سے ان مورچون پر قبضہ کرے گی جو دریائے آرٹا کے داہنے کنارہ پر واقع ہین اور جنپر وہ قبل اعلان جنگ کے قابض تھے-

(۳) یونانی فوج دریائے آرٹا کے بائین کنارے کو خالی کردے گی اور سابقہ مورچون پر قابض رہے گی-

(۴) اس معاہدہ کی دو نقلیں ہونگی اور ہر ایک فریق ایک ایک نقل اوسکی اپنے پاس رکھے گا۔

چوبیس گھنٹے کے لئے موقوفی جنگ کا انتظام بمقام تھسلی

گورنمنٹ نے ولیعہد کو جب اس معاہدے کے مضمون کی اطلاع دی تو انکو یہ بھی ہدایت کی کہ نقص انتظام کی ذمہ داری ترکون پر ہی ڈالیں اور ظاہر کریں کہ یونانی فوج اب کسی طرح چھیڑ چھاڑ نکرے گی۔ ان اوپر اگر کوئی شخص حملہ کریگا تو وہ اپنی حفاظت کی پابند ہوگی۔ ولیعہد سے یہ بھی چاہا گیا کہ معاہدہ التواے جنگ کا مضمون کمانیر ترکی فوج کے بخوبی ذہن نشین کردے۔ اس پیام کے پہونچنے پر ولیعہد نے اپنے اسٹاف کے چند افسرون کو سیف اللہ پاشا کے پاس بھیجا اور ۱۹ مئی کو پانچ بجے شام کے چوبیس گھنٹے کے لئے موقوفی جنگ کا ایک انتظام ختم ہوا گورنمنٹ یونان اس دلیل پر کہ آرٹا کا معاہدہ ایک

لڑائی ۲۰ مئی کو ساڑھے پانچ بجے موقوف ہوئی

موکہ ہوا ہے دعوی کرتی ہے کہ ادہم پاشا کی فوج نے اس گھنٹے کے بعد جو موقع حاصل کیا ہے وہ منضبط ہونا چاہئے۔ ۲۰ مئی کی دوپہر کے بعد قبل انقضا سے ۲۴ گھنٹے کے ایک اسی قسم کا معاہدہ مہلت جنگ تھسلی میں عمل میں آیا اور ولیعہد کے اسٹاف افسر اور سیف اللہ پاشا نے اوسپر دستخط کئے اس میں صرف اسقدر اضافہ رہا کہ ترک تھسلی میں اپنے مورچون پر قابض رہیں۔

اختتام جنگ کی باضابطہ اطلاع

۲۱ مئی کو گیارہ بجکر ۵ منٹ پر لندن میں تار برقیاں موصول ہوئیں کہ باب عالی نے سفیران دول عظام متعینہ قسطنطنیہ کو اطلاع دی کہ جنگ ختم کردیجانے کی اطلاع مارشل ادھم پاشا کو دیدی گئی۔ اسی تاریخ مارشل ادھم پاشا کو گورنمنٹ عثمانیہ نے جنگ سے دست کشی کی خبر روانہ کی اسی روز زار روس کا تار بہ درخواست التواے جنگ صادر ہوا جسکا ذکر مقدم کر آئے ہیں۔ ۱۷ جواب

دیا گیا۔ توفیق پاشا وزیر خارجیہ نے دولت آسٹریا کے سفیر کو اختتام جنگ کی اطلاع دی
سر فلپ کری نے بوقت شام توفیق پاشا سے ملاقات کی۔ آرٹا کے سامنے ترکون نے
صلح کا سفید جھنڈا بلند کیا۔

حد فاصل

۲۲- مئی روز شنبہ کو دونون افواج مقابل کے درمیان آٹھ سو میٹر کی حد فاصل مقرر کی گئی۔

(**نوٹ**) آٹھ سو میٹر برابر ہوتے ہین ۸۷۵ انگریزی گز کے اس لئے ایک میٹر جو فرانسیسی پیمانہ ہے برابر ہوتا ہے ۳۹ و ۱۳۰۰۶۹ انچہ انگریزی کے۔ میٹر کو انگریزی گز بنانیکا عموماً یہ قاعدہ ہے کہ تعداد میٹر کو ۷۰ سے ضرب کرکے ۶۴ سے تقسیم کر دیتے ہین تو گز بجاتے ہین مثلاً ۸۰۰ میٹر × ۷۰ / ۶۴ = ۸۷۵ گز کے (مولف)

ذیلی واقعات

یونان کے بے تمیز معاون یعنے اطالین مجاہدین

یونان کی بدقسمتی سے آسے جو معاون ملے وہ اپنے سپاہیون سے بھی بدتر نکلے۔ اطالین مجاہدین نے تو ایسی بدی کی جو یونانیون کو مدت العمر فراموش نہوگی۔ ترک جس شہر یا قصبہ مین داخل ہوئے فوراً شراب کی بوتلون کو توڑ کر شراب لنڈھا دیتے تاکہ کوئی مسلمان شیطان کے اغواسے اونکو منہ نہ لگا بیٹھے اسکے برخلاف اطالین مجاہدین جب کسی شہر مین جاتے تو اونکا پہلا کام شراب خوری ہوتا۔ شراب اوڑانے دنگہ فساد کرنے۔ عورتون کی عصمت بگاڑنے تاخت و تاراج کرنے مین اونھون نے کوئی کسر باقی اوٹھا نہ رکھی اور لڑائی کے وقت پاؤن سر پر رکھ کر رفوچکر ہو جاتے۔ ہان جب کوئی مفر نہ رہ جاتا اور بے قابو ہو جاتے جیسا ڈوموکو مین ہوا تو پھر کچھ ٹھوڈی اوٹھا کرتے۔ اثنائے جنگ پر یونانیون نے ان بدبختون کے حصہ کثیر کو جبراً جہازون پر چڑھا

اٹلی کو واپس بھیجدیا۔ جب انکی کسی جماعت کو چلے جانے کے لیے کہا گیا وہ فوراً برسرِ پرخاش
ہوگئی اور جب تک سرکاری فوجوں کی گولیوں سے تقریباً اسیقدر ہلاک اور زخمی نہ
ہوئے جتنے کہ ترکوں کے ہاتھ سے ہوئے تھے ہتھیار رکھنے اور جہازوں پر بیٹھنے کا نام
نہ لیا جسوقت یہ لوگ لڑائی سے فارغ ہوتے تو یونانیوں میں مغویانہ خیالات پھیلاتے
رہتے۔ انکا افسر اعلیٰ مشہور گیری بالڈی (آزاد کنندہ اٹلی) کا بیٹا اور نائب کمانڈر
اطالین پارلیمنٹ کا ممبر ڈی فیلائس تھا۔ ان لوگوں کی شرارت سے تنگ آکر جب
آخرالذکر کو ایم ریلی وزیر اعظم نے اپنے دفتر میں بلاکر اُس سے درخواست کی کہ
اب آپ مجاہدین سمیت اٹلی کو تشریف لے جائیں اُس نے جواب دیا کہ میں اپنے اعلیٰ افسر
کے حکم کے بغیر ایسا نہیں کرسکتا۔ جب وزیر نے اصرار کیا تو ممبر صاحب نے تبرّے سنانے
شروع کیے اور وزیر موصوف کی بجولی مرمت کرنے کو تیار تھے کہ پولیس نے اطالین ممبر کو
گردن سے پکڑا اور ہمراہیان آزادی کو اطالین جنگی جہاز پر سوار کرکے یونان کی اونسے خلاصی کرائی

والنٹیرات سے سلوک

گورنمنٹ یونان نے اعلان دیا کہ والنٹیر اور بیقاعدہ فوج سے اسلحہ
لے لیے جائیں۔ باقاعدہ سپاہ کے کمانڈروں کے نام تاکیدی احکام صادر ہوئے
کہ اونکو دیہات اور شہروں کے لوٹنے سے باز رکھیں اگر بے قاعدہ سپاہی ہتھیار
دینے سے انکار کریں تو جبر عمل میں لایا جاوے۔

ایتھنز میں کثیر التعداد والنٹیروں کی موجودگی سے سخت خوف کیا جاتا تھا۔ فوجی
پولیس کی جو جماعت آرٹا بھیجی گئی تھی واپس طلب کی گئی۔ بہت سے اطالین والنٹیر
انارکسٹ تھے گورنمنٹ نے انکو ایتھنز آنے سے روک دیا۔ آرٹا سے ووروا
بھیجے گئے جہاں اونسے ہتھیار لیکر حکم دیا گیا کہ اونکو جہاز میں چڑھا کر حسب مراد
جس اٹلی کے بندرگاہ کی طرف جانا چاہیں وہاں اونکو اوتار دیا جاوے۔ ان والنٹیروں نے

نے یہ احکام سنکر سرکشی کی اور باشندون سے لڑ پڑے جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک اٹالین
مقتول اور چھ زخمی ہوئے۔ اونکو دو یونانی جنگی جہازون کی حفاظت سے برنڈزی
بھیجدیا گیا۔ جمعہ کو امریکہ سے پانچسو والنٹیر پہونچنے پر ایتھنز مین سبھا سے جوش و
خروش کے ایک عالم تحیر پیدا ہوا۔ یہ دستہ فورکہ لدہیہ اور تھرماپولی کی یونانی سپاہ
کے ساتھ شامل ہوگیا۔ فرینچ والنٹیر گزشتہ ہفتہ مختلف مقامات کو ایتھنز سے
روانہ ہوئے۔ کرنل منوس جسکو گورنمنٹ نے واپس بلایا تھا جب مقام اگرینیم مین پہونچا
تو لوگون نے اسکے آنے پر بہت بڑی ناراضی ظاہر کی۔ ایک گروہ بڑے غیظ و
غضب مین اوسکے پیچھے ہولیا جو اسکو چلا کر کہتا تھا کہ اسکو قتل کرڈالو۔ خوش نصیبی سے
ایک انگریز نے پر جوش مجمع سے مخاطب ہوکر کہا کہ اسوقت تمھارا طریق عمل اصول انصاف
کے برخلاف ہی۔ اور ایک پادری نے تائید کی اسطرح کرنل منوس کی جان بچگئی۔

۲۳ مئی کو اخیر گروہ یونانی فوج کا کریٹ سے یونان کو واپس روانہ ہوا۔

اعلیحضرت سلطان المعظم کا ہسپتال معائنہ فرمانا

۲۳-مئی ۱۸۹۷ء

اعلیحضرت سلطان المعظم ۲۳-مئی کو اپنے مجروح سپاہیون کے دیکھنے کے لئے محل یلدز
کے ہسپتال مین تشریف لے گئے۔ حضور ممدوح کے کمرے مین داخل ہونے پر تمام
سپاہی کھڑے ہوگئے مگر ایک سپاہی جو بہت ہی کمزور تھا فرش پر گر پڑا۔ جب اوسے
اوٹھا کر پھر کھڑا کردیا گیا تو خلیفۃ المسلمین نے اوسکے قریب جاکر ارشاد فرمایا۔ تیری
سب سے بڑی تمنا کیا ہی؟ مجروح سپاہی نے جوابدیا ” خلیفۃ المسلمین کی درازی عمر
اور فتح و نصرت “۔ اعلیحضرت نے ارشاد کیا یہ تو مانی ہوئی بات ہی کچھ اپنے لئے مانگو۔
اسپر سپاہی نے اپنے زخمی ہاتھ اوٹھا کر فی الفور عرض کیا۔ ” یہ ہاتھ اسلام کی شان قایم

رکھنے مین ٹکڑے ٹکڑے ہوئے ہین۔ اے میرے بادشاہ! میری التجا ہے
کہ جو ملک اسطرح حاصل کیا گیا ہے وہ تیرے پاشا واپس ندینے پائین۔"
اسکی خالص حب قومی اور جوش اسلامی دیکھکر امیر المومنین کا روے مبارک زرد ہو گیا۔
اور آنکھون مین آنسو ڈبڈبا آئے۔

سلاطین کا اتفاق

۲۲ مئی کے تار کے بموجب سلاطین نے اس بات پر اتفاق کیا کہ ٹرکی کو اطلاع دین
کہ تھسلی کا دیا جانا غیر ممکن ہے گو یہ بات ممکن ہے کہ جنگی کامون کی عمدگی کی غرض سے
سرحد ترمیم کیجاوے اور ٹرکی جو مصارف جنگ چاہتا ہے اوس مین تخفیف کرے۔
اور سلاطین سمجھتے ہین کہ یونان کے اختیارات فسخ نہین کئے جاسکتے گو ممکن ہے کہ اُنمین
کچھ تخفیف کیجائے۔

مجموعی یادداشت پر جرمن کا اعتراض اور سلطان کا شکریہ

۲۵ مئی۔ جرمن نے ٹرکی کے پاس مجموعی یادداشت بھیجنے پر اعتراض کیا تاوقتیکہ یونان
سلاطین کی تجاویز کو منظور نکرے۔ سلطان نے شاہنشاہ ولیم کو ایک تاربرقی بھیجی۔
اور اوسکے مشورہ کا شکریہ ادا کیا اور بیان کیا کہ مین امید کرتا ہون کہ اس سے ظاہر ہے
کہ ٹرکی کیونکر فاتح کے استحقاق کو تسلیم کرسکتا ہے۔

۲۶ مئی۔ سلاطین نے قطعی طور سے ایک مجموعی یادداشت معہ دیگر تجاویز کے گورنمنٹ
ٹرکی کے روبرو پیش کی جنکی تاربرقی شنبہ کے روز بھیجی گئی تھی۔ جسپر جرمن نے تجویز
کیا تھا کہ یادداشت پیش نکیجاوے تاوقتیکہ یونان تجاویز سلاطین کو منظور نکرے۔

وزیر اعظم ٹرکی کی استقامت

افواہ تھی کہ خلیل رفعت پاشا صدر اعظم نے اعلیحضرت کی خدمت مین التماس کیا کہ دول یورپ

ٹرکی کے مخالف ہین جو ٹرکی کو نیست و نابود کرنے کے لئے سازشین کر رہی ہین۔
حضور ممدوح مسئلہ آرمینیا اور دیگر معاملات مین یورپ کے مطالبات کو کامیابی کے ساتھ مسترد فرما چکے ہین اسی طرح تہسلی کے بارہ مین اونچی خواہشون کی پرواہ نکر کے اوسپر مستقل تصرف کیا جاوے کہتے ہین کہ آخر مین وزیر موصوف نے بصورت نامنظوری درخواست استعفاء منظور فرمائے جانے کی استدعا کی۔

(نوٹ) **شاہ یونان کے خیالات دربارہ جنگ**

مسٹر فرنیکلن بولین نے جنکا تعلق اخبار پیرس جنرل سے ہے اُس گفتگو کا حال لکھا ہے جو شاہ یونان سے ہوئی جس مین چند امور نہایت دلچسپ اور پُر اثر ہین۔ شاہ جارج نے فرانسیسی نامہ نگار کو یقین دلایا کہ مجکو آخری ساعت تک مصالحت آمیز فیصلہ کی آرزو تھی۔ ہر مجسٹی نے یہ بھی بیان کیا کہ بے شبہ مجکو عام رائے کی مضطربانہ حالت سے کماحقہ واقفیت تھی لیکن عاجلانہ کاروائی یا تحریک مضر تھی جو لوگ ہمپر اثر ڈالنا چاہتے ہین یہ وہ اشخاص نہین ہین جو امور سلطنت کے ذمہ دار اور جوابدہ ہین۔
ملک کا فرض مجھپر یہی کہ لڑائی سے بچنے کے لئے بہر نوع کوشش کرون۔ مین اُن شخصون مین نہین ہون جو تلون طبعی کیوجہ سے لڑائی مول لیتے ہین۔ مین نے بڑے صبر و قناعت کے ساتھ اس بات کی امید مین انتظار کیا کہ دول یورپ اپنی غلطیونکی اصلاح کرینگے۔ مین نے فوجون اور بیڑہ جہازات کے اُس مقام پر متعین کرنے مین ایک دن بھی ضائع نہین کیا جہان سے وہ اپنی خاطر خواہ کاروائی کرسکین۔ ہم کو اس نازک حالت پر سخت حیرت ہوئی جسکا پہلے سے کوئی وہم و گمان بھی نہ تھا۔ ہمارے بدترین غنیم کو کبھی ایسے موزون حالات اور اسباب کے جمع ہونے کا خیال بھی ہوگا۔ مجھے اطمینان کلی ہے کہ آیندہ ہم کو اتفاق کے ذریعے سے قوت حاصل ہوگی اور ہمارا صبر تمام دنیا کی رائے کی ہمدردی حاصل کریگا۔ اگرچہ سلاطین عظام ہمارے خلاف ہین لیکن ہر شخص ہمارا ساتھ دینے کو آمادہ ہے اور ہم اس بات پر جسقدر ناز کرین زیبا ہے۔ اس سوال کے جواب مین کہ یورپ کے اخبارون مین ابتک عداوت اور دشمنی پائی جاتی ہے اور اصرار کے ساتھ اونچی خواہش ہے کہ یونان پر الزام لگائین۔ شاہ نے کہا کہ ان کمینہ چینیون کا

ٹرکی کا جواب

طاقتوں کے متفقہ نوٹ کے جواب میں ۲۴ مئی ۱۸۹۷ء کو بالعالی کی طرف سے وصول ہو گیا اسمیں شرائط صلح کی بابت کوئی بحث نہیں کی گئی صرف اسقدر لکھا کہ اب چونکہ التوائے جنگ کی رسمیں ادا ہو چکی ہیں تو پھر جلد بازی کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔ ہمارے سلطان سفیران دول سے اس معاملہ پر گفتگو کرنے کے لئے آمادہ ہیں۔ آخر اس جواب میں یہ بھی خواہش ظاہر کیگئی کہ صلحنامہ پر قسطنطنیہ میں دستخط کئے جائیں۔

کوئی اثر نہ پڑیگا۔ ہر چند یونان کے وسائل نہایت ہی محدود ہیں لیکن یونانی قوم صرف اونہیں شخصوں پر بھروسہ کر سکتی ہے جنہوں نے واقعات اور حالات کو روزمرہ دیکھا ہے اور جو ہمارے ساتھ بغیر کسی طرح غداری کے برتاؤ کرنیکو راستبازی سے آمادہ ہیں اونہوں نے بڑی گرمجوشی کے ساتھ یہ بھی بیان کیا کیا ہم اس لڑائی کے جوابدہ ہیں۔ یہ کیا ہمنے چھیڑ چھاڑ کی؟ ایک کے مقابلہ میں سات کی مخالفت قابل غور ہے۔ ہمارے بازی ہمارے اعتبار میں کوئی فرق نہیں آتا۔ کیا ہمنے لڑائی کے چھیڑنے کی غرض سے اپنی فوج جزیرہ کریٹ میں اوتاری جہاں ہمارا فرض تھا کہ اپنے ان بھائیوں کی جانوں کو محفوظ رکھیں جنکو ترک ہلاک کر رہے تھے۔ درحالیکہ یورپ سلطان سے صلح کی گفتگو کر رہا تھا اور کیا یہ بات سرحد تھسلی پر تھی جہاں ہمسے آٹھ روز قبل ترکوں نے بھی محفوظ فوج جنگ طلب کی تھی مجھکو معلوم ہے کہ سرحد پر کچھ حادثے گذر رہے تھے۔ لیکن کیا ان چند بلوائیوں کی نقل و حرکت اعلان کے لئے کافی وواقعی وجہ قرار دیجا سکتی ہے۔ اول غرض یہ تھا کہ اونکو سرحد سے اوترنے کی اجازت نہ دیجاتی۔ شاہ نے ۱۸۶۶ء کے نقصان رسانی یونانی سرحد کا حوالہ دینے کے لئے (جب ترکوں کی باقاعدہ فوج نے انالیس کے تھانہ پر حملہ کیا تھا) مندرجہ ذیل غمناک حالات بیان کئے۔ اونہوں نے کہا اصل حقیقت یہ ہے کہ ہمپر بیوجہ حملہ ہوا اور راست راست یہ ہے کہ ہمپر حملہ کرنے کے لئے حکم دیا گیا تھا۔ یہ امر بخوبی ظاہر ہے کہ ہم ٹرکی سے جنگ نہیں کرتے ہیں۔ جزیرہ کریٹ کے سبب سے ہم میں تفرقہ نہیں ہوا بلکہ اور سازشیں ہیں جو بعد کو کھلینگی۔ غرضکہ تمام دول عظام ہمارے خلاف ہیں اور چند قومیں تو کھلم کھلا ہماری مخالفت کر رہی ہیں۔ آپ کہیں گے کہ یہ کیوں تو میں اکی توضیح کے لئے تیار نہیں ہوں۔ ہر حال اگر وہ جنگ کے لئے بیچین تھے اور لڑائی سے خروج کیا تو یہ یورپین اتفاق کا فعل ہے"

یونان کا عذر افلاس

۲۸ مئی کو یونان نے طاقتوں کے نام ایک مراسلہ لکھا بدین مضمون کہ سرحد یونان مین کوئی تغیر ہونا چاہیئے (جیسا کہ طاقتین بجائے تھسلی دینے کے ملک یونان مین ٹرکی کی حدود کچھ بڑھا دینا اور سرحد کو سیدھی کرنی چاہتے ہین۔) کیونکہ اس صورت مین یونان کو اپنے ملک کی حفاظت کے لئے از سر نو جدید قلعے بنانے پڑینگے اور اوسپر تازہ زیر باری کا پہاڑ ٹوٹ پڑے گا۔

مشکلات کریٹ کی خاص بحث پر شاہ جارج نے کہا۔ "مجھے ابتک کوئی دول یورپ کا حال معلوم نہین لیکن قومی قانون کے مطابق محاصرہ قایم نہین رہ سکتا یورپین فوجین اُس مقام پر قیام کرنے کی وجہ سے دولت عثمانیہ کے اصول راستبازی کو شکست کر رہی ہین۔ درحقیقت وہ ہمارے دشمن کی مدد پر ہین۔ اور ہمارے مقابلہ کو ہتھیار اوٹھا رہی ہین۔ یونان اور ترکون کا جھگڑا اگر طے ہوجائے تو پھر تمام مداخلت یکطرفہ عداوت کا ایک فعل ہو جاے گی۔ بدنصیبی سے اس نازک حالت نے ہم کو سکھا دیا ہے کہ قومی قانون ایک بیکار ہنسی ہے۔" علی ہذا ہز مجسٹی نے دفعتاً لڑائی کے پھیل جانے پر نہایت مشرح گفتگو کی۔ اونھون نے کہا یورپ کو بہت جلد یہ بات معلوم ہو جاے گی کہ ہم کو لڑائی مین دھمکی دینے سے کوئی مسئلہ ملک اور قید کا قایم نہ رہیگا۔ تم بہت جلد دیکھوگے کہ ہمارا بیڑہ جہازات ایک بہت ہی بڑی کارروائی کے لئے طلب کیا گیا ہے۔ کیا تھسلی اور ایپرس ہی تک جنگی کارروائیان محدود رہنگی۔ ہم جانتے ہین کہ ہم اپنے پر بھروسہ کرسکتے ہین لیکن ہم اون ہتھیارون سے بھی فائدہ اوٹھا سکتے ہین جو ہم کو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ہین ہم مین کافی ہمت موجود ہے اور ہم اپنے حقوق کا تحفظ بخوبی کرسکتے ہین ہمارا یہ خیال ہے کہ ہم تمام دنیا کے مقابلہ مین تنہا ہین یہانتک کہ فرانس بھی ہم سے بالکل علیحدہ ہے تم کہتے ہو کہ یورپ قبل اوس طوفان کے نمودار ہولنے کے جسکا وہ بانی ہے ہٹ آیگا لیکن مجھے بخوبی معلوم ہے کہ وہ ایک طولانی اور خونریز جنگ کے لئے نہایت بیقرار ہے اگرچہ بدقسمتی سے بہت دیر ہوگئی ہے لیکن ہم کو آیندہ انصاف پر یقین رکھنا چاہیئے کریٹ کے معاملہ مین حق اور انسانیت کے خلاف ایک بہت بڑا جرم سرزد ہوا ہے اور اوس کی گوشمالی شروع ہوگئی ہے۔

اس مراسلہ مین یونان نے یہ بھی لکھا کہ ہم صرف بہت تھوڑا زرتاوان دے سکتے ہین اور یہ ناممکن ہو کہ تاوان جنگ بھی دیا جاوے اور قرضہ اون کو بھی بھگتا جاوے اس کے علاوہ یونان کو اسمین بھی عذر ہو کہ یونانی رعایاے ٹرکی کے حقوق مین کسی قسم کی تخفیف کیجاوے۔

جواب الجواب منجانب سفیران

بالعالی کے نوٹ مذکورہ بالا کے جواب مین ۳۰ مئی کو سفیران یورپ نے لکھا کہ ہمین التواے جنگ کے ختم ہونے مین کوئی عذر نہین ہو اور اسی کے مطابق ہم اتھینز مین کارروائی کرینگے لیکن اسکے ساتھ ہی ہماری راے یہ ہو کہ شرائط صلح پر بحث فی الفور شروع ہوجانی چاہیے۔

۳۱ مئی۔ قسطنطنیہ۔ ایک سلطانی فرمان جاری ہوا جس مین مہلت جنگ پندرہ روز کی ۲۰ مئی سے قرار دیگئی اور یہ شرط کہ پھر زیادہ کیجاوے اگر گفتگوے صلح ختم نہو۔

رعایتی حقوق یونان

کیپیچولیشن یعنی رعایتی حقوق یونان کی موقوفی کی شرط دفعات شرائط مصالحت مین اوپر لکھی جاچکی ہو۔ اوسکا مطلب اور حقوق کی تشریح معلوم کرنا لازمی ہے چنانچہ رعایتی حقوق کا ذکر اوپر آچکا ہو۔ وہ بعض ان مراعات کا نام ہو جنکو سکے بعد دیگرے تمام فرمانروایان سلطنت عثمانیہ ان بیرونی سلطنتون کے باشندون کے باب مین ملحوظ رکھتے آئے جنھون نے ترکون کی عملداری مین سکونت اختیار کی ہو۔ یہ رعایتین قرن اوسط ابتک چلی آتی ہین اور ابتدا مین مثل اونکے مغلون نے انگلش سیاحون کے حق مین عطا کی تھین۔ یہ محض تجارتی رعایتین تھین بعد امتداد ایام و زوال سلطنت عثمانیہ ہندوستان کی طرح ترکی مین بھی وہ عہدنامجات کی برابر گران قدر ہوگئین اور ٹرکی سے زبردستی بمعاوضہ ان دوسری سلطنتون کے حفاظت ٹرکی یا دوسری باتون کے جو اونکی بابت دعوی کرسکتی قوت رکھتی تھین حاصل کیجانے لگین۔ ان رعایتی حقوق کے بموجب جو مراعات ملحوظ رکھی

جاتی ہین وہ یہ ہین ۔ برات ٹیکس سے علاوہ محصول کسٹم کے (اور جو بیرونی اشخاص غیر منقولہ جائداد رکھتے ہون تو ٹیکس اراضی سے) ٹرکی مین رہنے سے اونکی طرزی سکونت کے حق کا ضایع نہونا ۔ اور کل عدالتون کے اختیار سماعت سے اونکا بری رہنا ۔ یہ آخری رعایت البتہ مستثنیات اور حدود کی پابند ہے اور اسکی تفصیل بہت طول طلب اور پیچیدہ ہے پس اسقدر کہنا کافی ہے کہ اجنبی اشخاص کے حق مین اس رعایت کے ہونے سے ہمیشہ طرح طرح کے جھگڑے بالخصوص مصر مین جہان اونکی وجہ سے شاملاتی عدالتین مقرر کرنا پڑین پیدا ہوا کرتے ہین اور قبل اسکے بارہا مختلف ملکون کے مابین اونکی وجہ سے پیچیدگیان واقع ہوئین فی الحال جو سلطنتین یہ رعایتی حقوق رکھتی ہین اونکے نام یہ ہین ۔ یعنی یورپ مین فرانس ۔ اٹالی ۔ انگلستان ۔ جرمنی ۔ اسٹریلیا ۔ روس ۔ ہالینڈ ۔ سوئیڈن ۔ ڈنمارک بلجیم ۔ پرتگال اور یونان ۔ اور نئی دنیا مین ممالک متحدہ امریکا و برازل ۔

رعایتی حقوق پونات پر سر الفرڈ ملز کی تحریر

رعایتی حقوق یونان کے تاریخی حالات کے بارے مین بہت کچھ اختلاف رائے ہے ۔ اسموقع پر سر الفرڈ ملز کی تحریر کا حوالہ مناسب ہے ۔ سر الفرڈ ملز اپنی تاریخ مصر مین لکھتے ہین کہ ابتدا مین جو رعایتی حقوق ادا کئے گئے وہ اصل مین معاملات کی حیثیت نہین بلکہ زیادہ تر مراعات کی حیثیت سے دیے گئے تھے ۔ اس زمانہ کے سلاطین ٹرکی نہ تو مغرب کی عیسائی سلطنتون کو اس قابل سمجھتے تھے کہ انکے ساتھ برابری کا برتاؤ کیا جاتا اور نہ اونکا خاص منشاء یہ تھا کہ جو رعایتین وہ عطا کرتے انکے معاوضے مین اسی طرح کی رعایتین دوسری سلطنتون مین اونکے ساتھ کیجاتین ۔ جن زبردست خود مختار فرمانروا‌ؤن نے ابتدائی رعایتی حقوق عطا کئے تھے وہ اس خیال پر مسکرانے لگتے کہ جو رعایتین وہ غریب

حقارت کی نگاہ سے دیکھ رہی ہین وہ کسیوقت اسکے جانشینون کی کمزوری اور سخت پریشانی کا
باعث ہوجائینگی۔"

دنیا کی سب سے بھاری سلطنت کا معدود سے چند بیرونی ملک کے تاجرون کو اپنے
شاہانہ اختیار کی کوئی جزو اپنی خوشی اور مرضی سے دیدینا اور ہی بات ہے۔ (ان تاجرون
کی وطنی گورنمنٹین بہت ہی دور دراز مقامات پر واقع تھین - اور ان ایام مین بمقابلہ
ٹرکی کے بالکل ہی ضعیف تھین - اور اس وجہ سے ذرا بھی گمان نہ تھا کہ جو حقوق انکو
دیے گئے تھے اونکی تعمیل ایسی سخت پابندی کے ساتھ چاہی جاویگی) اور یہ بالکل
دوسرا امر ہے کہ وہی سلطنت ضعیف اور زوال پذیر ہوگئی - اور اب اسکو بیشمار تعداد
ان اجنبی باشندون کا سامنا کرنا پڑا جو ایسے حقوق سے مسلح ہین -

سلطان المعظم کی نسبت اخبار کرانیکل کی راے

کرانیکل نے جو اکثر موقعون پر ترکون اور اونکے سلطان کے ساتھ اظہار تعصب کرتا رہا ہے
۱۵ مئی سنہ ۱۸۹۷ء کے پرچہ مین یون آرٹیکل لکھا - "یہ مشہور ہے کہ سلطان نرمی پر مائل ہے
مگر پھر بھی وہ اس سے بہت کچھ زائد طلب کریگا جو دول عظام کا ارادہ ہو - اسکی عادت
مین داخل ہے کہ وہ جس چیز پر اڑ بیٹھے اوسے آسانی سے نہین چھوڑتا - سارے پولیٹیشن
یہ کہا کرتے ہین کہ امور متمدن مین جب وہ کوئی راے قایم کرتا ہے تو پھر اوس سے مشکل ہٹتا ہے
برسون تک اوس نے تمام یورپ کی سلطنتون کو انگلیون پر نچایا حالانکہ سب کے سب
یہ کہتے رہے کہ اوسکی ذات بلکہ سلطنت تک ایکدن مین نیست و نابود ہوسکتی ہے مگر
آج اوسکی وہ حالت نہین جو اون دنون مین تھی وہ اسوقت ایک ایسی فوج کا میر لشکر ہے
جس نے نمایان فتح حاصل کی ہین بلکہ سچ پوچھو تو وہ آج ایک قوم کا سردار ہے جسمین
ایک نئی روح پھونکی گئی ہے اور جس نے نئی زندگی پائی ہے - اسلام جو برسون اور

قسطنطنیہ کے کشت و خون اور قتل و غارت کے بعد پست ہو گیا تھا آج اوسکے دم سے قوی ہو گیا ہے بلکہ اوسکے وجود پر فخر کرتا ہے۔ یورپ میں بھی اب اُسکو بہت بڑی وقعت حاصل ہو گئی ہے اور کثرت سے طرفدار ہو گئے ہیں۔ بڑے بڑے زبردست بادشاہ آپ اوسکے جنبہ داروں میں ہیں آج کی حالت کا پچھلے ماہ کی حالت سے مقابلہ کیا جاوے تو کتنا فرق ہے۔ اوسوقت اوسے اپنے تخت و تاج بلکہ مملکت کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جانے کا اندیشہ تہا اور آج وہ دن ہے کہ یورپ اوسپر حاکمانہ کارروائی نکریگا۔ اور ایسے وقت میں جبکہ سکہ اوسکا یورپ کے دلوں میں بیٹھ گیا ہے اوسکے منہ سے اس کلمہ کا نکلنا کہ ہم نرمی پر مائل ہیں بڑی مسرت اور خوشی کے ساتھ سنا جاویگا۔

واقعات بعد از جنگ

یکم جون۔ اکثر باغیوں کے سرغنے کریٹ کی خودمختاری اس شرط پر قبول کرنا چاہتے تھے کہ ترکی فوجیں وہاں سے نکل جاویں۔

۲۔ جون۔ بابعالی نے سفیران دول عظام کو اطلاع دی کہ تا تصفیہ شرائط صلح التوای جنگ منظور ہے۔ بابعالی نے کل دول عظام کو دعوت دی کہ کل سے مصالحت کی بابت گفتگو شروع کر دیں

۳۔ جون۔ فرانس نے کریٹ کی خودمختاری کے بارہ میں ایک تجویز پیش کی جس میں تجویز کیا گیا کہ ممالک غیر کی پولیس بھرتی کیجاوے اور سلطنت ہای غیر کے اعتبار پر قرضہ واسطے اخراجات کے لیا جاوے۔ روس اور انگریزوں نے اس تجویز کو پسند کیا۔

۳۔ جون ۱۸۹۷ء کریٹ کے لوگوں نے بماتحتی خاطر مسٹر سیکلیس نامی کے صوبہ کی گورنمنٹ قائم کی

۴۔ جون ۱۸۹۷ء مابین سفیران ملک غیر اور توفیق پاشا کے گفتگو صلح شروع ہوئی۔ یہ بات قرار دی گئی ہے کہ ایم لیڈوعن درباره ترمیم ترکی یونی سرحد کے اور ایم کیملن دربارہ

اختیارات یونانیون کے اور سر خلیپ گری دربارہ اداے مصارف جنگ کے ایک ایک یادداشت
طیار کرین۔

۵۔ جون۔ مختلف علامات کی موجودگی سے ثابت ہونے لگا کہ ٹرکی تیاری کر رہا ہے
کہ تھسلی مین بہت مدت کے لیے قبضہ کرے۔ گورنر جج اور اسکول ماسٹر مقرر ہوئے ہین۔ اور
ٹرکی سے لوگون کے حرم بھی داخل ہونے لگے۔

۵۔ جون ۱۸۹۷ء آج مقام پیرا مین جو جلسہ سفیرون اور توفیق پاشا کا جمع ہوا تاکہ دربارہ
شرائط صلح ٹرکی و یونان کے بحث کیجاوے اوس مین قایم مقامان گریٹ برٹن فرانس اور
اٹلی نے قطعی برخلاف اوس تجویز کے بیان کیا کہ تھسلی سلطنت ٹرکی مین شریک کیجاوے۔

۶۔ جون ۱۸۹۷ء۔ گورنمنٹ ٹرکی نے جو یادداشت سفیرون کو پیش کی اوس مین ٹرکی [illegible]
کرتی ہے کہ تھسلی کو پھر اپنے ملک مین شریک کرے۔ کیونکہ جن شرائط سے وہ مقام
یونان کو دیا گیا تھا اونکا عملدرآمد نہین کیا گیا۔ گورنمنٹ ٹرکی پھر اپنی خواہش ظاہر کرتی ہے
کہ یونان کو جو اختیارات دیے گئے تھے وہ خارج کیے جاوین کیونکہ یونان نے اونکا خراب
برتاؤ کیا اور دربارہ مصارف جنگ کے یادداشت مین بیان ہے کہ فاتح اپنا نقصان پورا
کرے گا مستحق ہے۔

۷۔ جون ۱۸۹۷ء۔ پندرہ یونانی والنٹیر کریٹ کو اس غرض سے واپس آئے تھے کہ کریٹ کے
لوگون کو ترغیب دیکر آمادہ جنگ کرین لیکن جہاز سے اوترتے وقت گرفتار کر لیے گئے۔

۹۔ جون اس خبر سے ایتھنز مین سخت تشویش پھیلی کہ سفیران متعینہ قسطنطنیہ نے
صرف تشریح کی ہے کہ کس بنا پر فیصلہ ہونا چاہیے اور ٹرکی اور یونان کو اس بات پر چھوڑ دیا ہے
کہ وہ خود اپنا فیصلہ کر لین۔

۱۰۔ جون۔ سفراے متعینہ قسطنطنیہ نے تین کمیٹیان تجربہ کارون کی مقرر کین جنمین

اٹھا چاہتے تاکہ گفتگو سے سرحد تھسلی اور مصارف جنگ اور یونان کے اختیارات کے بارے میں جانچ کریں۔

۱۰۔ جون۔ گورنمنٹ ترکی نے اُن الزامات سے انکار کیا جو اُس یونانی یادداشت میں لگائے گئے تھے جو سلاطین کے پاس بھیجی گئی تھی کہ تھسلی اور اپیرس میں ترکوں نے سخت جور و ظلم کیا ہے۔

۱۰۔ جون۔ اخبار ڈیلی نیوز کے نامہ نگار نے قسطنطنیہ سے تحریر کیا کہ توفیق پاشا نے غیران دول یورپ کو اطلاع دی کہ ایسے ایک علاقہ کا واپس دینا جو خون کے ذریعے فتح کیا گیا مذہب اسلام کے خلاف ہے۔ اسی ذریعہ سے یہ بھی بیان کیا گیا کہ سفیر جرمن نے اس بارہ میں توفیق پاشا کی تائید کی۔

۱۱۔ جون۔ ترکی نے تھسلی میں بھیڑوں کی فراہمی کے لئے حکم دیا اور فرسالا میں ایک ترک گورنر مقرر کیا۔

۲۸۔ جون۔ قسطنطنیہ میں سفیروں نے جو ایک فینانشل کمیشن مقرر کی تھی اوس نے ایک رپورٹ تیار کی کہ یونان کے اخراجاتِ جنگ کے لئے چالیس لاکھ پونڈ سے زیادہ نہیں ہو سکتا۔

۵۔ جولائی۔ ایم ڈیلانیس سابق وزیر اعظم یونان نے ایتھنز میں برٹش وزیر سے کہا کہ یونان کی مالی حالت کی نگرانی کسی دوسری دولت کو تفویض نہیجائیگی جیسا کہ دول یورپ کا خیال ہے۔

۶۔ جولائی۔ یونانی سرحد کے متعلق وزرائے ترکی نے طاقتوں کے متفقہ نوٹ پر دستخط کرنے سے انکار کیا اور کہا کہ تھسلی میں سے ایک انچہ زمین یونان کو واپس نہ دیجاوے گی۔

وزیر اعظم نے سلطان کو اطلاع دی کہ میں ہرگز مجوزہ کاغذ پر دستخط نکرونگا۔
ایک پرچہ لے لارڈ نے کہا کہ ترکی یونان نہ مانے گا اس کے منوانے کے لئے ۱۸۷۸ء

کی طرح قسطنطنیہ پر روسی فوج کے جمع ہونے کی ضرورت ہے۔

روس نے ایک گشتی چٹھی طاقتون کو بھیجی کہ فیصلہ کا جلدی فیصلہ کرائین۔

۸- جولائی - ٹرکی نے بھی ایک مراسلے مین مسئلہ یونانی سرحد کی نسبت اپنے عذرات خوب وضاحت سے بیان کئے کچھ عرصہ کے لئے ٹرکی کے خلاف ساری طاقتین متفق ہوگئین سفیر آسٹریا نے توفیق پاشا کو لکھا کہ سرحد تھسلی کی بابت اگر بابعالی گفتگو کے لئے کوئی دن معین نفرمائے گا تو سفیران یورپ اپنی اپنی طاقتون کو لکھ دینگے کہ بسبیل تعجیل بطور خود کارروائی کرین۔

سفیران یورپ نے ایک متفقہ یادداشت بابعالی مین پیش کی کہ سرحد والے معاملہ مین تاخیر نکرین

شہنشاہ آسٹریا نے تھسلی کے معاملہ مین سلطان کے مراسلے کے جواب مین لکھا کہ بابعالی اگر طاقتون کا کہنا مان لیگا تو اسکا فائدہ ہے۔

شہنشاہ جرمنی نے بھی سلطان کو یہی جواب دیدیا کہ افسوس ہے ساری طاقتونکے خلاف کارروائی نہین کرسکتا۔

۱۰- جولائی - پریسیڈنٹ فار اور دوسرے سلاطین یورپ نے بھی سلطان المعظم کو جواب یہی دیا کہ شرائط صلح مین ہمنے جو لے دی ہے وہ آپکو قبول کرلینا بہت مناسب نظر آتا ہے

۱۲- جولائی - توفیق پاشا نے سفرائے دول یورپ کو اطلاع دی کہ یونانی سرحد کا مقدمہ طے ہونے کی بابت سنشنبہ کے دن ہم کچھ کہین گے۔

۱۳- جولائی - جواد پاشا جو سابق مین وزیر اعظم دولت عثمانیہ تھے کریٹ مین فوجی سپہ سالار مقرر ہوئے

۱۳- جولائی - سفرائے دول یورپ نے شنبہ کے روز مجوزہ اخراجات جنگ اور یونانیون کے لئے ممالک ترکی مین رعایتی حقوق منسوخ کرنے کے لئے چند تجاویز پیش کین۔

۱۵- جولائی - بموجب تحریر نامہ نگار ٹائمز - سلطان نے ذکی پاشا اور سعدالدین پاشا کو

صلح کے طے کرنے کی غرض سے توفیق پاشا کے ساتھ فوجی ڈیلیگیٹ مقرر کیا لیکن سفرا نے توفیق پاشا کے ساتھ اور کسی کا ہونا ناپسند کیا اور اس لیئے ایک ہفتہ کے لیئے جلسہ ملتوی رہا۔

۲۰ و ۲۲۔ جولائی۔ سفیرون نے جو نقشہ الحاق سرحد کا بنا کر توفیق پاشا کو پیش کیا تھا وہ سلطان نے نامنظور فرمایا اور اس لیئے سفیرون سے گزر کر اب یہ فیصلہ وزراء دول مین جا پڑا مگر ۲۲۔ کو اسکے خلاف سلطانی اعلان کیئے جانے کا شہرہ ہوا یعنی ترمیم سرحد ترکی کسیقدر تبدیل شرائط کے ساتھ بابعالی نے منظور کرلی۔ خرچہ جنگ کا تخمینہ سفیر جرمن کے سپرد کیا گیا۔

(نوٹ) استغاثہ سلطان و جواب شہنشاہ آسٹریا

۸۔ جولائی کو سفراء دولتہای یورپ نے موافق ہدایت اپنی اپنی گورنمنٹون کے سرحد تھسلی کے قایم کرنے کی نسبت بتکرار مطالبہ سابق توفیق پاشا کے پاس ایک متفقہ یادداشت روانہ کی جسکا مضمون حسب تلیگرام اخبار اسٹینڈرڈ بطریق ذیل تھا۔

"ہم سفراے دول جنکے دستخط ذیل مین ثبت ہوئے ہین عالی جناب وزیر صیغہ خارجیہ دولت عثمانیہ کی خدمت مین عرض پرداز ہین کہ چونکہ بابعالی کیطرف سے ترمیم سرحد تھسلی کے متعلق ہنوز کوئی قطعی فیصلہ نہین کیا گیا ہے لہذا ہمارے متفقہ بیان ذیل پر لحاظ کرنا ضرور ہے۔ مجوزہ سرحد باغراض جنگی فوجی اٹاچیون نے جو تجویز کی ہے اور باب عالی مین پیش کی ہے۔ دول عظام یورپ اسی تجویز کو منظور کرتے ہین اور اسی بنا پر دول نے اتفاق کرلیا ہے کہ دولت عثمانیہ کو یقین دلایا جاے کہ ہمنے مصمم ارادہ کرلیا ہے کہ اُن مزاحمتون کا استیصال کردین جنکے سبب سے صلح مین تاخیر ہوئی ہے جو مقید اغراض یورپ ہے"

مذکورہ بالا یادداشت متفقہ کے وصول ہونے کے بعد سلطان المعظم نے سلاطین یورپ کے پاس استغاثہ مستعجلاً بلاواسطہ روانہ کیا اور اس مین جدید سرحد سلامبریا پر معارضہ کیا۔ سلاطین و پریزیڈنٹ فرانس کیطرف سے جو جواب آئے وہ بالکل ایک سے ہین۔ سلطان کو یہ صلاح دی کہ تجویز پیش کردہ سلاطین کو تسلیم کرلیا جائے۔ فرانسیس جوزف آسٹریا نے سلطان المعظم کے ایک خاص استغاثہ پر جواب دیا وہ حسب ذیل ہے۔ "جو خالص اور وفادارانہ اتحاد مجھکو حضرت والا سے حاصل ہے

۲۸- جولائی- منجانب یونان خرچہ جنگ کی بابت روس نے تجاویز جرمن سے اختلاف کیا اس لئے سفیر جرمن نے اپنی گورنمنٹ کو اس بارہ مین تحریر بھیجی-

۲۹- جولائی- جرمن کی راے ہے کہ اگر سلاطین یونان الی حالت کی نگرانی اور اخراجات جنگ کی ادائیگی کے ذمہ دار ہون تو ٹرکی فوج تھسلی سے قدم نہ اوٹھائیگی-

۳۰- جولائی- جنگ کے متعلق سفراء نے ایک تجویز کی جس کو جرمن نے پسند کیا لہذا تصفیہ کی امید تازہ ہوئی-

چار ملین پونڈ (۶ کروڑ روپیہ) جو فینانشل کمیٹی سے تجویز کیا اوس کے لینے سے بابعالی نے قطعی انکار کر دیا اس لیئے کہ خرچہ اس سے کہین زیادہ ہوا ہے-

یکم اگست- سفیرون نے صلحنامہ کے ابتدائی شرائط قلم بند کئے لیکن توفیق پاشا نے چند ایسی ترمیمین تجویز کین جو باعث اختلاف سلاطین تہین-

۷- اگست- گورنمنٹ یونان کی طرف سے ایک یادداشت سلاطین کی خدمت مین روانہ ہوئی جس مین یہ تجویز پیش ہوئی کہ ٹرکی کو خرچہ جنگ دینے کے لیئے کوئی شخص اوس کو مدد

اور جس کے سبب سے حضرت اعلی موجودہ حالت مین مجھسے جائز استغاثہ فرماتے ہین اوسی کی رو سے میرا فرض ہے کہ مین آپکی ذاتی بہتری اور نیز یورپ کے شرائط پیش کردہ کے بنیاد پر آپ یونان کے ساتھ صلح کرلین لشکری ناچیون کی کمیشن کے ذریعہ سے جو سرحد تجویز ہوئی ہے وہ مطابق اوسی اصول کے ہے جو باغراض جنگی مطلوب ہو- اور جسکو حضرت اعلی نے سابق الحال مین تسلیم فرمالیا ہے اور یہی سرحد ترمیمی ہے جو بشمول دوسری شرائط صلح کے منتہاے گذاشت ہے- جسکو دول متفق یورپ بطور انصاف کے معتبر کرچکی ہین اور جسکی بنا پر یہ امر ظاہر کیا جارہا ہے کہ یورپ مین امن و امان کی حالت قایم رہنے کی یہی ایک مضبوط ضمانت ہے لہذا میری بھی استدعا ہے کہ حضرت اعلی میری اس صلاح نیک پر توجہ عاجلانہ مبذول فرمائینگے- اس موقع پر مین تجدیداً اس خاص دوستی اور اعلی احترام کا اظہار کرتا ہون جو مجھکو آپکی نسبت حاصل ہے"

قرض دے اور اُس قرضہ کی ذمہ دار ایک ایسی کمیشن ہو جس مین قرض خواہون کی طرف سے ارکین مقرر کئے جائین جس سے دوسرے سلاطین کو یونان کی مالی حالت کے نگران رہنے کی کوئی ضرورت باقی نہین رہے گی۔

۱۰ اگست۔ گورنمنٹ یونان کی اس تجویز سے قرض دینے والون کو تشفی حاصل نہین ہوتی اس لئے گورنمنٹ یونان کو قرض لینے مین کامیابی کی امید نہین اور تھسلی کا ملک اوسوقت تک خالی نہ کیا جائیگا جب تک کہ یونان کی مالی حالت زیر نگرانی سلاطین یورپ نہو۔

۱۱ اگست۔ ٹائمز کے نامہ نگار نے ایتھنز پایہ تخت یونان سے اطلاع دی کہ خرچہ جنگ یونان سے نہ وصول ہونے کی وجہ سے دولت عثمانیہ نے صاف جواب دیدیا ہے کہ ہماری فوج ملک تھسلی خالی نہین کرسکتی۔ اگر دس لاکھ پونڈ کی پہلی قسط دیدی جاوے تو ترکی افواج تھسلی سے نکلنا شروع کرینگی۔ گورنمنٹ یونان نے سلاطین یورپ کو جواب دیا ہے کہ اگر وے باہر کے قرضداروں سے انتظام کرنے کے لئے اسکو اجازت دین تو وہ خود قرضہ نکالکر خرچہ جنگ ادا کرسکتا ہے اور اگر اونکی خواہش ہے کہ یونان کی مالی حالت اونکے زیر نگرانی رہے وہ اس امر مین مجبور ہے۔

جواد پاشا کی تقرری بہ عہدہ گورنری کریٹ

جواد پاشا سابق وزیر اعظم کی تقرری سے یورپ نے رضامندی ظاہر نہ کی۔ اخبار استینڈرڈ نے لکھا کہ خوف ہے کہ "کریٹ مین انکی موجودگی سے برا اثر پیدا ہو" پاشا موصوف روانگی سے پہلے آستانہ علیہ مین حاضر ہو کر باریابی سے مشرف ہوئے تو اعلیٰحضرت نے اسطرح ارشاد فرمایا۔ "ما بدولت تمہاری اُن خدمات جلیلہ کے صلہ مین جو ما بدولت اور خود اپنی سلطنت کے لئے تم انجام دے رہے ہین کامل طور سے بھروسہ کرتے ہین۔ چونکہ تم تمام مسلمانون کی نظر مین محبوب اور عیسائیون کے نزدیک معزز شخص ہو اور نیز یورپ بھی تمپر اعتماد

کرتا ہے لہذا اب بدولت اقبال تم کو کریٹ کی فوجی سپہ سالاری سے عزت بخشتے ہین "

جواد پاشا کے رخصت ہوجانیکے بعد سلطانی فرمان صادر ہوا کہ شاکر پاشا برادر جواد پاشا کونسل دار الاشارہ ملٹری کے ایک ممبر مقرر ہون اور جواد پاشا کے داماد ظفر بے کو عثمانی تمغے سے سرفراز کیا جاوے - ایک بیان کے موجب اس کریٹ نے جواد پاشا کی گورنری پسندکی اور بالعالی اس کی پسندیدگی کی بابت تار بھیجا - ترکی سرکاری حلقون مین جواد پاشا کی تقرری اس بناء پر محمول کی گئی تاکہ گورنمنٹ عثمانیہ اور سلاطین یورپ کے امیر البحرون مین اتحاد قایم ہو اور پاشا سے موصوف کو اور وجہ اس سے لئے ترجیح دی گئی کہ وہ کریٹ کے حالات سے بخوبی واقف تھا اور اُنکی انتظامی قابلیت مشہور انام تھی

تھوڑی دیر کے نامہ نگار سے ملاقات - نامہ نگار نے تقرری کے بعد بعد الملاقات جزیرہ کی بابت استفسار کیا تو جواد پاشا نے کہا کہ پہلی مرتبہ جبکہ مین گورنر کریٹ مقرر کیا گیا تھا تو بمقابلہ حال کے وہان کی حالت بہت ابتر تھی تاہم عرصہ قلیل مین تھوڑی سی فوج سے امن امان قایم کردیا گیا اور زیادہ خونریزی ہونے نہ پائی - انھون نے کہا کہ وہ جزیرہ مین پہنچتے ہی متحدہ دول کی امیر البحرون کو ان ملکی تدابیر کے عمل مین لانے کی جو امن قایم کرنے کے لئے ضروری ہین اطلاع دینگے اور کہا کہ متحدہ دول کے امیر البحر دو سال قیام امن کے لئے اب تک کام مین لائے وہ بالکل ان تدابیر کے برعکس ہین جو کرنا چاہئے ہین اور اگر وہی تدابیر برتی جاوینگی جو اب تک برتی جاری ہین تو اسکا انجام بجز اسکے کہ جزیرہ ویران ہوجاوے اور اسکی آبادی نیست و نابود ہوجاوے اور کچھہ نہ ہوگا - جواد پاشا نے جزیرہ مین پہونچکر تنخواہین تقسیم کین اور مسلمان اور عیسائیون کے باہم اتحاد پیدا کرنے کی کوشش کی اور محصورین مہاجرین کی غلامی کا انتظام کیا -

۳۰ - اگست - لارڈ سالسبری نے ایک تجویز سلاطین عظام کو پیش کی کہ یونان

کو اجازت دیجائے کہ وہ اخراجات جنگ کا روپیہ دولت عثمانیہ کو کسی سے قرض لیکر
ادا کرے اور تمام سلاطین کی نگرانی رو سے محاصل یونان پر رہنی چاہئیں جس سے قرض کے
روپیہ کا سود ادا ہو سکے۔ ۲۴ - اگست - لارڈ سالسبری نے تھسلی کو خالی کرنے اور اخراجات
جنگ ادا کرنے کے لئے جو تجویز پیش کی سلاطین عظام نے اسکو پسند کیا اور یونانی گورنمنٹ
سے دریافت کیا کہ اس قرض کو ادا کرنے کے لئے کسقدر محصول سے وہ دست بردار ہو سکے گا
۳۱ - اگست - بجواب اس سوال کے گورنمنٹ یونان نے سلاطین کو اطلاع دی کہ خرچہ جنگ کے
بالاقساط ادائیگی میں یونان محاصل ٹامپ سے سالانہ ایک کروڑ دس لاکھ درہم دیتے
سکے لئے موجود ہے۔ ۶ ستمبر - باب عالی نے سفرائے دول کے نام ایک مراسلہ کے ذریعہ
اطلاع دی کہ عہدہ ولایت کریٹ پر ایک عثمانی شخص کا تقرر ہوگا اور ترکی فوج جزیرہ میں قایم
رہے گی سفیروں نے اختتام صلحنامہ تک اسکا جواب دینا ملتوی رکھا۔ ۱۶ - ستمبر سلاطین نے
یونان کی درخواست قبول کی کہ اوسکے تجارتی تعلقات ترکی سے از سر نو قایم کرادئے جائینگے۔
۷ ستمبر گورنر کریٹ نے جناب باب العالی مجوزہ مشترکہ عدالت قایم کئے جانے پر اعتراض کیا
جس سے سلطان المعظم کے شاہی حقوق میں نقص ہونیکا احتمال تھا۔ نیز متحدہ یورپین پولیس کے
تقرر کی تردید کی۔ ۱۷ ستمبر بالآخر تصفیہ ہوگیا۔ سفرائے دول قسطنطنیہ نے بالآخر
عہدنامہ صلح مابین روم و یونان کے مسودہ میں یہی شرائط کو قطعی طور پر داخل کرلیا۔

دفعات مصالحت مندرجہ صلحنامہ مجوزہ دول یورپ
و باب عالی

صلحنامہ

اخبار فرینکفرٹر زیٹنگ کے ایک نہایت واقفکار اور باخبر نامہ نگار نے قسطنطنیہ سے ابتدائی
مجوزہ صلح یورپ و باب العالی کی تفصیل اسطرح پر لکھی۔ چونکہ طاقتوں نے یونان کے فوائد
و اغراض اپنے ہاتھ میں لے لئے ہیں اور ترکی نے طاقتوں کی مداخلت اس بارہ میں منظور کر لی ہے

ذیل کی گیارہ دفعات سفیران دول یورپ نے بالعالی کے مشورہ سے تیار کی ہیں"

(۱) حدبندی ہیں سرحد روم و یونان کے نقشہ منسلکہ کے مطابق ہوگی اور اسکے مطابق حدبندی کی کارروائی ابتدائی عہدنامہ پر دستخط ہونے کے ۱۴ روز بعد شروع ہوگی اور ٹرکی اور یونان اور دول یورپ کے وکلاء اسکو سرانجام دینگے اور آخرالذکر بصورت پیش آنے کسی تنازعہ کے ثالثی کرینگے۔

(۲) یونان ٹرکی کو چاہیس لاکھ پونڈ تاوان جنگ دیگا دول یورپ اس غرض سے تدابیر اختیار کرتے ہیں کہ پرانے قرضخواہون کے استحقاق کو ادائیگی تاوان جنگ سے کوئی نقصان پہونچے اور اسواسطے وہ محاصل سلطنت کو نئے اور پرانے قرض ادا کئے جانے کے واسطے اپنے اہتمام اور نگرانی مین لیلینگے۔

(۳) جو حقوق اور فوائد یونان کو آغاز جنگ سے پہلے ٹرکی مین حاصل تھے وہ بدستور رہینگے۔

(۴) ابتدائی شرائط پر دستخط ہوجانے کے کم از کم ۱۴ روز بعد یونان کے خاص قاصد قسطنطنیہ آوینگے اور آخری عہدنامہ پر دستخط کرینگے۔ انمین قیدیونکا تبادلہ ہمیشہ کے واسطے صلح وامن کے بےروک بحری تجارت اور جہازات کی آمدورفت اور ان لوگونکو ہرجانون کا دیاجانا طے ہوگا جنکی املاک کو جنگ سے نقصان پہونچا ہے۔

(۵) مزیدبران انمین تین مدین یہ بھی ہونگی۔ (۱) تعلقات بین الاقوام (روم و یونان) کا عملدرآمد اور مادونکے ضوابط۔ (۲) قطعی طور پر یونانی سفیر متعینہ اور ٹرکی سیاست کے تعلقات کا فیصلہ (۳) تصفیہ متعلق ان جرایم کے جو ایک فریق کی سلطنت مین سرزد ہون اور مرتکب دوسرے فریق کی عملداری مین بھاگکر پناہ گزین ہو۔

(۶) ابتدائی شرائط پر معاً دستخط ہوجانیکے بعد روم و یونان مین لڑائی کی حالت بالکل معدوم سمجھی جائیگی ٹرکی فوجین فوراً تھسلی سے ایک ہٹ آئینگی۔ اور ٹرکی کے مفید مطلب موقع جنگ کی عدد چوکیون پر متصرف رہینگی جبتک کہ یونان کل تاوان جنگ نہ اداکردے۔

(۷) ابتدائی شرائط پر معاً دستخط ہونے کے بعد دونون ممالک مین بدستور سابق تعلقات

از سرِ نو تازہ ہو جائینگے۔ دونوں سلطنتوں کی رعایا ایک دوسرے کے ملک میں پوری آزادی کے ساتھ اپنے کاروبار انجام دے سکے گی۔

(۸) یونان کے سفیر اور باشندے سلطنت عثمانیہ میں اپنے اپنے کاروبار شروع کر دینگے۔

(۹) مقدمات جو جنگ چھڑ جانے کے باعث ملتوی ہو گئے تھے طریق سابق کے مطابق عدالتوں میں پیش ہو کر طے پائینگے اور نئے مقدمات قانون بین الاقوام اور نیز معاہدہ روم و یونان قرار یافتہ ۲۶۔ فروری و ۹ مئی ۱۸۹۶ء کے مطابق فیصل ہونگے۔

(۱۰) ٹرکی کو حق حاصل رہے گا کہ دول یورپ کے سامنے اس سلطانی فرمان کی ترمیم کی تجویز پیش کرے جو ۹ مئی ۱۸۵۵ء کے معاہدہ پر مبنی ہے۔

(۱۱) آخری مصالحت کے امور میں دول یورپ ثالث سمجھی جاوے گی مذکورہ بالا شرائط کے واسطے ضروری ہے کہ انکے منظور کئے جانے کے بعد آٹھ روز کے اندر اندر حضرت سلطان المعظم انکو منظور فرمائیں۔

۱۸۔ ستمبر۔ مقام پیرا میں صلحنامہ روم و یونان پر دستخط ہو گئے۔ ۲۰۔ ستمبر ایم رالی وزیر یونان نے صلحنامہ کے لحاظ سے سلاطین کے رویہ کو یونان کے حق میں نہایت سخت اور خلاف امید بیان کیا اور یونانی اخبارات نہایت غیظ و غضب کے ساتھ شرائط صلح پر اعتراض کر کے انکی تنسیخ کے طالب ہوئے۔ ۲۱۔ ستمبر (سلاطین کی طرف سے مبارکبادیں) بہت سے یورپین فرمانرواؤں نے سلطان المعظم کو سرانجام صلح پر مبارکبادی کے تار روانہ کئے۔ شاہ بلجیم نے بھی ترکی سپاہ کے تازہ فتوحات پر سلطان کو مبارکبادی اور نیز اسپین کی ملکہ بحیثیت سفیر ترکی کو اسی بارہ میں خوش دلی سے مبارکبادی دی۔ ۲۲۔ ستمبر حضور سلطان المعظم نے ابتدائی صلحنامہ کی تصدیق کر دی گئی اور اسی روز اسلامی علما نے غیر معمولی اجلاس منعقد کر کے تجویز کیا کہ تمام دنیا کے اسلامی مرگرو ہوں کو تکمیل صلحنامہ اور فتح یونان کی خوشخبری بھیجی جائے۔

۲۴۔ ستمبر۔ ایتھنز میں سخت جوش پھیلا ہوا تھا حتی کہ عوام کے ایک جم غفیر نے مانگ کے وقت

جمع ہو کر صلحنامہ کا مسوّدہ جلا ڈالا - ۲۴ ستمبر شرائط کی نسبت جو جوش پھیلا ہوا تھا وہ فرو
ہونے لگا۔ "زبردست کا ٹھینگا سر پر" گو شرائط کیسی ہی سخت ہوں مگر ماننے بغیر چارہ نہ تھا

یکم اکتوبر وزیر اعظم یونان کا استعفا - وزیر اعظم یونان نے مجلس کے سامنے
ابتدائی شرائط معاہدہ صلح پیش کرتے وقت نہایت زبردست الفاظ میں اسپر اظہار ناپسندگی اور
ناراضی کیا۔ مگر یہ بھی کہا کہ میں طاقتوں کی مرضی منظور کرنے اور آخری مصالحت سرانجام دینے کو
تیار ہوں - وزیر اعظم نے بیان کیا کہ جو کچھ کیا ہے جرمن نے یونان کے خلاف کیا ہے - اسکے بعد
اونہوں نے مجلس سے خواہش کی کہ گورنمنٹ پر اظہار اعتماد کا ووٹ پاس کیا جاوے ۱۴۱ موافق
اور ۳۴ مخالف تھے۔ ۱۳ وکلا نے کوئی رائے نہیں دی چنانچہ اس شکست پر موسیو رالی مستعفی
ہو گئے - ۲ - اکتوبر نئی مجلس وزارت قایم ہوئی - ایم زیمس اسکے وزیر اعظم اور وزیر خارجہ مقرر
ہوئے - کرنیل اسمولینسکی وزیر اعظم اور ایم اسٹریٹ وزیر مال مقرر ہوئے -

ابتدائی شرائط صلح پر لیوانٹ ہیرالڈ کی رائے

اخبار موصوف نے لکھا کہ ابتدائی شرائط پر دستخط ہو جانے سے جو عام طمانیت کا خیال پیدا ہو گیا ہے
اوسکی نسبت مبالغہ کرنا بہت مشکل ہے اس معاہدہ کی تکمیل اسقدر مشکل تھی کہ اسکا خیال بھی
اسسے پہلے کبھی نہ آیا تھا اور اسی لئے جن لوگوں کا اس سے تعلق تھا انکو غایت درجہ کی احتیاط
ہوشیاری اور تدبر سے کام لینا پڑا - انکی کوششوں میں گورنمنٹ عظمی ٹرکی کی مرضی صلح طلبی
بہت کچھ سہولت ہوئی - اور گورنمنٹ عظمی نے نہایت صداقت سے اس صلح پسندی اور امن
کو قایم رکھا - حضرت سلطان المعظم کی بے نظیر پالیسی نے اس مصالحت کو منظور کر لیا جو واقعات
گذشتہ کا خیال کر کے ہرگز قرین انصاف نہیں کہلائی جا سکتی - البتہ اس طریق عمل سے بالعالی
نے ترکی فتوحات کو اور بھی درخشان اور منور کر دیا ہے تازہ فتح سے جیسا کہ قدیم دستور ہے
سلطنت عثمانیہ کو نیا دبدبہ دیدیا اسکا سکہ دلوں میں بیٹھ گیا - اب مصالحت کی غرض

سے سلطنت عظمیٰ کی پولیٹیکل شان اور بھی بڑھ گئی کہ اس نے ظاہر کر دیا کہ اس پر کسی شر انگیز اور مفسدیت کا اثر نہیں ہے بلکہ اسکے عمال کا انتظام سخاوت آمیز کشادہ دلی پر مبنی ہے جسکی ثنا و صفت سے دنیا باز نہیں رہ سکتی۔ ہز ایکسلنسی صاحب سفیر دولت آسٹریا ہنگری نے اس امر کو نہایت خوبی اور مسرت کے ساتھ ابتدائی شرائط مصالحت پر دستخط کرتے وقت اپنی تقریر میں تسلیم کر لیا اور اسی طرز اور احسن طریق پر موسیو نیلیڈوف نے اسکی تائید کی۔

یہ موقع واقعی ایسا ہے کہ مبارکبادی کا طالب ہے جو کچھ ہوا ہے وہ ایک نہایت پیچیدہ اور ادق مسئلہ کا حل سرانجام ہوا ہے۔ اور اس خوفناک مشکل کا دور ہونا ایسی آسان شرائط سے ایک امر واقع ہے جو نہ بجائے خود ترکی کے واسطے باعث فخر و ناز ہے۔ بلکہ اس سے زمانہ آئندہ پر نہایت عمدہ روشنی پڑتی ہے کہ وہ درخشان ہے اور آثار نہایت عمدہ ہیں اور ساتھ ہی اسکے آئندہ کے واسطے اعتماد اور اعتبار کو تقویت ملتی ہے

بفضلہ تعالیٰ

مکمل تاریخ
جنگ روم و یونان
(حصہ سوم)

مولفہ قاضی محمد جلال الدین مرادآبادی

جس میں بسبیل اختصار وہ دلچسپ واقعات قلمبند کئے گئے ہیں جو کہ گو براہ راست تو نہیں
مگر بالواسطہ جنگ روم و یونان سے متعلق اور قابل اندراج تاریخ ہیں

سر ایلس ایشمیڈ بارٹلیٹ ممبر پارلیمینٹ اور ایک مصری جہاز کی گرفتاری

یہ واقعات جنگ روم و یونان میں یونانی بحری طاقت کی بڑی بھاری کارروائی کے نمونے ہیں ایک تو مصری جہاز کا گرفتار کر لینا جس میں سو سے بھی کم عرب سپاہی تھے اور خدیو مصر کے کسی جزیرے کو جاتے تھے۔ دوسرے سر ایلس کا نظربند کر لینا جو ٹرکی کے دوست صادق ملنے جاتے ہیں۔ اوائل مئی میں بحالت نظربندی وہ مع اپنے بیٹے اور ٹرکی خادم کے پائرس بندرگاہ اتھنز میں پہونچے۔ جہاز پر وزیر اعظم یونان اونسے ملنے کو آئے۔ پہلی بات سر ایلس نے جو اون سے کہی وہ یہ تھی کہ حتی الامکان اونکے خفیف کرنے کا جلد بندوبست کیا جاوے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ میں اس امر کا انتظام کرنے آیا ہوں اسکے بعد سر ایلس کی درخواست پر اونکے اسلحہ واپس دئے گئے مگر تین تین شلنگ والی بندوقیں جو اونھوں نے آرلیا میں خریدی تھیں واپس نہیں دی گئیں۔ سر ایلس نے

کہا کہ مین ترکونکا دوست ہون لیکن یونانیونکا دشمن بھی نہین ہون اور باہم مصالحت
کرا دینا چاہتا ہون - وزیر اعظم نے جواب دیا کہ آپنے ایسا کرنے مین دیر کی - اور اب نامہ و
پیام شروع ہوگیا ہی گا - پایریس سے ریل مین سوار ہو کر سوا گیارہ بجے اتھنز دو بجے
اور شاہ یونان کی ملاقات کے بعد ۶ مئی کی شب کو ہاکر دسے گئے اور جہاز کے ذریعہ
قسطنطنیہ کو روانہ ہوئے - اونہون نے اپنی مختصر کتاب (وار ان تھسلی) مین جو جنگ
تھسلی کے متعلق تصنیف کی ہی - سلطان المعظم اور اعلی حضرت کے خصائل کا جسقدر تذکرہ کیا ہی
وہ ناظرین تاریخ ہذا کی دلچسپی سے خالی نہوگا اور اس لئے ہم اوسکے خلاصہ کو قلم انداز
کرنا نامناسب سمجھکر اپنے ملک کے قابل قدر معتبر اخبار وکیل امرتسر سے بلفظہ
نقل کرتے ہین -

سلطان المعظم کی نسبت سر ایشمیڈ بارٹلیٹ کی تحریر

سلطان کی نسبت بہت فضول حکایات بیان کی گئی ہین - سلطان ہرگز سفاک اور ظالم
نہین ہی اور ہرگز اوسکے ایما سے کشت و خون نہین ہوا سلطان درحقیقت بڑا قابل والی
سلطنت ہی وہ ایک نہایت تجربہ کار مدبر ملک ہی اور ہمیشہ اور رعیت پر مہربانی کرنے کے لئے تیار ہی
سلطان کو بہت سی دقتین پیش آئی ہین اوسکو تمام یورپ نے دق کیا ہی مگر آخر مین اوسی کو فتح
نصیب ہوئی ہی - پرائیویٹ لحاظ سے سلطان المعظم نہایت معقول ہین اونکو اپنے دوستون
اور اولاد سے بہت محبت ہی اور اونکو ہمیشہ اپنی رعیت اور سپاہ کے آرام کا بہت خیال ہی
جن سپاہیون کے حصے مین ماٹی نیگرو مین زخم آئے تھے یا جو ہلاک ہوگئے تھے اونکی
خبرگیری سلطان نے قابل تعریف طرز پر کی ہی -
سلطان نے حال مین یلدز مین ایک ہسپتال بنایا ہی - اس مین ایک ہزار سے زیادہ زخمی
سپاہی ہین - یہان کی صفائی اور انتظام قابل تعریف ہی اور جب یہان بہت جلد آ

ہو جاتے ہین سلطنت عثمانیہ مین ہزارون قومین آباد ہین کہ جنکے مذہب اور عادات وغیرہ ایک
دوسرے سے مختلف ہین اور اگر حضرت جبرئیل بھی چاہین تو انمین امن قایم نہین کر سکتے۔
انگلنڈ کی طرف دیکھیے کہ صرف ایک آئرلینڈ نے کیسا دق کر رکھا ہے یہان تو کوئی آئرلینڈ مین اسمین
گریک (یونانی) بلگرین اور آرمینی جنکی تین اقسام ہین ہر ایک ایک دوسرے کا دشمن ہے
کرد - ازبک - آزاٹ - دروش - شامی - یہود - نصاری - حبشی - عربی - قبطی - وغیرہ وغیرہ ہین
ان تمام قومون کو بطرز یورپ رام کرنا نہایت دشوار ہے - روس کی طرف دیکھیے کہ وہ ترکون
سے بدرجہا زیادہ سختی غیر مذاہب اور قوم کی رعیت سے کرتا ہے اور اسکا سلوک کہین زیادہ جبّارانہ
ہے - پھر مصنف بیان کرتا ہے کہ کسطرح کل اختیارات سلطنت سلطان اپنے ہاتھ مین لیے
ہوے ہین سلطان کا یہ خیال تھا کہ پاشا اچھی طرح حکومت نہین کرتے - طمع اور ذاتی اغراض انکی
آنکھون پر پٹی باندھ دیتے ہین - اس لیے ۱۸۷۷ء کے روسی حملہ سے اونھون نے تجربہ حاصل کرکے
کل اختیارات اپنے ہاتھ مین لے لیے ہین اور جسطرح مناسب سمجھتے ہین اور جنکی معرفت وہ قرین
مصلحت تصور کرتے ہین - انتظام کراتے ہین - اب ٹرکی وہ ٹرکی نہین ہے جو ۱۸۷۷ء مین تھی
اب یہ بہت طاقتور ہے - اب سلطان نے مسلمانون کے دلون کو تسخیر کر لیا ہے - اب اس قوم نے
اپنی پہلی شجاعت پھر حاصل کر لی ہے اور باوصف بہت سی مخاصمت اور اندرونی اور بیرونی رکاوٹون
کے تمام دشمنون کے دانت کھٹے کر دیے ہین اور اپنا رنگ جما لیا ہے - سلطان ہرگز ویسا نہین
جیسا کہ انگریزی اخبارات اسکو بیان کرتے ہین وہ ہرگز جابر اور سنگدل اور سخت گیر نہین ہے
وہ نسبتہً میانہ قامت - دبلا پتلا انسان ہے - وہ نہایت رحمدل اور خلیق ہین اور ہرگز کسی کو
آزار نہین دیتے - سلطان کی ناک لمبی اور کسیقدر خم شدہ ہے آنکھین روشن اور منور ہین اور پیشانی
بلند اور بالا ہے - سلطان المعظم کی صحت بہت اچھی ہے اور گزشتہ جنوری سے خصوصاً بہت ہی
اچھی ہے سلطان یورپی لباس زیب تن کرتے ہین - کہلا فراک کوٹ پہننے مین اسکے نیچے زرین

ویسٹ کوٹ ہوتا ہے۔ ویسٹ کوٹ کے ساتھ ایک تمغہ ہوتا ہے۔

مجھسے سلطان المعظم نہایت مہربانی سے پیش آئے اور خیر عافیت پوچھی اور کہا کہ تمھارے بیٹے
لڑکے کے زخم کا کیا حال ہے؟ مین نے عرض کیا کہ جناب اب وہ اچھا ہے حضور والا کے ڈاکٹر صاحب نے
بہت اچھی طرح سے زخم پر مرہم پٹی کی ہے۔ ٹرکی سرجنون (جراحون) نے اس خدمت کے عوض مین
مجھسے کوئی فیس نہین لی۔ ٹرکی ڈاکٹر جراحی مین بہت استاد ہین۔ سلطان نے فرمایا کہ مجھے بھی
اسی طرح ایک دفعہ سخت صدمہ گاڑی سے گرکر پہونچا تھا اور تیس منٹ تک بیہوش رہا تھا۔

سلطان نے پھر پوچھا کہ آپ سے یونانیون نے کیا برتاؤ کیا ہے۔ مین نے عرض کی کہ یونانی افسر
اگرچہ ترکی ہین لیکن انھون نے مجھسے اچھا برتاؤ کیا ہے۔ پھر مین نے کہا کہ بہتر ہوگا جو حضور بمعقول
معاوضہ جنگ لیکر صلح کرلین۔

سلطان نے فرمایا کہ مسلمانان کریٹ کے ساتھ نہایت خوفناک سختی ہوتی ہے اور اس سے
ترک بہت ناراض ہین۔ مین نے اور ذریعون سے بھی سنا تھا کہ جسوقت تین سو تیرہ لڑکے مسلمان
جنکے والدین عیسائی مفسدون نے قتل کردیے تھے استنبول مین آئے تو ہر شخص انکو اپنا
متبنی بنانے کے لیے دوڑا۔

مین نے کہا یہ سچ ہے مگر حضور والا نے فتح کرلیا ہے اور تمام دنیا مین حضور کی طاقت الم نشرح ہوگئی
ہے اگر حضور اسوقت فیاضی کرین تو بعید از عنایت نہوگا۔ سلطان نے کہا کہ یونان کو شہرت کا
خیال ہے مگر دیکھنا چاہیے کہ ٹرکی مین بھی لوگون کے دلون مین کیا ہے اور کس قدر اشتعال دیا
گیا ہے۔ مین نے کہا حضور سچ کہتے ہین مگر مزید خونریزی اور خرچ مناسب نہین۔ ٹرکی کے
یونان سے بڑھکر اور بھی طاقتور عدو ہین۔

شہزادہ بلگیریا کا قسطنطنیہ مین وارد ہونا

۱۰ اگست کو پرنس فرڈیننڈ والی بلگیریا وارنہ سے آتے ہوئے قسطنطنیہ مین اپنے شہنشاہ معظم

کی خدمت مین شرف اندوز ہونے کے لئے آئے - اعلیٰ حضرت نے استقبال کے لئے
شاکر پاشا اور احمد علی پاشا کو مقرر کیا تھا - پرنس مذکور فل ڈریس یونیفارم پہنے ہوئے اعلیحضرت
کی خدمت مین باریاب ہوئے پرنس کا لباس اسوقت بالکل ایک عثمانی مشیر کے مانند تھا اور
اونکے سینہ پر درجہ اول کا عثمانی تمغہ چمک رہا تھا - پرنس کے ہمراہ موسیو اسٹو بیلوف وزیر اعظم
بلگیریا بھی تھے - پرنس مذکور پر توجہات شاہانہ پوری طرح پر مبذول ہوئین اور اعلیٰ حضرت نے اونپر
نہایت عنایت فرمائی - پرنس مذکور اُس محل مین مقیم ہوئے جس مین شہنشاہ جرمن ۱۸۹۸ء
مین مقیم ہوئے تھے - ۱۰ اگست کو سلام کے بعد یلدز مین اعلیٰ حضرت اور پرنس مین بہت دیر تک
ملاقات جاری رہی اور اسی اثنا مین جبکہ یہ ملاقات ہو رہی تھی موسیو اسٹو بیلوف اور خلیل رفعت
پاشا وزیر اعظم مین جو اسی محل کے دوسرے کمرے مین تھے تخلیہ ہوتا رہا - ایک پر تکلف ڈنر
اعلیٰ حضرت کی طرف سے پرنس کو دیا گیا جس مین وزیر اعظم و کمانڈر انچیف اور میر مجلس
لیسی ست اور نیز دیگر تمام معزز عہدہ دار اور موسیو بارکوف سفیر بلگیریا مقیم آستانہ شریک تھے
ڈنر کے پیشتر پرنس اعلیٰ حضرت کی خدمت مین باریاب ہوئے اور اسی طرح ڈنر کے بعد مین بھی بہت
دیر تک باریابی رہی - غرض ان تمام گرمجوشیون کی جو اعلیٰ حضرت کی طرف سے عمل مین آئین
اور اس عمدہ استقبال کی جو پرنس سے دار الخلافہ مین عمل مین آئی پرنس نے نہایت شکرگزاری
کی ہے اور اعلیٰ حضرت کی خدمت مین چند نفیس جواہر اور ایک بیش قیمت انگشتری نذر کی
اعلیٰ حضرت نے بھی موسیو اسٹو بیلوف اور کرنل الیفانوف کو درجہ اول کا عثمانی تمغہ مرحمت
فرمایا - پرنس نے بھی وزیر اعظم اور سر عسکر اور وزیر ہدایت وغیرہ معزز عہدہ دارون کو مرصع
تمغے دیے ہین جو اعلیٰ حضرت کی طرف سے قبول کیے گئے -

پرنس کا قسطنطنیہ مین آنا بغیر کسی اطلاع کے تھا اور اسوجہ سے یورپین اخبارون نے اس
ملاقات پر عجیب عجیب خامہ فرسائی کی تھی مگر ہم اسکو طول کے خیال سے ذکر نہین کرتے صرف

اخبار اقدام کی رائے نقل کردینا کافی سمجھتے ہیں۔ اخبار مذکور لکھتا ہے کہ :-

"یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے کہ پرنس فرڈیننڈ جو ترکی کا باج گذار ہے قسطنطنیہ میں آئے اور اپنی حکومت کے متعلق جو کچھ عرض کرنا ہو کرے۔"

شہزادہ فرڈیننڈ کے ورود پر وزیر بلگیریا کا بیان

شاہزادہ مذکور نہایت مدبر زمانہ شناس اور معاملہ فہم شخص ہے اوسکا وزیر اعظم ڈاکٹر ستابلاف کا بیان ہے کہ شاہزادہ نے دیکھ لیا کہ سلطان المعظم کی ذات بابرکات کے طفیل سلطنت عثمانیہ کا آفتاب نحوست ادبار کے ظلمت سے نکلکر پھر طلوع ہونا شروع ہو گیا ہے چنانچہ وہ سابقہ تقصیرات کی معافی اور آیندہ کے لئے نوازشات شامل حال رہنے کی استدعا کے لئے فوراً پایہ عرش خلافت کو چومنے کے لئے آستانہ علیہ کو دوڑا آیا۔ شاہزادہ نے آسٹریا کو بھی آزمایا ہے اور روس کو بھی۔ اور انہیں سے کسی سے اوسکی مراد حاصل نہیں ہوئی۔ اوسے اب یقین ہو گیا ہے کہ میرا اور میرے ملک کا اسی میں بھلا ہے کہ اپنے شہنشاہ کی بارگاہ میں قرب حاصل کروں۔ بلگیریا کو مغربی تہذیب کا رنگ دینے کی بجائے مشرقی تہذیب سے منور کروں اور خود ایک یورپین مذاق اور خیالات کا شہزادہ بننے کی بجائے مشرقی نائب سلطنت بننا اپنا مقصد ٹھیراؤں۔ یہ وہ پالیسی ہے جو شہزادہ کو قسطنطنیہ لے گئی جہاں اس نے کل اقامت کے دوران میں باجگذار حیثیت سے تجاوز نکیا اسطرح سے اوس نے عثمانیہ قوم کو اپنا ہواخواہ بنالیا ہے۔ اور سلطان المعظم سے یہ وعدہ حاصل کرلیا ہے کہ "مقدونیا کے متعلق بلگیریا کی خواہشوں کو پورا کیا جائیگا"

ڈاکٹر ستابلاف وزیر بلگیریا دعوی سے کہتا ہے کہ شاہزادہ فرڈیننڈ سلطان المعظم کا وفادار باجگذار رہنے کی وجہ سے روسیا یا سرویا سے جنگ ہونے کی صورت میں فتحیاب ہوگا ٹرکی عظیم الشان اور کثیر التعداد فوج رکھتی ہے اور جنگ کے وقت بلگیریا اس میں ایک لاکھ بہادر اور شامل کرسکے گی۔ جہانتک یورپ کا تعلق ہے بلگریا اوسکے سلسلے سے ابھی

ذلیل نہین ہوگا شاہزادہ فرڈیننڈ یورپ کے روبرو سرنیاز خم کرنے کی بجاے اپنے آقاے نعمت سلطان المعظم کے دست مبارک پر بوسہ دینے کو ترجیح دیتا ہے۔"

وزیر کی راے پر پاونیر کا ریمارک

وزیر موصوف کی اس تقریر پر پاونیر کا نامہ نگار کمال حیرت کے ساتھ اپنی طرف سے ایزاد کرتا ہے کہ "فی الواقع قومون کی زندگی بھی افراد کی طرح زمانہ کی نیرنگیون سے خالی نہین بیس برس ہوئے روس بلگریا کے میدانون کو بظاہر اُسے ترکی جوئے سے آزاد کرنے کے لئے اپنے ابناے وطن کے خون سے سیراب کر رہا تھا۔ آج اوسی ملک کا شہزادہ عبدالحمید کے قدمون پر گر کر اوسکے ہاتھون کو چوم رہا ہے اور اپنے آپ کو ترکی باجگذار پکارنے پر بجاے فخر کرتا ہے اور ادھر دوسری طرف عہدنامہ برلن کے (جسکے تمام دستخط کنندگان باستثناے معدودے چند اسوقت ٹرکی کے جانی دشمن تھے) اکثر دستخط کنندگان سلطان کی مدح سرائی مین مصروف ہین۔

سلطان المعظم کی نسبت پرنس بسمارک کی راے

پرنس بسمارک کے اخبار نے لکھا کہ **خلافت** "سلطان روم کی ذات مین بہت بڑی طاقتین ہین اور یورپین مدبرین وسفراء کو آگاہ رہنا چاہیئے کہ اب انکو ایسی ٹرکی سے سابقہ نہین جسکی کمزوری کی روایتین مشہور ہورہی ہین۔"

عطیات سلطانی بہ سپہ سالاران ترک

جن سپہ سالاران عساکر عثمانیہ نے جنگ حال مین اپنی وفاداری اور بہادری کا اظہار کیا اسکے صلہ مین شمشیرہاے اعزازی جنرل ادھم پاشا و جنرل ہاے اردو نشاط پاشا۔ خیری پاشا۔ حمدی پاشا۔ حقی پاشا۔ ممدوح پاشا۔ عمر پاشا۔ رشدی پاشا۔ عثمان پاشا۔ ابراہیم پاشا و برگیڈ جنرل حمید پاشا۔ و رضا پاشا کو تحفہ مین عطا کی گئین +

تلوار کے ایک طرف عبارت ذیل منقش کی گئی جسکا اردو مین یہ ترجمہ ہے

"بنام خدائے رحیم مجلہ قوم عثمانیہ کی نظر مین یہ شمشیر ایک بڑا نشان فتح و نصرت کا ہوگا جسکو اعلیٰ حضرت سلطان المعظم نے ان فتوحات متکاثرہ کے اظہار شکریہ اور نمایان وفاداری کے اعتراف مین عطا فرمایا ہے جو یونان کے مقابلہ مین بوقت جنگ ظہور مین آئے۔ یہ ان لوگون کی نسلون مین ایک موروثی ترکہ ہے جنکو یہ عطا ہوئی۔" اور بقول اقوام ترکی ایک طرف یہ کندہ ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ انا فتحنا لک فتحا مبینا ۔ بعنایت اللہ تعالیٰ ھذا السیف ھدیۃ لخلیفۃ الاعظم الی حضرت فلان ......

اسمین سے غازی ادھم پاشا سپہ سالار افواج تھسلی کی شمشیر اعزازی کی قیمت پانچہزار پونڈ تخمینہ کیگئی ہے۔

ورثائے شہدا سے سلوک۔ سلطان المعظم نے علاوہ عطیات کے محاربہ یونان کے شہدا کی جائدادون اور املاک کو جو انکی اولاد بیوگان یا ورثا کے نام منتقل ہون داخل خارج اور دیگر سب قسم کے صرف محصولات سے بری کردیا ہے۔

سپاہ پروری۔ سلطان المعظم کے حسب الحکم ان تمام ترکی سپاہیون مین سے ہر ایک کو جو محاربہ روم و یونان مین زخمی ہوکر آئندہ کے لئے فوجی خدمات کے لئے ناقابل ہوگئے ہین ۲۴۹ پیاستر (۲۰ روپیہ) ماہوار تنخواہ ملا کرے گی۔

زخمیونکی صحت یابی پر مجلس سلطانی کا انعقاد اور عطائے انعامات

شفاخانہ یلدیز سرا کے زخمیونکی شفایاب ہوجانے پر اعلیٰ حضرت نے چاہا کہ ایک مجلس ان لوگون کو تمغے عطا ہونے کے لئے قرار دیجائے۔ چنانچہ ۲۱۔ اگست کو بڑی ہی شان و شوکت سے جلسہ مذکور منعقد ہوا۔ جس مین خود اعلیٰ حضرت سلطان المعظم بنفس نفیس شریک تھے۔ سب سے پہلے اعلیٰ حضرت سلطان المعظم کے تشریف لاتے ہی فوجون کا

ریویو ہوا اور موجودہ لشکر اعلیٰ حضرت کے سامنے سے گذرا۔ اس کے بعد مجلس میں سرخ حریر کا بنا ہوا علم جو نئی فتحمندیوں کی یادگار میں بنایا گیا ہے اور جس پر کلا الٰہ الا اللہ سونے کے کارچوبی حرفوں میں منقش کیا گیا ہے۔ لایا گیا۔ تمام امرائے دولت اور وزیر جنگ اور دیگر عہدہ داران دولت علم مبارک کی جلو میں موجود تھے۔ یہ علم تمام دوسرے علموں کے آگے تھا۔ بلکہ خاص سلطانی جھنڈے کے بھی آگے لاکر جہاں سلطان تشریف فرما تھے رکھا گیا۔ اسکے بعد تحسین بے ایڈیکانگ اعلیٰ حضرت آگے بڑھے اور اعلیٰ حضرت کی طرف سے اسپیچ پڑھی۔

عساکری و اولادی الاعزاء

کان املنا المحافظة علی الصلح و السلم و عدم سفک الدماء لکن الیونان ابوا الا التجاوز علی بلادنا فنقضوا العهد فکان فرض عین علینا حفظ حقوقنا و ان لا ندعهم یطئوا ارضنا فاعتمدنا علی الله وشرعنا فی الحرب فالحمد والشکر الله مالک الفتح فقد کنا نحن الغالبین وما ذلک الا بعون الله وعنایته وامداد روحانیة نبینا صلی الله تعالی علیه وسلم فما اعظم ممنونیتی مما ابرزه عساکری فی هذه المحاربة من الغیرة والجسارة وما اکبر افتخاری واخص بالذکر ما ابدوه من الحرکات الحسنة فی المحلات التی دخلوها مظفرین فقد استحسنها الناس اجمعین ٥ وانی ممنون مسرور من ذلك ایضا ـ وقد امرت باعمال علا الیة لتکون تذکارا لافتخارات التی نلناها فی حرب الیونان هذه وانی اعطی لکل منکم واحدة هذه المدالیة تحت هذه العلم المزین بکلمة الله لقد بیّن الحق استقامتکم وصداقتکم وشجاعتکم ٥

عربی کا ترجمہ یہان درج ہوتا ہی

ترجمہ - اے میرے بچو اور اے میرے عزیز بہادرو میرا مقصد امن قایم رکھنا
اور خونریزی سے اجتناب کرنا تھا لیکن یونانیون نے ایک راہ ایسی چلی جو میرے
اس ارادے کے مخالف تھی - کیونکہ اونہون نے ہمارے ملک پر حملہ کرنے کا قصد کیا اور
وہ تمام عہد و پیمان جو ابتک قایم تھے توڑ ڈالے پس ہم کو بھی مجبوراً اپنے حقوق کی حمایت
اور اپنے ملک کی حفاظت کرنی ضرور ہوئی - اور ہم نے بھی مقابلہ کیا - خدائے پاک کی امداد
اور ہمارے اوسپر اعتماد کرنے کی وجہ سے ہم کو بھی فتح ہوئی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
اور آپکی شفاعت کی برکت سے ہمنے یونانیون کو کامل طور سے شکست دیدی -

مین اپنی اس خوشی و مسرت کا اظہار نہین کرسکتا - جو مجکو تمہاری اس شجاعت اور بہادری
اور خصوصاً تمہاری اس نیک روش سے جو تمنے اس مین کی جس مین تم فاتح بنکر داخل
ہوئے تھے حاصل ہوئی ہی - تمہارے اس سلوک نے تمام دنیا کو متعجب اور متحیر کردیا ہے
اور مین اس سے نہایت مسرور ہون اور آیندہ بھی ہمیشہ اسکی یاد سے نہایت ہی شادان رہونگا
بہت سے مخصوص تمغے ان تمغہ دون کی یادگار مین جو اس لڑائی مین حاصل ہوئے ہین
تیار کئے گئے ہین اور مین تم مین سے ہر ایک کو ایک ایک تمغہ تمہاری استقامت
اور بہادری اور امانت کی شہادت کے طور پر دیتا ہون - "

اس اسپیچ کے پڑے جانے کے بعد دعا کے لئے ہاتھ اوٹھے جس مین خلیفۃ المعظم کی
طول حیات کی دعا مانگی گئی اور ختم دعا کے بعد اعلیحضرت کے روبرو تمغے اور فی سپاہی دو دو
پونڈ جیب خاص سے دئے گئے - انعامات تقسیم ہونے کے بعد پھر امیرالمؤمنین کے لئے بصدق
دل دعا مانگی گئی - اور فوج سربستہ آداب بجالائی ہوئی حضور انور کے سامنے سے
گذر کر بارگون کو رخصت ہوگئے -

یونان کے حمایتی

جنگ موجودہ یونان مین ۱۳۰۰۳ - اطالین ۱۸۰۷ فرنچ ۲۶ - اسٹرین ۱۱ - روسی - سوئیڈی
ایک باشندہ ناروے (نارویج) یونان کی حمایت مین والنٹیر بنکر آئے تھے انکے علاوہ
ممالک غیر سے یونانی قوم کے لوگ بتفصیل ذیل اپنی ملک کی مدد کو گئے -

قسطنطنیہ - رومیلیا - مجمع الجزائر اور جزائر سے ۳۵۸۲ - مشرقی رومیلیا سے ۱۶۰۰
سوبا ہیا مصر سے ۱۷۴۵ - امریکا سے ۵۸۹ - اوڈیسہ (جنوبی روس کا بندرگاہ) سے
۳۰۰۳ - رومانیا سے ۱۴۳ - کونستانٹ سے ۶۹۴ - ملک فرانس سے ۱۲۱ -
آسٹریا سے ۱۳ - انگلستان سے ۱۳۱ - اٹلی سے ۲۵ - جرمنی سے ۱۲ - سوئزرلینڈ سے ۴ -
بلجیم سے ۲ - اور کلکتہ سے پانچ -

شہنشاہ جرمن کا تار شکریہ

سپہ سالار ادہم پاشا کو شہنشاہ جرمن سے بذریعہ تار شکریہ ادا کیا کہ وقت جنگ نہایت
مستقلی اور جوانمردی سے نمایان بہادری کے جوہر دکھلائے اور فتح لاریسہ کے بعد ملک کے
انتظام مین نہایت اعلیٰ درجہ کی کوشش فرماکر انصاف اور عدالت کا سکہ بٹھایا - اس حسن
انتظام سے با بدولت نہایت خوش ہین اور تحسین و آفرین فرماتے ہین -

آبنائے ڈاردنیلز کی قلعہبندی

آبنائے مذکور کے قلعہ جدید پر نارڈن فلٹ اور دیگر ساخت کی قلعہ شکن توپین ۱۰ - ۱۰ انچھ
اور ۱۲ - ۱۲ انچ قطر کی نال رکھنے والی نصب کی گئی ہین - ۲۰ - ستمبر کو ایک خاص کمیشن کے
سامنے جس مین مشیر آصف پاشا ممبر سلطانی و ممبر جنگی کمیشن اعلیٰ و انسپکٹر قلعہ جات
آبنائے جنرل ظہر بے کمانڈر ڈاردنیلز - عبدالرحمن پاشا - امیر البحر حسن روحی پاشا سپہ سالار
افواج بحری اور کئی دیگر اعلیٰ عہدہ داران شامل تھے آزمایش کی گئی - گولہ باری کا نتیجہ تسلی بخش

کے بالمقابل قلعہ قلب البحر کی پہاڑی کے ڈھالو پر تھا - توپچی ایسے مشاق نکلے کہ ایک گولہ
بھی خطا نگیا - ۲۱ کو اسی کمیشن کے روبرو قلعہ حمیدیہ کی نئی توپوں کی آزمایش کی گئی -
یہ کرپ قسم کی ہیں اور ۸ - ۱۰ - و ½ ۱۰ - انچہ قطر کی نال رکھتی ہیں یعنی اتنین اسقدر
قطر کے گولے پڑتے ہیں - پہلے ساکت و سکون اشیا پر اور پھر متحرک اشیا پر گولہ
باری کی گئی - پچھلی قسم کی مشق ایک آہنی پرانے جہاز پر کی گئی - پہلے دو گولے خالی گئے
اور پھر تیسرا ٹھیک زد پر بیٹھا اور جہاز غرق ہوگیا - ان آزمایشوں سے پہلے حسن رومی
پاشا اور جنرل مظہر پاشا نے خلیج ہمیکا کے تمام کارآمد ناکون اور جزائر ٹمینی ڈوس اور
امبروس کے سواحل کا معائنہ کرکے آصف پاشا کی معرفت گورنمنٹ کو رپورٹ ارسال کی تھی
ان قلعوں کے بعد قوم قلعہ سید البحر - ارخانیہ اور ارطغرل کے قلعوں کی توپوں کی آزمایش
ہوئی جہازوں کی توپوں کی مشق اکتوبر کے پہلے ہفتہ میں شروع ہوگئی -

وجوہ ناراضی شہنشاہ جرمن

شہنشاہ جرمن کی یونان سے ناراضی کے دو وجوہات بیان کئے جاتے ہیں - ایک تو یہ کہ
یونان نے جرمنی سے قرضہ لیکر واپس نہیں دیا اور دینے کے راستے ہی پر نہیں آتا اور
دوسرا یہ مشہور ہے کہ شہنشاہ کی بہن نے جو ولیعہد یونان کی بیگم ہیں انکی مرضی کے خلاف
گریک چرچ کا مذہب اختیار کیا - لیکن اسکے سوا دو سبب اور بھی قایم کئے جاتے ہیں -
شہنشاہ کی سلطان المعظم کے ساتھ دوستی جس میں تزلزل نہیں آسکتا اور انگریزی سلطنت کے
ساتھ حسد جو کمی کی بجائے ترقی پکڑتا ہے - جرمنی اپنے دو پرانے اور ایک نئے دشمن یعنی
روس - فرانس اور انگلستان کے مقابلہ میں ضرورت کے وقت صرف ٹرکی کی امداد پر اعتماد
کرسکتا ہے اور وہ کبھی سلطان کا ساتھ نہیں چھوڑ سکتا - تمام گزشتہ سالوں میں پرنس
بسمارک کے اس مقولے کو سچا دکھانے کی عملی طور پر اور نہایت سرگرمی سے کوشش کی

گئی ہی کہ ترک سپاہی اگر جرمنی افسرون سے تعلیم پائین اور وہ اونکے ہمراہ ہون تو تمام دنیا کو فتح کر لینے کو کافی ہین اور اب کچھ اس مقولہ کی صداقت بھی ظاہر ہو گئی۔

عثمانیہ بنک

عثمانیہ بنک نے (جو ایک عیسائی بنک ہی) میدان جنگ مین اپنے خرچ سے عثمانیہ مجروحین کے لئے جو فوجی ہسپتال قایم کیا تھا اوس کے کل مریض جو تعداد مین ۱۵۲ تھے اور پچاس مجروح لاریسہ کے دیگر فوجی ہسپتالون کے بنک کے خرچ سے ہمارہ دو لوسے جہاز روما پر سوار ہو کر ۱۱ جون کو قسطنطنیہ پہونچ گئے۔ ڈاکٹر لادو سے مہتمم شفاخانہ اسی دن (جو جمعہ تھا) لوازم عبودیت بجالانے کے لئے اپنے اسٹاف کو ہمراہ لے کر جلوس سلاملق کے موقعے پر راستہ مین صف بند کھڑے ہوے۔ نماز سے فارغ ہونے پر اعلیحضرت امیر المومنین نے امین بے کی معرفت ڈاکٹر موصوف کو سلام کہلا بھیجا اور اونکی خدمات کا شکریہ ادا کیا۔ بنک نے ابتدا پچاس مجروحین کی تیمارداری کا ذمہ اوٹھا کر ۲۳ اپریل کو اسٹاف و سامان قسطنطنیہ سے روانہ کیا۔ جو یکم کو لاریسہ پہونچ گیا اور جو ہسپتال اونکے سپرد کیا گیا اوس مین فوراً کام شروع کر دیا گیا۔ اس ہسپتال مین مجروحین کی تعداد بتدریج اڑہائی سو تک پہونچ گئی اور بنک نے کوئی عذر نہ کیا۔ اسکے علاوہ بنک مذکور نے ایک سکبسر فوجی ہسپتال بھی قایم کیا جو ڈوموکوس اعد فرسالا کی لڑائی مین بہت کار آمد ثابت ہوا۔ سکبیر ہسپتال کا یہ کام ہوتا ہے کہ عین لڑائی کے موقعے پر مجروحین کو گولیون اور گولون کی بوچھار مین اپنے ملازمون کی معرفت میدان جنگ سے اوٹھوا کر ہسپتال مین لائے اور وہان اونکے زخمون کی ابتدائی مرہم پٹی کر کے اونکو مستقل فوجی ہسپتال مین باقاعدہ معالجہ کے لئے بھیجدے۔

بنک کے فوجی ہسپتال مین بمقام لاریسہ کل ۵۶۶ مجروحین اور ۳۶ مریضون کا

علاج کیا گیا جس مین ۱۳ فوت ہوے - فرسالا کے سبکسیر ہسپتال نے ۴۸۲ مجروحین کا
خیمون مین اور ۴۸۱۵ کا خیمون سے باہر معالجہ کیا - ڈوموکوس کے میدان جنگ مین
۲۶۰ زخمی میدان جنگ سے اوٹھا کر اونکا معالجہ کیا - یعنی بنک کے ڈاکٹرون نے جملہ
۱۰۵۹ زخمی اور مریض سپاہیونکی تیمارداری کی - ہسپتال مین زخمیون کو حسب ذیل
خوراک ملتی ہے - (فیہ ۷ بجے صبح دودھ - اور کوکو زشیر نارجیل) ۱۱ بجے دوپہر پلاؤ
اور گوشت - ۵ بجے شام شوربا و چاول - گوشت و ترکاری - زائد خوراک ہفتہ مین تین
دفعہ (شیر برنج) حلوا ہر جمعہ کو - دو قسم کے لذیذ ترکاری کھانے ہفتہ مین دوبار -

بازار یلدیز سرای قسطنطنیہ

ترکی زخمیون اور مقتولین کی بیواؤن اور یتیم بچون کی امداد کے لیے بموجب اشارت سلطانی
قسطنطنیہ مین ایک وسیع عارضی مینا بازار قایم کیا گیا - اس کا نام بازار یلدیز سرای ہے
اسکی تعمیر کا کل خرچ سلطان المعظم نے اپنی جیب خاص سے عطا کیا -
یہ خوبصورت عمارت ۵۰۰ مربع میٹر بنائی گئی ہے اور قاعدہ مقرر کیا گیا کہ نمایشی
اور فروخت اشیا سے جو آمدنی ہوگی وہ ایتام وارامل شہداے جنگ مین خرچ
کیجاوے - علاوہ صرف تعمیر کے بہت سے تحایف اور نادر چیزین واسطے فروخت
کے حضور سلطانی سے مرحمت کی گئین اور تمام ممالک محروسہ مین اسکی امداد کا جوش برقی
رفتار کے ساتھ پھیل گیا جس مین غازی مختار پاشا کی تحریک سے صوبہ مصر نے سب سے
زیادہ سرگرمی سے حصہ لیا - چھ مہینے کے اندر اندر پچاس لاکھ پیاسٹر سے زیادہ نقد جمع
ہو چکے تھے - اور اشیاے گران بہا و تحائف نادرہ اسکے علاوہ - جسکی تفصیل ایک
پوری کتاب مین بھی نہین سما سکتی - لہذا بسبیل اختصار نمونے کے طور پر امداد کی

ﮯ ایک قسم کا دانہ دار ابلی -

چند نقلیں یا اس تاریخ شائع کرتے ہیں تاکہ معلوم ہو جاوے کہ سلطان روم کی خوشنودی
کرنے والے اور اس کے ہمدرد دنیا کے جلیل القدر اشخاص میں سے کون کون تھے۔
شہنشاہ روس و شہنشاہ جرمن نے تحائف گران بہا کے ساتھ ہمدردی کی۔ شہنشاہ آسٹریا نے
کپڑے رکھنے کی الماری اور سنہری چوکھٹوں کی دو بیش بہا تصویریں اور دیگر تحائف
عطا کئے۔ جو نہ صرف بیش قیمت بلکہ نادر الوجود بھی تھے۔

شاہ سرویا نے بازار لیڈیز سرلس کے واسطے دو ہزار چندہ دیا۔ خدیو مصر کی بیگم نے
ایک نہایت عجیب اور بیش قیمت گلدستہ بازار لیڈیز سرلس کو پیش کیا۔ اس گلدستہ
کے پھول ریشم کے اسقدر نفاست سے بنائے گئے تھے اور اسقدر نازک کہ انکو ایک
منٹ تک غور سے دیکھنے کے بعد یہ خیال ہوتا ہے کہ گلدستہ مذکور مصنوعی ہے اصلی نہیں۔
اس گلدستہ کے گرد ایک نہایت خوبصورت زری لیس لپٹی ہوئی تھی جو فن زرگری کے
کمال کا اعلیٰ نمونہ تھا۔ ہر ایک جگہ اور پھول کی پنکھڑی پر ہیرے اور موتی اس صنعت سے
نصب تھے کہ شبنم بھی کو شرمندہ کرتے تھے۔

شاہ مظفر الدین والی ایران نے ۴۰۰ پونڈ لیڈیز سرلس کو مرحمت فرمائے۔ شاہزادہ
بلگیریا نے بھی علاوہ بحیثیت شرکت سے عزت حاصل کی۔ اس بازار کے منتظم کمیٹی کے ممتاز ممبر
سلیم آفندی اور سعادت لو و الکفل پاشا اور پریزیڈنٹ رفیق بیگ مددگار وزیر خارجہ
اور ابراہیم بے مددگار وزیر داخلیہ تھے۔ ان ارکین کے دو حصے کئے گئے تھے۔ ایک
ارکین عسکریہ دوسرے ارکین ملکیہ۔ صبح کے سات بجے سے دس بجے تک اور شام کے
چار بجے سے دس بجے تک کا وقت اجلاس مجالس انتظامیہ کے لئے مقرر کیا گیا۔

دیگر ارکین سلطنت سینہ و باشندگان یورپین روم و ایشیائے روم۔ عراق عرب۔ و
عراق عجم۔ ممالک شام و صوبہ فلسطین و صوبجات حجاز و یمن و عمائدین۔ صوبہ مصر اور

طرابلس الغرب وغیرہ نے جس گرمجوشی سے اس بازار کی اعانت مین زرکثیر صرف کیا اوسکی
تفصیل اس کتاب مین اسم وار درج کرنا ہمارے قابو سے باہر ہے۔
سلطان المعظم کے حکم سے مشتریان وچندہ دہندگان کے لئے تین قسم کے تمغے تیار
کئے گئے ان مین سے ایک چندہ دہندہ فرمانروا‌ؤن اور شاہزادگان کے لئے تہا اوسکا
قطر آٹھ سینٹی میٹر (۳ انچ) تہا دوسرا تمغہ جسکا قطر دو سینٹی میٹر تہا ہر ایک چندہ دہندہ
کو اور تیسری قسم جسکا قطر ۲ سینٹی میٹر (ایک انچ ہے) ہر ایک مشتری کو جو بازار سے
کوئی چیز خرید کر لایا ملا۔
ان تمغون کے ایک طرف پھولون کی بیل اور اوسکے دور مین الفاظ "نشان انسانیت
وشفقت" اور دوسری طرف بازار کی مہر کندہ تھی۔

ڈیوک آف اسپارٹا کا استقبال

ایک نامہ نگار جو ڈیوک آف اسپارٹا کے اسٹاف مین تہا لکھتا ہے کہ "جب ڈیوک موصوف
ایتھنز مین پہونچے وہان کے امرا و اعیان و اکابر قوم نے بجاے خیر مقدم و تعریف
و توصیف کے لعن طعن کرنا شروع کر دیا۔ اسپر شاہزادہ موصوف کو غصہ آیا اور چاہا کہ
تینچہ سے اپنا کام تمام کرے مگر دوسرے افسرون نے تینچہ ہاتھ سے چھین لیا اور
فہمائش کی بعدہ شہزادہ کے قریب سے آلات حرب اوٹھا لئے گئے اور شاہ یونان نے
حکم دیا کہ جتنے والنٹیر مختلف مقامات کے میدان جنگ مین آلات حرب سے آراستہ
کئے گئے تھے ان سب سے ہتھیار لیکر سرکاری سلحخانہ مین داخل کر دے جاوین۔

زار روس کا شکریہ بحضور سلطان المعظم

ترکی سپہ سالارون کے عموماً یونانی سپاہیون کی تیمارداری اور آرام دہی مین مصروف

ہونے اور اونکے معالجہ اور دلدہی کرنے پر زار روس اور زارینہ نے حضرت سلطان المعظم کا بذریعہ تار برقی شکریہ ادا کیا۔

کمسن والنٹیرون کی بہادری

بقول ایک نامہ نگار کے ایک بہت بڑی تعداد والنٹیرون کی جنگ مین شریک ہونے کے واسطے آئی تھی جسمین البانیا والون کی تعداد زیادہ تھی۔ انمین نوعمر لڑکے بھی تھے مین ایک لڑکے سے ملا جسکی عمر صرف گیارہ سال کی تھی اسکے باپ اور بہائی اس سے پہلے شریک جنگ ہو چکے تھے مگر وہ نہین جانتا تھا کہ وہ کہان ہین۔ یہ لڑکا ایک ہنری مارٹینی بندوق مستعار لیکر کارتوسون کی پیٹی گلے مین ڈالکر جنگ کے واسطے تیار ہوگیا۔ اور ایک سوکھی روٹی کمر سے باندھ کر میدان جنگ کو چلا یا۔ یہ مقام موسیقہ دنیا مین قصبہ اساک مین واقع تہا۔ بہوک اور پیاس کی تکالیف اوٹھاکر فارسالا کی فوج مین شریک ہوا اور فارسالا کی چڑہائی مین سب سے پہلے حملآور رہا۔

ایک ادر یوپین جو ترکی علاقہ مین متعین تہا اور جس نے اسکے قبل سکریٹری کا کام بکار سٹ مین انجام دیا تہا اور پہلے سکرٹری اٹسنٹ مقرر ہوا تہا۔ چاہتا تہا کہ اپنے مقام پر واپس جائے۔ اس لئے ایک ہفتہ کی رخصت لی اور اپنا لباس پہنے ہوے سلونیکا کو چلا گیا جب سلونیکا مین آیا وہان گورنر سے والنٹیرون مین داخل ہونے کی کوشش کی مگر ادس مین وہ ناکامیاب رہا اسوجہ سے فی الفور سمندر کے راستے سے ایک انگریزی جہاز مین سوار ہوکر دولو پر اوتر پڑا۔ وہان سے لمشکل تمام فارسالا پہونچا۔ یہان آکر فیلڈ مارشل ادہم پاشا سے ملاقات کی درخواست کی۔ ادہم پاشا نے بڑی خلاف اوسکی امید کے بہت خوشی کے ساتھ اس سے ملاقات کی اور ریلیف کو بطلب ہدایت مناسب تار دیا جواب ملا کہ افسری کا کام اوسکو دیا جائے جو حسین پاشا کے ماتحت رجمنٹ طراز دولت مین

جو حمیدی پاشا کے ڈویژن سے تھے ایجوٹنٹ یا کپتان مقرر ہوا۔ یہاں سے وہ
رجمنٹ کے ساتھ روانہ ہوا اور دوسرے روز پہلا شخص تھا جو بمقام فارسالا یونانیوں پر
حملہ آور ہو کر یہیں زخمی ہوا۔

اس امر کا ثبوت کہ اہل تشیع ایران اور ترکان روم میں کس قدر موانست قلبی اور خلوص دلی پیدا ہو گئی ہے اور یہ کہ فتح یونان کی خبر باعث مسرت اہل اسلام نہیں

فتح یونان سے عالی ظرف اہل اسلام عالم کو فخر کا مقام نہیں اس لئے کہ ترکوں کا جاہ و جلال
اپنے دشمن کے مرتبے سے کہیں بالاتر تھا اور یونانی ہرگز ہرگز اپنے قدیم حکمران نسل کے
مقابلے میں صحیح المخاطب نہ تھے۔ اور نہ اہل اسلام کو اسی ایک بنا پر کسی قسم کی خوشی
حاصل ہوئی ہے کہ یونانیوں پر ترکوں نے فتح پائی ہے! مگر مسرت اس لحاظ سے ہے
کہ جو پیچیدگیاں قبل از جنگ سلطان کو ایک سے زیادہ بادشاہوں کے مقابلے
میں پڑی ہوئی تھیں اور جن رکیک بنیادوں پر ترک اپنی موروثی تخت حکمرانی پر چند روز
کے مہمان متصور ہوتے تھے وہ تحقیر آمیز بدگمانیاں اس جنگ سے جاتی رہیں۔ اور
ترکوں کی معمولی اظہار شجاعت اور باسروسامانی نے اس خوفناک گتھی کو جو رشتہ
حیات سلطنت ترکی میں بعد از جنگ روم و روس پڑ گئی تھی سلجھا دیا۔ جو مسلمان محض
اس خبر سے خوش ہوتا ہو کہ ترکوں نے یونانیوں کو شکست دی وہ اپنی لاعلمی سے
دوسری قوموں کی نظر میں اور نیز اپنے کانشنس کے مقابلے میں حقارت کی بات کرتا ہے
کیا معنی کہ شیر کا بکری کو پھاڑ کھانا اس کے لئے کوئی فخر و مباہات کی جگہ نہیں اور

اسی لئے صرف ضعیف دشمن کی شکست پر اظہار جوش کرنا ہماری نظر مین اسقدر زیادہ وقعت
نہین رکھتا جیسا کہ بقول شخصے ایک زمین دوز پتھر توڑ ڈالنے کے تجربے مین ایک ضرب تیر سے شگاف
کر دینے اور مور پیر کو ہلاک کر ڈالنے مین فخر کیا ہے خواہ ملک مفتوحہ کو خالی کر دینا پڑے پاؤن پیچھے
پھر خوشی کس بات کی ہے؟ ان امور کی جو نتیجہ فتح سے مرتب ہوئے ہین یعنی سلطانی قوت کا بہتر
اظہار ہونا جو جہانگیری اور جہانداری کے حق مین سب سے اہم حکمت عملی ہے۔ مخالفین کے حوصلے پست
ہو جانا جو کئی سال سے سلطنت سنیہ کے حدود پر حملے کرتے ہوئے تھے۔ چنانچہ سلاطین کا اپنے
فائدہ کی خاطر دل و جان سے فدا ہونا اور کھلم کھلا اظہار موافقت کرنا۔ سلطنت کے مسلمانون کا
خصوصاً اور دیگر اہل اسلام کا عموماً خواب خرگوش سے بیدار ہونا اور یہ سمجھ لینا کہ دنیا مین ہم محض بیساتی
کٹڑے نہین ہین بلکہ مقتضائے قدرت یہ ہے کہ مثل اور عروج یافتہ قومون کے مسلمان بھی اپنے امور
دینی و دنیوی کی اصلاح پر لانے کا مساوی حق رکھتے ہین۔ ترکون کا دشمن کے خونخوار مقابلہ مین عالی
ہمتی کا اظہار کرنا ایک سبق ہو گیا ہے جس نے ہر مسلمان ذی شعور کو عالی حوصلہ عالی ہمت عالی ظرف
بنا دینے مین الہام ربانی کا کام دیا ہے۔ ترکی سپاہیون کا اپنے حکام اور افسرون کی بے انتہا فرمانبرداری
کرنا جس نے ثابت کر دیا ہے کہ محکوم کو اپنے حاکم اور ماتحت کو اپنے افسر کی اطاعت سچی اور راستبازی
سے کرتے رہنا ہی فتح و ظفر کی صرف ایک کنجی ہے اور یونانی سپاہیون کی نافرمانی اور خود رائی نے
سکھا دیا کہ یہی ہر ایک قوم کے لئے بربادی اور تباہی کا وسیلہ ہے۔ ترکی افسرون اور کمانڈرون کا اطاعت
سلطانی سے باہر نہ ہونا اور حب وطنی مین مستغرق رہنا اس مرتبہ امر سے ثابت کر دیا کہ اب وہ وجوہ
اور باعث باقی نہین رہی جنکی وجہ سے جنگ عام و روس مین دشمن کو کامیابی کا موقع ملگیا۔ افواج سلطانی
کا جدید ترین اسلحہ و آلات حرب سے مسلح ہونا جو ضروری زمانہ قیام سلطنت کا مدار ہے۔ سامان رسد کا کافی طور
سے مہیا کر دینے کا انتظام کا ہونا جو جنگ کا ایک لازمی جزو ہے۔ بسرعت تمام ضرورت سے زیادہ افواج کا
سرحد پر ڈال دینا جس کا کاروائی پر سب سلطنتون کی نظر پڑا کرتی ہے۔ زمانہ جنگ مین ایسی [illegible]

مختلف الاقوام سلطنت مین کسی جگہ غدر کا نہونا سب سے زیادہ تعجب خیز امر ہے۔ تمام فرقہ ہاے اہل اسلام کا اس خلیفہ کے ساتھ متفق و یکدل ہونا اور اپنے فریقی تعصب اور بدگمانیونکا دور کر ڈالنا جو ہمیشہ باہمی بدمزگی اور خانہ جنگیونکا سبب ہاہے اور سب سے بڑھکر خوشی یہ ہے کہ اسلام کے دو قوی بازو دن یعنی اہل سنت والجماعت اور اہل تشیعہ ایران کا باہمی بغض و تعصب دور ہوکر یکدل ہوجانا ایسی خوشی ہے جسکا لطف قلب سے ٹپکر زبان قلم تک نہین پہونچ سکتا چنانچہ عالی جناب میرزا محمد تقی خان کمال الدین سنجر طہرانی دام فیضہ نے جو قصائد امیر المومنین کی مدح مین تصنیف فرمائے ہین وہ کافی شہادت ہین اس امر کی کہ سلطان ابن السلطان عبدالحمید خان غازی سے ملک الشعراے ایران کو کسقدر محبت و الفت ہے اور جب ایسے بزرگ اور نامی شاعر یگانۂ زمانہ کی یہ حالت ہے تو ایران کے خواص و عوام کو کس درجہ ترکون اور انکے شہنشاہ اعظم سے عقیدت ہوگی اور دیگر بلاد شرقی و ممالک غربی مین اس محبت کا کہانتک اثر پہونچا ہوگا چنانچہ ایک قصیدہ مین وہ اسطرح ارقام فرماتے ہین۔

در جہان مسلمانی و کار مسلمین — گرچہ بالا بود از تیغ تو بالاتر گرفت
شیعہ و سنی بعہد معدلت پیراے تو — بس عجب آمیزش چون شیر با شکر گرفت
آن بدین قربان و این از شود از جان نثار — قوم از تو طرز سلمان شیوۂ بوذر گرفت
حالیا حسن حصین چرخ را بگشاد بہ تیغ — ہمچو خیبر کو بشمشیر دو دم حیدر گرفت

اسی شاعر بے ہمتا نے دوسرے قصیدہ مبارکباد مین سلطان کے دیگر القاب کے ساتھ الفاظ امیر المسلمین کو بخط جلی لکھا ہے۔

نگر بشنیدہ کو فتح یونان کردہ با حشمت — امیر المسلمین قوم شاہنشاہ جم چاکر
معظم حضرت سلطان ذی اجلال عثمانی — کہ باشد از دم تیغش رواج دین پیغمبر
دلاور ارسلان عبد الحمید عادل غازی — کہ در روز وغا بازند تیغش بر عدو اخگر
شہی کز صدق صدیق ست فاروق ست در سطوت — بود عثمان در علم و حیا روز غزا حیدر

دلاور ہمچو عمار است مقداد است در تقوی
مسلمان ہمچو سلمان است و ایماندار چون بوذر

شہنشاہی کو حیطہ اسلام را باشد نکو مرکز
شہی کو قطب ایمان است نیکو مغفر لشکر

شہنشاہی کہ مار سور خوار فوج جرارش
تواند آتش افشاند بفرق خصم چون اژدر

شہنشاہی کہ یک کنند آور ترک سپاہ وے
تواند آنکہ تسخیر جہانے کردست تا سر

عروض آن عروۃ الوثقای دین احمد مرسل
نمودہ فتح یونان با ہزاران مجد و کر و فر

پھر اسی قصیدے کے مطلع ثانی میں ارقام فرماتے ہیں جس سے خلافت تسلیم کر لینا ظاہر ہوتا ہے

خلافت دستگاہا داد خواہا آسمان جاہا
جہان روی فتح و نصرتک خوش زینت و زیور

سنک دستار افشانک حبیب مسلم و مومن
سنک تیغ سر افشانک عدوے ملحد و کافر

افندم بادشاہم سیدم دولتلو سلطانم
خدا جاہ و جلالک ایلہ سون ہر لحظہ افزون تر

لوای ہمتک اوزرہ شن الحق بام گردون نہ
سنک صمصام قہرک خصم کافردن آلور کیفر

بد اندیش تو و بدخواہ جانت را بود دائم
یکے را درد در بالین یکے را مرگ در بستر

امیر نجد

ملک نجد کے امیر اعظم محمد بن عبد اللہ بن الرشید جو بر عرب کے بیچ کے مالک خود مختار اور صاحب سریر و علم ہیں اور جنہوں نے اظہار عقیدت کی غرض سے آغاز جنگ کے وقت کئی لاکھ مسلح بدوؤں کی فوج لیکر محاربہ میں درخواست شرکت کی تھی کس قدر گہری محبت اور سچی عقیدت اعلیٰ حضرت سے رکھتے ہیں۔ ذیل کے چند اشعار سے ظاہر ہوتی ہے جو اس مبارکبادی قصیدے میں سے بطور "مشتے نمونہ از خروارے" منتخب کر لیے ہیں جو امیر ممدوح نے خود تصنیف کر کے مابین ہمایون میں ارسال فرمایا تھا۔

فیا کعبۃ الآمال یا ہیبۃ الاعدا
(پس اے کعبہ امید ہا - اے ہیبت اعدا)
فانک لا تسمع بنا قول کاذب
(مہربانی کر کے ہمارے متعلق اور مت سن ہماری نسبت جھوٹی بات)

اذا کنت یا فخر الخلافۃ راضیا
(اے فخر خلافت اگر تو ہم سے راضی ہو)
فلنا نبالی عن محب و عائب
(پس ہم کو کسی دوست یا دشمن کی پروا نہیں)

وان کنت سلمًا فالحروب غنیمۃ + ولو اخرمت نیرانہا کل جانب

(اور اگر تیری طرف سے صلح و مہربانی رہے تو باقی تمام لڑائیاں میرے لئے غنیمت ہیں + خواہ اونکے شعلے ہر طرف سے بلند ہوتے ہوں)

قطعات تاریخ فتح یونان

اس فتح پر تمام شعراء نے اپنے اپنے عالی خیالات کے بموجب بیشمار قطعات و نیز مادہ ہائے تاریخی تصنیف فرماکر شائع کئے لیکن بضرورت اختصار چند تاریخی مادّے ذیل میں دئے جاتے ہیں تاکہ کار آمد ہوں

(۱) سب سے زیادہ دلچسپ مادّہ تاریخ الدّین مظفر ہے یعنی شاہ مظفر الدین کجکلاہ کے نام نامی میں تاریخ فتح بلاکم و کاست موجود ہے جو شاہ موصوف کے تحایف کے جواب میں ایک زیرک ترکی شاعر نے دریافت کیا تھا۔

(۲) بہ عہد دولت سلطان ہمہ از صدق خراسان + دواد ملک و سلطان خلوص کرد بیجانی

سعادت ہر دو را افزون الٰہی تاشاہ جو + صورت یاد رونما افزون زبس فتح عند حقانی

سر یونان شدہ گفتہ زردی جہد تاریخش + سر شم ادھم عاقل مظفر شد بہ یونانی

(۳) از جناب سید امیر احمد صاحب آمیر دکن

فتح ادھم و ہزیمت یونان + جمع کن ہر دو یک فزود در آن

(۴) ایک اور ادیب عنوان) انتصر الترک و انکسر الیونانی (۱۸۹۷)

(۵) از جناب منشی عبد الغفور صاحب سرینگری

سر ورا عدای دین را این بشارت آمدہ + لشکر اسلام شد در ملک یونان فتحیاب
۱۸۹۷

(۶) از جناب عبد الرحمن صاحب خطیب والمنباری

چو شد فتح یونان سالش خطیب + بگفتا زہے نصرت شاہ روم
۱۳۱۵

تمت

(طبع سوم ۱۹۱۶ء)